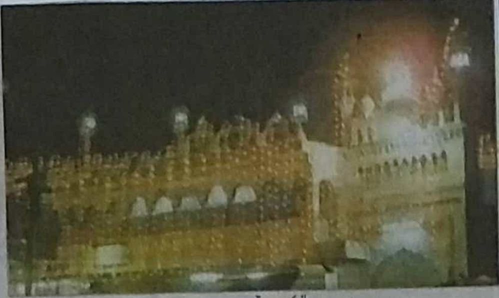
الاخبار الاکرم

قاری محمد عباس نقشبندی



لاہور، عید میلادالنبیؐ کے موقع پر ایک مسجد میں چراغاں کا منظر

نبی کریمؐ کی سیرت و کردار عالم اسلام کے لئے مشعل راہ ہے، شوکت علی بھٹی

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو مسلمانوں کو امن و آشتی اور بھلائی کا درس دیتا ہے

حافظ آباد (بیورو رپورٹ) نبی کریمؐ کی سیرت و کردار عالم اسلام کے لئے مشعل راہ ہے ان خیالات کا اظہار صوبائی وزیر ثقافت و کلچر امور نوجوانان چودھری شوکت علی بھٹی عید میلاد النبیؐ کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضورؐ دونوں جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے مسلمانوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ دین کی سربلندی اور انسانیت کے قیام کے لئے آپس میں باہمی رواداری پیار و محبت اور یکجہتی کے جذبات کو فروغ دیں انہوں نے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو مسلمانوں کو آپس میں امن و آشتی اور بھلائی کا درس دیتا ہے۔



پی آئی اے بلڈنگ کو عید میلادالنبیؐ کے موقع پر خوبصورت قمقموں سے سجایا گیا ہے

میلادالنبیؐ

فیض رسول فیضان

عطائے ربِ علیٰ ہے حضورؐ کی آمد
عظیم فضلِ خدا ہے، حضورؐ کی آمد
وداعِ ظلمتِ باطل ہے سربسر فیضانؔ
چراغِ حق کی ضیا ہے حضورؐ کی آمد

Tel: Off

Res.

Fax:

Name

خوش آمدید! رسول اللہ ﷺ

لو ختم رسل آئے
پیغام، خدا لائے
لو صلی اللہ کہہ کے
دنیا کے چمن مہکے
رحمت کی گھٹا چھائی
ہر سمت بہار آئی
سردار ہیں نبیوں کے
غمخوار غریبوں کے
محسن ہیں یتیموں کے
اور پیر حکیموں کے
انسان سے رشتے ہیں
خدمت کو فرشتے ہیں
ہونٹوں پہ تبسم ہے
جو درد کا مرہم ہے
صادق ہیں امیں ہیں جو
تقویٰ ہیں، یقیں ہیں جو
قرآن ہے سینے میں
خوشبو ہے پسینے میں
چہرے پہ اجالا ہے
دل افضل و اعلیٰ ہے
تسلیم! رسولؐ اللہ
تعظیم! رسولؐ اللہ



عید میلادالنبیؐ کے سلسلے میں ایک جلوس انڈونیشی شہر سولو کی ایک شاہراہ سے گزر رہا ہے

عید میلاد

ظفر علی راجا

حضور ﷺ اک التجا رہتی ہے دل میں
حضوری کی دعا رہتی ہے دل میں
ہے ان ﷺ کی یاد کا فیضان، راجا
سدا یادِ خدا رہتی ہے دل میں

پتوکی کے نواحی گاؤں میں شرپسندوں کا عید میلادالنبیؐ کے جلوس پر حملہ

جلوس میں شامل متعدد افراد زخمی، زیادہ زخمی جنرل ہسپتال لاہور ریفر، مقدمہ درج

پتوکی (نامہ نگار) گزشتہ روز چک نمبر 33 میں بعد از نماز ظہر گاؤں کے چار پانچ سو افراد پر مشتمل جشن عید میلاد النبیؐ کا جلوس جامعہ مسجد مینار والی سے گاؤں کے مین بازار سے گزر کر قبرستان کی جانب جا رہا تھا، مقامی پولیس کے پاس پہنچا تو پہلے سے تیار کالعدم تنظیم لشکر طیبہ کے شرپسند عناصر ڈنڈوں سوٹوں سے لیس ہو کر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی شروع کر دی، نازیبا الفاظ کہتے ہوئے جلوس پر حملہ آور ہو گئے، جلوس میں شامل متعدد افراد شدید زخمی ہو گئے جنہیں فوری طور پر مقامی ہسپتال لے جایا گیا طبی امداد کے بعد نازک حالت کے پیش نظر لاہور جنرل ہسپتال ریفر کر دیا گیا، اس واقعہ کے بعد فوراً ہزاروں لوگ مقامی تھانہ میں جمع ہو گئے، پولیس نے طالب حسین بھٹہ کی تحریری درخواست پر ملزمان کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کر کے 4 ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے، باقی ملزمان کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔



چین میں پائے جانیوالے چوہے جن کی قیمت بڑھ رہی ہے

چین میں چوہوں کی قیمت 5.2 ڈالر سے 6.5 تک پہنچ گئی

مرغوب غذا ہونے کی وجہ سے چوہے بھاری رقوم میں فروخت ہورہے ہیں

چینی شہری چوہے کے گوشت کو مرغی اور خنزیر کے گوشت سے مقوی سمجھتے ہیں

شنگھائی (نیٹ نیوز) چین کے وسطی صوبہ ہینن میں سیلاب کے باعث زرعی زمینوں میں پھیل جانے والے اب چوہوں کو مقامی باشندوں نے پکڑ کر فروخت کرنا شروع کردیا جنوبی چین جہاں 2 چوہوں کا گوشت مرغوب غذا ہے ایک چوہا 5.2 ڈالر سے 6.5 ڈالر میں فروخت ہورہا ہے اور ہینن کے 22 اضلاع کے رہائشی جہاں ان چوہوں نے فصلوں کو شدید نقصان پہنچایا تھا ٹرکوں میں چوہے بھر کر لاکر فروخت کررہے ہیں اور بھاری رقوم کمارہے ہیں چین میں بعض غیر سرکاری اداروں نے کہا ہے کہ حکومت نے جنگلی جانوروں کی فروخت پر سارس کی وباء پھوٹ پڑنے کے دوران جو پابندی عائد کی تھی وہ اب بھی موجود ہے اس لئے صوبہ ہینن کے مکینوں کو چوہوں کی فروخت سے روکا جائے کیونکہ ان کے ذریعہ طاعون یا کوئی اور مرض بڑے پیمانے پر پھیل سکتا ہے واضح رہے کہ چینی شہری چوہے کے گوشت کو مرغی اور خنزیر کے گوشت سے زیادہ مقوی سمجھتے ہیں۔



الماتے: بلیوں کے مقابلے میں شریک ایک بلی جس کے جسم پر قدرتی طور پر بال نہیں

قرآن مجید ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ ہے

عالم کفر آج تک قرآن مجید کی ایک سورة کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے: حامد سعید کاظمی

ملتان (پ ر) نظام مصطفیٰ پارٹی پاکستان کے سیکرٹری جنرل صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی نے کہا ہے کہ قرآن مجید متقین و پرہیز گاروں کیلئے کتاب ہدایت ہے۔ وہ جامع مسجد حنفیہ غوثیہ عام خاص باغ میں درس قرآن کمیٹی کے زیراہتمام ماہانہ درس قرآن مجید میں خطاب کررہے تھے۔ سید حامد سعید کاظمی نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے کہا جو لوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں' نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اس کا دیا ہوا مال خرچ کرتے ہیں اور قرآن مجید اور کتب سابقہ پر ایمان رکھتے ہیں اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ حق و ہدایت پر ہیں اور یہی کامیاب و کامران ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ عالم کفر آج تک قرآن مجید کی ایک سورۃ کی نظیر و مثیل پیش کرنے سے عاجز و قاصر ہے۔ ماہانہ درس قرآن مجید میں حافظ عبدالعزیز سعیدی' حافظ محمد فاروق خاں سعیدی' مظہر جاوید' سید نذیر حسین بخاری' مختار علی انصاری' ملک جمال اللہ لامر' زاہد بلال قریشی' محمود نثار رضوی' عبدالمجید قادری' مولانا حبیب اللہ قادری' عمر فاروق قریشی' حافظ علی رضا نے شرکت کی۔



ملتان: پیپلز پارٹی کے رہنما و نائب ناظم یو سی 4 ' ناظم عمر فاروق ' ڈاکٹر جاوید صدیقی ' کونسلرز شیخ عا...

گلگشت میں آج میپکو کھلی کچہری کا اہتمام

ملتان (نامہ نگار خصوصی) ملتان الیکٹرک پاور کمپنی (میپکو) کے منیجر آپریشن ملتان سرکل انجینئر محمد شکیل چودھری آج گیارہ بجے گلگشت سب ڈویژن میں کھلی کچہری سے خطاب کریں گے اور صارفین کی شکایات کے ازالہ کیلئے موقع پر احکامات جاری کریں گے۔ ڈپٹی منیجر میپکو کینٹ ڈویژن انجینئر محمد اکرم بھٹی اور اسسٹنٹ منیجر گلگشت سب ڈویژن وسیم اختر بھی موقع پر موجود ہونگے۔



ملتان: جامع مسجد حنفیہ غوثیہ عام خاص باغ میں درس قرآن مجید صاحبزادہ حامد سعید کاظمی دے رہے ہیں سٹیج پر علامہ فاروق سعیدی' عبدالمجید قادری' عبدالعزیز سعیدی' مختار انصاری' عمر فاروق' علی رضا' حاجی جاوید' جمال لامر' یعقوب مہروی' زاہد بلال تنویر گجر' نذیر شاہ موجود ہیں

بچوں کو قرآنی تعلیمات سے زیادہ روشناس کرایا جائے

قرآن پاک کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی آفاقی کتاب کو 6 سال کا بچہ بھی یاد کرلیتا ہے: خلیل الرحمن شاہ

ملتان (پ ر) جمعیت علماء و مشائخ پاکستان کے مرکزی رہنما علامہ سید خلیل الرحمن شاہ نے کہا کہ دنیا کی چھوٹی سی چھوٹی کتاب کو یاد نہیں کیا جاسکتا مگر یہ صرف قرآن پاک کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی آفاقی کتاب کو چھ سال کا بچہ بھی یاد کرلیتا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بچوں کو قرآنی تعلیمات سے زیادہ سے زیادہ روشناس کرائیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز انجمن فدایان مصطفےٰ پاکستان کے صوبائی سینئر نائب صدر علامہ محمد اسحاق مدنی کی صاحبزادی کے قرآن پاک حفظ کرنے پر منعقدہ تقریب سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کی صدارت ضمیر الحسنین شاہ نے کی۔ حافظ محمد اکبر جتوئی' محمود الحسن شاہ گیلانی مہمان خصوصی تھے تقریب سے علامہ ریاض احمد سعیدی' مولانا غلام محمد عتیق' مولانا اطہر طاہر' مولانا عبدالستار اسد' علامہ فیاض احمد اویسی' مولانا محمد اشرف رضا' مولانا عبدالغفور نوری' مولانا شفیق الرحمن اور سید مطلوب شاہ و دیگر نے بھی خطاب کیا۔ علامہ ریاض احمد سعیدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا قرآنی تعلیمات کو عام کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے کیونکہ قرآنی تعلیمات سے دوری کے باعث آج ہم مصائب و مشکلات کا شکار ہیں۔

میاں جمیل احمد کی صاحبزادی کی شادی

شجاع آباد (خبر نگار) معروف کاٹن جنرز میاں جمیل احمد کی صاحبزادی کی شادی ہوئی شادی کی تقریب میں سینٹر جاوید علی شاہ' ممبر قومی اسمبلی مجاہد علی شاہ' حاجی محمد اکرم' سابق ممبر ضلع کونسل ملک محمد نقش' میاں صغیر احمد بودلہ' یو سی ناظم ٹھٹھہ گھلواں ملک محمد اقبال منور' صدر انجمن تاجران احمد جان خان' ملک سعید احمد' رانا مختار احمد نون سابق صدر بار کرم حسین شاہ بخاری' یو سی ناظم میاں عدنان جمیل' یو سی ناظم خواجہ شاہد رسول' نادر عباس کھاکھی' ممبر بیت المال کمیٹی افتخار احمد نواز' ملک شعیب احمد' اقبال خان جوئیہ' سید سہیل الطاف' جاوید خان' سعید احمد' جاوید ملک اور سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

(ر) جنرل صاحب کا رونا

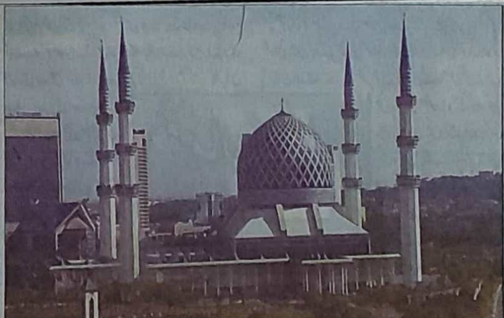
ابو طلحہ محمد مبین غزنوی

28 نومبر کو آرمی سٹیڈیم راولپنڈی میں جب آرمی چیف کی تبدیلی کی تقریب ہوئی تو جنرل اشفاق پرویز کیانی (نومنتخب آرمی چیف) کے چہرے پر مسکراہٹ نمایاں تھی جبکہ جنرل (ر) پرویز مشرف ساری تقریب کے درمیان بوجھل رہے ان کا چہرہ خزاں رسیدہ پتے کی طرح لگتا تھا جب وہ الوداعی خطاب کے لئے ڈائس پر آئے تو انکی زبان تقریر کے دوران لڑکھڑا رہی تھی وہ بار بار اٹک رہے تھے اس تقریب سے خطاب کے دوران کئی مرتبہ ان کی آواز اندھی اور پھر ایک لمحہ ایسا بھی آیا کہ پرویز مشرف کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اپنے 46 سالہ فوجی کیریئر میں پرویز مشرف کا یہ آخری دن تھا جس کے بعد وہ فوج سے ہمیشہ کے لئے ریٹائرڈ ہو چکے تھے۔ اس دن مجھے سب سے زیادہ جس بات نے چونکا دیا وہ جنرل (ر) کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو تھے میں حیران تھا کہ اپنے آٹھ سالہ جبری دور اقتدار کے اندر بڑے بڑے فیصلے کرنے والے ایک مضبوط اعصاب کے مالک شخص کی آنکھوں سے آج آنسو کیوں نکلے بالآخر مجھے سمجھ آ ہی گئی کہ اللہ کے حکم کے مطابق ہر چیز نے فنا ہو جانا ہے صرف ایک اللہ کی ذات کو ہی دوام حاصل ہے بالکل اسی طرح جس طرح جنرل (ر) کی 46 سالہ فوجی سروس آج ہمیشہ کے لئے فنا ہو گئی لیکن کاش...... یہ آنسو پہلے بہتے کہ جب گوانتاناموبے کے جزیروں میں اللہ کے قرآن کی بے حرمتی ہوئی جب ظالم امریکیوں نے قرآن اقدس کو ٹائلٹ میں پھینکا تھا اگر جنرل (ر) کے آنسو اس وقت بہتے تو ان کے لئے توشہ آخرت بن جاتے اس فانی دنیا کے بعد آنے والے روز محشر میں ان کی نجات کا سبب بنتے۔ لیکن جنرل (ر) نے اس وقت قرآن کی بے حرمتی پر آنسو بہانے کی بجائے امریکی صدر بش سے گلے ملنے میں اپنی عافیت سمجھی اور قرآن کی حرمت کے لئے ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نہ نکالا کہ کہیں آقا ناراض نہ ہو جائے۔

17 دسمبر 2005ء کو ڈنمارک سے شائع ہونے والے پولی ٹیکن اخبار کے ملعون ایڈیٹر نے نبی آخر الزمان رحمۃ اللعالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے 12 گستاخانہ کارٹون چھاپے پھر اس کے بعد 30 دسمبر 2005ء تک ناروے، فرانس، اٹلی، ہالینڈ، آئرلینڈ، سپین اور کئی دیگر یورپی ممالک نے بھی یہ گستاخانہ خاکے شائع کر دیئے جس پر پوری امت سراپا احتجاج بن گئی ہر باغیرت مسلمان کی یہی رائے تھی کہ ان ممالک کا سفارتی بائیکاٹ کیا جائے نیز ان ممالک کی مصنوعات پر بھی پابندی لگائی جائے اور گستاخانہ خاکے شائع کرنے والوں کو جہنم واصل کیا جائے لیکن جنرل (ر) کی زبان اس وقت بھی نبی کی شان کے لئے نہ کھلی یہ ایک ایسا ناقابل فراموش واقع تھا کہ بڑے بڑوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ ہماری زندگی میں ہمارے نبیؐ کی توہین ہوئی لیکن افسوس صد...... افسوس کہ اس وقت جنرل (ر) کی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہ نکلا کہ جو ان کے فانی وجود پر جہنم کی آگ کے حرام ہو جانے کا سبب بنتا آئی ایٹ 3 اسلام آباد میں جب جنرل (ر) کے حکم پر مسجد الصفاء گرائی گئی۔ جب 20 جنوری 2007ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے مری روڈ اسلام آباد پر واقع مسجد امیر حمزہؓ کو 350 پولیس کی نفری اور بھاری مشینوں کے ساتھ صرف اس لئے شہید کر دیا گیا کہ اس مسجد کی وجہ سے جنرل (ر) کے ایک چہیتے کے گھر کی زیبائش متاثر ہوتی ہے تو بھی جنرل (ر) کی آنکھوں میں ایک آنسو نہ آیا۔ اور پھر جب 21 جولائی 2007ء کو فیض آباد راول ڈیم کے درمیان آرچرڈ روڈ پر واقع مسجد ابن عباس کو سی ڈی اے کے اہلکاروں نے تجاوزات قرار دے کر شہید کر دیا تب بھی ان کی آنکھوں سے آنسو نہ نکلے۔ سب سے بڑی مثال جناح مارکیٹ میں واقع پارک میں قائم ایک پانچ منزلہ عمارت ہے جو پارک کی جگہ پر قبضہ کر کے بنائی گئی ہے لیکن ہمارے 28 نومبر کو آبدیدہ ہونے والے جنرل (ر) کو یہ عمارت نظر نہ آئی کاش وہ مسجد ابن عباسؓ کی شہادت پر آنسو بہاتے اور اللہ انہیں معاف فرما دیتا۔ اسی طرح اسلام آباد سے متصل مسجد علی کو بھی تجاوزات قرار دے کر شہید کر دیا حالانکہ اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ یہ مسجد اپنی رجسٹرڈ جگہ پر قائم ہے لہٰذا اسے گرایا نہیں جا سکتا لیکن وہ مسمار ہوئی جنرل (ر) نہ روئے پھر منگل 3 جولائی 2007ء کو بڑی دلیری کے ساتھ جنرل (ر) کے حکم پر سیکٹر G-6 میں واقع لال مسجد اور جامع سیدہ حفصہؓ کو آپریشن سائلنس کے ذریعے خون سے لال کر دیا اور مسجد سے ملنے والے انسانی اعضاء اور قرآن کریم کے شہید و صحیح سلامت نسخوں کو جمعرات 19 جولائی کی درمیانی شب اسلام آباد کی ستارہ مارکیٹ (ٹینکی شاپ) سٹریٹ 27 میں بہنے والے گندے نالے میں پھینک دیا گیا تو ہر مسلمان رویا خوب رویا اللہ کے حضور رویا کہ ہماری زندگی میں ہمارے ملک میں ہمارے ہی ہاتھ سے اللہ کے گھر اور قرآن و احادیث کا یہ حشر ہو گیا لیکن جنرل (ر) کو تب بھی ہوش نہ آیا کاش وہ اس وقت آنسو بہا کر اپنے فانی وجود کو جہنم سے بچا لیتے۔ 4 فروری 2004ء کی جس شب محسن عالم اسلام ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے زبردستی معافی منگوائی گئی تو عالم اسلام کا درد رکھنے والی ہر آنکھ پرنم ہو گئی تھی ہر کوئی ندامت کے آنسو بہائے جا رہا تھا مگر جنرل (ر) امریکہ کی نظروں میں سرخرو ہونے کے لئے یہ تک کہہ گئے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر میرا ہیرو نہیں ہے۔

محترم قارئین جس وردی کی خاطر جنرل (ر) نے یہ سب کچھ کیا آخر اللہ کے حکم سے اس وردی کو فنا آ ہی گئی تب جا کے اس آنکھوں سے آنسو گرے مگر افسوس اب وقت گزر چکا ہے اب گرنے والے یہ آنسو کوئی اہمیت نہیں رکھتے جنرل (ر) اب سویلین صدر ہیں ایک دن آئے گا ان کی صدارت بھی فنا ہو جائے گی اس وقت بھی وہ آنسو بہائیں گے مگر تب اللہ کے دربار میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی ان کی آنکھوں سے یہ آنسو اگر 4 فروری 2004ء یا 3 جولائی 2007ء کو چھلک پڑتے تب تو ان کے مزے ہو جاتے ایک دن آئے گا کہ صور اسرافیل پھونکی جائے گی اور دنیا میں موجود ہر شے فنا ہو جائے گی کیونکہ اس دنیا و جہان کے ابدی مالک اللہ ذوالجلال نے فرمایا ہے۔

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربك ذوالجلال والاکرام۔



ملائیشیا کی عظیم الشان سلطان صلاح الدین مسجد، جو حکومت کی دین اور اسلامی تاریخ سے محبت کا مظہر ہے

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جدید ترین ٹرین مونوریل منصوبہ

جدہ (نیوز رپورٹ) جدہ سے مکہ مکرمہ تک آمد و رفت کی بہتر سہولت کی فراہمی کیلئے 21 بلین سعودی ریال سے مونوریل سسٹم متعارف کرایا جائے گا۔ سعودی وزیر حمل و نقل شہزادہ خالد الفیصل نے منصوبہ کی تفصیلات بتائیں کہ جدہ کے رہائشی اضلاع میں نئے پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کے تحت مونوریل بسیں

(باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 50)

بقیہ مونوریل 50

اور ٹرامیں چلائی جائیں گی جس سے شہر کا ٹریفک نظام میں انقلابی تبدیلی آئے گی اس پراجیکٹ میں 816 بسیں، 201 اسٹیشنز اور درجنوں ٹرام کاریں شامل ہوں گی ان پر سالانہ 370 ملین سعودی ریال خرچ ہوں گے۔ جدہ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو ریل لنک کے ذریعہ ملایا جائے گا۔

مغربی طرز زندگی چھاتی کے کینسر کا باعث ہے، سائنسدان

طرح طرح کے کھانے، چھوٹے کنبے، بچوں کی پیدائش میں تاخیر، ماں کا دودھ پلانے کے رجحان میں کمی، فحاشی اور شراب نوشی اسباب ہیں

لندن (نیٹ نیوز) برطانیہ سے شائع ہونے والے عالمی شہرت یافتہ اخبار دی انڈی پینڈنٹ نے اپنی 24 جنوری 2008ء کو شائع ہونے والی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ مغربی طرز زندگی دنیا بھر میں چھاتی کینسر کے مرض میں اضافے کا باعث ہے۔ حالیہ اعداد و شمار کے مطابق یہ مرض یورپ اور امریکا میں بھی کافی بڑھ گیا ہے۔ برطانیہ میں 1970ء سے اب تک اس مرض میں 80 فیصد کا خوفناک اضافہ ہوا ہے اور سائنسدان مغربی طرز زندگی کو اس کی وجہ قرار دے رہے ہیں جس میں طرح طرح کے کھانے، چھوٹے کنبے، بچوں کی پیدائش میں تاخیر اور ماں کا دودھ پلانے کے رجحان میں کمی کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہوئی فحاشی اور شراب نوشی بھی مغرب میں کینسر کے مرض میں اضافے کے اسباب ہیں۔ گزشتہ سال دنیا بھر میں چھاتی کے کینسر کے 13 لاکھ کیسز

بقیہ نمبر 65 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ کینسر 65

سامنے آئے ہیں برطانیہ اور باقی یورپ میں یہ سب سے عام پائی جانے والی کینسر ہے حالانکہ اس سے صرف خواتین ہی متاثر ہوتی ہیں 2006ء میں پھیپھڑوں کے کینسر سے مرد اور عورتیں دونوں متاثر ہوئے ہیں۔

ہفت روزہ غزوہ (2) 22 تا 28 محرم الحرام 1429ھ

NOTES

6 تا 9 شعبان 1424ھ
3 تا 9 اکتوبر 2003ء
جلد ۲ شمارہ 34





قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام ومسائل

فضیلۃ الشیخ: بشیر احمد ربانی

کیا تارک نماز مسلمان ہے؟

س: کیا بے نماز مسلمان ہے۔ قرآن وسنت کی رو سے رہنمائی کریں؟

ج: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمان پر نماز فرض کی ہے اور قرآن حکیم میں اس کے بارے میں بڑی تاکید فرمائی ہے جو شخص اس فریضے کو ادا نہیں کرتا کتاب وسنت کے دلائل کی رو سے وہ مسلمان نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں سورۃ توبہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ ''اگر یہ لوگ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں''۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان اخوت کی شرائط جو بیان کی ہیں وہ تین ہیں۔ شرک سے توبہ کریں۔ نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں۔ اگر ان میں سے ایک بھی شرط رہ جائے تو وہ ہمارے دینی بھائی نہیں ہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص شرک سے توبہ کر لیتا ہے لیکن نماز ادا نہیں کرتا تو وہ ہمارا دینی بھائی نہیں، اخوت اسلامی کا رشتہ اس سے قائم نہیں ہوتا یا اگر نماز ادا کرتا ہے لیکن زکوۃ ادا نہیں کرتا تو پھر بھی وہ ہمارا دینی بھائی نہیں۔ لہٰذا نماز کا تارک مسلمان کا بھائی نہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً آدمی اور شرک وکفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے''۔ (صحیح مسلم) بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور کفار کے درمیان عہد نماز ہے جس نے اس کو ترک کیا وہ کافر ہوگیا۔ (احمد ابوداؤد، ترمذی وغیرہ)

کتاب وسنت کے دلائل سے واضح ہوگیا کہ تارک صلاۃ مسلمان نہیں ہے لہٰذا جو لوگ کلمہ پڑھتے ہیں انہیں نماز کی پابندی بھی ضرور کرنی چاہئے ورنہ ان کے کلمہ کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

گانے بجانے کی محفل میں شرکت

س: ہمارے معاشرے میں اکثر شادی بیاہ کے موقع پر گانے بجانے کا استعمال کیا جاتا ہے اور عزیز واقارب ان میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں کیا ایسی دعوت میں شرکت ضروری ہے یا کہ اجتناب کیا جائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اس سلسلہ میں کیا رہنمائی ہے؟

ج: گانا بجانا اور سننا منکر وحرام ہے اور دل کی بیماریوں کے اسباب میں سے ہے اور کتاب وسنت کی نصوص صریحہ کی رو سے حرام ہے اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا: ''اور بعض لوگ لھو حدیث خریدتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے علم کے بغیر گمراہ کریں''۔ اس آیت کریمہ میں لھو حدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تین بار قسم کھا کر فرمایا کہ لھو حدیث سے مراد گانے بجانے کے آلات ہیں علامہ واحدی وغیرہ نے کہا ہے کہ اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں لھو حدیث سے مراد گانا ہے یہی قول عبداللہ بن عباس، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنھم مجاہد، عکرمہ رحمہ اللہ کا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میری امت میں ایسی قومیں ضرور ہوں گی جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال ٹھہرا لیں گی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانے میں اس امت میں سے ایک قوم مسخ کر کے بندر وخنزیر بنادی جائے گی۔ صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہیں دیں گے؟ فرمایا کیوں نہیں وہ روزے رکھیں گے، نمازیں پڑھیں گے، حج کریں گے، کہا گیا ان کا پھر کیا حال ہے؟ فرمایا وہ گانے بجانے اور گلوکاراؤں کو اختیار کرلیں گے اور شراب و لھو میں رات گزاریں گے اور صبح اٹھیں گے تو وہ بندر وخنزیر سے تبدیل کر دیئے جائیں گے۔ پس معلوم ہوا کہ گانا بجانا شرعی طور پر ناجائز وحرام ہے اور اللہ کے غضب کا باعث ہے لہٰذا ایسی محافل ومجالس میں شرکت کرنا غضب باری تعالیٰ کو دعوت دینا ہے، ان سے مکمل اجتناب کیا جائے جس کام میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اس میں مخلوق کی بات نہیں مانی جاسکتی ایسی دعوت دینے والے کتنے ہی قریبی کیوں نہ ہو ان کی دعوت ٹھکرا دی جائے۔ ہاں اگر آپ وہاں جا کر انہیں تبلیغ کر سکتے ہیں تو سمجھانے کے لئے جا سکتے ہیں تاکہ انہیں عذاب الٰہی سے ڈرائیں اور آخرت کی فکر پیدا کریں۔

بھابی کا تنہائی میں جیٹھ اور دیور سے ملنا

س: کیا بھابی اپنے دیور یا جیٹھ کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ سکتی ہے ہمارے معاشرے میں اکثر اوقات انہیں خلوت مل جاتی ہے بلکہ بھابی اپنے جیٹھ ودیور کے ساتھ اکیلی سفر بھی کرتی ہے شرعی طور پر کیا ایسا کرنا جائز ہے۔

ج: اللہ تبارک تعالیٰ نے شریعت میں جتنے بھی احکامات دیئے ہیں سب ہماری نجات کا ذریعہ اور قرب الٰہی کا سبب ہیں۔ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ جتنی خیر خواہی رکھتا ہے ہم خود بھی اتنی خیر خواہی نہیں کر سکتے شریعت میں بھابی کی دیور و جیٹھ کے ساتھ خلوت وتنہائی منع کر دی گئی ہے تاکہ شیطان نقب نہ لگا سکے عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک انصاری آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ دیور وجیٹھ کے بارے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیور وجیٹھ تو موت ہے۔ اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ دیور وجیٹھ کی اپنی بھابی کے ساتھ تنہائی زیادہ خطرناک ہے۔ اسے موت سے تشبیہ دی گئی ہے جسے موت وہلاکت جہاں آجائے وہ نقصان وخسارہ ہی ہوتا ہے لہٰذا ایسی خلوتوں اور تنہائی کے سفروں سے بچا جائے اور کبھی بھی خلوت میں اکٹھے بیٹھ کر گفتگو نہ کی جائے۔

بیٹھ کر نفلی نماز پڑھنا

س: کیا نفلی نماز بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہے کیا بیٹھ کر نفلی نماز ادا کرنے سے پورا ثواب ملے گا قرآن وحدیث کی رو سے وضاحت فرمائیں۔

ج: بغیر عذر کے بیٹھ کر نوافل ادا کرنے سے کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے کی نسبت آدھا ثواب ملتا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آدمی کا بیٹھ کر پڑھنا آدھی نماز ہے صحابی کہتے ہیں آپ کے پاس آیا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ہاں لیکن میں تم جیسا نہیں ہوں۔ (صحیح مسلم، ابوداؤد، نسائی)

یعنی یہ حکم آپ کی امت کے لئے ہے آپ بیٹھ کر بھی نماز پڑھیں تو آپ کو پورا ثواب ملے گا جبکہ امتی کو آدھا ثواب ملے گا لہٰذا ہمیں پورا ثواب حاصل کرنے کے لئے نفلی نماز کھڑے ہو کر نماز ادا کرنی چاہئے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے مکمل ثواب نہیں ملے گا۔

غلط تلفظ ادا کرنے والا امام

س: ایسا آدمی جو قرآت قرآن صحیح نہیں کر سکتا، الحمد کو الھمد پڑھتا ہے اور احد کو اھد پڑھتا ہے اسے نماز پڑھانی چاہئے یا کہ اپنے تلفظ درست کر کے امامت کروائے، صحیح رہنمائی کریں۔

ج: یاد رہے کہ امامت ایک عظیم الشان عہدہ ہے اس کے لئے ایسے شخص کا انتخاب کرنا چاہئے جو قرآن حکیم کا سب سے زیادہ قاری ہو قرآن صحیح پڑھتا ہو آپ نے جو صورت ذکر کی ہے یہ انتہائی خطرناک ہے اس سے قرآن حکیم کے الفاظ کا معنی بگڑ جاتا ہے اور حد کفر کو پہنچ جاتا ہے کیونکہ الحمد کا معنی ہر قسم کی تعریف ہے اور الھمد کا معنی ہر قسم کی موت ہے اب جو امام ح کو ھ پڑھتا ہے گویا وہ لاشعوری طور پر ہر قسم کی موت اللہ کے لئے مان رہا ہے اور یہ کفر ہے اسی طرح قل ھو اللہ احد کا معنی تو یہ ہے کہ آپ کہہ دیں وہ اللہ ایک ہے اگر کوئی شخص ھو اللہ احد کو ھو اللہ اھد کہتا ہے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ وہ اللہ پست ہونے والا ہے یہ بھی کفر ہے۔ لہٰذا قرآن حکیم کے الفاظ کا صحیح تلفظ ادا کرنے والا شخص امام ہونا چاہئے نہ کہ ایسا شخص جو تلفظ غلط ادا کرتا ہے حتیٰ کہ کفر پر معانی تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے شخص کو امامت کے قریب بالکل نہیں جانا چاہئے۔ اللہ ہمیں صحیح قرآن پڑھنے کی توفیق بخشے، امین۔

ناپسندیدہ امام کی امامت

س: کیا جس شخص کی امامت کو قوم ناپسند کرے اسے امام رکھنا چاہئے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے کیا رہنمائی ملتی ہے۔

ج: ایسا امام جس میں کوئی ایسا شرعی عیب ہو جس کیوجہ سے قوم اسے ناپسند کرے تو اسے امامت نہیں کروانی چاہئے جیسا کہ امام جاہل، فاسق وفاجر، یا بدعتی ومشرک ہو اور قوم اس کی جہالت، بدعت وشرک کیوجہ سے اسے ناپسند کرتی ہے اور وہ امامت پر مصر ہے تو اسے امام نہیں بننا چاہئے لیکن اگر اس میں شرعی عیب موجود نہ ہو اور قوم اپنے کسی ذاتی کام یا رنجش اور دنیوی امور کی وجہ سے نالاں ہو تو پھر اس کی امامت پر کوئی حرف نہیں آتا بلکہ یہ کراہت وعیب قوم پر وارد ہوتا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں ان کی نمازیں ان کے سروں سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں اٹھائی جاتیں، ایسا آدمی جو کسی قوم کی امامت کراتا ہے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔ ایسی عورت جو اس حال میں رات بسر کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہے۔ اور دو بھائی جو آپس میں ایک دوسرے سے قطع تعلقی کئے ہوئے ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ کراہت سے مراد دیندار طبقے کی کراہت ہے۔ اگر دنیادار، بے نماز، بدکردار لوگ اس کی امامت کو ناپسند کریں تو اس کا کوئی اعتبار نہیں، تفصیل کے مطابق ملاحظہ ہو، (مرعاۃ شرح مشکوۃ، مرقاۃ شرح مشکاۃ از ملا علی قاری حنفی

DECEMBER '97

6
SATURDAY

۱۲-۸-۲۰۰۴
۲۵-۴-۱۴۲۵
جلد ۳ شمارہ ۲۹۰

قرآن و سنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

نمازِ عشاء سے قبل 4 رکعت سنن غیر موکدہ سنت سے ثابت ہیں؟

س: عشاء کی نماز سے قبل چار رکعات سنت غیر موکدہ کا ثبوت کس حدیث میں ہے؟ (ایک سائل ڈبن پورہ لاہور)

ج: نبی کریم ﷺ کی سنت مطہرہ سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آپ نے کبھی زندگی میں ایک دفعہ بھی عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعات نماز ادا کی ہو جسے لوگ سنت غیر موکدہ کا نام دیتے ہیں۔ فقہ حنفی کی کتب میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مولانا یوسف بنوری ترمذی کی شرح (معارف السنن 4/116) میں رقمطراز ہیں ''حنفیہ کے متون عشاء سے پہلے چار رکعات کے مندوب ہونے کی موافقت کرتے ہیں، یعنی فقہ حنفیہ کی کتابوں میں ان چار رکعتوں کا ذکر ہے۔ حدیث کی کتب میں اس کا ذکر تک موجود نہیں۔ مولانا موصوف ہی رقمطراز ہیں ''عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعات کا ذکر کتب حدیث میں تلاش بسیار کے باوجود میں نے نہیں پایا۔ (معارف السنن 4/115) پھر اس کے بعد لکھتے ہیں ''کبیری'' میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث سنن سعید بن منصور کی طرف منسوب کرتے ہیں ذکر کی گئی ہے۔ ''جس شخص نے عشاء سے پہلے چار رکعات ادا کیں گویا اس نے رات میں تہجد کی نماز ادا کی جس نے عشاء کے بعد ادا کیں۔ وہ انہی کی مثل لیلۃ القدر میں ہوں گی۔ پھر اس کے بعد لکھتے ہیں'' یہ خطا ہے سنن سعید بن منصور کی یہ روایت میں نے کئی کتب میں دیکھی ہے ان میں کسی ایک کے اندر یہ بات نہیں ہے بلکہ ان میں ہے جس نے ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعات ادا کیں گویا اس نے رات کو تہجد ادا کی۔ ان کتابوں میں سے فتح القدیر، نصب الرایہ، منتقی الاخبار، زوائد الہیثمی ہیں اور ہیثمی نے اسے طبرانی اوسط کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں ناحض بن سالم الباہلی ہے اور ان کتابوں میں سے کنز العمال بھی ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ یہ لغزش قلم یا لغزش نظر ہے اور صاحب کبیری اکثر فتح القدیر شرح الھدایہ لابن الھمام سے نقل کرتا ہے جیسا کہ ابن الھمام اکثر ''نصب الرایہ'' سے نقل کرتا ہے۔ ہم اسے سہو کاتب پر بھی محمول نہیں کریں گے۔ بہر کیف سنن سعید بن منصور کی طرف جو روایت منسوب کی گئی ہے وہ عشاء کے متعلق نہیں بلکہ ظہر کی چار رکعات کے متعلق ہے اور حنفی فقہا نقل در نقل کے نتیجے میں تساہل کا شکار ہو گئے ہیں ویسے بھی حدیث کی نقل میں محدثین کا اعتبار ہوتا ہے نہ کہ فقہا کا جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔ طبرانی اوسط 7/188 رقم 6328 میں سعید بن منصور کے طریق سے ہی روایت مروی ہے جس میں ظہر کا ذکر ہے اور پھر وہ صحیح بھی نہیں ہے۔ الغرض عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعات سنن غیر موکدہ کا ثبوت کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

پھوپھا کی بہن سے نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

س: پھوپھا کی بہن سے شادی کیسی ہے؟ قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت کریں (بلال، جہلم)

ج: قرآن و سنت کی رو سے نسبا سات رشتے ہیں۔ ماں، بہن، بیٹی، بھتیجی، بھانجی، پھوپھی اور خالہ اور جو رشتے نسب کی رو سے حرام ہیں وہ رشتے رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہیں جیسے رضاعی ماں، رضاعی بہن، رضاعی پھوپھی وغیرھا، پھوپھا کی بہن شرعی اعتبار سے حرام رشتوں میں داخل نہیں ہے اس لئے اس کے ساتھ نکاح کیا جا سکتا ہے۔

ننگے سر نماز ادا کرنے سے نماز نہیں ہوتی؟

س: کیا ننگے سر نماز ادا کرنے سے نماز نہیں ہوتی بعض لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ننگے سر نماز نہیں ہوتی، کتاب و سنت کی رو سے واضح کریں؟

ج: ننگے سر نماز بلاشک وشبہ ہو جاتی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین لباس کے ہوتے ہوئے بھی ایک کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔ شریعت نے اس مسئلہ میں سختی اختیار نہیں کی۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ننگے سر نماز نہیں ہوتی وہ اس کی کوئی دلیل شرعی بیان کریں اکثر اہلحدیث علماء تو اس بات کے قائل تھے اور ہیں بھی کہ ننگے سر نماز ہو جاتی ہے اب تو کئی حنفی علماء بھی ننگے سر نماز کو بلا کراہت جائز سمجھنے لگے ہیں۔ مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی اپنے ''منہاج الفتاویٰ 2/266'' میں رقمطراز ہیں۔ چند اصول پیش نظر رکھیں نماز کی صحت بلا کراہت کی جو شرائط قرآن و سنت کی روشنی میں فقہائے کرام نے لکھی ہیں ان میں کسی نے عمامہ یا ٹوپی کی شرط نہیں لکھی۔ نہ قرآن و حدیث میں ایسی کوئی شرط ہے نہ آج تک کسی کتاب حدیث، تفسیر وفقہ میں یہ بات لکھی گئی ہے۔ اب اگر بالفرض کوئی صاحب ایسا لکھ دیں تو ان کے لکھنے سے یہ مسئلہ شرعیہ ہرگز نہیں بن جاتا۔ صرف لکھنے والے کی رائے ہو سکتی ہے جس سے اختلاف کرنا ہر اہل علم کا حق ہے۔ دین سیدھا سادہ اور آسان ہے ہمارے بعض حضرات نے ایسی باتیں کہہ کر اسے مشکل بنا دیا ہے جس سے نئی نسل دین سے ہی دور ہوتی جا رہی ہے جو نماز کے لئے عمامہ باندھنا ضروری کہتے ہیں وہ شرعی دلیل پیش کریں جیسے رکوع، سجود، قیام، قعود، قرات، نیت، وقف، پاک لباس، پاک جگہ، قبلہ رخ ہونا وغیرہ نماز کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہیں اور اس پر دلائل شرعیہ موجود ہیں۔ نماز میں عمامہ کی کوئی دلیل ہے تو پیش کریں یہ بات کافی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کام کیا تھا لہٰذا امت کے لئے وہ بات لازم ہے، رسول اللہ ﷺ نے بہت سے کام کئے جو امت پر فرض و واجب نہیں بعض کام ایسے بھی آپ نے کئے جو امت کے لئے ناجائز ہیں مثلاً صوم وصال، کئی بیویاں بیک وقت رکھنا وغیرہ۔ انتھی مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب کی اس عبارت سے عیاں ہو گیا کہ ننگے سر نماز بالکل صحیح و درست ہے جو لوگ ننگے سر نماز نہ ہونے کا فتویٰ جاری کر دیتے ہیں ان کی بات میں کوئی وزن نہیں۔

جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو مقتدی کو ایسا کہنا چاہئے یا نہیں؟

س: بہت عرصہ سے ایک مسئلہ پر تحقیق کر رہا ہوں لیکن ابھی تک الجھن میں ہوں مسئلہ یہ ہے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو مقتدی کو بھی کہنا چاہئے یا نہیں۔ حدیث کے الفاظ تو یہ ہیں کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو ربنا ولک الحمد اس حدیث کی وضاحت فرما دیں مزید مجھے ایک اہلحدیث عالم نے بتایا ہے کہ دارقطنی میں اس کے بارے میں روایت موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم بھی سمع اللہ لمن حمدہ کہو مگر انہوں نے مجھے حوالہ نہیں بتایا، پلیز قرآن و سنت کے مطابق میری رہنمائی فرمائیں (محمد التماس، ساہیوال)

ج: رکوع کے بعد جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر اٹھے تو مقتدی کو بھی سمع اللہ لمن حمدہ کہنا چاہئے کیونکہ نبی ﷺ جب رکوع سے اٹھتے تو آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور آپ ﷺ اگرچہ امام ہوتے تھے لیکن آپ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز ادا کی ہے۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین (149) صحیح مسلم (284) اور مصنف عبدالرزاق 1/192 میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہنا آپ کی دونوں حالتوں کو شامل ہوا۔ اور آپ نے جو حدیث وضاحت کے لئے پوچھی ہے اس میں امام اور مقتدی دونوں کا الگ الگ وظیفہ نہیں بتایا گیا کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا ولک الحمد کہے اگر یہ مراد لیں تو پھر امام بھی ربنا ولک الحمد نہ پڑھے، حالانکہ دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ربنا لک الحمد بھی کہتے تھے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ''ان لوگوں کے لئے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مقتدیوں کو) ربنا ولک الحمد پڑھنے کا حکم دیا ہے اور ہم یہ کہتے ہیں لیکن جب امام کے ساتھ دوسرا شخص (یعنی مقتدی) سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اس کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے (مختصر خلافیات بیہقی 1/393) اور یہ بات اصول میں طے ہے کہ عدم ذکر نفی کی دلیل نہیں اور دوسری حدیث کے عموم سے مقتدی کا سمع اللہ لمن حمدہ کہنا ثابت ہے۔ آپ نے دارقطنی کے حوالے سے جو روایت معلوم کرنا چاہی ہے وہ سنن الدارقطنی 1/339 ط قدیم اور طبع جدید 1/693 رقم الحدیث (1269,1269) میں موجود ہے اس کی تحقیق ان شاء اللہ پھر کسی دوسرے موقع پر عرض کروں گا۔

تعوذ

حافظ ابن کثیر تعوذ کے فوائد بتاتے ہوئے لکھتے ہیں، اعوذ میں عجیب و غریب فوائد ہیں واہی تباہی باتوں سے منہ میں جو ناپاکی ہوتی ہے وہ اس سے دور ہو جاتی ہے اور منہ کلام اللہ کی تلاوت کے قابل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس میں اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کرنی ہے اور اس کی عظیم الشان قدرتوں کا اقرار کرنا ہے اور اس باطنی کھلے ہوئے دشمن کے مقابلہ میں اپنی کمزوری اور عاجزی کا اقرار ہے کیونکہ انسانی دشمن کا مقابلہ ہو سکتا ہے، احسان اور سلوک سے اس کی دشمنی دفع ہو سکتی ہے...... یہ یاد رکھنے کے قابل امر ہے کہ جو مسلمان کافروں کے ہاتھ سے مارا جائے وہ شہید ہے لیکن جو اس باطنی دشمن شیطان کے ہاتھ مارا جائے وہ راندہ درگاہ ہے جس پر کفار غالب آ جائیں وہ اجر پاتا ہے لیکن جس پر شیطان غالب آ جائے وہ ہلاک و برباد ہوتا ہے چونکہ شیطان انسان کو دیکھتا ہے اور انسان اسے نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے قرآنی تعلیم ہوئی کہ تم اس کے شر سے اس کی پناہ چاہو جو اسے دیکھتا ہے اور یہ اسے نہیں دیکھ سکتا (تفسیر ابن کثیر مترجم ص 18-19/1)

ایسی ہی ایک بات علامہ قرطبی نے بھی نقل کی ہے فرماتے ہیں ''کسی بزرگ نے اپنے شاگرد سے کہا جب شیطان تجھ سے کوئی غلطی کروانا چاہے تو کیا کرتا ہے؟ جواب دیا میں اس کا مقابلہ کرتا ہوں۔ استاد نے پھر پوچھا اگر وہ دوبارہ آ جائے تو؟ شاگرد نے کہا میں پھر اس کا مقابلہ کرتا ہوں، تیسری مرتبہ بھی یہی سوال و جواب ہوا تو بزرگ نے کہا یہ لڑائی تو لمبی اور طویل ہو جاتی ہے اچھا مجھے بتاؤ اگر بکریوں کے پاس سے تجھے گزرنا ہو لیکن ان کا محافظ کتا تجھے گزرنے نہ دے تو کیا کرے گا؟ آگے سے کہا اس طرح تو بات لمبی ہو جائے گی لیکن اگر تو بکریوں کے مالک سے مدد مانگے گا تو وہ فوراً ہی تجھے اس مصیبت سے نجات دلا دے گا۔ (تفسیر قرطبی ص 7/348)

ہفت روزہ غزوہ (3) 12 تا 18 جمادی الاول 1427ھ

عامر چیمہ کی شہادت سے متاثر ہو کر 85 سالہ عیسائی خاتون مسلمان ہو گئی

واہنڈو (نمائندہ غزوہ) عامر چیمہ کی شہادت سے متاثر ہو کر 85 سالہ عیسائی خاتون مسلمان ہو گئی، تفصیلات کے

بقیہ نمبر 53 سطر 3 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ 53 قبول اسلام

مطابق ڈاکٹر مرزا عبدالرحمٰن کے پاس ایک خاتون دوائی لینے آئی تھی، عبدالرحمٰن نے اس کو سچے اور حقیقی دین اسلام کی باتیں سناتے تھے، ان کا کہنا ہے کہ اس دوران عامر چیمہ کی شہادت کی خبریں آنا شروع ہو گئیں تو میں نے تمام واقعہ اس عیسائی خاتون کو سنایا جو کہ سنتے ہی دین اسلام کی روشنی سے چمک اٹھی اور فوراً کہنے لگی میں اندھیرے میں رہی ہوں اور محمد ﷺ کی نافرمان تھی، اب مجھے کلمہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل کر لیں چنانچہ ڈاکٹر مرزا عبدالرحمٰن نے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیا، اس کا نیا اسلامی نام رحمت بی بی رکھا گیا، قبول اسلام سے قبل وہ دوائیاں لے رہی تھی اور لاٹھی کے سہارے چلتی تھی اب وہ بغیر دوائی کے یاد الٰہی میں سکون محسوس کرتی ہے اور لاٹھی کے سہارے کو چھوڑ کر ایک خدا کے سہارے پر تیز چلنا شروع ہو گئی ہے۔

8
MONDAY

DECEMBER

S S M T W T F   S S M T W
1 2 3 4 5   6 7 8 9 10

DECEMBER '97

2
TUESDAY

۶-۵-۲۰۰۴
۱۶-۳-۱۴۲۵
جلد ۳ شمارہ ۱۵

3
WEDNESDAY

THUR

F

D

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

کفن پر آیات لکھنا قبر کے عذاب سے بچاتا ہے؟

س: کفن پر قرآنی آیات یا کلمہ وغیرہ لکھنا کیسا ہے؟ کیا قرآن وسنت سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟ (شمس الرحمٰن، جھکال بالا، پشاور)

ج: میت کے کفن پر قرآنی آیات، کلمہ شہادت، اہل میت کے اسماء اور دیگر دعائیہ کلمات لکھنا کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں، نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں کئی ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوت ہوئے۔ آپ کی بیٹیاں، بیٹے، زوجہ محترمہ وغیرہم اس دارفانی سے رخصت ہوگئے۔ آپ ﷺ یا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے بارے میں یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے کفن پر دعائیہ کلمات وغیرہ لکھے ہوں اور ظاہر ہے جو کام رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں نہیں ہوا اور نہ ہی خیر القرون میں اس کا کوئی وجود ہے تو وہ بدعت تصور ہوگا۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے" (صحیح البخاری) امام ابن الصلاح سے سوال کیا گیا "کیا کفن پر قرآنی سورتیں مثلاً یٰس، الکہف یا جو بھی سورت چاہے لکھنا جائز ہے یا یہ حلال نہیں، میت کے بدن سے پیپ نکلنے اور آیات مقدسہ اور اسماء مبارکہ پر بہہ کر لگ جانے کے خوف سے، تو انہوں نے جواب دیا "یہ جائز نہیں" (فتاویٰ ومسائل ابن الصلاح 1/262)

اس فتویٰ سے بھی معلوم ہوا کہ ان آیات مقدسات اور اسماء حسنیٰ کی توہین کا پہلو بھی اس میں موجود ہے۔ میت کا وجود پھٹ سکتا ہے، یا گل سڑ سکتا ہے اور میت کے بدن سے پیپ نکلنے کی وجہ سے ان اسماء کی توہین ہوسکتی ہے۔ اس لحاظ سے درست نہیں۔ بہرکیف انسان کی نجات عقائد حسنہ اور اعمال صالحہ پر ہے اور جو اس دنیا کی زندگی میں بوئے گا، وہی اخروی زندگی میں کاٹے گا۔ قبر اخروی زندگی کا پہلا مرحلہ ہے۔ وہاں پر اعمال ہی کام آئیں گے اور عقائد کی بنا پر نجات ہوگی۔ جو آدمی دنیا کی زندگی میں بہترین عمل کرکے گیا۔ وہ تو سوالوں کے جواب دے گا اور جو دنیا میں اللہ کا باغی تھا۔ اس کے لئے مشکل ہوگی اور کفن پر لکھی ہوئی تحریریں اس کے کام نہیں آئیں گی۔ جو لوگ عہد نامے، قرآن کریم یا دیگر دعاؤں پر مشتمل مجموعے میت کی قبر میں اس کے ساتھ رکھ دیتے ہیں۔ یہ بالکل عبث اور کسی کام نہیں آئیں گے۔ ہمیں ایسے اعمال سرانجام دینے چاہئیں جو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت ہوں یا قرآن کریم سے ماخوذ ہوں۔ شیخ البانی رحمہ اللہ جنائز کی بدعات کے تحت لکھتے ہیں:

"میت کا نام لکھنا اور یہ کہ وہ شہادتین کی گواہی دیتا تھا اور حسین رضی اللہ عنہ کی مٹی اگر پائی جائے تو اس کے ساتھ اہل بیت رضی اللہ عنہم کے نام لکھ کر کفن میں رکھنا اور کفن پر دعا لکھنی، یہ سب بدعات وخرافات میں سے ہیں (احکام الجنائز وبدعھا ص 312)

اشیاء خورد ونوش ادھار لینا کیسا ہے؟

س: کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ ادھار لی جاسکتی ہیں؟ (عبداللہ عزام، عمار عبداللہ 80 ای بی)

ج: ایسی اشیاء کے ادھار لینے کا شریعت میں جواز ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار اناج خریدا اور اپنی زرہ بطور رہن اس کے پاس رکھی (صحیح البخاری کتاب الرہن)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے پینے کی اور عام ضرورت کی اشیاء ادھار لی جاسکتی ہیں۔ واللہ اعلم۔

بینک میں رقم کون سے اکاؤنٹ میں رکھیں؟

س: بینک میں روپے جمع کروانا یا کھاتا چلتا ہو تو کس اکاؤنٹ میں کھاتا ہونا چاہئے، جن سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بینک میں سے آتی ہیں تو ایسی صورت میں کس اکاؤنٹ میں رقم جمع کرانی چاہئے؟ (قاری بشیر احمد شاکر، طیبہ کیمیکل سٹور، فیوچر کالونی لانڈھی، کراچی)

ج: بینک کا نظام بلاشبہ سودی کاروبار پر مشتمل ہے، اس میں دو طرح کے اکاؤنٹ ہوتے ہیں (1) سیونگ اکاؤنٹ (2) کرنٹ اکاؤنٹ۔

سیونگ کا ناجائز ہونا تو واضح ہے کہ وہ سود ہے اور سود لینے دینے پر مشتمل ہے اور سود لینا یا دینا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سود کی حرمت قرآن حکیم میں واضح کی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے "اللہ نے بیع حلال کی ہے اور سود حرام کیا ہے، پس جن کے پاس نصیحت آگئی، اس کے رب کی طرف سے اور وہ باز آگیا۔ اس کے لئے وہ ہے جو گزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو کوئی واپس پلٹا وہی آگ والے ہیں۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے" (البقرہ 275)

اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے، کھلانے والوں پر لعنت کی ہے، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا یہ سب لعنت میں برابر ہیں (صحیح مسلم 107/1598)

اور کرنٹ میں رقم جمع کروانے سے اگرچہ سود لینا دینا نہیں ہے، لیکن سودی کاروبار میں تعاون ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے کہ "اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو" (المائدہ 3)

اس کے علاوہ جابر رضی اللہ عنہ کی درج بالا حدیث پر غور کریں کہ سود کھانے اور کھلانے والے پر تو لعنت ہوئی کہ انہوں نے کچھ لیا اور دیا ہے جبکہ سود لکھنے والے اور گواہ بننے والوں نے کچھ لیا اور نہ ہی دیا ہے ان پر لعنت کیوں؟ اور یہ گناہ میں ان کے برابر کیوں؟ صرف اس لئے کہ یہ سود پر معاون بن رہے ہیں، لہٰذا ہر وہ معاملہ جس میں سود پر معاونت ہوتی ہے۔ اس سے مکمل اجتناب کریں اور بینک کاری نظام سے بچیں۔ سرکاری ملازمین اپنی تنخواہ وہاں سے وصول کریں مگر وہاں جمع نہ کرائیں۔

میوزیکل تقریبات میں شرکت کیسی ہے؟

س: بعض تقریبات میں طبلے، سارنگیاں اور فحش قسم کے گانے گائے جاتے ہیں، ایسی تقریبات میں شرکت کا کیا حکم ہے؟ (عبیداللہ مہر، فاروقہ ضلع سرگودھا)

ج: ایسے گانے گانا یا سننا اور طبلے سارنگیاں بجانا حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو بے ہودہ باتیں خریدتے ہیں" (لقمان)

اس آیت میں "لھوالحدیث" کی تفسیر گانے بجانے اور آلات طرب، طبلے، سارنگیاں وغیرہ ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی قسم اس آیت میں لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا ہے (تفسیر طبری)

معلوم ہوا کہ گانا بجانا، آلات طرب وغیرہ گمراہی کے آلات ہیں اور ایسی تقریبات جہاں ان کا استعمال ہوتا ہے ان میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔

خاتون عورتوں کی جماعت کرواسکتی ہے؟

س: کیا ایک عورت دوسری عورت کی جماعت کرا سکتی ہے اور اگر کرا سکتی ہے تو اس کا طریقہ کار کیا ہے؟ (ابو سعد محمد دلدار، محمدی مسجد اہلحدیث کورنگی نمبر 2 کراچی)

ج: ایک عورت دوسری عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ باقی عورتوں کے وسط میں کھڑی ہو، مردوں کی طرح آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو، امام ابوداؤد مع عون 2/211 پر باب امامۃ النساء میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث کے گھر تشریف لاتے تھے اور آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک مؤذن مقرر کیا جو اذان دیتا تھا اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ "تو اپنے گھر والوں کی امامت کیا کر"

صاحب عون نے لکھا ہے کہ

ثبت من هذا الحديث ان امامة النساء و جاعتهن صحيحة ثابتة من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد امت النساء عائشه رضى الله عنها و ام سلمة رضى الله عنها فى الفرض والتراويح

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کا امامت اور جماعت کرانا صحیح ہے اور رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ثابت ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی فرائض اور تراویح کی امامت کراتی تھیں۔

ابوبکر بن ابی شیبہ اور حاکم نے سیدنا عطاء سے بیان کیا ہے کہ "سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور ان کے ساتھ ہی صف میں کھڑی ہوتی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں یہ الفاظ آتے ہیں

انہوں نے عورتوں کی امامت کرائی اور ان کے وسط میں کھڑی ہوئیں۔

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت عورتوں کی درمیان میں کھڑے ہوکر امامت کرا سکتی ہے۔

مولانا امیر حمزہ کا پوپ کو مباہلہ کا چیلنج قبول نہ کرنے پر عیسائی خاندان کا قبول اسلام

اسلام قبول کرنے والا خاندان آٹھ افراد پر مشتمل ہے تعلق گوجرانوالہ سے ہے، مرید کے میں اجتماعی خطبہ جمعہ میں بھی شریک ہوئے

لاہور (خصوصی رپورٹ) پوپ بینی ڈکٹ کی طرف سے مولانا امیر حمزہ کا مباہلہ کا چیلنج قبول نہ کرنے پر عیسائی خاندان نے اسلام قبول کرلیا آٹھ افراد پر مشتمل خاندان نے عالمی شہرت یافتہ قاری سید صداقت علی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا بینی ڈکٹ کے بیان کے بعد اسلام کے متعلق پڑھا اور اصل حقائق سامنے آگئے عیسائی خاندان کے سربراہ کی گفتگو تفصیلات کے مطابق اسلام قبول کرنے والے عیسائی خاندان کے سربراہ پطرس مسیح جس کا نیا نام محمد علی رکھا گیا ہے نے گزشتہ ہفتے

بقیہ نمبر 9 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ غزوہ (4) 5 تا 11 رمضان المبارک 1427ھ

قرآن و سنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

عرش کے پایوں پر حضور کا نام؟

س: عام خطباء و واعظین سے سنا ہے کہ جب آدم علیہ السلام سے غلطی ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے محمد ﷺ کے وسیلے سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے کہا کیا تم محمد ﷺ کو جانتے ہو میں نے تو انہیں ابھی پیدا ہی نہیں کیا؟ آدم علیہ السلام نے کہا جب تو نے مجھے پیدا کر کے روح ڈالی تو میں نے اوپر کی طرف سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں جان گیا کہ یہ ہستی اللہ کو اپنی ساری مخلوق سے زیادہ پیاری ہے، جس کا نام اللہ کے نام کے ساتھ لکھا گیا ہے اس لئے میں نے بحق محمد دعا کی ہے۔ کیا یہ بات کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے؟ (عبید اللہ طاہر، حکیم موڑ لاہور)

ج: سوال میں ذکر کردہ روایت موضوع و من گھڑت ہے، اسے امام حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا ہے اور خود امام حاکم نے اپنی دوسری کتاب ''المدخل الی الصحیح'' میں لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے باپ سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے اور مذکورہ روایت بھی اسی راوی کی ہے۔ ثقہ محدثین اس روایت کو کہیں بھی ذکر نہیں کرتے اور یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بحق محمد، بحق فلاں یا بجاہ فلاں وغیرہ کے الفاظ ذکر کرنا درست نہیں۔ قرآن حکیم میں کئی ایک انبیاء و رسل کی دعائیں موجود ہیں، اسی طرح احادیث صحیحہ میں رسول کریم ﷺ کی دعائیں موجود ہیں، کسی کی دعا میں بحق فلاں وغیرہ کا ذکر نہیں ہے یہ خالص بدعی سلسلہ ہے۔ علامہ ابن ابی العز شارح عقیدہ طحاویہ فرماتے ہیں ''دعاء افضل العبادات میں سے ہے اور عبادات کی بنیاد سنت و اتباع پر ہوتی ہے، خواہشات و بدعات پر نہیں'' (شرح عقیدہ طحاویہ 1/362)

مزید فرماتے ہیں ''امام ابو حنیفہ اور ان کے دونوں ساتھی قاضی ابو یوسف اور محمد حسن شیبانی دعا کرنے والے کے لئے مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ یوں کہے ''میں تجھ سے فلاں شخص کے حق (صدقے) یا تیرے نبیوں اور رسولوں کے حق (صدقے) اور بیت حرام اور مشعر حرام وغیرہ کے حق (صدقے) سے سوال کرتا ہوں (شرح عقیدہ طحاویہ 1/362 نیز دیکھیں الدر المختار مع حاشیہ رد المحتار 6/395-397 وغیرہ)

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق اور زور نہیں، اللہ کے ذمہ وہی ہے جو اس نے خود اپنے اوپر لازم کیا یا رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا ہے۔

میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھنے والا جہنم سے بری

س: ہالہ صوبہ سندھ سے پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے صدر مخدوم امین فہیم کے بھائی مخدوم سعید الزمان لکھتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں لگاتار ادا کرے تو دوزخ کی آگ اور نفاق سے بری ہو جاتا ہے (ترمذی) کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

ج: مذکورہ بالا روایت ترمذی شریف میں ان الفاظ سے موجود نہیں ہے بلکہ مسند احمد میں ہے اور اس کی سند میں نبیط بن عمر مجہول راوی ہے، علامہ البانی رحمۃ اللہ نے اس روایت کو ان الفاظ کے ساتھ منکر قرار دیا ہے اور اسے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (364) میں ذکر کیا ہے البتہ یہ روایت ترمذی، تاریخ واسط، سلسلہ صحیحہ (1979) میں یوں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے لئے چالیس دن جماعت میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز ادا کی اس کے لئے دو براتیں لکھ دی جائیں گی (1) ایک آگ سے برات (2) اور دوسری نفاق سے برات۔ یہ کئی طرق سے مروی ہے اور اس کے ہر طریق میں کلام ہے۔ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کثرت طرق کی بنیاد پر سلسلہ صحیحہ میں درج کیا ہے۔

کیا سورۃ ملک عذاب قبر روکنے والی ہے؟

س: ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صحابی نے لاعلمی میں ایک قبر پر خیمہ گاڑ لیا اندر سے سورۃ ملک پڑھنے کی آواز آئی، صاحب قبر نے اول سے آخر تک اس سورۃ کی تلاوت کی، آپ رضی اللہ عنہ نے رحمت عالم ﷺ کے پاس آ کر یہ واقعہ بیان کیا، فرمایا یہ سورۃ عذاب قبر روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے (ترمذی) کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ (سائل مذکور)

ج: قرآن حکیم کی سورتوں کے فضائل میں اکثر جعلی اور وضعی روایات ہیں، کئی ایک راویوں نے خود روایات وضع کر کے رسول کریم ﷺ کے ذمہ لگا دی ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی بالکل صحیح ثابت ہے کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیا (بخاری وغیرہ کتب احادیث) یہ روایت یحییٰ بن عمرو بن مالک النکری کی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ نے ''اثبات عذاب القبر'' (146) میں یحییٰ مذکور کی روایت نقل کر کے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس لئے یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

کیا خواتین کو بھی سونے کا استعمال منع ہے؟

س: مشکوۃ جلد دوم میں حدیث ہے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو عورت سونے کا ہار پہنے، قیامت والے دن اس کی گردن میں اس کی مانند آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور جو عورت سونے کی بالیاں پہنے، قیامت والے دن اس کے کان میں اسی کی مانند آگ کی بالیاں پہنائی جائیں گی'' سوال یہ ہے کہ کیا خواتین کو بھی سونے کا استعمال منع ہے؟ یا حدیث میں وہ خواتین مراد ہیں جو نمائش کے طور پر زیور پہنتی ہیں؟ (سائل مذکور)

ج: کتاب و سنت کی کئی ایک نصوص سے عورتوں کے لئے سونا پہننا ثابت ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نجاشی کی طرف سے زیور بطور ہدیہ آیا، اس میں سونے کی انگوٹھی تھی جس میں حبشی نگینہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو بلا کر کہا اے بیٹی اسے پہن لو (ابو داؤد 4235، بیہقی 4\141) اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت سونا پہن سکتی ہے۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سونا اور ریشم میری امت کے لئے حلال ہے اور مردوں پر حرام'' (سنن النسائی 5148) لہٰذا عورتوں کے لئے سونا پہننا حلال ہے اور جو زیور پہن کر اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کیلئے وعید ہے، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس کی بیٹی بھی، اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے کہا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو۔ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس بات پر خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بدلے تمہیں قیامت والے دن آگ کے دو کنگن پہنا دے؟ تو اس نے انہیں اتار دیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا اور کہا یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں (سنن النسائی 2479 سنن الترمذی 640)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اگر عورت اپنے زیور کی زکوٰۃ ادا کرے تو پہن سکتی ہے ورنہ عذاب کی حقدار ٹھہرتی ہے اور سوال میں ذکر کردہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ اس کی سند میں محمود بن عمرو مجہول ہے امام ذہبی نے اسے مجہول اور ابن حزم نے ضعیف کہا ہے لہٰذا یہ جہالت راوی کی وجہ سے صحیح نہیں۔

بزرگوں کی قبروں پر جا کر دعائیں مانگنا؟

س: مشائخ اور صوفیا کے کچھ تذکروں میں آتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں بزرگ کی قبر پر مراقبہ کیا اور چلہ کاٹا اور یہ بھی کہ فلاں بزرگ کا یہ قول اور تجربہ ہے کہ فلاں قبر پر اللہ سے دعا مانگنا قبولیت کا سبب بنتا ہے اس کی دین میں کیا بنیاد ہے؟ (سائل مذکور)

ج: سب سے پہلے یہ یاد رہے کہ دین میں حجت اور دلیل کسی بزرگ کا قول یا تجربہ نہیں ہے دین کی اساس و بنیاد اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث و سنن ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے کئی مواقع پر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، ایک مقام پر فرمایا ''رسول جو تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ'' ایک جگہ فرمایا ''تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے'' لہٰذا دین کی بنیاد اللہ اور رسول کی اطاعت ہے اور وحی سے تمام احکام سکھائے اور بتلائے جاتے ہیں۔ کسی بھی بزرگ کا قول و تجربہ اسلام نہیں ہے، اسلام کتاب و سنت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بزرگوں اور صوفیا کے مقبروں کو قبولیت دعا کا سبب نہیں بتایا۔ دعاؤں کے قبول ہونے کے متعلق عبداللہ الخضری کی کتاب ''دعا کی قبولیت کیسے'' مطبوعہ دار السلام لاہور ملاحظہ کریں۔ قبروں پر چلے کاٹنا اور مراقبے کرنا اسلام میں موجود نہیں، یہود و نصاریٰ کی تباہی و ہلاکت کے اسباب میں سے یہ سبب بھی تھا کہ وہ اپنے فوت شدگان بزرگان دین اور انبیاء و رسل علیہم السلام کی قبروں پر عبادت گاہیں بنا لیتے اور وہاں جا کر سجدہ ریز ہوتے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی آخری عمر میں فرمایا ''اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا'' (صحیح البخاری 4443 صحیح مسلم 22\531)

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا یاد رہے کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے یاد رکھو تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ میں تمہیں اس کام سے روکتا ہوں۔ (صحیح مسلم 23\532)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا ''اے اللہ میری قبر کو وثن (بت) نہ بنانا جس کی عبادت کی جائے، اس قوم پر اللہ کا شدید غضب ہوا جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا (الموطا باب جامع الصلاۃ 85)

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء و صالحین کی قبروں پر بیٹھ کر عبادت کرنے والے ملعون لوگ ہیں

قبول اسلام

9

بقیہ

گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ان کا پورا گھر پڑھا لکھا ہے ان کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے اور آج وہ مرید کے مولانا امیر حمزہ کے خطبہ جمعۃ المبارک کا سن کر یہاں آئے ہوئے ہیں انہوں نے بتایا کہ بنی ڈکٹ نے جس دن اسلام کے خلاف بیان دیا اسی دن سے اس نے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں اس سلسلہ میں انہوں نے جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی رہنما مولانا امیر حمزہ سے بھی معلومات حاصل کیں جنہوں نے بتایا کہ اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جو دوسرے مذہب کو مکمل آزادی دیتا ہے اور اس کا احترام بھی کرتا ہے جس کی بڑی مثال دنیا میں آنے والی آفتوں میں مسلمانوں کی طرف سے مصیبت زدہ لوگوں کی مدد ہے جہاں مذہب کی بنیاد پر مدد نہیں کی جاتی ہے انہوں نے بتایا کہ مولانا امیر حمزہ کی تبلیغ اور عالمی شہرت یافتہ وایوارڈ یافتہ قاری و نعت خواہ الحاج سید صداقت علی کی قرآن پاک کی تلاوت و نعت سن کر میرے جسم کے اندر کرنٹ محسوس ہوا اور پوپ کی طرف سے مولانا امیر حمزہ کا مباہلہ کا چیلنج بھی قبول نہ کیا گیا جس پر میں نے اپنے خاندان سمیت اسلام قبول کر لیا تو مسلم محمد علی کی طرح اس کے خاندان کے دیگر افراد کے نام بھی اسلامی رکھے گئے ہیں۔

NOV / DEC '9

29
SATURDAY

۲۶-۲-۲۰۰۴
۵-۱-۱۴۲۵
جلد ۵ شمارہ ۵

30
SUNDAY

1
MONDAY

S M T
7 8 9

NOVEMBER '97

25
TUESDAY

۱۲-۲-۲۰۰۴
۲۰-۱۲-۱۴۲۴
جلد ۳ شمارہ ۲-۳

26
WEDNESDAY

قربانی اور اس کے احکام و مسائل

قربانی کا معنی و مفہوم اور وجہ تسمیہ

لفظ قربانی قربان سے مشتق ہے اور لغوی اعتبار سے قربان سے مراد "ہر وہ چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کیا جائے چاہے ذبیحہ ہو یا کچھ اور۔" [مصباح اللغات (ص ٦٦٨)]

قربانی کی مشروعیت

1۔ قربانی ابراہیم علیہ السلام اور محمد ﷺ دونوں کی سنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان دونوں انبیاء کی سنت اپنانے اور اتباع کرنے کی تلقین فرمائی ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا: "(مسلمانو!) تمہارے لیے ابراہیم علیہ السلام میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے۔" رسول اللہ ﷺ کے متعلق فرمایا: "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔" ایک اور آیت میں فرمایا: "کہہ دیجیے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو۔" [آل عمران: ٣١]

(2) سیدنا انس ؓ فرماتے ہیں کہ "نبی کریم ﷺ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا تھا۔"

[بخاری (٥٥٥٣) كتاب الأضاحی : باب فی أضحیة النبی]

جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتا وہ کیا کرے؟

جیسا کہ گذشتہ سطور میں بیان کیا جا چکا ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے اور تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے اس لیے جو قربانی کر سکتا ہے اسے ضرور قربانی کرنی چاہیے لیکن اگر کوئی اس کی طاقت ہی نہ رکھتا ہو تو یقیناً اسے قربانی نہ کرنے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ تو سنت ہے اور اگر انسان طاقت نہ ہونے کی وجہ سے فرض زکاۃ بھی ادا نہ کرے یا فرض حج بھی نہ کرے تب بھی اس پر بالاتفاق کوئی گناہ نہیں۔ ہاں ایسا شخص اگر قربانی کا اجر حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ عید کے روز اپنے بال اور ناخن تراش لے مونچھیں کاٹ لے اور زیر ناف مونڈھ لے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ "سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے یوم الاضحیٰ کو عید کا حکم دیا گیا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے مقرر فرمایا ہے ایک آدمی نے عرض کیا آپ مجھے بتلائیں کہ اگر میں قربانی کے لیے مونث دودھ دینے والی بکری کے سوا نہ پاؤں تو کیا اس کی قربانی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن تم اپنے بال اور ناخن تراش لینا اور اپنی مونچھیں کاٹنا اور شرمگاہ کے بال مونڈ دینا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ تیری مکمل قربانی ہو جائے گی۔" [ابو داؤد (٢٧٨٩) کتاب الضحایا]

شرائط قربانی

(1) خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو جیسا کہ پیچھے دلائل نقل کر دیے گئے ہیں۔

(2) حلال مال سے ہو حرام مال سے نہ ہو۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((أیها الناس إن الله طیب لا یقبل إلا طیبا)) "اے لوگو بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے۔"

[مسلم (٢٣٤٦) كتاب الزكاة : باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها]

(3) سنت کے مطابق ہو جیسا کہ اگر کوئی شخص نماز عید سے پہلے قربانی کرلے تو اس کی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ اس کا مفصل بیان آئندہ صفحات میں آئے گا۔

(4) قربانی ایسے جانوروں کی نہ ہو جن جانوروں کی قربانی قبول نہیں ہوتی۔ اس کا بھی تفصیلی بیان آگے آئے گا۔

قربانی کا جانور کیسا ہو؟

ایسے جانوروں کی قربانی کی جائے جن پر "بهیمة الأنعام" کا لفظ بولا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ﴾ [الحج: ٣٤]

"اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔ سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے۔ تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ۔ عاجزی کرنے والوں کو خوش خبری سنا دیجیے۔"

بهیمة ایسے جانوروں کو کہتے ہیں جو چار ٹانگوں والے ہوں خواہ پانی میں ہی ہوں جیسا کہ صاحب قاموس نے اس کی یہی وضاحت کی ہے۔

[القاموس المحيط (بهم)]

اور انعام میں چار قسم کے نر اور مادہ جانور شامل ہیں:

(1) اونٹ (2) گائے (3) بھیڑ (4) بکری

[مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: تفسیر فتح القدیر (٢/٢١٠) تفسیر ابن کثیر (٣/١٠٠)]

قربانی کے جانور کی عمر کتنی ہو؟

مذکورہ بالا مویشیوں میں ہر ایک کا مسنہ (یعنی دوندا) ہونا بھی ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی مجبوری ہو یا ایسا جانور میسر نہ ہو تو بھیڑ کا کھیرا بھی کفایت کر جاتا ہے جیسا کہ سیدنا جابر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿ لا تذبحوا إلا مسنة إلا أن يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضان ﴾

"مسنہ ہی ذبح کرو الا یہ کہ تم پر تنگی ہو تو بھیڑ کا کھیرا ذبح کر لو۔" [مسلم (١١٧)]

عمران ایوب لاہوری

یاد رہے کہ بھیڑ کے کھیرے کی اجازت کا مفہوم یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہر حال میں اس کی قربانی جائز ہے جیسا کہ آج کل بعض مقامات پر قربانی کا جانور بیچنے والے یہی کہہ کر عوام کو جانور فروخت کر رہے ہوتے ہیں کہ کھیرے کی قربانی بھی جائز ہے حالانکہ اس کی قربانی صرف ایک خاص صورت (یعنی مجبوری اور تنگ دستی) میں ہی جائز قرار دی گئی ہے اگر یہ صورت نہ ہو تو مسنہ کے علاوہ کوئی جانور بھی کفایت نہیں کرے گا۔

مسنہ (یعنی دوندا) ایسے جانور کو کہتے ہیں جس کے دودھ کے دانت گر چکے ہوں۔ امام نووی ؒ فرماتے ہیں کہ

((المسنة هی الثنية من كل شیء من الابل والبقر والغنم فما فوقها وهذا تصريح بأنه لا يجوز الجذع من غير الضان فی حال من الاحوال))

"مسنہ اونٹ گائے اور بکری وغیرہ میں سے دوندے کو کہتے ہیں اور یہ واضح ہے کہ بھیڑ کے علاوہ کسی حالت میں کھیرا قربان کرنا جائز نہیں۔" [شرح مسلم للنووی (١٣/٩٩)]

امام شوکانی ؒ رقمطراز ہیں کہ اہل علم فرماتے ہیں

((المسنة هی الثنية من كل شیء من الابل والبقر والغنم فما فوقها)) "دو دانتا یا اس سے بڑا جانور مسنہ ہے خواہ وہ اونٹ اونٹنی ہو خواہ گائے بیل ہو اور خواہ بھیڑ 'مینڈھا' بکری بکرا وغیرہ ہو۔"

[نیل الأوطار (٥/٢٠٢)]

نیز واضح رہے کہ اونٹوں میں دوندا عمر کے پانچویں سال میں ہوتا ہے گائے میں دوندا عمر کے تیسرے سال میں ہوتا ہے اور بکری میں دوندا عمر کے دوسرے سال میں ہوتا ہے۔ لہٰذا اونٹ گائے اور بکری میں دوندے سے کم عمر والے جانور کی قربانی جائز نہیں البتہ دنبے میں (کسی مجبوری کے وقت) دوندے سے کم عمر والے جانور کی قربانی بھی جائز ہے۔

خصی جانور کی قربانی

خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو بڑے بڑے موٹے تازے سینگ والے چتکبرے خصی مینڈھے خرید لاتے۔" شیخ البانی ؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔ [صحیح ابن ماجة (٢٥٣١)]

بھینس کی قربانی

شریعت نے ایسے جانور بطور قربانی ذبح کرنے کا حکم دیا ہے جن پر بهیمة الأنعام کا لفظ بولا جا سکتا ہو اور وہ جانور صرف اونٹ گائے بھیڑ اور بکری ہیں جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ہے اس لیے صرف انہی جانوروں کی قربانی کرنی چاہیے اور بھینس کی قربانی سے اجتناب ہی بہتر ہے اور اس لیے بھی کہ رسول اللہ ﷺ سے بھینس کی قربانی ثابت نہیں ہے۔

کن جانوروں کی قربانی جائز نہیں؟

(1) سیدنا براء بن عازب ؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "چار جانور قربانی میں جائز نہیں: واضح طور پر آنکھ کا کانا ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسا کمزور جس میں چربی نہ ہو۔"

[ابو داؤد (٢٨٠٢) كتاب الضحايا : باب ما يكره من الضحايا ' نسائی (٧/٢١٤)]

سیدنا علی ؓ سے مروی ہے کہ ﴿أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف العين والأذن﴾ "رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھیں۔"

[ابو داود (٢٧٠٤) كتاب الضحايا : باب ما يكره من الضحايا]

ان احادیث میں جو اوصاف بیان کیے گئے ہیں اگر کسی جانور میں وہ موجود ہوں تو اس کی قربانی ناجائز ہوگی۔

قربانی کرنے والا کن امور سے اجتناب کرے؟

جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ اس کی دلیل حسب ذیل ہے:

(1) سیدہ أم سلمہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((إذا رأيتم هلال ذی الحجة وأراد أحدكم أن يضحی فليمسك عن شعره وأظفاره)) "جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے رک جائے۔"

چھری چلانے سے پہلے دعا پڑھنا

چھری چلانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے مختلف دعائیں ثابت ہیں ان میں سے چند اہم مندرجہ ذیل ہیں:

(1) بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ: جیسا کہ سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ "نبی ﷺ نے سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی۔ انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا۔"

[بخاری (٥٥٦٥) كتاب الأضاحی]

(2) سیدنا جابر ؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور ذبح کرتے وقت یہ الفاظ کہے ((بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي))

"اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ (جانور) میری طرف سے اور اس کی طرف سے ہے جس نے میری امت میں سے قربانی نہیں کی۔"

[ابو داؤد (٢٨١٠) كتاب الضحايا ، باب فی الشاة يضحی بها عن جماعة ' ترمذی (١٥٢٠)]

(4) سنن ابی داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے روز دو مینڈھے قربان کیے اور جب ان دونوں کو قبلہ رخ کیا تو یہ کلمات کہے ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ)) پھر (انہیں) ذبح کر دیا۔

[ابو داؤد (٢٧٩٥) كتاب الضحايا]

ہر خون بہا دینے والی چیز سے ذبح کرنا جائز ہے

37

عالمہ اور دورہ حدیث پڑھانے والی خواتین ... چھوڑ سکتی ہیں

ہفت روزہ ... (2) 27 شعبان تا 5 رمضان 1424ھ

”27 رجب کو شب معراج قرار دینا درست نہیں“

شب معراج کے بارے کوئی صحیح روایت موجود نہیں، جس جانور کا گوشت حلال ہو اس کا گوبر بھی نجس نہیں

آن لائن فتویٰ میں الشیخ محمد یوسف طیبی کے لاہور اور الشیخ عبدالرحمٰن عابد کے کراچی میں جوابات

کراچی (نمائندہ خصوصی) ہفت روزہ غزوہ کے پروگرام آن لائن فتویٰ میں قارئین غزوہ کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے مفتی عبدالرحمٰن عابد نے کہا کہ 27 رجب کو شب معراج قرار دینا کسی مستند دلیل سے ثابت نہیں۔ مورخین کا معراج والے مہینے میں ہی بہت اختلاف ہے تو پھر تاریخ کیسے متعین ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ تاریخ اور رات امت محمدؐ سے چھپالی

بقیہ نمبر 47 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

غزوہ کے پروگرام ”آن لائن فتویٰ“ کی مقبولیت میں بے پناہ اضافہ

فیصل آباد میں بھی آغاز ہوگا

فیصل آباد (نیوز رپورٹ) ہفت روزہ غزوہ کے پروگرام

بقیہ نمبر 50 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

خدشہ نہ ہو تو بے حرمتی کا غیر مسلم کو دینی کتب دینا جائز ہے

ڈھیلی ڈھالی پتلون پہننا جائز ہے بشرطیکہ جسم کے اعضا نمایاں نہ ہو رہے ہوں

عورت قبرستان جا اور چٹیا بنا سکتی ہے، سود خور کے گھر سے کھانا کھانا جائز، بچنا بہتر ہے

زندگی کے اندر اثاثے تقسیم کرنے ہوں تو بیٹوں اور بیٹیوں میں برابر تقسیم کرنا ہوگا

حج و عمرہ کیلئے عورت کے ساتھ محرم ہونا لازمی، مولانا یوسف طیبی کا آن لائن فتویٰ

لاہور (نمائندہ غزوہ) ہفت روزہ غزوہ کے زیر اہتمام آن لائن فتویٰ میں قارئین غزوہ کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے الشیخ محمد یوسف طیبی نے گوجرانوالہ کے بابر کے سوال کے جواب میں کہا کہ کھلی ہر قسم کی پتلون جائز ہے جس سے جسم کی نمائش نہ ہو کیونکہ لباس کا مقصد تو جسم کو چھپانا ہے، اگر یہ مقصد حاصل نہ ہو تو وہ لباس فضول و ناجائز ہے، ایسی پتلون جس سے جسم کے اعضا نمایاں ہو رہے ہوں پہننا جائز نہیں۔ لاہور سے ایک خاتون کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عورت قبرستان جا سکتی ہے تاکہ آخرت یاد آئے یہ

بقیہ نمبر 7 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ آن لائن فتویٰ 47

ہے۔ اگر 27 رجب کو شب معراج چند منٹ کے لئے مان بھی لیں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی نبوت کی زندگی کے تقریباً 13 سال اس رات کو عبادت کے لئے مخصوص کیوں نہیں کیا۔ اگر یہ رات عبادت والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اسے ضرور مخصوص کرتے اور صحابہ بھی رات بھر عبادت کرتے لیکن دنیا کی تاریخ میں اس کا نشان نہیں ملتا۔ گلشن اقبال سے عبداللہ جمال کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ عبداللہ جمال کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اگر چالیس دن سے پہلے ختم ہو جاتا ہے تو عورت نماز پڑھے گی اور خاوند بھی اس سے مل سکتا ہے نفاس ختم ہونے کے بعد بھی چالیس دن انتظار کرنا خلاف شرح ہے۔ ہالہ سندھ سے ایک ایک قاری کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ فرض نماز کے دوران دروازے پر دستک شروع ہو جائے تو نماز نہیں توڑنی چاہئے۔ دروازے پر دستک دینے والے کو چاہئے کہ تین مرتبہ دستک پر جواب نہ ملے تو واپس چلا جائے ورنہ اس کا عمل خلاف شریعت ہو جائے گا۔ لانڈھی سے عبدالماجد کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میاں بیوی کو آپس کی جدائی سے بچانے کے لئے بولنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیاقت آباد سے ایک خاتون کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ شادی کے موقع پر دولہا کا پھولوں کا ہار پہننے کا ثبوت رسول اللہ ﷺ اور خیر القرون کے مسلمانوں سے نہیں ملتا۔ اس سے بچ جانا بہتر ہے۔ اس میں عیسائیوں کی مشابہت کا اندیشہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ ملیر سے ظفر اقبال شیریں جناح کالونی سے محمد شفقت ڈیفنس سے عبدالرحمٰن نیو سعید آباد سے کامران، نیو کراچی سے زبیر احمد محمود آباد سے نسرین اور دیگر نے بھی سوالات کئے۔

غزوہ فورم میں سوالات پوچھنے

والوں کی تعداد میں اضافہ اور ملک کے طول و عرض سے فون کرنے والوں کا رش رہا۔ علی پور چٹھہ سے انعام اللہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے شیخ یوسف طیبی نے کہا کہ یہ غیر شرکیہ تعویز بھی اگرچہ ناجائز ہے تاہم غیر شرکیہ تعویز کرنے والے امام کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔ کھیوڑا کے یونس کے جواب میں شیخ طیبی نے کہا کہ کسی شخص کو ”رب، رحمان“ کہہ کر نہیں بلا سکتے البتہ بصیر وغیرہ کہنا درست ہے اس لئے کہ بصیر کی صفت انسان میں پائی جاتی ہے۔ ساہیوال سے سیال احمد کے جواب میں کہا بیمہ پالیسی جوئے اور سود پر مبنی ہے۔ لاہور کے حماد ملک کے جواب میں بتایا کہ بنیادی طور پر سیاہ کپڑے پہننے میں کوئی قباحت نہیں البتہ کسی بدعتی یا شرک کی مشابہت ہو تو پرہیز کرنا چاہئے۔ لاہور سے محمد حفیظ کے سوال کے جواب میں کہا کہ دوران حمل طلاق کی دلیل سورۃ طلاق کی آیت نمبر 4 اور 6 ہے۔ شیخوپورہ سے ریحان کے جواب میں کہا کہ ایک وقت میں ایک اذان کا جواب دینا کافی ہے۔ رحیم یار خان سے ندیم کے جواب میں کہا کہ ممانی اگر غیر محرم ہو تو وہ پردہ کرے۔ میانوالی سے رفیع اللہ کے جواب میں کہا کہ والدین بے دین

رشتہ کرنا چاہیں اور دوسری طرف لڑکی دیندار ہو تو والدین کی بات نہیں مانی جائے گی کیونکہ قرآن میں ہے کہ مشرک کا نکاح غیر مشرک سے نہیں ہوتا۔ لاہور کے سائل طفیل کے جواب میں کہا کہ مروجہ طریقہ تعزیت اور فاتحہ خوانی کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔

6 تا 9 شعبان ۱۴۲۴ھ
3 تا 9 اکتوبر ۲۰۰۳ء
جلد ۲ شمارہ ۳۴

بقیہ مسجد الحرام توسیع 12

میونسپل اور دیہی ترقی کے وزیر شہزادہ معتب نے بتایا کہ منصوبے کے تحت پیدل چلنے والوں کیلئے زیرزمین سرنگیں بھی تعمیر کی جائیں گی۔ منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مکہ مکرمہ کے شامیہ اور شوباکیہ کے علاقوں میں ایک ہزار سے زائد عمارتوں کو گرایا جائے گا اور سعودی حکومت نے توسیع کے عمل سے متاثر ہونے والے لوگوں کو معاوضے کے طور پر چھ ارب سعودی ریال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ منصوبے کو بروقت تکمیل تک پہنچانے کیلئے تمام متعلقہ عمارتوں کو دو ماہ کے عرصے میں گرایا جائے گا۔ یاد رہے کہ سعودی عرب کے بانی شاہ عبدالعزیز کے دور میں 1925ء میں پہلی بار مسجد الحرام کی توسیع کی گئی تھی جبکہ شاہ فہد نے 1989ء میں بڑے پیمانے پر مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کی توسیع کا حکم دیا تھا۔ سعودی عرب کی شوریٰ کونسل نے گزشتہ روز حجاج کرام اور عمرہ زائرین کی سہولت کیلئے مسجد الحرام کے نئے توسیع منصوبے کیلئے اضافی بجٹ مختص کرنے کی منظوری دی تھی۔

مکہ مکرمہ: شاہ عبداللہ نے مسجد الحرام کی سب سے بڑی توسیع کا حکم دے دیا

5 لاکھ افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش پیدا ہوگی، حرم کے قریب ایک ہزار عمارتیں گرائی جائیں گی، 6 ارب ریال معاوضہ ادا کیا جائے گا

پیدل چلنے والوں کے لئے زیرزمین سرنگیں بنیں گی، عمارتیں 2 ماہ میں گرا کر ملبہ اٹھایا جائے گا، 1989ء کے بعد توسیع کی جارہی ہے

مکہ مکرمہ (نیوز رپورٹ) خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے مسجد الحرام کی توسیع کا حکم دیدیا ہے۔ سعودی ذرائع ابلاغ کے مطابق مکہ کے میئر اسامہ البر نے بتایا کہ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے احکامات پر مسجد الحرام کی توسیع کے نتیجے میں مزید پانچ لاکھ زائرین کیلئے گنجائش پیدا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مسجد الحرام کو توسیع دینے کا یہ ایک بڑا منصوبہ ہے جس کے نتیجہ میں مسجد کے شمالی اور شمال مغربی حصوں میں نماز پڑھنے کیلئے مزید گنجائش پیدا ہوگی۔ دریں اثناء سعودی عرب کے

بقیہ نمبر 12 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ غزوہ (4) 8 تا 14 محرم الحرام 1429ھ

بقیہ سود حرام 35

بھی حرام ہے۔ مفتی عبدالرحمٰن نے کہا کہ تمباکو بھی حرام ہے مگر بعض دین دار لوگ بھی اپنی دکانوں پر سگریٹ فروخت کر کے حرام کما رہے ہیں ویڈیو فلموں کا کاروبار بھی حرام ہے انہوں نے کہا کہ مسلمان سازشوں سے بچیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی کمپنیاں دھوکے اور فراڈ کے ذریعے سادہ لوگوں کو سود اور جوئے میں ملوث کر رہی ہیں۔

بینکنگ نظام تمباکو اور ویڈیو کی خرید و فروخت حرام ہے، عبدالرحمٰن عابد

بینکوں میں اکاؤنٹ کھلوانا اور وہاں ملازمت کرنا بھی حرام ہے، مسلمان حلال و حرام کی تمیز کھو بیٹھے

تمباکو حرام ہے مگر دیندار لوگ بھی اپنی دکانوں پر تمباکو فروخت کر کے حرام کما رہے ہیں

مرکز یرموک چوکی (رپورٹنگ ٹیم) جامعہ الدراسات الاسلامیہ کراچی کے مدیر مفتی عبدالرحمٰن عابد نے اپنے خطاب میں معاشرے میں پھیلی ہوئی سود کی مختلف شکلوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آج مسلمان دنیا کی محبت میں حرام و حلال کی تمیز کھو چکے ہیں انہوں نے بینکنگ کا سارا نظام اکاؤنٹ کھلوانے اور وہاں نوکری کرنے کو حرام قرار دیا اور کہا کہ نبی ﷺ کی حدیث کے مطابق سود لینے والا، دینے والا، لکھنے والا اور گواہی دینے والا وہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ اسی طرح جن چیزوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے ان کی تجارت

بقیہ نمبر 34 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں



ڈنمارک میں نو تعمیر شدہ خوبصورت جامع مسجد اور اس کے ملحقہ وسیع و عریض مدرسہ جو یہاں اسلام کے احیاء کا مرکز بن رہا ہے

DEC ' 97 / JAN

30
TUESDAY

17 تا 23 رجب 1425
4 تا 10 ستمبر 2004
جلد ۳ شمارہ 33

احکام و مسائل

قرآن وسنت کی روشنی میں

فیصلہ: شیخ مبشر احمد ربانی

داڑھی تراشنے کے حق میں ایک روایت کا جائزہ

بعض لوگ داڑھی تراشنے اور اسے کانٹ چھانٹ کرنے کے متعلق ترمذی شریف کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں

''عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی کو عرض و طول سے کاٹتے تھے۔'' (ترمذی، مشکوۃ)

اگر یہ روایت درست ہوتی تو فی الجملہ داڑھی ترشوانے اور کانٹ چھانٹ کرنے پر استدلال صحیح ہوتا ہے لیکن یہ روایت انتہائی کمزور بلکہ من گھڑت ہے۔ اس کی سند میں عمر بن ہارون نامی راوی ہے جس کے بارے میں حافظ الحدیث امام ذہبی فرماتے ہیں کہ امام عبدالرحمٰن بن مہدی، امام احمد بن حنبل اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ وہ متروک ہے، امام یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ کذاب خبیث ہے اور امام صالح جزرہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ امام علی بن مدینی اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ ضعیف جداً یعنی بے حد ضعیف ہے۔ ابوعلی الحافظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ساجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں ضعف ہے۔ امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ من کر حدیثیں بیان کرتا ہے اور محض ہیچ ہے۔ امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے۔ (تہذیب التہذیب 4/316، 317) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے بعد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ عمر و بن ہارون کہ یہ روایت بالکل بے اصل ہے۔ (ترمذی، تہذیب التہذیب) علامہ البانی اس کو موضوع یعنی من گھڑت کہتے ہیں۔ حیرت کی بات ہے اس بے اصل، من گھڑت اور بے بنیاد روایت سے نہ صرف استدلال کیا جاتا ہے بلکہ اسے صحیح احادیث کے معارضہ میں پیش کیا جاتا ہے اور ایک ایسے نظریہ کو ثابت کیا جاتا ہے جس کا خیر القرون میں سرے سے وجود ہی نہیں ہے بعض لوگ اس بے بنیاد روایت کو دلیل بنا کر داڑھی کا حلیہ اس طرح بگاڑ دیتے ہیں کہ کچھ داڑھی اوپر والے حصے سے مونڈ دی اور کچھ نیچے والے حصے سے اور چہرے پر ایک چھوٹی سی پٹی کی صورت میں چند بال رکھ لئے جو کھلم کھلا شریعت سے مذاق اور شیطان کی پیروی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ سے بغاوت اور اظہار بیزاری ہے افسوس تو اس بات کا ہے کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے اور اپنے آپ کو سکالر اور ایجوکیٹڈ سمجھنے والے لوگ اس سنت متواترہ کا نہ صرف مذاق اڑاتے ہیں بلکہ اسے سنت نبوی سے بھی خارج گردانتے ہیں۔

ایک مسلم کے لئے اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان (جو کہ مبنی بر وحی ہوتا ہے) سے بڑھ کر کسی اور چیز کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ آپ ﷺ کی احادیث صحیحہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور اس کی کانٹ چھانٹ نہ کی جائے جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ کی تشریح اوپر گزر چکی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جائز خضاب

ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

''آپ ﷺ انصار کے بوڑھے افراد جن کی داڑھیاں سفید تھیں، کے پاس آئے تو فرمایا، اے انصار کی جماعت (داڑھیاں) سرخ کرو اور زرد کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔'' (مسند احمد)

(1) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری 10/354 میں اور علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری 22/50 میں اس کی سند کو حسن قرار دیا۔

(2) ''ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک جس چیز کے ذریعے تم اپنی سفیدی کو بدلتے ہوئے ان میں سب سے اچھی مہندی اور کتم ہے۔'' (مسند احمد، نسائی، ابوداؤد)

(3) ''ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس نے مہندی کا خضاب لگایا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا یہ کس قدر اچھا ہے پھر ایک اور آدمی گزرا جس نے مہندی اور کتم ملا کر لگایا ہوا تھا فرمایا یہ اس سے بھی اچھا ہے، پھر ایک آدمی اور گزرا جس نے زرد خضاب لگایا تھا آپ نے فرمایا یہ ان سب سے اچھا ہے۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ)

مذکورہ بالا روایات میں بعض میں مطلقاً خضاب لگانے کا حکم ہے لیکن رنگ کی قید نہیں اور بعض روایات میں رنگ کا ذکر موجود ہے تو اصول شرعیہ کی رو سے مطلق کو مقید پر محمول کیا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ظہار کے کفارہ میں گردن آزاد کرنے کا ذکر فرمایا۔

''جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کر لیں پھر اپنے قول کی طرف رجوع کریں تو ایک گردن آزاد کریں۔'' (مجادلہ 2)

اس آیت میں مطلق گردن کے آزاد کرنے کا ذکر ہے لیکن یہ ذکر نہیں کہ غلام مومن ہو یا کافر۔ اسی طرح قسم کے کفارہ میں بھی (فتحریر رقبہ) فرمایا (المائدہ 89)

لیکن قتل خطا کے کفارہ میں فرمایا

''من قتل مومنا خطا فتحریر رقبة مومنة'' (النساء 92)

یہاں مومن غلام آزاد کرنے کا فرمایا تو پہلے دو کفاروں میں بھی مومن غلام ہی مراد ہوگا کیونکہ وہ مطلق ہیں۔ یہ آیت مقید ہے اور مطلق کو مقید پر محمول کیا جاتا ہے۔ اس طرح جن احادیث میں صرف رنگنے کا ذکر ہے ان کو ان احادیث پر منطبق کیا جائے گا جن میں جائز رنگوں کا طرز عمل ہے۔

جنابت والے کپڑوں میں نماز

س: کیا مرد جس کپڑے میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے، اس کپڑے میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے یا یہ کہ حالت جنابت میں پہننے کی وجہ سے وہ ناپاک ہو جاتے ہیں۔ قرآن و سنت کی رو سے واضح کریں۔ (محمد اصغر، مریدکے)

ج: قرآن وسنت کی رو سے جس مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ جس کپڑے میں صحبت کی ہے اگر اس میں پلیدی نہیں لگی تو اس کپڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو تری کی صورت میں دھو ڈالے۔ دھونے کے بعد اگر کپڑے میں نشان دکھائی دے تو کوئی حرج نہیں اگر منی خشک ہو تو اس کا کھرچ دینا ہی کافی ہے۔

(1) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ''میں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جو نبی ﷺ کی بیوی تھیں، سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ جس کپڑے میں مجامعت کرتے تھے اسی میں نماز پڑھ لیتے تھے؟ تو انہوں نے کہا ہاں جب اس میں گندگی نہ دیکھتے۔'' (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(2) ''عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تو پھر آپ ﷺ اسی میں نماز پڑھتے۔'' (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

(3) ''عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کپڑے کو جس قدر منی لگ جاتی اس قدر اسے دھو ڈالتے پھر آپ ﷺ نماز کو نکلتے اور میں آپ ﷺ کے کپڑے میں دھونے کے نشان دیکھتی۔'' (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

ان ہر سہ احادیث سے معلوم ہوا کہ انسان جس کپڑے میں اپنی بیوی سے مجامعت کرے وہی کپڑے پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے اگر اس میں منی وغیرہ لگی ہو تو اس کو دھو ڈالے یا کھرچ ڈالے۔ حالت جنابت میں لباس پہننے سے کپڑے پلید نہیں ہوتے۔

کیا تحیۃ المسجد ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے؟

س: ہمارے درمیان آج کل یہ مسئلہ کافی اختلافی شکل اختیار کر گیا ہے کہ تحیۃ المسجد پڑھنا لازمی ہے یا کہ نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اوقات نہی میں انہیں ادا نہ کیا جائے جیسا کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت۔ بعض کہتے ہیں کہ اسے ہر وقت پڑھ سکتے ہیں۔ آپ قرآن وسنت کی رو سے ہماری صحیح رہنمائی فرمائیں۔ (محمد اسلم، کھیوڑہ)

ج: اس مسئلہ میں ہمارے نزدیک صحیح ترین بات یہ ہے کہ تحیۃ المسجد کسی وقت بھی ادا کر سکتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا حکم عام ہے جیسا کہ سیدنا ابوقتادہ السلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے قبل دو رکعتیں ادا کرے۔'' (موطا، بخاری، مسلم)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ ''میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے میں بھی جا کر بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھے بیٹھنے سے قبل دو رکعتیں پڑھنے میں کیا چیز مانع ہوئی؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص داخل ہو تو اتنی دیر تک نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعتیں ادا کر لے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان دو رکعتوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ جب دو رکعتیں پڑھے بغیر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی پھر عام حکم دیا کہ مسجد میں داخل ہونے والا شخص دو رکعتوں کی ادائیگی کے بغیر نہ بیٹھے۔

ان دو رکعتوں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جمعہ والے دن دوران خطبہ کسی شخص کو بولنے کی اجازت نہیں جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جب تم نے جمعہ والے دن امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہا چپ ہو جاؤ تو تم نے بیکار

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 1

دعائے صحت کی اپیل

غزوہ کے معروف کالم نگار اور عالم باعمل مولانا مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ کی والدہ گزشتہ دو ہفتہ سے شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کا آپریشن بھی ہونے والا ہے قارئین سے درخواست ہے کہ ان کی جلد از جلد مکمل صحت یابی کی دعا کریں۔ (ادارہ)

رسول اللہ ﷺ کے خلاف بنائی گئی فلم کا عملہ مسلمان ہو گیا

''محمد'' نامی فلم کو زبردست مقبولیت ملی مگر فلم دیکھنے والوں کو اسلام اور نبی آخرالزماں کی سیرت کا مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہو گیا اور لوگ مسلمان ہونے لگے

فلم میں کام کرنے والے اداکار اور اداکارائیں تکمیل کے دوران ہی مسلمان ہو گئے، اسلام قبول کرنے کی وجہ فلم میں کیا گیا جھوٹا پراپیگنڈہ تھا

ہالی ووڈ (نیٹ نیوز) کئی برسوں سے ہم ایک امریکی فلم کے متعلق سن رہے تھے کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی پر ایک فلم بنا رہے ہیں لیکن ہوا کیا؟ ایک ایسا معجزہ ظہور پذیر ہو گیا جس نے ثابت کر دیا کہ عزت صرف اسلام میں ہے اسی مناسبت سے ہم قارئین کو بھی یہ خوشخبری بالتفصیل سنانا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ امریکی فلم ''محمد'' میں کام کرنے والے سب اداکار و اداکارائیں اسلام لے آئے ہیں اگرچہ فلم کا بنیادی مقصد رسول اللہ ﷺ کی زندگی پر کیچڑ اچھالنا اور اسلام اور اہل

بقیہ نمبر 24 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ غزوہ (3) 24 جمادی الاولیٰ تا کیم جمادی الثانی 1424ھ

2
FRIDAY

DECEMBER

S S M T W T F S S M T W
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10

27
SATURDAY

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے علی
رات کو سوتے وقت پانچ کام کر کے سویا کرو۔
(۱) چار ہزار دینار خدا کی راہ میں صدقہ کر کے سویا کرو۔
(۲) جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو۔
(۳) دو لڑنے والوں میں صلح کرا کے سویا کرو۔
(۴) ایک حج یا عمرہ کر کے سویا کرو۔
(۵) ایک قرآن پڑھ کر سویا کرو۔ آپ نے فرمایا۔ یہ کام تو
بہت مشکل ہیں۔ حضور ؐ نے فرمایا کہ
(۱) چار مرتبہ الحمد للہ شریف پڑھنے سے چار ہزار دینار کے صدقہ کا اجر
ملتا ہے۔ (۲) تین مرتبہ درود شریف پڑھنے سے جنت کی قیمت ادا
ہو جاتی ہے۔ (۳) دس بار استغفار پڑھنے سے دو لڑنے والوں
میں صلح کا اجر ملتا ہے۔ (۴) چار بار کلمہ سوم

28
SUNDAY

پڑھنے سے ایک حج یا عمرہ کا اجر ملتا ہے۔ (۵) تین
بار قل ھو اللہ احد پڑھنے سے ایک قرآن شریف کا اجر ملتا ہے۔
اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب تو میں یہ کام روزانہ کر کے سویا
کروں گا۔

APPOINTMENTS

24 اداکار مسلمان ہو گئے

اسلام کا چہرہ مسخ کر کے پیش کرنا تھا۔ یہ فلم تین سال میں مکمل ہوئی اور اس فلم کی پروڈیوسر اور ناشر ایک برطانوی کمپنی تھی۔ پہلی بار جب یہ فلم امریکی سینماؤں میں پیش کی گئی تو اسے لوگوں کی طرف سے بہت زیادہ رسپانس ملا اور بہت زیادہ مقبول ہوئی۔ اس کو دیکھنے کے لئے بلاتمیز رنگ و نسل اور مذہب کے ناظرین نے دیکھا اگرچہ اس فلم کا اول تا آخر مقصد اسلام کا چہرہ مسخ کرنا تھا اور اسلام کا تعلق 11 ستمبر کے کارنامے سے جوڑنا تھا لیکن اس کے لئے سیرت طیبہ کا مطالعہ تحقیق کی ضرورت پڑی۔ خصوصاً رسول اللہ ﷺ کی غزوات کی خوب چھان پھٹک کرنی پڑی۔ کیونکہ 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد نیویارک کی اور واشنگٹن کے علاوہ پورے یورپ میں اسلام قبول کرنے والوں کی لہر پڑی جس کو دیکھ کر امریکی سینٹ پریشان ہو گیا۔ اس فلم کی مقبولیت میں اضافہ کرنے کے لئے برطانوی کمپنی نے میڈیا کا سہارا لیا اخبارات و رسائل میں اس فلم پر ایڈیشن اور فیچر نکالے گئے لیکن اس تشہیری مہم کا نتیجہ حیران کن نکلا کہ سب مرد و زن اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے حالات و واقعات کے مطالعے میں مصروف ہو گئے لیکن کتابوں میں انہیں کوئی دلیل نہ ملی جس سے اسلام کے متعلق کے نظریات و افکار کو مہمیز ملتی بلکہ اس کے برعکس رسول اللہ ﷺ اور آپ کے جان نثار صحابہ اخلاق عالیہ، تواضع، رحم دلی، جود و سخا اور شرم و حیا کے متعلق پڑھ کر وہ لوگ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور فلم کی تکمیل کے دو سال کے اندر اندر پورا فلمی سیٹ مسلمان ہو گیا۔

29
MONDAY



DECEMBER

S S M T W T F 1 2 3 4 5 | S S M T W T F 6 7 8 9 10 11 12 | S S M T W T F 13 14 15 16 17 18 19 | S S M T W T F 20 21 22 23 24 25 26 | S S M T W T F 27 28 29 30 31

23
TUESDAY

۴ - ۷ - ۲۰۰۶
۹ - ۶ - ۱۴۲۷
جلد ۵ شمارہ ۲۸

س: التحیات پڑھنے کے بعد **احسن الکلام کلام اللہ و احسن الھدیٰ ھدی محمد** ﷺ پڑھنے کا حکم ہے کیا یہ روایت صحیح ہے؟ (ابوعبدالرحمٰن شرافت سلفی، جڑانوالہ)

ج: جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ "بے شک رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں تشہد کے بعد **احسن الکلام کلام اللہ و احسن الھدیٰ ھدی محمد** ﷺ کہا کرتے تھے" یہ حدیث سنن النسائی باب نوع آخر من الذکر بعد التشہد **1311** میں موجود ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ اس کے پہلے راوی عمرو بن علی الفلاس ثقہ و حافظ ہیں، دوسرے راوی یحیٰی بن سعید القطان ثقہ وثبت اور امام الجرح والتعدیل ہیں، تیسرے راوی امام جعفر صادق فقیہ و امام ہیں، چوتھے راوی امام محمد باقر اور پانچویں راوی جابر بن عبداللہ صحابی ہیں اور یہ تمام رواۃ صحیح کے ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ کی تبویب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک یہ الفاظ نماز میں تشہد کے بعد کہنے مستحب ہیں لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں صلاۃ سے مراد دعا وثناء اور تشہد سے مراد خطبہ حاجہ ہے اور یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے مختصر کر کے بیان کی گئی ہے اور مفصل حدیث صحیح مسلم، مسند احمد، ابن خزیمہ وغیرہا کتب احادیث میں موجود ہے اور یہی بات شیخ محمد الاتیوبی نے شرح سنن النسائی **15/ 264,262** میں رقم کی ہے یاد رہے تشہد کے بعد دعا کے لئے مختلف الفاظ اور صیغے کتب احادیث میں وارد ہوئے ہیں اور نمازی کو اختیار ہے جن بھی الفاظ کے ساتھ چاہے دعا کر لے، خواہ وہ الفاظ ماثورہ ہوں یا نہ ہوں، اپنی دنیوی اور اخروی حاجات کے بارے میں دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسی دعا نہ ہو جو گناہ یا قطع رحمی پر مبنی ہو۔ صحیح البخاری وغیرہا میں رسول مکرم ﷺ کا فرمان ہے "جو دعا چاہے اختیار کر لے" مسند احمد میں ہے پھر تشہد کے بعد جو دعا چاہے مانگ لے۔ امام مالک اور شافعی اس بات کی طرف گئے ہیں۔ دین و دنیا کے امور میں سے متعلق دعا کرنا جائز ہے جو لوگوں کے کلام کے مشابہ ہو، جب تک اس میں گناہ کی بات نہ ہو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے "اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات کے بارے سوال کرو حتی کہ اپنے جوتوں کے لئے تسمے اور ہنڈیوں کے لئے نمک بھی اسی سے مانگو" امام احمد اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں صرف ادعیہ ماثورہ یا قرآن کے موافق یا الفاظ ماثورہ کے مشابہ کلمات سے دعا مانگے لیکن اس قید اور پابندی کی کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ بلکہ کسی صحابی کے قول میں کوئی نص اور دلیل موجود نہیں ہے اس لئے یہ بات قابل التفات نہیں ہے ملاحظہ ہو مرعاۃ المفاتیح **3/ 312,311** لہٰذا مذکورہ بالا الفاظ کا تشہد میں پڑھنا بالکل صحیح ہے اور امام نسائی و امام جزری کا رجحان درست ہے۔

س: کیا آدمی مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر بیٹھ سکتا ہے؟ (ابوعبدالرحمٰن شرافت علی سلفی **233** گ ب جڑانوالہ فیصل آباد)

ج: مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا جائز ہے اسے تشبیک کہتے ہیں۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح البخاری کتاب الصلوۃ میں باب **88** تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ قائم کیا ہے یعنی مسجد وغیرہ میں انگلیوں میں تشبیک کا بیان، پھر مختلف احادیث ذکر کی ہیں بعض مطلق اور بعض مسجد کے ساتھ مقید، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "مومن مومن کے لئے دیوار کی مانند ہے اس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ نے (سمجھاتے ہوئے) اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا (صحیح البخاری **481**)

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں پچھلے پہر کی نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی، ابن سیرین کہتے ہیں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ اس نماز کا نام لیا لیکن میں نام بھول گیا ہوں۔ ابوہریرۃ بیان کرتے ہیں ہمیں نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا پھر اس لکڑی کی طرف کھڑے ہوگئے جو مسجد میں گاڑی گئی تھی آپ نے اس پر سہارا لیا یوں لگتا تھا جیسے آپ غصے میں ہیں۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا (صحیح البخاری **382**) حافظ ابن حجر فرماتے ہیں امام بخاری نے اس باب میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ والی حدیث ذکر کی ہے جو مطلق طور پر تشبیک کے جواز پر دلالت کرتی ہے اور ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مسجد میں تشبیک کے جواز پر دلالت کرتی ہے جب مسجد میں تشبیک جائز ہے تو غیر مسجد میں بالاولی جائز ہے۔ (فتح الباری **1/ 566**) اس کے برعکس سنن ابی داؤد **562** شرح السنۃ **475** وغیرہما میں روایت ہے کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ نے ابوثمامہ الحناط کو مسجد جاتے ہوئے پایا، ابوثمامہ کہتے ہیں میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کئے ہوئے تھا تو انہوں نے مجھے اس سے منع کیا اور کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کا ارادہ کرتے ہوئے نکلے تو اپنے ہاتھوں میں تشبیک نہ کرے اس لئے کہ وہ نماز میں ہے۔

اس روایت کی سند میں ابوثمامہ الحناط مجہول الحال ہیں۔ البتہ اس کے شواہد صحیحہ موجود ہیں، ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد آئے وہ واپس آنے تک نماز میں ہے وہ اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں نہ ڈالے" (صحیح ابن خزیمہ **439**، المستدرک **1/ 206**)

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے کہا "جب تم وضو کرو پھر مسجد میں داخل ہو جاؤ تو اپنی انگلیوں میں ہرگز تشبیک نہ کرو" (صحیح ابن خزیمہ **440** المستدرک **1/ 206,208**)

امام ابن خزیمہ نے اس حدیث پر یوں باب باندھا ہے "نماز کی طرف نکلتے ہوئے انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالنے کی ممانعت کا بیان"

ان احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ جس حدیث میں نہی وارد ہوئی ہے یہ نہی تنزیہی ہے کیونکہ اوپر ذکر کردہ صحیح بخاری کی حدیث میں جواز موجود ہے۔ امام ابن المنیر فرماتے ہیں "تحقیق یہ ہے کہ ان احادیث میں تعارض نہیں ہے۔ جس تشبیک سے منع کیا گیا ہے وہ عبث اور کھیل کود میں مشغول ہونے کی صورت پر محمول ہے اور جو بخاری کی حدیث میں تشبیک وارد ہوئی ہے اس سے مقصود تمثیل ہے اور معنی و مفہوم کو عملی صورت میں سمجھانے کے لئے ہے۔" (المتواری علی تراجم الابواب البخاری ص **90**)

مساجد وغیرہ میں کسی مسئلہ کی تمثیل یا صحیح مقصد کے لئے تشبیک جائز ہے، فضول اور عبث کام میں لگے رہنا اور انگلیوں سے کھیلتے رہنا یہ منع ہے۔

س: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے قنوت وتر قبل الرکوع والی روایت صحیح ہے یا کہ اسے ہم شاذ کہہ سکتے ہیں (شرافت علی سلفی، جڑانوالہ)

ج: سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے قنوت وتر قبل از رکوع والی حدیث بالکل صحیح ہے یہ حدیث کتاب التوحید للحافظ ابی عبداللہ محمد بن اسحاق المعروف ابن مندہ **2/ 191** رقم **343** اور ارواء الغلیل **2/ 168** میں موجود ہے۔

س: کیا رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے وتر میں قنوت نازلہ پڑھنا ثابت ہے؟ (شرافت علی سلفی جڑانوالہ)

ج: رمضان المبارک میں جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو امام مقرر فرمایا تو وہ وتر میں رکوع کے بعد قنوت کرے اور اس میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے۔ (صحیح ابن خزیمہ **1100**، **2\155,106** بیہقی **2/ 493**) اس روایت کی سند صحیح ہے لہٰذا وتر میں قنوت نازلہ کی جاسکتی ہے اور وہ بھی رکوع کے بعد کھڑے ہو کر قنوت پڑھ کر تکبیر کہیں اور سجدے میں چلے جائیں۔

س: جس امام کے بارے میں علم ہو کہ وہ شرک و بدعات میں مبتلا ہے تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں اور اگر نماز نہیں ہوتی تو آدمی اکیلے نماز پڑھ سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج: جو شخص صریح کفر و شرک میں مبتلا ہو جب تک وہ اپنے کفر و شرک سے توبہ نہیں کرتا اسے امام بنانا درست نہیں ہے شرک کرنے والے شخص کے اعمال صالحہ بھی برباد ہو جاتے ہیں اور اگر شرک پر مر جاتا ہے تو اس کے لئے بخشش کی دعا مانگنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے راقم کی کتاب "کلمہ گو مشرک" ملاحظہ ہو لہٰذا مشرک و کافر امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کی بجائے اکیلے پڑھ لیں کہیں **27** درجے کا ثواب حاصل کرتے ہوئے ایک درجہ کا ثواب بھی ضائع نہ کر بیٹھیں۔

س: جس شخص نے بالشت برابر بھی جماعت المسلمین کی مخالفت کی تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا (رواۃ الحاکم) کیا یہ روایت صحیح ہے۔ (سائل مذکور)

ج: یہ روایت مستدرک حاکم **410** میں موجود ہے اور صحیح ہے اور اس کا مطلب جماعت المسلمین رجسٹرڈ کی مخالفت نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کی جماعت اور ان کا اکٹھ مراد ہے۔ امام حاکم نے اجماع کی حجیت پر اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور امام سے مراد مسلمانوں کا خلیفہ ہے۔ اسحاق بن ابراہیم بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل سے سوال کیا گیا کہ نبی ﷺ کی حدیث "جو شخص مر گیا اور اس کا کوئی امام نہ تھا وہ جاہلیت کی موت مرا" اس کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے کہا "تم جانتے ہو امام کون ہے؟ امام وہ ہے جس پر تمام مسلمان جمع ہو جائیں ہر آدمی کہے یہ امام ہے۔ (کتاب السنۃ للخلال ص **81**) کے الفاظ وارد ہوئے ہیں جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ لفظ جماعۃ المسلمین بطور علم نہیں ہے بلکہ اس کا معنی مسلمانوں کی جماعت، لوگوں کی جماعت اور ان کا اکٹھ و اتفاق ہے۔ کئی لوگ احادیث میں لفظ جماعۃ المسلمین دیکھ کر اس سے مسعودی فرقے والی جماعۃ المسلمین مراد لیتے ہیں حالانکہ کسی بھی حدیث میں اس جماعت المسلمین رجسٹرڈ کا ذکر تک نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے اور کتاب و سنت کے ساتھ تمسک نصیب فرمائے۔ آمین۔

24
WEDNESDAY

جعلی ڈگری سے کمائی حرام، سعودی مفتی اعظم

ریاض (نیوز رپورٹ) سعودی عرب کے مفتی اعلیٰ شیخ عبدالعزیز عبداللہ آل شیخ نے کہا ہے کہ جعلی ڈگری حاصل کرنا بددیانتی اور اس کے ذریعے روزی کمانا حرام ہے۔ مفتی اعلیٰ سعودی عرب اور سربراہ علماء بورڈ کے سربراہ شیخ عبدالعزیز بن

(باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 59)

بقیہ | جعلی ڈگری | 59

عبداللہ آل شیخ نے کہا ہے کہ جعلی ڈگریاں حاصل کرنا امانت میں خیانت اور ان کے ذریعے حاصل شدہ مال حرام ہے۔

سلسلہ نمبر ۲۱ جمعہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۰ ۲۴ اپریل ۲۰۰۹

26
FRIDAY

DECEMBER

S S M T W T F S S
1 2 3 4 5 6 7

MULTAN
نوائے وقت ملتان
منگل 28 شعبان المعظم 1428ھ 11 ستمبر 2007ء 27 بھادوں 2064 ب

غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ

حافظ حبیب الرحمن بالاکوٹی

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جب بھی کسی بد بخت شاتم رسول نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر ضرب لگائی تو عشاق مصطفیٰ نے اُن کی سرکوبی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا اور اپنی عزیز ترین جان ناموس رسالت پر نچھاور کر کے شہادت کا اعلیٰ وارفع مقام پایا۔

چنانچہ جب ایک ہندو نے کتاب ''ہسٹری آف اسلام'' لکھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو غازی عبدالقیوم نے اسے کراچی کی عدالت میں جہنم واصل کیا۔ اسی طرح ہندوستان کے قصبہ ''پلول'' ضلع ''گوڑگانواں'' کے ایک ہندو ڈاکٹر ''رام گوپال'' نے اپنے گدھے کا نام محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر رکھا تو اسے مرید حسین نے پیوند خاک کیا۔

اسی طرح جب ایک ہندو مصنف نے ''رنگیلا رسول'' کے نام سے ایک کتاب شائع کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے تو غازی علم الدین نے اسے فنا فی النار کیا۔

غازی علم الدین 3 دسمبر 1908ء میں محلہ سرو شان اندرونی رنگ محل لاہور میں ایک بڑھئی شیخ طالع مند کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم تکیہ سادھواں کی مسجد اور بازار نوہریاں کے مکتب سے حاصل کی۔ اسی دوران دیال سنگھ کالج کے ایک پروفیسر نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''رنگیلا رسول'' تھا۔ (نعوذ باللہ) اس کتاب کو راجپال نامی ایک ہندو نے چھاپا جس کی دوکان نئی انارکلی میں تھی، کتاب شائع ہوتے ہی پورے ملک میں کہرام مچ گیا، اور مسلمانان ہند میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ مسلمانوں کے مطالبے پر راجپال کو گرفتار کر کے سیشن جج نے چھ ماہ کی سزا سنائی لیکن ہائیکورٹ کا جج سکھ تھا اس نے اسے بری کر دیا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے جذبات اور زیادہ مشتعل ہو گئے۔ جگہ جگہ حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کی قیادت میں جلسے جلوس ہونے لگے۔ شاہ جی رحمہ اللہ کی تقریروں نے مسلمانوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ ایک تقریر میں عطا اللہ شاہ بخاری نے مسلمانوں کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا: ''مسلمانو! یا توہین سننے والے کان نہ رہیں یا لکھنے والا ہاتھ نہ رہے یا بکنے والی زبان نہ رہے'' اس تقریر سے مسلمانوں میں ہلچل مچ گئی اور لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ اسی دن عطا اللہ شاہ بخاری اور دوسرے علماء کو گرفتار کر لیا گیا۔ دوسرے ہی دن 6 اپریل 1929ء بروز ہفتہ ایک بڑھئی کے بیٹے علم الدین نے ایک چھری خریدی اور سیدھے انارکلی میں موجود راجپال کے گھر کی طرف رخ کیا۔ گھر پہنچتے ہی اس نے راجپال پر اندھا دھند وار کر کے اسے جہنم رسید کر دیا۔ راجپال کے قتل کی خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ علم الدین کو گرفتار کر کے سیشن کورٹ لاہور میں مقدمہ درج کر دیا گیا۔ دوسری طرف مقدمہ کی پیروی کے لئے مسلمان وکلاء پر مشتمل غازی ڈیفنس کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے سربراہ شاعر مشرق علامہ اقبال تھے۔ علم الدین کی وکالت محمد علی جناح نے کی جو بعد میں قائداعظم بنے۔ 22 مئی 1929ء کو سیشن جج لاہور ''کے ایل ٹیپ'' نے سزائے موت کا فیصلہ سنایا کیونکہ علم الدین نے قتل کا اقرار کر لیا تھا۔ مسلمانوں نے اس فیصلے کے خلاف پنجاب ہائیکورٹ لاہور میں اپیل دائر کی۔ جو ہائیکورٹ کے دو ججوں مسٹر جسٹس ''براڈوے'' اور مسٹر جسٹس ''جان سٹون'' نے خارج کر دی اور 17 جولائی 1929 کو سیشن کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے سزائے موت کنفرم کر دی۔ اس کے بعد علم الدین کو سنٹرل جیل لاہور سے میانوالی منتقل کر دیا گیا۔ اس قید کے دوران ایک جیل وارڈن نے ان کا وہ کمرہ جس میں وہ بند تھے روشن دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی تو غازی علم الدین نے جواب دیا ''خواب میں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا علم الدین ڈٹ جاؤ میں حوض کوثر پر آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔'' آپ کے والد میاں طالع مند نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف پریوی کونسل لندن میں اپیل کی جو مسترد کر دی گئی اور آخر کار 31 اکتوبر 1929ء کو میانوالی جیل میں تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ انگریزوں نے زبردستی انہیں وہیں دفن کر دیا جس پر مسلمانوں نے سخت احتجاج کیا۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے عطا اللہ شاہ بخاری نے ایک وفد کے ہمراہ انگریز گورنر ''مورنسی'' سے ملاقات کی جس کے 13 دن بعد علم الدین کی میت کو میانوالی جیل کے احاطہ سے نکال کر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ مسلمان میت کو چوبرجی گراؤنڈ میں لے آئے جہاں ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً چھ لاکھ افراد نے جنازہ پڑھا اور ان کی وصیت کے مطابق میانوالی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جنازے کا جلوس ساڑھے پانچ مربع میل رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ عطا اللہ شاہ بخاری نے ان کی شہادت پانے پر فرمایا:

''علم الدین ہم سے بہت آگے نکل گیا۔''

اللہ علم الدین کی شہادت کو قبول فرمائے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے (آمین)۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

جستہ جستہ

ادب کی انتہا

شہزاد علی

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک حاجی صاحب نے مدینہ منورہ کا رومال پیش کیا آپ نے کمال عقیدت سے اسے چوما۔ آنکھوں پر رکھا اور سینے سے لگایا۔ حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا۔ حضرت یہ رومال تو یورپ سے بن کر جاتے ہیں عرب کے بنے ہوئے تھوڑے ہیں۔ حضرت نے فرمایا میں بھی جانتا ہوں وہاں کے بنے ہوئے نہیں ہیں لیکن ان کو مدینہ کی ہوا تو لگی ہے ناں!۔

ایک دوسرے صاحب نے مدینہ منورہ کی کھجوریں پیش کیں آپ رحمہ اللہ نے کھجوریں تناول فرمانے کے بعد ان کی گٹھلیاں پھینکنے کی بجائے پیس کر پھانک لیں اور انہیں کچرے میں پھینکنا گوارہ نہ کیا۔

ادب کی انتہا یہ تھی کہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ علوم نبوت حاصل کرنے والے طلبہ کا بھی بے حد احترام فرماتے تھے۔ ایک دفعہ صحنِ مسجد میں طلبہ کو درس دے رہے تھے کہ بارش ہونے لگی۔ طلبہ کتابیں اور تپائیاں لے کر اندر بھاگے حضرت مولانا نے اپنی چادر بچھائی اور تمام طالب علموں کے جوتے اٹھا کر اس میں ڈال کر ان کے پیچھے چل دئے۔ طلبہ نے جب یہ صورت دیکھی تو وہ پریشان ہوئے اور بعض رو دئے کہ حضرت یہ کیا؟ فرمایا کہ ''حدیث میں آتا ہے کہ طلبہ کے لئے چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں دعا کرتی ہیں اور فرشتے ان کے پاؤں کے نیچے پر بچھاتے ہیں، ایسے لوگوں کی خدمت کر کے میں نے سعادت حاصل کی ہے، آپ مجھے اس سعادت سے کیوں محروم کرتے ہیں؟ (ندائے ممبر ومحراب صفحہ نمبر: ۸۸)

مسیح نوجوان کا قبول اسلام

گگو منڈی (نامہ نگار) نواحی گاؤں 171 ای بی کے طفیل مسیح نے اس گاؤں کے امام مسجد سید شبیر حسین شاہ کے روبرو کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا، اس کا اسلامی نام محمد عثمان رکھا گیا ہے اس موقع پر محمد طفیل، محمد سرور، محمد ارشد اور محمد یونس کے علاوہ گاؤں کی کثیر تعداد موجود تھی، جنہوں نے محمد عثمان کو دائرہ اسلام میں داخل ہونے پر مبارکباد دی۔

نواز شریف ایک ہزار روپے میں چائے کا ایک کپ پی سکے: کھر

جہاز اترا تو کمانڈوز نے گھیرے میں لے لیا، گرفتاری کے وقت مجھے بھی دھکے پڑے

لاہور (وقائع نگار خصوصی) مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف کو پاکستان میں اپنے ساڑھے چار گھنٹے کے قیام کے دوران ایک ہزار روپے میں چائے کا ایک کپ ملا جو پینے کے بعد انہیں ایک بار پھر جلاوطن کر دیا گیا جبکہ انہیں پرتکلف ناشتہ دینے کی باتیں درست نہیں۔ یہ بات نواز شریف کے ساتھ پاکستان آنے والے سابق گورنر غلام مصطفیٰ کھر نے ''جنگ'' کو بتائی۔ انہوں نے کہا کہ جب طیارہ اسلام آباد ایئرپورٹ پر اترا

صفحہ 16 بقیہ نمبر 3

روزنامہ جنگ لاہور (16) 11 ستمبر 2007ء

بقیہ	غلام مصطفیٰ کھر	3

تو تقریباً ڈیڑھ ہزار سکیورٹی اہلکاروں نے گھیر لیا یہ بہت خوفناک منظر تھا۔ ایک فوجی افسر نے لاؤنج کے اندر نواز شریف کو گھیرے میں لے کر تقریباً چیختے ہوئے اعلان کیا کہ خبردار کوئی ان سے بات نہیں کرے گا جس نے بات کرنی ہے مجھ سے کرے۔ انہوں نے کہا نواز شریف نے خواہش کی ''یار مجھے چائے کی ایک پیالی تو پلاؤ'' لیکن اس کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اس پر لارڈ نذیر نے لاؤنج کے ایک ملازم کو ایک ہزار روپے دیئے جو میاں نواز شریف کے لئے چائے لے کر آیا۔ انہوں نے کہا میاں نواز شریف مختصر سامان کے ساتھ آئے تھے۔ لیکن جلاوطنی کے وقت انہیں یہ بھی ساتھ لے جانے کا موقع نہیں ملا۔ کھر نے کہا کہ میں نے نواز شریف سے کہا تھا کہ آپ شہباز صاحب کو کہیں کہ یہ میرا حکم ہے کہ تم نہ جاؤ۔ انہوں نے جب انہیں حکم دیا تو پھر میاں شہباز رک گئے۔ انہوں نے کہا میاں نواز شریف کو گرفتاری کے وقت جب کمانڈو ایکشن کیا گیا تو اس دوران انہیں بھی دھکے دیئے گئے۔

DECEMBER '97

16
TUESDAY

۱۹-۲-۲۰۰۴
۲۷-۱۲-۱۴۲۴
جلد ۳ شمارہ ۴۵

17
WEDNESDAY

18
THURSDAY

19
FRIDAY

DECEMBER

SSMTWTF SSM
12345 678

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

مصافحہ کیا ہے اور دونوں ہاتھوں سے کریں؟

س: مصافحہ کسے کہتے ہیں مصافحہ کی تعریف کریں کیا مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا سنت ہے کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا سنت ہے؟ (شان الرحمن تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا)

ج: امام ابن اثیر جزری مصافحہ کی تعریف میں لکھتے ہیں ''مصافحہ باب مفاعلہ سے بطن ہتھیلی کو بطن ہتھیلی سے ملانا ہے'' (النہایہ فی غریب الحدیث 3/34) نیز دیکھیں علامہ محمد طاہر پٹنی ہندی کی کتاب ''مجمع بحار الانوار 3/328 علامہ ابن فارس کی ''معجم مقاییس اللغۃ'' صفحہ 546 علامہ ابن منظور کی کتاب ''لسان العرب 7/356 علامہ زبیری کی ''تاج العروس 4/122''

مذکورہ بالا آئمہ لغات کی توضیح سے معلوم ہوا کہ ملاقات کے وقت آدمی کا اپنی ہتھیلی کے اندرونی حصے کو دوسرے آدمی کی ہتھیلی کے اندرونی حصے کے ساتھ ملا دینا مصافحہ ہے اور یہ دو ہاتھ سے ہی بنتا ہے۔ چار ہاتھوں کا آپس میں ملانا مصافحہ کی تعریف میں داخل نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ملاقات کرتے تو آپ ایک ہاتھ سے ہی مصافحہ کرتے تھے۔

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ ملاقات کی اور میں جنبی تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا (اور بخاری شریف کے ایک نسخہ میں ہے کہ آپ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑا) پھر میں آپ کے ساتھ چلا (صحیح البخاری 1/42)

عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''تم لوگ میری اس ہتھیلی کو دیکھتے ہو میں نے اس ہتھیلی کو محمد ﷺ کی ہتھیلی پر رکھا ہے (مسند احمد 4/89 صحیح ابن حبان موارد 940)

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کا طریقہ تھا بعض جاہل و نادان لوگ عصر حاضر میں اسے انگریز کا طریقہ قرار دے کر احادیث صحیحہ کا مفہوم بگاڑ رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے آمین، مزید تفصیل کے لئے دیکھیں المقالہ الحسنی للشیخ عبدالرحمن مبارکپوری اور راقم کی کتاب ''آپ کے مسائل اور ان کا حل''

آب زم زم کھڑا ہو کر پینا سنت ہے؟

س: آب زم زم کھڑے ہو کر پینا سنت ہے؟
(ابو مرصد سلیم اللہ شہزاد فاروقہ ضلع سرگودھا)

ج: آپ کے سوال کی عبارت درست نہیں ہے، آب کا معنی بھی پانی ہی ہے۔ اس لئے آب زم زم یا زم زم کا پانی لکھا کریں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے زم زم کا پانی کھڑے ہو کر پیا (صحیح بخاری کتاب الاشربہ باب الشرب قائما 5617 صحیح مسلم کتاب الاشربہ 2027\117) کئی روایات میں کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ صحیح مسلم کتاب الاشربہ 116 وغیرہ میں ہے۔ ممانعت و جواز کی احادیث صحیح سند کے ساتھ ثابت ہونے پر اہل علم نے مختلف طریقے اختیار کیے ہیں جن میں سب سے محتاط صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جن مواقع پر رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا ہے وہ عذر پر محمول ہیں کیونکہ دوسری طرف کھڑے ہو کر پینے پر تے جیسے تکلیف دہ عمل کا حکم اور کھڑے ہو کر پینا شیطان کے ساتھ پینا ذکر کیا گیا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے شرح کتاب الجامع از حافظ عبدالسلام صاحب ملاحظہ ہو لہٰذا کوئی بھی مشروب ہو بیٹھ کر پینا افضل و بہتر ہے۔

نماز کے بعد تسبیح کونسے ہاتھ کی انگلیوں پر کریں؟

س: فرض نمازوں کے بعد کی تسبیح سبحان اللہ 33 بار اور الحمد للہ 33 بار اور اللہ اکبر 34 بار دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر پڑھی جاتی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تسبیح صرف دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر کرنی چاہئے (ابو مرصد سلیم اللہ شہزاد فاروقہ ضلع سرگودھا)

ج: یسیرہ فرماتی ہیں نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ تکبیر، تقدیس اور تحلیل کی حفاظت کریں اور انگلیوں پر شمار کریں اس لئے کہ انگلیاں سوال کی جائیں گی اور بلائی جائیں گی (ابوداؤد 1501)

عبداللہ بن عمرو کی روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دائیں ہاتھ پر تسبیح کی گرہ لگاتے دیکھا۔ اہل عرب کے ہاں انگلیوں پر گننے کا ایک خاص طریقہ تھا جیسا کہ تحفۃ الاحوذی، اتحاذ الکرام وغیرہ میں مذکور ہے اور عامۃ الناس کو اہل علم سے یہ طریقہ سیکھ لینا چاہئے۔ اس طریقہ سے اگر تسبیح کی جائے تو 33، 34 بار کی تسبیح دائیں ہاتھ پر ہی آئے گی بہرصورت اگر کسی کو وہ مخصوص طریقہ یاد نہیں تو وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر جیسے ممکن ہو تسبیح کرلے۔

قرآن مجید کو پیٹھ ہو جانا کیسا ہے؟

س: کیا قرآن مجید کو پیٹھ کرنا گناہ ہے؟ نیز قرآن مجید کی تلاوت کے دوران اگر سجدہ والی آیت آ جائے تو اس وقت سجدہ تلاوت کرنی چاہئے یا تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کیا جائے، سجدہ میں کون سی دعا پڑھی جائے کتنی بار پڑھی جائے؟ (ثناء اللہ بابر تحصیل سلانوالی سرگودھا)

ج: قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب ہے اس کی عزت و توقیر ہر مسلم پر لازم ہے، قرآن حکیم کے متعلقہ آداب میں اس کی طرف پشت کر کے بیٹھنا یا گزرنا منع ہو کسی بھی حدیث میں نظر سے نہیں گزرا۔ ویسے بھی قرآن حکیم کی توقیر و احترام کے ہر پہلو کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ قرآن کی طرف پشت کرنے کا مفہوم تو یہ ہے کہ اس کے احکام سے بے رغبتی برتنا اور اس کے مطابق عمل نہ کرنا ہے۔ ہماری احکامات کی طرف توجہ بالکل نہیں ہے اور نہ ہی ان احکام کو پس پشت ڈالنے کو عیب سمجھا جا رہا ہے اور لوگ دھڑا دھڑ اس کی مخالفت کیے جا رہے ہیں لہٰذا مصنوعی آداب سے نکل کر اصل شرعی آداب اور قرآن کے تقاضوں کو پورا کیا جائے'' سجدہ تلاوت سنت ہے اور احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب سجدہ والی آیت آ جائے تو سجدہ تلاوت کرلیا جائے اور سجدہ میں عام تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ جب "سبح اسم ربک الاعلی'' نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا "اجعلوھا فی سجودکم" تم اسے اپنے سجدوں میں رکھو (ابن کثیر وغیرہ) اور یہ حکم عام ہے ہر طرح کے سجدے کو شامل ہے اور اس کے لئے مخصوص دعائیں بھی موجود ہیں حصن المسلم وغیرہ دعاؤں کی کتابیں ملاحظہ کرلیں اور یہ ادعیہ ماثورہ ایک بار پڑھ لیں۔

ہم مقروض ہیں، کیا قربانی کریں گے؟

س: ہم سات بھائی ہیں اور بھی اکٹھے رہتے ہیں ہم نے کچھ عرصہ پہلے زمین خریدی تھی جس کا قرض ہمارے ذمہ 50، 50 ہزار آیا ہے (یعنی فی بھائی 50 ہزار روپے) اب میں نے وہ پچاس ہزار روپے ادا کر دیئے ہیں اب آپ ہماری رہنمائی کریں کہ کیا میں قربانی کر سکتا ہوں یا نہیں حالانکہ میں قربانی کی استطاعت رکھتا ہوں مہربانی فرما کر قرآن و حدیث کی روشنی میں میری رہنمائی کریں شکریہ (محمد شفیق طاہر ضلع و تحصیل کوٹلی ڈاکخانہ گوئی گاؤں بکناڑ آزاد کشمیر)

ج: جو آدمی قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اسے قربانی کرنی چاہئے اور اگر مقروض ہو قرض اتار سکتا ہو پھر بھی قربانی کر سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام قربانی کیا کرتے تھے۔ آپ مدینہ منورہ میں قربانی کرتے رہے، کسی بھی دلیل سے معلوم نہیں ہوتا کہ مقروض قربانی نہیں کر سکتا جس میں ہمت ہو وہ قربانی کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر'' (الکوثر)

دوران نماز کپڑوں اور بالوں کا سنوارنا

س: کیا نماز کے اندر بالوں یا کپڑوں کا سنوارنا درست ہے؟ بعض لوگ نماز میں آستینیں اور بال درست کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح کرنا کیسا ہے؟ (محمد مشتاق کچھی والا تحصیل فورٹ عباس)

ج: نماز کے اندر اطمینان و سکون کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے اور نماز کے ارکان کی ادائیگی کی طرف متوجہ رہنا چاہئے، عام لوگوں کی جو عادت ہے کہ کبھی سر کے بالوں سے کھیلتے ہیں اور کبھی ڈاڑھی کے بالوں سے۔ نماز کے اندر ایسے افعال سے پرہیز کرنا چاہئے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے۔

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا! مجھے سات اعضا پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے (اور یہ بھی حکم دیا گیا ہے) کہ نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹوں'' (بخاری 1/135)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں کپڑوں اور بالوں سے کھیلنا اور انہیں سمیٹنا یہ درست نہیں ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

دوران حج عورت بال کٹوائے یا کتروائے؟

س: سنا ہے کہ جب حج کر کے عید کی نماز پڑھ کر حجامت کرواتے ہیں تو عورتیں بھی اپنے بال کاٹ لیتی ہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

ج: حج اور عمرہ کے موقع پر عورت اپنے سر کے بال کتروا سکتی ہے۔ اس کی مشروعیت شریعت میں مذکور ہے سنن ابوداؤد اور دار قطنی میں حدیث ہے

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں پر سر منڈانا نہیں بلکہ بال کترنا ہے''۔

امام قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے نیل الاوطار 5/80 پر لکھا ہے

''یہ حدیث عورتوں کے بال کترانے کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس مسئلہ پر آئمہ کا اجماع نقل کیا ہے۔

DECEMBER '97

13
SATURDAY

۲۸-۳-۲۰۰۵
۱۸-۳-۱۴۲۶
جلد ۴ شمارہ ۱۶

تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما
كتاب الله و سنت رسوله
(موطا امام مالک)

از قلم مفتی عبدالرحمٰن عابد

رہنمائی

روزمرہ پیش آنے والے شرعی مسائل کے بارے میں قرآن و سنت سے

سوال: فوت ہونے والے شخص کو عام طور پر ہمارے معاشرے میں مرحوم کہتے اور لکھتے ہیں اس لفظ کو استعمال کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (شبینہ رشید کراچی)

جواب: یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت کائنات کی ہر چیز پر وسیع ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کرتا ہے۔ بندوں کے اختیار میں قطعاً نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو نواز سکیں۔ یہ مرحوم کا لفظ جو عربی لغت کے اعتبار سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی ہے "وہ شخص جس پر رحم کر دیا گیا"۔ اس معنی سے یہ خود بخود واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ایک غیبی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا یا اللہ تعالیٰ کسی کو وحی کے ذریعہ معلوم کروا دے تو وہ جان سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله ــــ الآية (النمل: 65) کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

لہٰذا کسی فوت ہونے والے شخص کیلئے لفظ مرحوم (اس پر رحم کر دیا گیا) استعمال کرنا غیب کی خبر دینا ہے جو جائز نہیں ہو سکتا۔

ایک حدیث میں بھی ہے ام العلاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جب وفات پا گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عثمان کے بارے میں کہا کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے آپ کو عزت دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اسے عزت دے دی ہے؟ کہتی ہیں میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں پھر اسے عزت کون دے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے تو موت آ چکی ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے اس کیلئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور اللہ کی قسم میں بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ام العلاء کہتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کے لئے بھی ایسے الفاظ نہیں کہے۔ (صحیح بخاری کتاب مناقب الانصار باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ حدیث نمبر 3929)

یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ کسی شخص کے بارے میں یہ خبر دینا کہ اللہ نے اس پر رحم کر دیا ہے یا اسے عزت دی ہے یا اسے بخش دیا گیا ہے کہنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں امید ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کریں گے یا بخش دیں گے یا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اسے معاف کر دے جنت میں جگہ دے وغیرہ۔

سوال: کیا عورت دین کے کام میں خاوند کی نافرمانی کر سکتی ہے؟ اگر شوہر پردہ کرنے سے منع کرے تو عورت کیا کرے؟ (اخت ابو عمار یاسر رحیم یار خان)

جواب: مسلمان خاتون پر اللہ رب العلمین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بعد خاوند کی اطاعت لازم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اذا الرجل دعا زوجته لحاجته فلتأته وان كانت على التنور" (ترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ سلسلۃ صحیحۃ حدیث نمبر 1202)

ترجمہ: جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی کسی ضرورت کیلئے بلائے تو بیوی فوراً آئے اگرچہ تنور پر ہو۔

ہاں اگر خاوند ایسا حکم دیتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت لازم آتی ہے تو ایسی صورت میں بیوی پر خاوند کی اطاعت لازم نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لا طاعة لمخلوق في معصية الله" مسند احمد 131/1

ترجمہ: اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔

پردہ کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے جو خاوند اپنی بیوی کو اپنے غیر محرم رشتہ داروں سے یا مطلقاً پردہ ختم کرنے کا حکم دیتا ہے وہ بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے اسے فوری توبہ کرنی چاہئے اور بیوی پر لازم ہے کہ ایسے معاملات میں بالکل خاوند کی اطاعت نہ کرے۔ مسلمان پر اس وقت تک اطاعت ہوگی جب تک اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دے دیا جائے اور نافرمانی کے حکم کی صورت میں تو نہ اس پر سننا لازم ہے اور نہ ہی اطاعت لازم ہے۔

سوال: کسی سے استخارہ کروانا صحیح ہے؟ اور استخارہ کس کام کیلئے کرنا چاہئے اور اس کا مسنون طریقہ کیا ہے آجکل ٹی وی میں بھی استخارہ کیا جاتا ہے؟ (عبداللہ کراچی)

جواب: استخارہ کا صحیح اور مسنون طریق یہ ہے کہ کسی بھی دینی یا دنیاوی جائز کام کیلئے فرضی نماز کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے۔ یہ رکعتیں کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہیں تشہد میں درود شریف کے بعد سلام سے پہلے یا سلام پھیرنے کے بعد وہ دعا (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو قرآن کی سورۃ کی طرح یاد کروایا کرتے تھے) پڑھنے سے استخارہ ہو گیا۔ اب جو کام بھی کرنا چاہتا ہے کرنا شروع کر دے شرح صدر یا دل کا میلان یا خواب میں اگر کچھ نظر آ جاتا ہے تو اللہ کی نعمت ہے ویسے استخارہ کرنے والے کیلئے ان اشیاء کا حاصل ہونا کتاب و سنت کی کسی بھی دلیل میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ اس تفصیل کی دلیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "واذا ھم احدکم بالامر ـــ الخ" بخاری کتاب الدعوات باب الدعا عند الاستخارہ

ترجمہ: جب بھی تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استخارہ کا کوئی مخصوص وقت مقرر نہیں فرمایا صرف رات کو استخارہ کرنا اور کسی سے بات کئے بغیر سونا بھی کسی حدیث میں نہیں ہے۔

دینی اور دنیاوی ہر کام میں استخارہ کرنے کی دلیل صحابی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے۔

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الامور كلها" (بخاری الدعوات باب الدعا عند الاستخارہ)

ترجمہ: آپ ہمیں (دینی دنیاوی) تمام امور میں استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے تھے۔

صرف وہ امور جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایک وقت کے ساتھ محدود کر دیا ان میں استخارہ درست نہیں مثلاً نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، روزہ اور والدین کی خدمت وغیرہ

استخارہ کی دعا میں ہاتھ اٹھانا اور استخارہ کی دعا سے پہلے ثنا اور درود شریف پڑھنا بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

باقی جو طریقہ بعض گمراہ مفاد پرست اور جاہل لوگوں نے دوسروں کیلئے استخارہ کرنے کا اپنا رکھا ہے کتاب و سنت کی تعلیمات کے صریحاً خلاف ہے۔

اگر یہ عمل درست ہوتا تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعلیم دیتے صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے استخارہ کروالتے یا خیر القرون میں اس کا وجود ہوتا لیکن ایسا نہیں ہے اور جو لوگ استخارہ کر کے دوسروں کو مستقبل میں ہونے والے امور کے متعلق خبریں دیتے ہیں وہ کاہنوں کے زمرے میں آتے ہیں ان سے استخارہ کروا کر پھر ان کی بات پر یقین کر لینے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من اتى عرافا او كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد صلى الله عليه وسلم" جو شخص کسی غیب کی خبریں دینے والے یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا۔ (مسند احمد) البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے "من اتى عرافا فسأله عن شيء لم تقبل له صلوة اربعين ليلة" (مسلم شریف)

ترجمہ: جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور اس سے سوال کیا تو 40 رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی لہٰذا مسلمانوں کو اس گمراہی سے بچ کر مسنون عمل پر ہی اکتفا کرنا چاہئے۔

14
SUNDAY

سوال: آدمی قضائے حاجت کیلئے لیٹرین وغیرہ میں بیٹھا ہو اور اذان شروع ہو جائے تو اسے ادھر ہی سے اذان کا جواب دینا چاہئے یا نہیں؟ (ایک سائلہ رحیم یار خان)

جواب: اذان کے جواب دینے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے

آپ ﷺ نے فرمایا جب تم موذن کو سنو تو وہی کہو جو وہ کہہ رہا ہو اور پھر مجھ پر درود پڑھو (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن ـــ الخ)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کا جواب دینے کا حکم دیا ہے اور حکم وجوب کیلئے ہوتا ہے اس امر کو استحباب کی طرف پھیرنے والی کوئی صریح دلیل نہیں ہے۔

اذان کا جواب دینا جہاں مسلمان پر لازم ہے وہاں اس کا بہت بڑا اجر بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان کا جواب دل سے دیا "دخل الجنة" وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب القول ـــ الخ)

15
MONDAY

البتہ قضائے حاجت کرتے ہوئے اذان کا جواب نہ دے بلکہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اذان کا جواب دے کیونکہ اذان اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت میں بیٹھے اللہ کا ذکر نہیں کرتے تھے۔ بدلیل

مہاجر بن قنفذ کہتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ ﷺ "يبول فسلم عليه فلم يرد عليه حتى توضا ـــ" پھر فرمایا انی کرھت ان اذکر اللہ الا علی طھر (او قال علی طھارۃ)" پیشاب کر رہے تھے انہوں نے آپ کو سلام کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ناپسند کیا کہ طہارۃ کے بغیر سلام کو جواب دوں۔

(ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب ایرد السلام وھو یبول)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ قضائے حاجت کی حالت میں اللہ کا ذکر نہیں کرنا چاہئے۔

اور اذان کا جواب بھی اللہ کا ذکر ہے لہٰذا قضائے حاجت کی حالت میں جواب نہ دے اور فارغ ہو کر اذان کا جواب دینا ہوگا۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔

DECEMBER

SSMTWTF SSMT
12345 6789

DECEMBER '97

9
TUESDAY

۲۹-۱-۲--۴
۶-۱۲-۱۴۲۴
جلد ۳ شمارہ ۱۵

10
WEDNESDAY

11
THURSDAY

12
FRIDAY

DECEMBER

S S M T W T F   S S M T
1 2 3 4 5   6 7 8 9 1

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

قربانی کی کھالیں مدارس کو دیں یا مجاہدین کو؟

س: قربانی کی کھالیں مدارس میں جمع کرائی جائیں یا مجاہدین کو دینی چاہئیں؟ قرآن وسنت سے وضاحت فرمائیں؟

(ابوالحسن نذیر احمد بفرزون، نارتھ کراچی)

ج: قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے مقرر کئے ہیں، تمہارے لئے اس میں بھلائی ہے تم اس پر اللہ کا نام لو۔ ایک پاؤں سے بندھے اور تین پاؤں سے کھڑے ہوں، پھر جب ان کے پہلو گر پڑیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور انہیں بھی دو جو مانگتے نہیں اور جو مانگتے ہیں، اس طرح ہم نے اسے تمہارے لئے مسخر کیا ہے تاکہ تم شکرگزار بنو'' (الحج 37)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کا ذکر کیا ہے جو حج وعمرہ کے موقع پر حرم میں کی جاتی ہے اور دوسری قربانی وہ ہے جو عیدالاضحیٰ کے موقع پر تمام مسلمان اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث ملاحظہ ہو، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے تم میں سے قربانی کی ہے، وہ تیسرے دن کے بعد اس حال میں صبح نہ کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کوئی چیز باقی ہو، آئندہ سال صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ جس طرح ہم نے پچھلے سال کیا تھا، کیا اسی طرح کریں؟ آپ نے فرمایا تم کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو، اس سال لوگوں کو مشقت تھی تو میں نے ارادہ کیا کہ تم اس میں سے ان کی مدد کرو (صحیح البخاری 5579)

یہی حدیث اسی باب میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بھی مروی ہے، علاوہ ازیں مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلیٰ وغیرہ میں بھی موجود ہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ وحدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ قربانی کا گوشت آدمی خود بھی کھا سکتا ہے اور عزیز واقارب اور فقراء ومساکین کو بھی دے سکتا ہے اور جو مصرف قربانی کے گوشت کا ہے وہی مصرف قربانی کی کھال کا بھی ہے یعنی قربانی کی کھال خود بھی استعمال کر سکتا ہے، عزیز واقارب کو بھی دے سکتا ہے اور صدقہ بھی کر سکتا ہے۔ اس کی دلیل صحیح مسلم میں ہے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں قربانی کے موقع پر بادیہ والوں کے کچھ گھر مدینہ آ کر آباد ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا تین دن کے لئے قربانی کا گوشت رکھ کر باقی صدقہ کرو، پھر اس کے بعد والے سال لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیزے بناتے ہیں اور چربی پگھلاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بات کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا آپ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے تو آپ نے فرمایا میں نے تمہیں صرف ان لوگوں کی خاطر منع کیا تھا جو باہر سے آ کر یہاں رہنے لگے تھے، اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو'' اس صحیح حدیث سے واضح ہوا کہ جس طرح آدمی قربانی کا گوشت خود کھا سکتا ہے، اسی طرح کھال بھی استعمال کر سکتا ہے۔ عزیز واقارب دوست احباب کو بھی دے سکتا ہے اور کھال کو صدقہ بھی کر سکتا ہے اور قرآن کریم میں مصارف صدقات میں ''فی سبیل اللہ'' کی اصطلاح صحیح تفاسیر کی روشنی میں ''جہاد فی سبیل اللہ'' ہے۔ لہٰذا کھال مجاہدین کو دینا بالکل جائز اور درست ٹھہرا۔ البتہ کھال یا گوشت بیچ کر خود اس کی رقم نہیں کھا سکتا اور اگر کھال صدقہ کر دے اور گوشت کا زیادہ حصہ بھی بانٹ دے تو یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر ایسے ہی کیا تھا۔ صحیح بخاری میں علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ آپ کی قربانیوں کی نگرانی کریں اور تمام قربانیوں کے گوشت، چمڑے اور ان کے جل تقسیم کر دیں'' (صحیح البخاری 232/1)

اور صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں ''یعنی آپ نے مجھے ان کا گوشت، چمڑے اور جل صدقہ کرنے کا حکم دیا'' جو لوگ کہتے ہیں کہ کھالیں صرف فقراء اور مساکین کا حق ہے انہیں چاہئے کہ وہ مذکورہ بالا احادیث کے مقابلے میں ایسی حدیث پیش کریں کہ جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو کہ کھالیں صرف فقراء ومساکین کا حق ہے اور کسی کا نہیں اور وہ ایسی حدیث کبھی پیش نہیں کر سکتے اور اگر یہ مان لیا جائے کہ قربانی کی کھالیں صرف فقراء ومساکین کا حق ہے تب بھی اس کے حقدار زیادہ مجاہدین ہی ٹھہریں گے جنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں اور جہادی مصروفیات کی بنا پر کاروباری زندگی سے محروم ہیں اور بہت سے مجاہدین ایسے ہیں کہ انہیں صرف جہاد کی بنیاد پر گھر سے نکال دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ نہ صرف مجاہدین ہیں بلکہ مسکین بھی ہیں، انہیں اپنی غذا، اسلحے اور کپڑے وغیرہ کی ضروریات ہوتی ہیں اس طرح یہ دوہرے حقدار ہیں، اللہ تعالیٰ نے صدقات کا مصرف یوں بیان کیا ہے

''صدقات ان فقراء کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ میں (جہاد) میں روکے ہوئے ہیں، زمین میں (کاروبار وغیرہ کے لئے) سفر نہیں کر سکتے سوال سے بچنے کی وجہ سے ناواقف انہیں غنی شمار کرتا ہے تو انہیں ان کی علامت سے پہچانے گا، وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے'' (البقرہ 2/273)

دراصل ہمارے ان بھائیوں کو مجاہدین کے حالات کا صحیح علم نہیں کہ یہ نوجوان معاشی طور پر کتنے مشکل ترین حالات سے دوچار ہیں، معسکرات میں آپ جا کر دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ کتنے ہی ایسے بھائی ہیں جن کے پاس دورہ خاصہ کی اہم ترین ٹریننگ مکمل کرنے کے لئے ساز وسامان نہیں ہوتا۔ جماعت ان کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن پھر بھی ایسے مشکل حالات آ جاتے ہیں جن کی بنا پر ان بھائیوں کو بعض اوقات عام چپل اور پھٹے پرانے لباس میں ہی دورہ مکمل کرنا پڑتا ہے ہاں ناواقف لوگ ان کے چہرے کی چمک دمک دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس بڑی دولت ہے، اگر ان مجاہدین پر قربانی کی کھالیں صرف کی جائیں تو یہ ضائع نہیں ہوں گی بلکہ آپ کی قربانی کی کھالیں صحیح محل پر پہنچیں گی اور یہ بھی یاد رہے کہ ہم مدارس کے قطعاً خلاف نہیں بلکہ ہمارا اپنا بھی ایک مدرسہ مرکز ام القریٰ کے نام سے ہے اور تمام اہل حدیث مدارس ہمارے اپنے مدرسے ہیں اور یہ مجاہدین انہی مدارس سے اٹھنے والے ہیں۔

ہمارے نزدیک دونوں جگہوں پر کھالیں صرف کرنی چاہئیں، ایک دوسرے کی مخالفت سے باز رہنا چاہئے اور اگر حقیقتاً غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ مجاہدین تو مدارس کے محافظ ہیں، تعلیم بھی ضروری ہے اور جہاد بھی لازمی ہے ایک فریضے کو ماننا اور دوسرے کا انکار درست نہیں بلکہ یہ بعض اسلام کو ماننا ہے اور بعض کو نہ ماننا ہے اللہ سمجھنے کی توفیق دے (آمین)

بھینس کی قربانی کیسی ہے؟

س: بعض حضرات بھینس کی قربانی کے مسئلہ میں علی رضی اللہ عنہ کا ایک اثر پیش کرتے ہیں، اس کی وضاحت فرمائیں

(ابواسامہ آصف جامعۃ الدراسات الاسلامیہ کراچی)

ج: بھینس کی قربانی کے مسئلے کی تفصیل ''آپ کے مسائل'' جلد دوم ص 334 تا 337 پر ملاحظہ فرمائیں رہا علی رضی اللہ عنہ کا اثر تو یہ اثر ''الفردوس بماثور الخطاب'' المعروف مسند الفردوس ج 2 ص 124 رقم 2750، طبع بیروت، لبنان میں ان الفاظ کے ساتھ ہے (علی: الجاموس تجزی عن سبعۃ فی الاضحیۃ) یعنی علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''بھینس سات قربانیوں سے کفایت کر جاتی ہے'' یعنی بھینس کے بھی سات حصے ہیں لیکن اثر، امام ابوشجاع شیرویہ بن شھردار بن شیرویہ الدیلمی 445-509 نے بغیر کسی سند کے نقل کیا ہے اور مجھے اس کی سند کہیں نہیں ملی، لہٰذا یہ مصنوعی اثر ہے۔ جس کی حقیقت کچھ نہیں کیونکہ دین میں بغیر اسناد وحوالہ جات کے کوئی بات قابل قبول وعمل نہیں ہے۔

فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں؟

س: اگر فجر کی جماعت کھڑی ہو تو کیا مقتدی دو سنتیں ادا کر سکتا ہے، اس نیت سے کہ امام کے ساتھ ایک رکعت فرض نماز کی پا لوں گا (شمس الرحمن، جھکال بالا نزد بڑھ مجرہ پشاور)

ج: جب فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت فرض کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب جماعت کی نماز کھڑی ہو جائے تو اس وقت سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں ہوتی'' اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، احمد بن حنبل اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام بخاری اسے ترجمہ باب میں لائے ہیں۔ امام ابن عدی بسند حسن یہ روایت بھی لائے ہیں کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ فجر کی سنت بھی؟ تو جواب دیا جب اقامت کہی جائے تو فجر کی سنتیں بھی نہ پڑھی جائیں لہٰذا اگر کوئی شخص مسجد میں اس وقت آتا ہے جب فجر کی نماز کھڑی ہو گئی ہو تو اسے سنتیں ادا نہیں کرنی چاہئیں بلکہ فرض کی جماعت میں شریک ہو جانا چاہئے اور سنتیں بعد میں ادا کرے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ''صبح کی نماز (فرض) دو رکعت ہے، دو رکعت ہے تو اس شخص نے جواب دیا ''میں نے دو رکعت جو فرض سے پہلے ہوتی ہیں نہیں پڑھی تھیں ان کو اب پڑھا ہے تو رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے (ابن خزیمہ 117 ابن حبان 624)

اللہ کے رسول ﷺ کا کسی کام پر خاموشی اختیار کرنا آپ کی رضامندی کی دلیل ہے، اسے اصطلاحات محدثین میں تقریری حدیث کہتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ فرضوں کے بعد سنتیں ادا کرنا درست ہے لہٰذا اگر کسی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں تو فرض ادا کرنے کے بعد انہیں ادا کرے۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جو شخص ایسے وقت میں مسجد میں آئے کہ نماز فجر کی جماعت کھڑی ہے تو وہ مسجد کے ایک کونے میں سنتیں ادا کرے لیکن یہ بات بھی درست نہیں۔ کیونکہ

بقیہ نمبر 3 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

NOVEMBER '97

22
SATURDAY

٨-١-٢٠٠٣
١٣-١١-١٤٢٣
جلد ٢ شمارہ ٣٦

23
SUNDAY

24
MONDAY

NOVEMBER

S S M T W T F S S M T
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

دعوت وتبلیغ کے لئے کوئی دن خاص کرنا

س: کیا دعوت وتبلیغ کے لئے دن مقرر کرنے جائز ہیں جیسے ہفتہ میں ایک دن یا مہینہ میں یا سال بعد جیسے اجتماعات ہوتے ہیں، ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ شمس الرحمٰن جہکال بالا بڑھ حجرہ پشاور۔

ج: دین اسلام کی دعوت کے لئے ایام مقرر کرنا شرعاً جائز ودرست ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خواتین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا آپ پر ہماری نسبت مرد غالب ہیں، ہمارے لئے بھی اپنے پاس سے ایک دن مقرر کر دیں۔ آپ ﷺ نے ان سے ایک دن کا وعدہ کر لیا، اس دن آپ خواتین سے ملتے اور انہیں وعظ ونصیحت کرتے اور حکم دیتے، آپ نے جو باتیں عورتوں سے کیں ان میں سے ایک یہ ہے "تم میں سے جو بھی عورت تین بچے آگے بھیجتی ہے (یعنی اس کے تین بچے فوت ہو جاتے ہیں) وہ اس کے لئے آگ سے حجاب ورکاوٹ بن جائیں گے۔" ایک عورت نے کہا دو بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا "دو بھی جہنم سے بچنے کیلئے حجاب بن جائیں گے" (صحیح البخاری کتاب العلم 101) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایام مقرر کئے جا سکتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو وعظ ونصیحت کے لئے ایک دن مقرر کیا ہوا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ نے اس حدیث پر یوں باب باندھا ہے "کیا علم سکھانے کے لئے عورتوں کے لئے علیحدہ دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟" یہ تبویب بھی اس موقف کی تائید میں ہے کہ دعوت وتبلیغ کے لئے دن مقرر کرنا بالکل جائز ودرست ہے۔

ابو وائل کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ ونصیحت کیا کرتے تھے انہیں ایک آدمی نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر دن نصیحت کیا کریں، فرمانے لگے، مجھے اس چیز سے مانع یہ ہے کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ تمہیں اکتاہٹ میں ڈال دوں۔ میں وعظ ونصیحت کرنے میں اسی طرح تمہاری خبرگیری رکھتا ہوں جیسے نبی ﷺ ہماری اکتاہٹ سے ڈرتے ہوئے خبرگیری رکھتے تھے (صحیح البخاری کتاب العلم 70)

اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ دین کی دعوت کے لئے ایام متعین کرنا شرعاً جائز ومستحسن ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ نے اس حدیث پر باب باندھا ہے "جس نے اہل علم کے لئے مقرر کردہ دن متعین کئے ہیں" اس تبویب سے امام بخاری رحمۃ اللہ نے یہ بات سمجھا دی ہے کہ دینی علم سیکھنے والوں کے لئے کئی دن مقرر کر سکتے ہیں یا ہفتہ میں ایک دن کا بھی تعین درست ہے جیسے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو وعظ ونصیحت فرماتے تھے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح میں ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ عمل صالح میں ملال واکتاہٹ سے ڈرتے ہوئے دوام وہمیشگی کو ترک کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ دوام مطلوب ہے لیکن وہ دو قسموں پر ہے یا تو بلاتکلف ہر روز یا ایک دن چھوڑ کر ایک دن تاکہ جس دن وعظ ونصیحت نہ ہو وہ دوسری دفعہ چستی کے ساتھ آنے کے لئے راحت وآرام کا باعث ہو یا ہفتہ میں ایک دن ہو جائے۔ یہ لوگوں اور حالات کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ضابطہ یہ ہے کہ دینی دعوت کی حاجت وضرورت کے ساتھ نشاط وچستی کے وجود کا بھی لحاظ رکھا جائے (فتح الباری 1/163)

مذکورہ بالا توضیح سے ثابت ہو گیا کہ دینی اجتماعات خواہ جمعرات والا دن ہو یا ہفتہ میں کوئی ایک دن یا ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن ہو یا ماہانہ ہو یا سالانہ کے تعین میں کوئی قباحت نہیں یہ جائز ومشروع ہیں۔ موقع محل کی مناسبت سے لوگوں کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے دن مقرر کرنے صحیح ہیں۔ علماء کو اپنے سامعین کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے وعظ کی مجالس قائم کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہے۔

بوجہ ضرورت میت کو دوسری قبر میں منتقل کرنا

س: کیا کسی صحیح غرض کے لئے قبر کو اکھاڑا جا سکتا ہے جیسے میت کو ایک جگہ سے نکال کر دوسری جگہ اس لئے دفن کر دینا کہ پہلی جگہ بہتر نہیں تھی اسی طرح میت کو بعض لوگ اپنے آبائی قبرستان میں دفن کے لئے لے جاتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (ابوعکاشہ منصور پشاور)

ج: مسلمان آدمی کو دفنانے کے لئے بعد کسی غرض صحیح کے لئے قبر اکھاڑ کر نکالنا یا میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ دفنانے کے لئے لے جانا شرعاً جائز ہے اس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

(1) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی کے دفن کئے جانے کے بعد نبی ﷺ تشریف لائے پھر اسے نکلوایا اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی (صحیح البخاری کتاب اللباس 5795)

(2) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے مقتولوں کے بارے حکم دیا کہ وہ اپنی شہید ہونے والی جگہوں میں لوٹا دیے جائیں اور وہ مدینہ کی طرف منتقل کئے جاتے تھے (ابن ماجہ 1516)

(3) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب احد کا دن آ گیا میرے باپ نے رات کے وقت مجھے بلایا اور کہا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے پہلے مقتولوں میں اپنے آپ کو میں دیکھ رہا ہوں۔ نبی ﷺ کے علاوہ میں اپنے بعد مجھ سے زیادہ عزیز کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ بلاشبہ میرے ذمہ قرض ہے اسے ادا کرنا اور تیری بہنوں کے بارے تجھے خیر کی وصیت کرتا ہوں ہم نے صبح کی تو وہ پہلے مقتول تھے اور ان کے ساتھ ایک دوسرا آدمی بھی قبر میں دفن کیا گیا پھر میرے دل نے اچھا نہ سمجھا کہ میں انہیں دوسرے آدمی کے ساتھ چھوڑوں۔ چھ ماہ بعد میں نے انہیں قبر سے نکالا (اور ان کی علیحدہ قبر بنا دی) تو وہ ایسے تھے جیسے میں نے آج ہی انہیں ابھی ابھی دفنایا ہے (صحیح البخاری کتاب الجنائز 1351، 1352، سنن النسائی 84/4)

امام بخاری نے عبداللہ بن ابی اور جابر رضی اللہ عنہ کے والد والی حدیث پر یوں باب باندھا ہے "کیا میت کو قبر اور لحد سے کسی سبب کی وجہ سے نکالا جا سکتا ہے؟" اس باب میں امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا ہے جو مطلقاً قبر سے میت کو نکالنا منع سمجھتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ جب میت کی قبر اکھاڑنے میں کوئی مصلحت ہو یا ایک جگہ سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرنا اہل میت پسند کر رہے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بوقت ضرورت ایسا کیا جا سکتا ہے۔ موطا مالک میں ہے کہ سعید بن زید اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما دونوں تحقیق میں فوت ہوئے انہیں مدینہ لا کر دفن کیا گیا (المنتقی فی الاحکام الشرعیہ 144/2)

حرام چیز کا ہدیہ دینا جائز نہیں

س: کیا کسی دوست کو ایسی چیز تحفہ دی جا سکتی ہے جو حرام ہو مثلاً ایسے پرفیومز وغیرہ جن میں الکوحل ہوتی ہے اس کی کتاب وسنت کی رو سے وضاحت کریں؟ سلیم اختر، فیوچر کالونی کراچی۔

ج: ہر وہ چیز جسے شریعت نے حرام کیا ہے اس کا ہدیہ وتحفہ نہیں دینا چاہئے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثقیف یا دوس میں سے رسول اللہ ﷺ کا ایک ساتھی تھا وہ فتح مکہ والے دن شراب کا برتن لے کر آپ کی ملاقات کو آیا وہ آپ کو ہدیہ دینے لگا، آپ نے فرمایا، اے فلاں شخص کیا تمہیں معلوم نہیں اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے؟ وہ اپنے غلام کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا اس کو بیچ دو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ جس چیز کو پینا حرام ہے اس کی خرید وفروخت بھی حرام ہے۔ آپ نے شراب کے برتن کے بارے حکم جاری کیا اسے بطحا میں انڈیل دیا گیا (مسند احمد 1/ 23 صحیح مسلم 68/ 1579 سنن النسائی) ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس شراب کا برتن ہدیہ کرتا تھا ایک سال جب اس نے ہدیہ بھیجا اس وقت شراب حرام ہو چکی تھی۔ آپ نے اس سے کہا یہ تو حرام ہو چکی ہے وہ کہنے لگا کیا میں اس کو فروخت نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا بلاشبہ جس کا پینا حرام ہے اس کی خرید وفروخت بھی حرام ہے اس نے کہا کیا میں اس کے ذریعے یہود پر کرم کر دوں؟ آپ نے فرمایا جس کو اللہ نے حرام بنایا ہے اس کے ساتھ یہود پر کرم کرنا بھی حرام ہے کہنے لگا میں اسے کے بارے کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اسے بطحاء میں گرا دو (مسند حمیدی 2/ 448)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز شرعاً حرام ہے اس کا ہدیہ دینا جائز نہیں اسی طرح جن اشیاء کا مشروب حرام ہے ان کی خرید وفروخت بھی حرام ہے جب کوئی آدمی الکوحل وغیرہ ملی ہوئی اشیاء ہدیہ کرتا ہے تو اسے خریدتا ہے پھر آگے دیتا ہے جب اس کا خریدنا ہی منع ہے تو آگے ہدیہ دینا کیسے ہو سکتا ہے لہٰذا مسلمان کو ایسی اشیاء کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہئے۔

اسلحہ اور عیش وعشرت

علیم ناصری

اسلحہ کے زور پر کرتی ہیں جو قومیں ستم
تنگِ انساں ہیں جہاں میں ایسی قوموں کا وجود
اور جو ہنگامہ ہائے عیش وعشرت میں رہیں
کر کے رہتا ہے انہیں زیر وزبر چرخِ کبود

18
TUESDAY

۲۹-۷-۲۰۰۴
۱۱-۶-۱۴۲۵
جلد ۳ شمارہ ۲۷

طلاق کے بعد بچہ ماں کے پاس رہے گا یا باپ کے پاس؟

س: میری بیٹی کو تقریباً ایک سال قبل اس کے خاوند نے طلاق دی تھی اور میری بیٹی کی ایک بچی تھی اور اس بچی کی اس وقت عمر تقریباً ایک سال تھی۔ مدت دودھ اس وقت ایک سال باقی تھی بقایا مدت دودھ ایک سال کا خرچہ بچی کا باپ دیتا رہا۔ اب بچی کی مدت دودھ تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اب بچی کس کے پاس رہے گی؟ ماں کے پاس یا باپ کے پاس رہے گی؟ اگر ماں کے پاس رہے گی تو اس بچی کا خرچہ کون ادا کرے گا۔ قرآن و حدیث کی روشنی سے مسئلہ کی وضاحت فرما کر بندہ کو ممنون فرمائیں۔ عبدالقادر (والد)، عبدالاحد (بھائی)

ج: جب مرد اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالے اور بچے چھوٹے ہوں تو وہ سن شعور کو پہنچنے تک ماں کے پاس رہیں گے پھر اس کے بعد ماں اور باپ دونوں کی موجودگی میں بچوں کو بتایا جائے گا کہ یہ تمہارے والدین ہیں جس کے پاس رہنا چاہتے ہو اسے اختیار کر لو۔ اگر بچے والد کو اختیار کریں تو اس کے پاس رہیں گے اور ماں کو ملنے سے روکا نہیں جائے گا اور ماں کے پاس رہنا پسند کریں تو باپ کو بچوں سے ملاقات کرنے سے منع نہیں کیا جائے گا۔ اس موقف کے دلائل درج ذیل ہیں۔

(1) ابو میمونہ کہتے ہیں میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان کے پاس ایک فارسی خاتون آئی اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا دونوں (میاں، بیوی) نے اس کا دعویٰ کیا اور شوہر بیوی کو طلاق دے چکا تھا۔ اس عورت نے کہا ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عورت نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے فارسی میں گفتگو کی۔ میرا شوہر میرا بیٹا لے جانا چاہتا ہے۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے اس سے فارسی میں گفتگو کرتے ہوئے کہا تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کر لو۔ اس عورت کا شوہر آیا، تو اس نے کہا میرے بیٹے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑا کر سکتا ہے؟ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا اے میرے اللہ میں یہ فیصلہ اس لئے دے رہا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس ایک عورت آئی اس نے کہا میرا شوہر مجھ سے میرا بیٹا چھیننا چاہتا ہے حالانکہ وہ مجھے ابو عنبہ کے کنویں سے پانی پلاتا ہے اور اس نے مجھے نفع پہنچایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کر لو، تو اس کے شوہر نے کہا میرے بیٹے کے بارے میں کون مجھ سے جھگڑا کرتا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے ان دونوں میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو تو اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے لے کر چلی گئی۔ (ابو داؤد، ترمذی، مسند احمد)

امام ترمذی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں ''اس حدیث کے مطابق اصحاب النبی ﷺ وغیرھم میں سے بعض اہل علم کا عمل ہے اور انہوں نے کہا ہے جب والدین کے درمیان تنازع واقع ہو جائے تو لڑکے کو اختیار دیا جائے گا یہی قول امام احمد اور امام اسحاق بن راھویہ کا ہے اور ان دونوں نے کہا جب تک بچہ چھوٹا ہو ماں کے پاس رہے گا وہ اس کی زیادہ حق دار ہے اور جب سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے والدین کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔ امام بغوی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں

''جب آدمی اپنی بیوی سے جدائی اختیار کرلے اور میاں بیوی کی چھوٹی اولاد ہو سات سال سے کم عمر کی تو ماں اگر رغبت رکھے تو پرورش کی زیادہ حق دار ہے اور باپ کے ذمے بچے کا خرچہ ہے اور اگر عورت رغبت نہ رکھے تو باپ پر لازم ہے کہ کسی دوسری عورت کو اجرت دے کر بچہ اس کے پاس رکھے تاکہ وہ اس کی پرورش کرے۔ (شرح السنۃ 9/332)

جب تک بچہ چھوٹا ہو، سن تمیز تک نہ پہنچا ہو تو وہ ماں کے پاس رہے گا کیونکہ بچے کی تربیت باپ کی نسبت ماں زیادہ کر سکتی ہے اور باپ کی نسبت بچے پر زیادہ مشفق، لطیف، مائل ہونے والی اور نرم ہے۔

صحابہ کرام میں اس مسئلہ میں کوئی اختلاف کرنے والا نہیں ہے دیکھو زاد المعاد 5/436) لہٰذا بچی کی کفالت و تربیت ماں کرے اور باپ خرچہ دے اور جب بچی شعور کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کے والدین کو بلا کر بچی کو اختیار دیا جائے مزید تفصیل کے لئے راقم کی کتاب ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' جلد سوم ملاحظہ ہو۔

وضو کے بعد آسمان کی طرف انگشت شہادت اٹھا کر کلمہ پڑھنا کیسا ہے؟

س: بعض لوگ وضو کے بعد آسمان کی طرف انگشت شہادت اٹھا کر کلمہ شہادت پڑھتے ہیں اور بعض نگاہ/نظر آسمان کی طرف کر کے کلمہ شہادت پڑھتے ہیں کیا یہ فعل درست ہے؟ (عبدالخالق شاکر مدرس گورنمنٹ ہائی سکول مرداد معانی ساہیوال)

ج: جو لوگ وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے انگشت شہادت اٹھا کر کلمہ شہادت پڑھتے اس کی ان کے پاس کوئی صحیح دلیل موجود نہیں ہے۔ بعض روایات میں وضو کے بعد والی دعا کو آسمان کی طرف نظر کر کے پڑھنے کا ذکر آیا ہے جیسا کہ عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ''پھر آپ نے آسمان کی طرف اپنی نگاہ کو اٹھایا'' یہ روایت سنن ابی داؤد، مسند احمد، ابن ابی شیبہ وغیرہ میں موجود ہے لیکن اس کی سند میں ابو عقیل کا چچا زاد بھائی مجہول ہے۔ اسی طرح انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے ''جس شخص نے نماز کے لئے وضو کیا اور وضو اچھے طریقے سے مکمل طور پر کیا اور آسمان کی طرف اپنا سر اٹھا کر کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ ... اللہ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ اس روایت کو خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد 11/175 اور تاریخ مدینۃ الاسلام 12/508 میں ذکر کیا ہے لیکن اس کی سند میں دینار ابو مکیس الحبشی کذاب وضاع ہے جو انس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے روایات وضع کرتا تھا، دیکھیں میزان الاعتدال 2/3 وغیرہ لہٰذا آسمان کی طرف منہ کر کے وضو کی دعا پڑھنے والی کوئی صحیح روایت موجود نہیں۔ وضو کے بعد والی دعا آسمان کی طرف منہ اٹھائے بغیر پڑھی جائے۔

نماز تہجد کیلئے اذان دینا ثابت ہے؟

نماز تہجد کیلئے اذان دینا سنت ہے یا آثار صحابہ سے ثابت ہے اگر ثابت ہے تو کہاں تک یا کسی خاص مہینہ میں؟ وضاحت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (عبدالخالق شاکر مدرس گورنمنٹ ہائی سکول مرداد معانی ساہیوال)

ج: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (صحیح البخاری 617، صحیح مسلم 7/202-203) اس اذان کا تذکرہ چند اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کی احادیث میں بھی موجود ہے جیسا کہ بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود اور عائشہ رضی اللہ عنھما سے انس رضی اللہ عنہ سے مسند بزار اور انیسہ بنت خبیب رضی اللہ عنھا سے صحیح ابن خزیمہ، نسائی، ابن حبان، احمد اور طبرانی وغیرہ میں موجود ہے۔ ان احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فجر سے قبل اذان دینا بالکل صحیح اور درست ہے خواہ اسے کوئی بھی نام دے لیں۔ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اور جب رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے قبل از فجر اذان دینا ثابت ہو گیا تو اس کے مقابلے میں کسی کا قول حجت نہیں۔ امام ابن عبداللہ رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے ''جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے۔ تو سنت کے ہوتے ہوئے کسی کا قول حجت نہیں ہے اگر فجر سے قبل اذان دینا جائز نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ بلال رضی اللہ عنہ کو اس سے منع کر دیتے۔ (التمہید 10/61)

یہ بھی یاد رہے کہ بلال رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذانوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ سحری کا بندوبست آسانی سے ہو سکے۔ نبی ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد ایک دفعہ انس رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری لگائی۔ انہوں نے سحری کا بندوبست کیا پھر آپ نے فرمایا کسی آدمی کو تلاش کرو جو میرے ساتھ سحری کھائے پھر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو تلاش کر کے لائے۔ یہ حدیث مفصل طور پر سنن النسائی میں موجود ہے، پھر اس بات پر واضح دلالت کرتی ہے کہ اذان بلال کے بعد اتنا وقفہ ضرور ہوتا تھا جس میں سحری کا بندوبست آسانی سے کیا جا سکتا، لہٰذا رات کو اذان دینا بالکل صحیح ہے۔ خواہ اسے کوئی تہجد کی اذان کا نام دے یا سحری کا۔ واللہ اعلم۔

دعائے صحت

مولانا محمود احمد غضنفر (مولف جرنیل صحابہ) ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ اور آج کل اللہ کی رحمت سے بیماری کے دوران ہی قرآن مجید کی تفسیر لکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور اس تفسیر کو ان کے لئے توشہ آخرت بنائے۔ اسی طرح جماعت کے معروف عالم دین اور نعت گو شاعر نذیر احمد سبحانی بھی صاحب فراش ہیں۔ قارئین سے ان علماء کیلئے دعائے صحت کی اپیل ہے۔ (ادارہ)

اعتذار

سابقہ شمارے میں ایک خبر غلط فہمی اور ناموں کی مماثلت کی بنا پر شائع ہو گئی۔ تفصیلات کے مطابق فیروز وٹواں سے ابوزر زکریا کی والدہ وفات پا گئی تھیں۔ ناموں کی مماثلت کی بنا پر اس کا انتساب ابو یحییٰ زکریا زاہد کے نام سے ہو گیا، حالانکہ یہ اعلان ابوذر زکریا کی والدہ مرحومہ کا تھا نہ کہ ابو یحییٰ زکریا زاہد (جو کہ غزدہ سے ''خیر القرون'' کے عنوان سے کالم لکھتے رہے ہیں) کی والدہ کا۔ تصحیح فرمالیں (ادارہ)

19
WEDNESDAY

20
THURSDAY

21
FRIDAY

NOVEMBER

S S M T W T F S S M
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 1

15
SATURDAY

۱۱-۳-۲۰۰۴
۱۹-۱-۱۴۲۵
جلد ۳ شمارہ ۷۵

16
SUNDAY

17
MONDAY

رسول اللہ ﷺ وجہ تخلیق کائنات ہیں؟

س: کیا کسی صحیح حدیث میں یہ بات وارد ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ سے کہا ہو کہ اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو افلاک کو بھی پیدا نہ کرتا، دلائل کی رو سے واضح کریں (محمد صدیق سبزہ زار بی بلاک لاہور)

ج: مذکورہ بالا روایت کی توضیح سے قبل یہ بات یاد رہے کہ نبی کریم ﷺ سے محبت ایمان کی علامت ہے، امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری کتاب الایمان میں ایک عنوان یوں قائم کیا ہے "حب الرسول ﷺ من الایمان" رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان میں سے ہے پھر اس باب میں ابو ہریرۃ اور انس رضی اللہ عنھما سے روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی بھی شخص اتنی دیر تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، لہٰذا ایماندار ہونے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت ضروری ہے اور محبت رسول بھی شریعت کی حدود کے اندر ہو۔ آپ ﷺ کا مقام کم کرنا آپ کی تنقیص اور گستاخی ہے اور آپ کے بارے غلو سے کام لینا ممنوع ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "میری تعریف میں حد سے تجاوز نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا تھا میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں تم "عبداللہ ورسولہ" کہو یعنی مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو۔ یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر بیان کی (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء حدیث نمبر 3445، مسند احمد حدیث نمبر 154، 164، 331۔

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا اے محمد ﷺ اے ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے، اور ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے لوگو! تم تقویٰ کو لازم پکڑو تمہیں شیطان ہرگز نہ بہکائے میں محمد بن عبداللہ ہوں۔ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، اللہ کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تم مجھے میرے اس مقام سے اونچا اٹھاؤ، جس مقام پر اللہ نے مجھے رکھا ہے (مسند احمد 3/152، حدیث نمبر 12579، عمل الیوم واللیلۃ 248 موارد الظمآن 2128)

لہٰذا ہمیں ہر دو صورتوں کا لحاظ کرنا چاہئے نہ غلو و افراط سے کام لیں اور نہ ہی تنقیص و تفریط سے بلکہ قرآن و حدیث میں آپ ﷺ کی جو صفات عالیہ ذکر ہوئی ہیں انہیں ہی بیان کیا جائے، سوال میں ذکر کردہ روایت کسی بھی صحیح سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اس کے بارے یاد رہے کہ یہ قرآن حکیم کے بھی خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ذاریات 56 میں فرمایا ہے کہ میں نے جن و انس کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جبکہ مذکورہ روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جنوں و انس ہی نہیں بلکہ ساری کائنات نبی ﷺ کے سبب ہی تخلیق ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جن محدثین کرام رحمھم اللہ نے لوگوں کو من گھڑت اور وضعی روایات معلوم کروانے کے لئے کتب لکھی ہیں ان میں اس روایت کو درج کیا ہے جیسا کہ علامہ محمد طاہر پٹنی حنفی رحمہ اللہ نے تذکرۃ الموضوعات ص 86 علامہ صنعانی نے الاحادیث الموضوعۃ ص 7، الاسرار المرفوعۃ از مولانا عبدالحیٔ لکھنوی حنفی رحمہ اللہ ص 44 محدث الشام علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ 282 میں ذکر کیا ہے۔

اسی ایک لمبی روایت میں یہ موجود ہے کہ اللہ نے کہا اے محمد ﷺ تیرے نام کو میں نے اپنے نام سے ملا دیا ہے تاکہ جہاں میرا ذکر ہو تیرا بھی ذکر ہو اور دنیا اور اس میں رہنے والوں کو میں نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ میں انہیں بتاؤں کہ تیرا اکرام اور مقام میرے نزدیک کتنا ہے اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا پیدا نہ کرتا۔ یہ روایت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے۔ علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ "الموضوعات" میں اس روایت کو بیان کر کے کہتے ہیں کہ اس روایت کے من گھڑت ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اسی طرح مسند فردوس میں دیلمی کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ اگر آپ نہ ہوتے تو میں جنت کو پیدا نہ کرتا اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں جہنم پیدا نہ کرتا (کنز العمال 11/431 وغیرہ) یہ روایت بھی جعلی ہے اور من گھڑت ہے۔ ایک تو اس لئے کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے الجامع الکبیر کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ اگر کسی روایت کی نسبت مسند دیلمی کی طرف کی گئی ہو اور اس پر کوئی کلام نہ کیا گیا ہو تو یہ اس کے ضعیف ہونے کے لئے کافی ہے (مقدمہ صحیح الجامع الصغیر 1/30، 31) دوسرے اس کے موضوع ہونے کے لئے ملاحظہ ہو۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ 1/451 اور مسند دیلمی جو موضوعات وضعاف کا خزانہ ہے۔ علامہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "حافظ دیلمی صحیح و ضعیف میں تمیز کا ملکہ نہیں رکھتے تھے، اس وجہ سے ان کی کتاب میں موضوع اور واہی روایات بکثرت پائی جاتی ہیں" (بستان المحدثین)

لہٰذا ایسی کوئی بھی صحیح روایت موجود نہیں اور رسول اللہ ﷺ اپنی فضیلت اور منزلت میں ضعیف اور موضوع روایات کے محتاج نہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے ساتھ صحیح عملی محبت نصیب فرمائے۔ آمین۔

ماہ محرم الحرام کی فضیلت کی وجہ؟

س: کیا محرم الحرام کی فضیلت واقعہ کربلا کی وجہ سے ہے یا کہ اس سے قبل بھی یہ مہینہ فضیلت کا حامل تھا۔ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت کریں (محمد رفیق گجر دودھ والا سبزہ زار بی بلاک لاہور)

ج: ماہ محرم الحرام کی فضیلت سابقہ شریعتوں میں بھی موجود تھی اور ہماری شریعت میں بھی یہ مہینہ قابل احترام ہے اور واقعہ کربلا کی وجہ سے اس ماہ مبارک کو فضیلت نہیں ہے کیونکہ یہ واقعہ تو 60ھ میں رونما ہوا جبکہ دین اسلام کی تکمیل رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں ہو چکی تھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان کے بعد تمام روزوں میں سے افضل اللہ کا مہینہ محرم ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (صحیح مسلم) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی بھی دن کے روزے کی کوشش کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ اسے غیر پر فضیلت دیتے ہوں، سوائے عاشورے کے دن کے اور اس ماہ رمضان کے (صحیح البخاری 6=2005، صحیح مسلم 131/1132)۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ ایسا دن ہے کہ یہودی اور عیسائی اس کی تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں آئندہ سال تک باقی رہا تو ضرور نویں کا روزہ رکھوں گا (صحیح مسلم 133/1134) ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ محرم کے مہینے کا احترام اور عاشورہ کا روزہ یہودی اور عیسائی بھی رکھتے تھے اور یہ تعظیم سابقہ شرائع سے چلی آ رہی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی تعظیم کی ہے اور چار حرمت والے مہینے جو قرآن حکیم نے بیان کئے ہیں ان میں یہ ماہ مبارک بھی ہے۔ سورۃ توبہ آیت 36 اور اس کی تفسیر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا سال 12 ماہ کا ہوتا ہے جن میں سے چار ماہ حرمت والے ہیں، تین مسلسل ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور رجب کا مہینہ جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے (مسند احمد 5/37، رقم 20657 صحیح البخاری کتاب التفسیر 3662، صحیح مسلم) امام سخاوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "المشہور فی اسماء الایام والشھور" میں ذکر کیا ہے کہ محرم کو اس لئے محرم کہتے ہیں کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے اور ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک اس نام کی وجہ اس کی حرمت کی تاکید ہے اس لئے کہ عرب جاہلیت میں اسے بدل ڈالتے تھے ایک سال اسے حلال بنا دیتے اور ایک سال حرام (المصباح المنیر ص 566) لہٰذا یہ مہینہ شروع سے ہی قابل تعظیم چلا آ رہا ہے، اس ماہ مبارک میں کئی ایک نہ بھولنے والے واقعات رونما ہوئے ہیں جن میں سے ایک واقعہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنھما کی شہادت کا ہے۔

ہنسی مذاق میں طلاق دینا

س: اگر کوئی آدمی ہنسی اور مذاق میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے ڈالے کیا طلاق ہو جائے گی؟ (سرفراز ابو ہریرہ مسئول سلانوالی)

ج: سنجیدگی اور مذاق ہر دو صورتوں میں طلاق واقع ہو جاتی ہے خواہ زبانی کلامی دے یا لکھ کر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین چیزوں کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے، نکاح، طلاق اور رجوع (ابو داؤد 2194، ترمذی 1184، ابن ماجہ 2039)

لہٰذا ہنسی و مذاق اور ڈرامائی انداز میں طلاق دینے سے اس کا وقوع ہو جاتا ہے لہٰذا کوئی بھی شخص اس فعل شنیع کا ارتکاب نہ کرے۔

NOVEMBER
S S M T W T F   S S M
1 2 3 4 5 6 7   8 9 10 1

11 TUESDAY

۲۳-۶-۲۰۰۳
۶-۵-۱۴۲۵
جلد ۳ شمارہ ۲۲۵

12 WEDNESDAY

13 THURSDAY

14 FRIDAY

NOVEMBER

S S M T W T F S
1 2 3 4 5 6 7 8 9

کیا قرآن ایک رات میں پڑھنا جائز ہے؟

س: کیا ایک رات میں قیام کے اندر قرآن ختم کرنا شرعاً درست ہے؟ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کا کیا معمول تھا؟ صحیح احادیث کی رو سے وضاحت فرمائیں۔ (محمد افضل مریدکے)

ج: نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث کی رو سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ نے کبھی بھی ایک رات میں قرآن حکیم ختم نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ کی قرات مختلف اوقات میں مختلف ہوتی تھی، آپ کبھی زیادہ قرآن پڑھتے اور کبھی کم چند ایک احادیث ملاحظہ ہوں

حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ "میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ میں نے کہا آپ ﷺ سو آیت پر رکوع کریں گے، پھر آپ ﷺ جاری رہے، میں نے سوچا یہ سورت ایک رکعت میں پڑھیں گے، مگر آپ جاری رہے، میں نے کہا شاید یہ پڑھ کر رکوع کریں گے، پھر آپ ﷺ نے سورۃ نساء شروع کی، اسے پڑھا۔ پھر آل عمران شروع کر دی، آپ نے اسے پڑھا، آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے جب ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ تسبیح کرتے اور جب سوال والی آیت کے پاس سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ والی آیت کے پاس سے گزرتے تو پناہ پکڑتے، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا" (صحیح مسلم، نسائی، مسند احمد)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے قرات لمبی کر دی، یہاں تک کہ میں نے غلط معاملے کا ارادہ کر لیا۔ آپ سے کہا گیا، آپ نے کیا ارادہ کیا، کہنے لگے میں نے ارادہ کیا کہ بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کو چھوڑ دوں" (صحیح مسلم)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں "میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہو۔" (مسلم)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ایک مہینے میں قرآن پڑھ، میں نے کہا، میں (اس سے کم وقت میں پڑھنے کی) قوت پاتا ہوں یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا سات دنوں میں پڑھ اور اس سے زیادہ نہ کر۔" (بخاری، مسلم)

اس کے بعد نبی ﷺ نے انہیں مزید رخصت دیتے ہوئے فرمایا:

"جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اسے نہیں سمجھا" (ابوداؤد)

اس لئے رسول اللہ ﷺ خود بھی تین دنوں سے کم میں قرآن ختم نہیں کرتے تھے "نبی کریم ﷺ تین دن سے کم میں قرآن نہیں پڑھتے تھے۔" (ابن سعد، بحوالہ صفۃ صلوۃ النبی للشیخ الالبانی 120)

سنن سعید بن منصور میں بسند صحیح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا "قرآن مجید کو سات دنوں میں پڑھو اور تین سے کم میں نہ پڑھو۔" (فتح الباری 9/97)

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ ایک رات میں قرآن مجید ختم نہیں کرتے تھے۔ آپ تین راتوں سے کم میں قرآن مکمل نہیں کرتے تھے اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو بھی فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے اسے سمجھا نہیں لہٰذا مختار مذہب یہی ہے کہ تین دنوں سے کم میں قرآن نہ پڑھا جائے، فتح الباری میں ہے کہ "یہ مذہب امام احمد، امام ابوعبیدہ اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اختیار کیا ہے"

سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم میں سے کئی افراد سے تین دنوں سے کم میں قرآن پڑھنے کا ذکر کتب احادیث میں ملتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کا عمل اور حکم سب پر فائق ہے ممکن ہے ان اسلاف کو یہ معلوم نہ ہو۔

اس لئے ہمیں نبی اکرم ﷺ کے اسوہ کو سامنے رکھنا چاہیے، آپ ﷺ سے بہتر عمل کسی کا نہیں ہو سکتا ہے، اس لئے ہمارے نزدیک راجح بات یہی ہے کہ قرآن مجید کو تین دنوں سے کم میں نہ ختم کیا جائے۔

کیا بچے اگلی صف میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

س: نماز باجماعت کے دوران بچوں کو اگلی صف سے پچھلی صفوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ میرے بچے اس سلوک کی وجہ سے مسجد میں جانا چھوڑ گئے ہیں، کیا شریعت میں ایسا کرنا ضروری ہے؟ (ایک بہن، پشاور)

ج: نماز میں صف بندی کا صحیح طریق کار یہ ہے کہ امام کے قریب بالغ اور عقلمند لوگ کھڑے ہوں پھر جوان کے قریب ہوں پھر جوان کے قریب۔ اس طرح افراد کا لحاظ کرتے ہوئے کیونکہ مردوں کو امام کے قریب کھڑا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ امام کو بھولنے کی صورت میں لقمہ دے سکیں، نماز کی کیفیت یاد رکھ سکیں، امام کی نماز ٹوٹنے کی صورت میں قائم مقام بن سکیں۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کا امر فرماتے تھے کہ میرے قریب بالغ و عقلمند ہوا کریں جیسا کہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وہ لوگ جو بالغ اور عقلمند ہیں میرے قریب رہیں، پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے قریب ہیں۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ، مسلم)

یہی حدیث مسلم، ابوداؤد، ابوعوانہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، امام خطابی رحمہ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں "نبی ﷺ نے بالغ اور عقلمند افراد کو اپنے قریب ہونے کا حکم اس لئے دیا کہ وہ آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی نماز سیکھیں تاکہ امامت میں آپ ﷺ کے جانشین بن سکیں اگر آپ ﷺ کو نماز میں حدث واقع ہو جائے۔"

اگر ایک مرد اور بچے کئی ہوں تو مرد نماز پڑھائے اور بچے اس کے پیچھے کھڑے ہو جائیں جیسا کہ حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "ان کی جدہ ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا تیار کر کے دعوت کی، آپ ﷺ نے کھانا کھایا پھر فرمایا، کھڑے ہو جاؤ، تمہیں نماز پڑھاؤں، انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اٹھا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی، اس پر میری نانی نے پانی چھڑکا آپ ﷺ کھڑے ہو گئے، میں اور ایک لڑکا آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔" (بخاری، مسلم)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ

"میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا، میں ان دنوں بلوغت کے قریب تھا، اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے میں (اگلی) صف کے کچھ حصے سے گزرا اور گدھی کو میں نے چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور میں صف میں داخل ہو گیا مجھ پر کسی نے اس بات پر انکار نہیں کیا" (بخاری)

بخاری شریف کی اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ مردوں کے ساتھ صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

امام سبکی نے کہا، بچہ جب اکیلا ہو تو مردوں کے ساتھ کھڑا ہو جائے اگر بچے دو یا زیادہ ہوں تو الگ صف بنا لیں۔ (نیل الاوطار 3/208)

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب تو بالغ عقلمند افراد کو کھڑا ہونا چاہیے اور دیگر مقامات سے بچوں کو صفوں سے نکالنا نہیں چاہیے کیونکہ بچوں کو صفوں سے اگر نکال دیا جائے تو ان کی تربیت نہیں ہو سکے گی، اگر وہ صف میں آ کر کھڑے ہوں گے تو نماز کا طریق کار سیکھیں گے لیکن اگر انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر بھگا دیا جائے تو ان کی تربیت نہیں ہوگی بلکہ الٹا اثر قبول کر سکتے ہیں جیسا کہ سائلہ نے ذکر کیا ہے لہٰذا ہمیں اس بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیے۔

تحیۃ المسجد پڑھنا ضروری ہے؟

س: ہمارے درمیان آج کل یہ مسئلہ کافی اختلافی شکل اختیار کر گیا ہے کہ تحیۃ المسجد پڑھنا لازمی ہے یا کہ نہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اوقات نہی میں انہیں ادا نہ کیا جائے جیسا کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے بعد، بعض کہتے ہیں کہ اسے ہر وقت پڑھ سکتے ہیں، آپ قرآن و سنت کی رو سے ہماری صحیح رہنمائی فرمائیں۔ (محمد اسلم، کھیوڑہ)

ج: اس مسئلہ میں ہمارے نزدیک صحیح ترین بات یہ ہے کہ تحیۃ المسجد کسی وقت بھی ادا کر سکتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا حکم عام ہے جیسا کہ سیدنا ابوقتادہ السلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے قبل دو رکعتیں ادا کرے۔" (موطا، بخاری، مسلم، ترمذی)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ "میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے میں بھی جا کر بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تجھے بیٹھنے سے قبل دو رکعتیں پڑھنے میں کیا چیز مانع ہوئی؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص داخل ہو تو اتنی دیر تک نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعتیں ادا کر لے۔" (صحیح مسلم، مسند احمد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان دو رکعتوں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جمعہ والے دن دوران خطبہ کسی شخص کو بولنے کی اجازت نہیں جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

"جب تم نے جمعہ والے دن امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہا چپ ہو جاؤ تو تم نے بیکار بات کی۔" (موطا، مسلم، بخاری)

لیکن دوران خطبہ اگر کوئی شخص بغیر دو رکعت ادا کئے بیٹھے تو اسے بھی اس دوران دو رکعت ادا کرنے کا حکم ہے جیسا کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "ایک آدمی جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں ادا کرو۔" (بخاری، مسلم، احمد) ان احادیث صحیحہ صریحہ سے معلوم ہوا کہ جب بھی کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو اسے دو رکعتیں پڑھے بغیر بیٹھنا نہیں چاہیے۔

OCTOBER '9

Bankers

11
SATURDAY

12
SUNDAY

13
MONDAY

قرآن کریم کو اغلاط سے بچانے کے لئے

چند گزارشات اور تجاویز

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

قرآن کریم کو کتابت اور طباعت کی اغلاط سے پاک رکھنے کے لئے عملی تجاویز پیش کرنے سے قبل چند باتوں کی وضاحت ضروری ہے:

☆ فتنہ اغلاط کے خلاف تقریباً تین سال قبل بھی ''ضرب مؤمن'' ہی کے ذریعے آواز اٹھائی گئی تھی جس کے نتیجے میں مسلمانوں میں تشویش کی ایک لہر اٹھی تھی اور ایوانِ بالا میں بھی اس کی گونج سنائی دی تھی۔ اس وقت کے وزیر مذہبی امور نے اسمبلی کے فلور پر یقین دہانی بھی کرائی تھی کہ غلط قرآن شائع کرنے والے ناشرین کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے اور آیندہ اس قسم کے مجرموں کو تین سال قید کی سزا دی جائے گی لیکن قرآن کریم کے چالیس نسخوں میں ۵۴۰۰ سے زائد اور اسلامی کتابوں میں نقل کی جانے والی آیات میں ہزاروں اغلاط کی نشاندہی کرنے والے محترم مفتی محمد ابراہیم صاحب زید مجدہ نے اسی وقت فرما دیا تھا کہ وزیر مذہبی امور نے جس سزا کا اعلان کیا ہے ہماری ناقص رائے میں یہ سزا اس سنگین مسئلہ کا کوئی پائیدار اور حتمی حل نہیں اس لئے کہ یہ قانون کوئی نیا قانون نہیں بلکہ بہت پہلے سے چلا آرہا ہے، چنانچہ کوثر نیازی مرحوم کی تحریک پر بھٹو دور میں ہی یہ قانون پاس ہوچکا تھا کہ قرآن غلط شائع کرنا قابلِ تعزیر جرم ہے اور اس قانون کی رو سے بعض غیر محتاط ناشروں کو سزائیں بھی دی جاچکی ہیں، لیکن نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ قانون پاس ہونے کے باوجود اس قسم کے قرآن مسلسل شائع ہوتے رہے۔ اصل چیز قانون نہیں بلکہ اس قانون پر خلوص کے ساتھ عمل اصل چیز ہے اور ملک عزیز میں ہر چھوٹے اور بڑے کے ہاتھوں جس طرح قانون کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں وہ کسی سے بھی مخفی نہیں۔ پچھلے دنوں جب حکومت سرحد نے شراب نوشی اور گاڑیوں میں ریکارڈنگ پر پابندی لگا کر اپنے اسلامی منشور پر عملدرآمد کا مبارک آغاز کیا تو غیر ملکی ذرائع ابلاغ تک نے اس کی اہمیت اور افادیت پر پانی پھیرنے کے لئے یہ واویلا شروع کردیا کہ یہ کون سا نیا کارنامہ ہے؟ یہ پابندی تو بہت پہلے سے چلی آرہی ہے۔ یہ تسلیم کرنے کی جرأت کسی کو بھی نہ ہوئی کہ اس پابندی پر پورے ملک کے کسی ایک شہر میں اور کسی ایک شاہراہ پر بھی عمل نہیں ہورہا تھا اور کتابی قانون کو عملی قانون بنانے کی سعادت صرف حکومت سرحد کو حاصل ہوئی ہے۔ یہی حال اغلاط سے مبرا قرآن شائع کرنے کے آرڈیننس کا ہے جس کا اجراء اور نفاذ تو ہوچکا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کیا جارہا، اگر کوئی کمپنی یا مکتبہ گرفت میں بھی آتا ہے تو وہ یہ کہہ کر اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے لیتا ہے کہ ہم نے کتابت کروا کر حکومت کے مقرر کردہ پروف ریڈروں سے باقاعدہ تصدیق کروائی تھی، ان کی تصدیق کے باوجود اگر غلطیاں باقی ہیں تو یہ پورا فرد اور کمپنی کے خلاف نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص اور ادارے کے خلاف ہے جن کے تغافل یا غفلت کی وجہ سے بعض مصاحف کتابت وطباعت کی اغلاط سے اٹ گئے ہیں۔ خدارا ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ وہ لوگ واقعی قابلِ معافی ہیں جن کے مطبوعہ نسخوں میں اغلاط کی تعداد سینکڑوں سے بھی متجاوز ہے؟ اگر آپ کے دل میں ایمان کا نور اور قرآن کی محبت باقی ہے تو آپ بلاتوقف یہ جواب دیں گے کہ نہیں ہرگز نہیں، انہوں نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے ان کے سامنے باعزت راستہ یہی ہے کہ وہ برملا اپنی غلطی کا اقرار کریں اور آیندہ کے لئے کسی ایسی صورت پر متفق ہوجائیں جس پر عمل پیرا ہونے سے ہمیشہ کے لئے قرآن کریم کی کتابت وطباعت میں اغلاط کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ ہماری ناقص سوچ کے مطابق وہ صورت یہ ہے کہ پہلے مرحلے میں پورے ملک سے چند منتخب، متدین اور مستند علماء کرام کی ایک جماعت سرکاری سطح پر تشکیل دی جائے اور انہیں یہ ذمہ داری سونپی جائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ایک سال کے اندر تمام کمپنیوں کے مطبوعہ نسخوں کا دقتِ نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد چند معیاری نسخے منتخب کرکے ان کی امکانی حد تک صحیح کردیں، پھر حکومت ان نسخوں کا ''حق طباعت'' ان کے ناشرین سے خرید کر مشتہر کردے کہ

(اس کا بقیہ اگلے صفحہ پر)

☆ یہاں ایک اور بات کی وضاحت بھی ضروری ہے وہ یہ کہ ''ضربِ مؤمن'' میں اس مضمون کی اشاعت کے بعد بعض حساس مسلمانوں نے ہم سے رابطہ کرکے سوال کیا کہ کیا ہر کمپنی کے مطبوعہ مصاحف میں غلطیاں پائی جاتی ہیں؟ تو ایسے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اطمینان رکھیں۔ الحمدللہ! قرآن کریم شائع کرنے والی مشہور کمپنیوں کے مصاحف میں کوئی غلطی نہیں ہے اور وہ اس سلسلے میں کافی ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس جرم کا زیادہ تر ارتکاب ان کمپنیوں نے کیا ہے جو طباعتِ قرآن میں زیادہ شہرت نہیں رکھتیں چونکہ تصحیح قرآن کی اس تحریک سے ہمارا مقصد کسی مکتبہ کی تذلیل اور کسی کی تشہیر نہیں ہے اس لئے ہم کسی کا بھی نام لینے سے گریز کررہے ہیں۔ ہمارا مقصد تو صرف یہ ہے کہ کوئی ایسی صورت اختیار کی جائے کہ عوام کو اغلاط سے سو فیصد مبرا اور ارزاں قرآن کریم میسر آسکیں۔

☆ ''ضربِ مؤمن'' ہی میں جب مختلف کمپنیوں کے مطبوعہ مصاحف کی اغلاط کی نشاندہی کی گئی تو روزنامہ ''نوائے وقت'' کی طرف سے لاہور میں انجمن ناشرانِ قرآن کے صدر اور بعض دیگر ارکان کو ایوانِ وقت میں اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی تو انہوں نے فرمایا: ''کتابت سے لے کر طباعت تک ہر نسخہ، تصحیح کے کئی مراحل سے گزارا جاتا ہے، اس عمل کے بعد اگر کوئی غلطی رہ بھی جائے تو اس کی نوعیت محض یہ ہوتی ہے کہ کہیں زیر،

غلط	صحیح	حوالہ
قَالُوْا اَفْرِغْ	قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ	۲-۲۵۰
ذٰلِكَ خِزْیٌ	ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ	۵-۳۳
وَقَالَ ارْكَبُوْا بِسْمِ اللّٰهِ	وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ	۱۱-۴۱
وَعَمِلَ صَالِحًا	وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا	۲۵-۷۰
قَالَ اِنِّیْ لَكُمْ	قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ	۷۱-۲
قَالَ ابْنَ اُمَّ الْقَوْمَ	قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ	۷-۱۵۰
لَا يَلْبَثُوْنَ	لَا يَلْبَثُوْنَ	۱۷-۷۶
عَنْهُمْ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	۱۸-۲۸
وَاَظُنُّ السَّاعَةَ	وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ	۱۸-۳۶
وَمَا جَعَلْنَا السَّمَآءَ	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ	۲۱-۱۶
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا	كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	۳۰-۱۶
اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ اٰمَنُوْا	اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	۳۸-۲۸
اَوْ اَرَانِیْ	اَوْ اَرَادَنِیْ	۳۹-۳۸
وَاِنْ تُصِبْكُمْ مُّصِيْبَةٌ	وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ	۳-۱۲۰
وَلَآ اَوْلَادُهُمْ	وَاَوْلَادُهُمْ	۹-۸۵
اِنَّ كَلَّآ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ	كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ	۸۳-۱۸
اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَكَنُوْدٌ لَشَهِيْدٌ ۝	اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝	۱۰۰-۶

یہ ہزاروں اغلاط میں سے نمونہ کی کچھ غلطیاں ہم نے درج کردیں، ناظرین ان کو غور سے دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ ان میں ایک غلطی بھی ایسی ہے جسے طباعت کی غلطی یا کاتب کی معمولی فروگذاشت قرار دیا جائے؟

OCTOBER

S	S	M	T	W	T	F
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24

7
TUESDAY

8
WEDNESDAY

9
THURSDAY

"قرآن کی فریاد" نامی کتاب کے دو صفحے جو قرآن کریم کی حق ناشناسی کی فریاد کر رہے ہیں۔ کیا ارباب اختیار اس پر کان دھریں گے؟؟؟

جرم ان پروف ریڈروں کے کھاتہ میں جاتا ہے بلکہ ان میں سے بعض واضح طور پر یہ بھی کہتے ہیں کہ ان پروف ریڈر

قرآن مجید اور پاروں میں اغلاط کا یہ سیلاب دیکھ کر بندہ کو خیال آیا کہ اسی نقطہ نظر سے دوسری دینی کتب کا بھی سرسری جائزہ لیا جائے جن میں موقع بموقع قرآنی آیات درج کی جاتی ہیں کہ ان کی تصحیح کا کیا حال ہے؟ چنانچہ مواعظ و خطبات کی ایک کتاب اٹھا کر دیکھنا شروع کی تو چند صفحات میں ہی دسیوں اغلاط دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ غلطیاں بھی صرف زیر زبر کی نہیں بلکہ ایسی فاش قسم کی جن میں قرآن کے حروف کہیں گھٹا کر کہیں بڑھا کر الفاظ کی شکل و ہیئت بدل دی گئی۔ اغلاط کا نمونہ ملاحظہ ہو:

علیه ویتوکل المتوکلون — علیه یتوکل المتوکلون (۳۹-۳۸)
ایاك نعیدو ایاك نستعین — ایاك نعبد و ایاك نستعین
کل امن باللہ ملٰٓئکته — کل امن باللہ وملٰٓئکته (۲-۲۸۵)
فکتوی بها جباههم — فتکوٰی بها جباههم (۹-۳۵)
هذا ما کنزتم — هذا ما کنزتم (۹-۳۵)
والعٰلمین علیها — والعٰملین علیها (۹-۶۰)
هو سمکم المسلیمن — هو سمّٰکم المسلمین (۲۲-۷۸)
وانکم الینا ترجعون — وانّکم الینا لا ترجعون (۲۳-۱۱۵)

چونکہ کتاب میں ہر جگہ آیات بلا اعراب نقل کی گئی ہیں اس لئے ہم نے بھی بلا اعراب نقل کردی ہیں۔

یہ چند آیات بطور نمونہ مشتے از خروارے نقل کر دی گئیں، ورنہ پوری کتاب میں اس قسم کی درجنوں اغلاط موجود ہیں جبکہ اغلاط کی اصل تعداد سینکڑوں میں ہے۔ بظاہر یوں لگتا ہے کہ ناشر نے کمپوزنگ کے بعد نظر ثانی کی زحمت ہی نہیں کی ورنہ ایسی فحش غلطیاں تو دور سے بھی نظر آجاتی ہیں۔ اسی طرح مزید چند کتابوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو ان میں بھی اغلاط کا سیلاب نظر آیا، اگر ان اغلاط پر مستقل کام کیا جائے تو اس کے لئے کئی ضخیم جلدیں درکار ہوں گی اس لئے اغلاط کی تفصیل میں پڑنے کے بجائے ہم ان کی روک تھام کے لئے چند تجاویز پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

صاحبان میں اکثر و بیشتر نااہل لوگ تعلقات یا سفارشات کی بنیاد پر شامل کر لئے گئے تھے اور یہ اغلاط انہی کی نااہلی کی وجہ سے رہ جاتی ہیں۔ اب فرمایئے کہ یہ تین سال کی قید کی سزا کسے دی جائے؟ ناشر کو یا پروف ریڈر کو...؟ علاوہ ازیں شہروں اور دیہاتوں میں پھیلے ہوئے ہزاروں نسخے پڑھنا بھی کارے دارد ہے اور اگر بالفرض انہیں پڑھ بھی لیا جائے تو غلطیوں کا انکشاف ہونے سے قبل سالہا سال تک ان پر جو غلط سلط تلاوت ہوتی رہی اس کا وبال کس کے سر آئے گا؟

زبر، پیش یا کوئی جزم یا کوئی اشارہ غلط ہوجائے یا طباعت میں نہ آسکے، اس کی وجہ محض پروف ریڈنگ کی غلطی نہیں ہوتی، بعض اوقات کتابت یا کمپوزنگ میں کوئی لفظ کمزور بنتا ہے جو طباعت میں آ کر چھپ نہیں پاتا اس میں کسی کی دانستہ غلطی نہیں ہوتی...... ہمارے بعض سادہ لوح مسلمان اسکینڈل بازی اور جھوٹ کے پرستار اخبار والوں کے ہاتھ چڑھ جاتے ہیں اور اپنے بھائیوں کی نادانستہ غلطیوں کو ایک فتنہ کی شکل دے کر اچھالتے ہیں جو کہ بذاتِ خود ایک غیر شریفانہ رویہ ہے"...... لیکن جو غلطیاں ہمارے پیش نظر ہیں وہ طباعت یا پرنٹنگ کی غلطیاں ہرگز نہیں ہیں بلکہ واضح طور پر کتابت اور پروف ریڈنگ کی غلطیاں ہیں اس لئے ناشرانِ قرآن کو عذر لنگ پیش کرنے کی بجائے ان غلطیوں کو تسلیم کرتے ہوئے ان حضرات کے خلاف آواز اٹھانے میں ہمارا ہمنوا ہونا چاہئے جنہوں نے اشاعتِ قرآن جیسے مقدس کام کو اپنی غفلت اور سہل پسندی کی بھینٹ چڑھا دیا ہے۔ یوں بھی ان حضرات کو یہ سوچنا چاہئے کہ ہماری یہ آواز اور تحریک مخصوص

آئندہ ملک بھر میں جو کمپنی قرآن کی اشاعت کرنا چاہے وہ صرف انہی نسخوں کا عکس لے کر شائع کرے کسی بھی کمپنی کو نئی کتابت کے ساتھ قرآن کریم کی طباعت کی اجازت نہ دی جائے۔ اس طرح ایک تو ہر کسی کو غلطیوں سے مبرا مصحف پر تلاوت کی سعادت حاصل ہوگی۔ علاوہ ازیں قرآن کریم کی قیمتوں میں بھی نمایاں کمی واقع ہوگی ورنہ اب تو صورت حال یہ ہے کہ مطبوعہ مصاحف کی قیمتیں آسمانوں سے باتیں کر رہی ہیں اور ہر کمپنی اپنی کتابت وغیرہ کا ڈھنڈورا پیٹ کر من مانی قیمت غریب مسلمانوں سے وصول کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں سعودیہ کی مثال سامنے رکھنی چاہئے وہاں کا مطبوعہ قرآن کریم بلا مبالغہ کروڑوں کی تعداد میں دنیا بھر میں تقسیم ہوتا ہے، اس کے سائز، جلد اور کاغذ میں تو فرق ہوسکتا ہے لیکن وہاں کی حکومت نے کتابت ایک ہی رکھی ہے اس میں کوئی فرق نہیں، پاکستان اور ہندوستان کے باشندوں کے لئے سعودی حکومت نے تاج کمپنی سے کتابت خرید کر الگ سے قرآن کریم طبع کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ حج کے موقع پر حجاج کرام میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اگر پاکستان میں بھی اس کی تقلید کرلی جائے تو اس فتنہ اغلاط کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں متحدہ مجلس عمل کے ممبرانِ اسمبلی نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں اگر وہ ایوانِ بالا میں یہ آواز اٹھائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ دوسرے اراکین بھی ان کی ہمنوائی نہ کریں کیونکہ قرآن کریم تو سب کا ایک ہی ہے چاہے وہ پی پی پی کے لوگ ہوں یا مسلم لیگ کے۔

قرآن کریم کے علاوہ ان تمام کتابوں پر بھی گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے جن میں آیات نقل کی جاتی ہیں کیونکہ سرسری نظر سے دیکھنے پر ہی کئی کتابوں میں بھی قرآنی آیات میں بے تحاشہ اغلاط دکھائی دی ہیں۔ خدا کرے کہ یہ مضمون ناشرانِ قرآن کے ساتھ ساتھ اسلامی کتب شائع کرنے والے حضرات کی نظر سے بھی گزر جائے اور وہ کتاب اللہ کے بارے میں سرزد ہونے والی ایک نمایاں کوتاہی کے ازالہ اور سدباب کے لئے تیار ہوجائیں۔

مسجد شیخین: یہ اس جگہ قائم کی گئی ہے جہاں غزوۂ احد میں شریک اسلامی لشکر کا معاینہ ہوا تھا اور مسلمان بچوں سے شوقِ جہاد کا ایسا مظاہرہ دیکھنے میں آیا جو یادگار رہے گا۔ شیخین بوڑھا اور بڑھیا کو کہتے تھے، یہاں راستے کے دائیں اور بائیں طرف دو چھوٹے قلعے تھے جو ایک بوڑھے اور بڑھیا سے منسوب تھے۔

احد پہاڑ میں وہ غار جہاں روایات کے مطابق رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثاروں کے ساتھ کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا۔

زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھی سوار مل کر اس بات میں ایک سے زیادہ مرتبہ کامیاب رہے کہ دشمن کے رسالے (سواروں کا دستہ) کو جبل رماۃ کے مشرق سے میدان میں گھسنے اور مسلمانوں کے عقب میں جا پڑنے سے روکیں۔ البتہ جنگ کے دوسرے مرحلے میں ان لوگوں کے جگہ چھوڑ دینے کے اور مال غنیمت جمع کرنے کیلئے چل پڑا، اور وہاں صرف ان کا امیر اور سات آٹھ تیر انداز باقی رہ گئے، یہ معدودے چند مسلمان خالد بن ولید کے رسالے کے اچانک حملے کو نہ روک سکتے تھے چنانچہ سب شہید یا زخمی ہوگئے، پھر جب قریش کے سواروں نے مسلمانوں پر اچانک پیچھے سے حملہ کیا تو یہ پلٹے اور تعاقب چھوڑ کر نہ اسلام پر سے نثار ہوئی۔ ان میں سب سے ممتاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ آمنے سامنے کے مقابلے میں نہیں بلکہ بے خبری میں چھوٹا نیزہ لگنے سے جاں بحق ہوئے۔ ان کی شہادت اس بناء پر بھی دردناک تھی کہ نہ صرف ان کے ناک کان کاٹے گئے بلکہ ان کا سینہ چیر کر جگر منسلکہ تصویر) یہ اتنا وسیع ہے کہ اس کی ہموار سطح پر ایک آدمی آرام سے لیٹ سکتا ہے اور کئی آدمی اس کے پاس بیٹھ سکتے ہیں۔ ادھر آدمیوں کا کچھ جھرمٹ دیکھ کر دشمن کی ایک ٹکڑی نے ایک بار دھاوا کیا تھا، لیکن مسلمان تعداد میں کافی اور بلند و محفوظ مقام پر تھے، انہوں نے تیر اور پتھر مار مار کر دشمنوں کو بھگا دیا۔

(جاری ہے)

مفتی ابو لبابہ شاہ منصور

غزوۂ احد کی جغرافیائی و عسکری تجزیہ نگاری

ماہ شوال میں برپا ہونے والا معرکہ ایک نئے پہلو سے



احد کا میدانِ جنگ، ایک تقریبی اندازے کے مطابق۔

دو بوڑھوں کی گڑھی:

شہر کے باہر مدینے اور جبل احد کے بیچ میں شیخین (دو بوڑھے میاں بیوی) نامی گڑھیوں (گڑھی بمعنی چھوٹا قلعہ) کے پاس مجاہدین کا معاینہ ہوا۔ شیخین کے ٹیلے جہاں رضا کاروں کا اجتماع اور معاینہ ہوا تھا، وہاں بعد میں مسجد شیخین تعمیر کردی گئی۔ ۱۹۲۶ء میں اس کی چھت پر دو برجیاں تھیں جو اسے آس پاس کی مسجدوں سے ممتاز کرتی ہے، اب جدید تعمیر ہو چکی ہے۔ (دیکھیے تازہ ترین تصویر) کمسن بچے واپس کردیئے گئے۔ اب سب ملا کر سات سو مسلمان تھے، جن میں صرف ایک سو کے جسم پر زرہیں تھیں۔ گھوڑے صرف دو یا تین تھے۔ رات بھر پچاس جوان حفاظت کے لئے اسلامی پڑاؤ کے گرد گشت کرتے رہے۔ صبح سویرے آگے بڑھ کر باغوں، کھیتوں وغیرہ میں سے ہوتے ہوئے، کوہ احد کے نیم مدوّر میدان کے اندر پڑاؤ ڈالا گیا، جس سے محفوظ تر مقام وہاں نہیں پایا جاتا۔ بدر ہی کی طرح احد میں بھی فوج کی صفوں کو اس انداز میں مرتب کیا گیا کہ تعداد کی کمی کی تلافی ہو جائے۔ جبل احد کے مشرقی دامن کو پشت پر رکھا گیا کہ پشت اور دایاں بازو محفوظ رہے اور طلوع ہونے والا سورج آنکھوں کے سامنے نہ رہے۔ جبل رماۃ (تیراندازوں والی پہاڑی) پر پچاس تیرانداز مامور کیے گئے کہ وہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کے چند سواروں کے ساتھ مل کر کام کریں اور بائیں راستے سے دشمن کے دھاوے کو روکتے رہیں۔ میدان جنگ کے لئے اس جگہ کا انتخاب اور مجاہدین کی یہ تشکیل اس قدر مکمل ہے کہ ماہرین فنون حرب جو موقع کا مشاہدہ کر چکے ہیں، کا کہنا ہے کہ اس سے بہتر اور ترتیب ہو ہی نہیں سکتی چاہے ماہرین کی جماعت اس پر مامور کردی جائے۔

پیش بندی:

جب صبح دشمن زغابہ سے احد کی طرف چلا تو اس نے اپنے سواروں کا ایک حصہ خالد بن ولید کی قیادت میں الگ کردیا۔ بعض عسکری مؤرخین محل وقوع کے مشاہدے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ دستہ عام قریشی فوج کے ساتھ ساتھ نہیں آیا بلکہ احد کی پشت پر سے پورے پہاڑ کا چکر کھا کر مسلمانوں کی بے خبری میں ان کے پیچھے جا پہنچنے پر مامور تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عسکری فراست نے اس کی پیش بندی کا انتظام پہلے ہی کر رکھا تھا۔ جبل رماۃ کے مسلمان تیرانداز اور حضرت باعث حملہ آوروں کو راستہ مل گیا۔ دشمن کے ساتھ بہت سی عورتیں تھیں جو دف بجا کر اور مقتولین بدر کے مرثیے گا گا کر مشرک جنگجوؤں کو برانگیختہ کر رہی تھیں۔

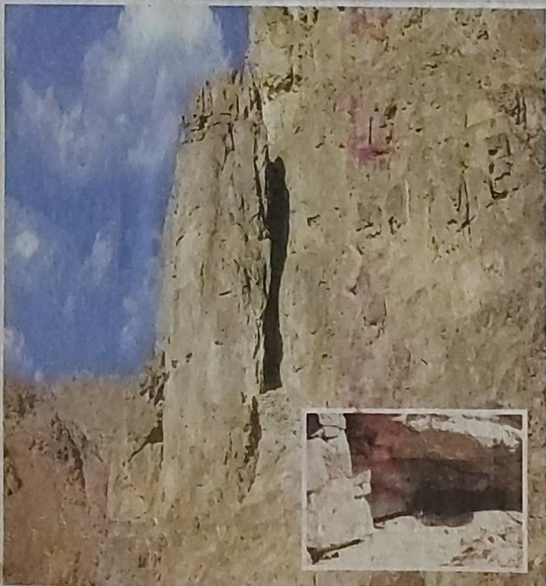
جنگ کا دوسرا راؤنڈ:

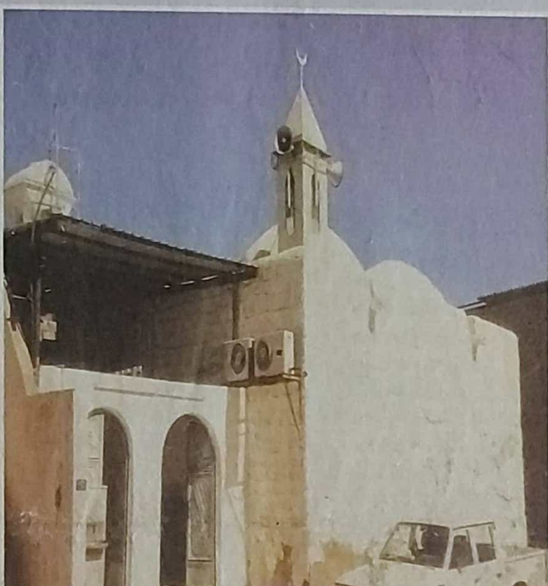
حسب معمول انفرادی مقابلوں کے بعد ابتدائی تصادم ہوا تو قریش اپنی سہ گنا سے زیادہ تعداد کے باوجود مجاہدین کے ہلّے کو نہ روک سکے، پسپا ہو گئے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان کو گرفتار کرنے اور ان کے پڑاؤ پر قبضے کے لئے مجاہد تعاقب میں دوڑنے لگے تو جبل رماۃ کے محافظ دستے نے وہ غلطی کی جس سے جنگ کا دوسرا راؤنڈ شروع ہوتا ہے۔ یہ دستہ اپنے امیر کی شدید ممانعت کے باوجود بھی پہاڑی سے اتر کر مفرورین کا تعاقب دیا۔ اس پر مفرور قریشی لشکر بھی تھما اور پلٹ کر دوبارہ حملہ کیا۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر پھیل گئی حالانکہ آپ صرف زخمی ہوئے تھے۔ دشمن کی سنگباری سے زرہ کی کڑیاں چہرہ مبارک میں گھس گئیں اور سامنے کے دانت شہید ہو گئے تھے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال عالی حوصلگی سے وہ مشہور دعا کی تھی ”خدایا! میری قوم کو ہدایت دے کہ وہ جانتی نہیں۔“ شہادت کی افواہ پر مسلمانوں کا حوصلہ متاثر ہوا اور جنگی ولولہ سرد پڑ گیا۔

کچھ مسلمان گھبراہٹ میں مقررہ شعار (جنگی کوڈ ورڈ) کا نعرہ لگانا بھول گئے اور اس طرح سے اپنوں ہی کے ہاتھوں غلط فہمی میں شہید ہوئے اور ایک تعداد دشمن کے نرغے میں آ کر چبا ڈالا گیا۔ صحیح بخاری کے مطابق ۷۰ مسلمان شہید ہوئے۔ اپنے قیدیوں کو چھڑانے، اپنے لٹے ہوئے مال کو واپس لینے، نیز کئی مجاہدین کو شہید کرنے کے بعد قریش نے خیال کیا کہ ان کا مقصد حاصل ہو گیا۔ ان کے سالار لشکر نے ساتھیوں کو حکم دیا کہ اسباب باندھ کر مکے واپس ہو جائیں۔

بے مثال ثابت قدمی:

عام افراتفری کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت نے بے مثال ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اپنی جان پر کھیل کر کی۔ رفتہ رفتہ اور مسلمان بھی اکٹھے ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غار میں جو احد کے شمال مشرق میں خاصی بلندی پر ہے، تشریف لے گئے۔ (دیکھیے





SEP / OCT '97

30
TUESDAY

24 تا یکم جمادی الثانی 1424
25 تا 31 جولائی 2003
جلد شمارہ 24

1
WEDNESDAY

2
THURSDAY

3
FRIDAY

OCTOBER
SSMTWTF SSMT
123 4567

قرآن و سنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

آپریشن کے ذریعہ جنس تبدیل کرنا

س: ایک آدمی کی تین بچیاں ہیں اور وہ بذریعہ آپریشن ایک بچی کی جنس تبدیل کروا کے اسے لڑکا بنانا چاہتا ہے، اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ واضح کریں۔

(طاہر اسلام آباد)

ج: اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو فطرت پر پیدا کیا ہے وہ جسے چاہتا ہے لڑکا پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکی پیدا کرتا ہے اور رحم مادر میں جیسے چاہے تصویر بناتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

''وہی ہے جو رحم مادر میں تمہاری تصویر بناتا ہے جسے چاہتا ہے اسکے سوائے کوئی معبود برحق نہیں زبردست حکمت والا ہے'' (آل عمران 6) اور فطرت کو بدلنا شیطانی امور میں سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے'' شیطان کو اللہ نے لعنت کی اور اس نے کہا میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ ضرور بنالوں گا اور انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور انہیں حکم کروں گا وہ چوپاؤں کے کان کاٹیں گے اور انہیں ضرور حکم دوں گا وہ اللہ کی تخلیق کو بدلیں گے اور جو شیطان کو دوست بنائے گا اللہ کے سوا اس نے واضح نقصان اٹھایا (النساء 119)

پس معلوم ہوا کہ اللہ کی تخلیق وفطرت کو بدلنا شیطانی کام ہے اور شیطان کا پیروکار ضرور خسارہ ونقصان اٹھاتا ہے۔

لہٰذا ایسا امر اختیار کرنا جو فطرت انسانی کے خلاف ہو جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کتاب وسنت پر عمل کی توفیق بخشے (آمین)

نکاح ہوا تو اسے طلاق

س: اگر کوئی شخص شادی سے قبل کہہ دے کہ فلاں عورت سے اگر میری شادی ہوئی تو اسے طلاق، کیا اس طرح طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ (عبیداللہ سرگودھا)

ج: اس طرح کہہ دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی یہی بات راجح ہے اور کتاب وسنت کے دلائل اس کی تائید کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے'' اے ایمان والو! جب تم ایماندار عورتوں سے نکاح کرو پھر طلاق دے دو ان کو چھونے سے قبل تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو (احزاب 49)

شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی اپنی تفسیر ''تیسیر الکریم الرحمٰن'' میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ'' اس آیت سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ طلاق نکاح کے بعد ہی واقع ہوتی ہے اگر عورت کو نکاح سے پہلے طلاق دے ڈالے یا طلاق کو نکاح پر معلق کر دے تو واقع نہیں ہوتی کیونکہ اللہ نے اس آیت میں طلاق نکاح کے بعد رکھی ہے تو اس آیت نے اس بات پر دلالت کی کہ نکاح سے پہلے اس کا کوئی محل نہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اگر کسی شخص نے نکاح سے پہلے یہ کہا ہو کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا اس عورت پر طلاق نہیں ہوگی کیونکہ اللہ عزوجل نے طلاق کو نکاح کے بعد فرمایا ہے پس نکاح سے پہلے کی طلاق کوئی چیز نہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد و ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن آدم جس کا مالک نہ ہو اس میں طلاق نہیں لہٰذا ایسی طلاق کا وقوع نہیں ہوتا۔

سودی رقم سے مکان تعمیر کرنا

س: میں ایک بیوہ ہوں میرے پاس آٹھ مرلے کا خالی پلاٹ ہے، کرایہ کا مکان عدم ادائیگی کی وجہ سے گورنمنٹ نے قرقی کا نوٹس دے دیا ہے اس صورت میں کیا HBFC سے سودی قرضہ برائے تعمیر مکان لے سکتی ہوں، قرآن وحدیث کی روشنی میں امکانی صورتحال واضح کریں۔

(مسز نگہت زادہ گورنمنٹ کالج شاد باغ)

ج: صورت مسئولہ میں سودی قرضہ لے کر مکان تعمیر نہیں کرنا چاہئے، سود ایک بہت بڑی لعنت ہے۔ قرآن حکیم نے اسے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ قرار دیا ہے۔ سود کھانا، کھلانا لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ سود کھانے والا سود کھلانے والا، سود لکھنے والا اور سود کے گواہ لعنتی ہیں اور یہ سب لعنت میں برابر ہیں۔ ابن ماجہ وغیرہ کی ایک حدیث کے مطابق سود کا ایک درہم کھانا ماں کے ساتھ بدکاری کے برابر ہے۔ حرام چیز ایسے شخص کے لئے حلال ہوتی ہے جس کی جان نکل رہی ہو اور کھانے کے لئے اسے کچھ نہ ملے اور پھر حرام صرف اسے اتنا دیا جائے جس سے جان بچ جائے۔ ایسی ضرورت سے زائد دینا بھی حلال نہیں۔ لوگوں نے عمارات کی تعمیر اور لاکھوں کے کاروبار میں کچھ نقصان کو مجبوری بنا دیا ہے اور اس پر سودی قرضے لینے شروع کر دیئے ہیں حالانکہ یہ شرعی طور پر اضطرار کی کیفیت نہیں بنتی لہٰذا مسلمان مرد ہو یا عورت اسے سود سے ہر ممکن طور پر بچنا ہوگا۔

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا

س: کیا مرد حضرات اپنی شلوار، چادر، تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھ سکتے ہیں، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ تکبر کی نیت سے ایسا کریں تو ناجائز ہے تکبر کی نیت نہ ہو تو پھر جائز ہے اس کی شرعی حقیقت کیا ہے؟ خود رسول کریم ﷺ کی چادر کہاں تک ہوتی تھی، کتاب وسنت کی رو سے واضح فرمائیں۔ (عبیداللہ طاہر فاروقہ سرگودھا)

ج: یاد رہے مسلم آدمی پر رسول مکرم ﷺ کی اطاعت و اتباع فرض ہے، آپ ﷺ ہمارے لئے مکمل اسوۂ حسنہ ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ہر مسئلہ میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے، آپ ﷺ کی حدیث وسنت پر غور وخوض سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ مرد کو ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے کی اجازت نہیں ہے اگر تکبر کی نیت سے لٹکائے گا تو گناہ کبیرہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ایسے آدمی کی طرف نظر نہیں کرے گا۔ ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جو آدمی تکبر کرتے ہوئے اپنی چادر لٹکائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا (صحیح البخاری 5784، 5788) صحیح مسلم (2085، 2087) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ ایک آدمی اپنی چادر تکبر کرتے ہوئے لٹکائے ہوئے تھا، اسے زمین میں دھنسا دیا گیا وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ (صحیح البخاری 3485) سنن النسائی 5326 مسند احمد 66/2)

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ متکبر ہو کر چادر لٹکانا کبیرہ گناہ جس کی پاداش میں ایک شخص کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت والے دن بھی حق تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا، رہا تکبر کے بغیر تو وہ بھی مسلم ومومن کے لئے روا نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا'' چادر کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا، آگ میں ہوگا۔ (صحیح البخاری 5787 سنن النسائی 5330 سنن ابن ماجہ 3573 مسند احمد 28/461)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا'' مومن کی چادر نصف پنڈلیوں تک ہے، ٹخنوں اور پنڈلی کے درمیان میں کوئی گناہ نہیں جو اس سے نیچے ہوگا وہ آگ میں ہوگا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائیں۔ اور جو آدمی تکبر کرتے ہوئے اپنی چادر لٹکائے گا قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا (سنن ابی داؤد 4093) سنن ابن ماجہ 3073)

اس حدیث نے تو مومن کی چادر کا تعین کر دیا ہے کہ نصف پنڈلی تک ہو اور ٹخنے اور پنڈلی کے درمیان رخصت ہے اور اگر چادر کے لٹکانے کے ساتھ تکبر بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نظر رحمت نہیں کرے گا۔ اور خود رسول محترم ﷺ کی اپنی چادر نصف پنڈلی تک ہوتی تھی (شمائل ترمذی)۔

عورت کو شریعت میں حکم ہے کہ وہ اپنا کپڑا نیچے لٹکائے تاکہ اس کا پاؤں چھپ جائے کھلا نہ رہے۔ ملاحظہ ہو (سنن ابی داؤد، سنن ترمذی 1731)

لیکن آج مسلمان مردوں نے عورتوں کا طریقہ اور عورتوں نے مردوں کا طریقہ اختیار کر لیا ہے اور یہ سب کچھ یہود وہنود اور نصاریٰ کی تہذیب سے مرعوبیت کا نتیجہ ہے، سنت رسول اللہ ﷺ سے محبت کا فقدان ہے۔ ہر مسلم مرد اور مسلم عورت کو اپنے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو مضبوطی سے تھامنا چاہئے، اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن الذھبی حفظہ اللہ کی کتاب ''ازرۃ المومن'' کا مطالعہ انتہائی مفید ہے، قارئین کرام اسے ضرور ملاحظہ کریں۔

کشمیر پر پاک بھارت گفتگو

علیم ناصری

پاک بھارت گفتگو کشمیر پر لازم تو ہے
اس میں خود کشمیریوں کا بھی تو لازم ہے شمول
ان کی رائے کا اگر ہو گا نہ کوئی احترام
گفتگو ساری کی ساری سمجھی جائے گی فضول

8
SATURDAY

١٣-٩-٢-٠٦
19-٨-١٤٢٧
جلد ۵ شمارہ ۱۸

9
SUNDAY

10
MONDAY

ذکرواذکار کیلئے وضو کرنا ضروری ہے؟

س: کیا درود و وظیفہ اور ذکر واذکار کے لئے وضو کرنا لازمی اور ضروری ہے یا جب ذکر کے درمیان وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو کرے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج: وضو نماز کے لئے لازمی وحتمی ہے اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، اسامہ بن عمیر الہذلی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کوئی نماز وضو کے بغیر قبول نہیں کرتا اور نہ ہی خیانت کے مال سے صدقہ قبول کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ 271، ابوداؤد 59، مسند الطیالسی 1319)

یہ روایت انس، ابوہریرۃ، ابوبکر صدیق، ابوبکرۃ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے اور وظیفہ درود کے لئے وضو لازمی اور ضروری امر نہیں ہے، انسان ہر حالت میں وظیفہ پڑھ سکتا ہے خواہ باوضو ہو یا بے وضو، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے"(صحیح البخاری، صحیح مسلم 117/373)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس مقام پر شرح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"امام بخاری کا اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انہوں نے ابراہیم نخعی کے قول کو اختیار کیا ہے اور یہی قول امام مالک اور اہل کوفہ کا ہے اس لئے کہ ان جملہ اذکار میں سے ہے اس کے لئے وہ شرائط نہیں ہیں جو نماز کے لئے ہیں جیسے وضو، استقبال قبلہ وغیرہ"(فتح الباری 2/115)

اور امام نووی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پر صحیح مسلم میں جو باب باندھا ہے وہ ہے باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابۃ وغیرہ، جنابت وغیرہ میں اللہ کے ذکر کا بیان اس باب کی شرح میں لکھتے ہیں:

"یہ حدیث (جنابت وغیرہ کی حالت میں) تسبیح وتعلیل، تکبیر وتحمید اور ان جیسے اذکار کے جواز پر اصل ہے اور یہ مسلمانوں کے اجماع کے ساتھ جائز ہے(شرح مسلم للنووی 4/09 ط دار الکتب العلمیہ بیروت)

لہٰذا ذکر واذکار سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمدللہ وغیرہا جیسے وظائف کے لئے وضو شرط نہیں یہ دونوں طرح درست ہیں البتہ اگر باوضو ہو تو پسندیدہ امر ہے واللہ اعلم بالحقائق"

کیا جنوں میں بھی بچوں کی ولادت ہوتی ہے؟

س: کیا جس طرح انسانوں میں مرد وزن کا تعلق قائم ہوتا ہے اور بچوں کی ولادت ہوتی ہے جنوں میں بھی اس طرح کا سلسلہ ہے، دلائل سے وضاحت کریں؟

ج: راجح اور صحیح موقف کی رو سے جنات میں بھی مذکر ومونث کا سلسلہ ہے اور باقاعدہ ان کی نسل، ذریت اور اولاد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں جنت میں رہنے والی خواتین کے بارے میں فرمایا ہے:

"ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں جنہیں جنت والوں سے پہلے کسی انسان نے نہیں چھوا اور نہ ہی کسی جن نے"(الرحمٰن 56)

امام قرطبی رقمطراز ہیں:

"اس آیت میں دلیل ہے کہ جن انسان کی طرح جماع کرتا ہے اور جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے لئے جنت میں جنیاں ہوں گی"(الجامع الاحکام القرآن 17/118)

علامہ خازن لکھتے ہیں "اس آیت میں دلیل ہے کہ انسانوں کی طرح جنات بھی جماع کرتے ہیں۔"(تفسیر خازن 4/231)

ارشاد باری تعالیٰ ہے "بے شک وہ اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔"(اعراف 27)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کیا تم اس (ابلیس) کو اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔"(الکہف 50)

یہ آیات بتاتی ہیں کہ ابلیس اور اس کی ذریت واولاد ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ سورۃ کہف کی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"ابلیس کی ذریت سے مراد اس کی اولاد ہے اور وہ ایسے ہی پیدا ہوتی ہے جیسے بنو آدم پیدا ہوتے ہیں اور وہ تعداد میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔"(تفسیر ابن ابی حاتم 7/2367، تفسیر الدر المنثور 5/355)

اسی طرح بیت الخلاء میں داخل ہونے والی دعا کے الفاظ ہیں:

"اللهم انى اعوذ بك من الخبث والخبائث"(صحیح البخاری 132)

"اے اللہ میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ پکڑتا ہوں"

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "خبث، خبیث کی اور خبائث، خبیثہ کی جمع ہے اس سے مراد شیاطین کے مذکر اور مونث افراد ہیں یہ بات امام خطابی اور ابن حبان وغیرہا نے کہی ہے"(فتح الباری 1/243)

نیز دیکھیں صحیح ابن حبان 4/254، 255، معالم السنن للخطابی 1/16۔

نیز تحفۃ الباری 1/155 شیخ الاسلام ذکریا انصاری وغیرہا لہٰذا جنوں میں توالد وتناسل، شادی بیاہ کا سلسلہ موجود ہے اور ان کی بھی اولاد، ذریت اور نسل قائم ہے۔

مرد اپنے ہاتھ اور پاؤں کو مہندی لگا سکتا ہے؟

س: کیا مرد اپنے ہاتھ اور پاؤں کو مہندی لگا سکتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیسی ہے؟

ج: علاج کی صورت ہو تو مرد کے لئے ہاتھوں یا پاؤں پر مہندی لگانا جائز ہے، جیسے کوئی پھوڑا، پھنسی نکل آئے یا چوٹ لگ جائے، یا کوئی زخم ہو جائے یا پھر گرمی کی شدت وحدت کی وجہ سے ہاتھ پاؤں جلتے ہوں، عام حالات میں درست نہیں ہے۔ نبی ﷺ کی خادمہ سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "رسول اللہ ﷺ کے پاس جو کوئی بھی آ کر درد سر کی شکایت کرتا آپ اسے کہتے سینگی لگوا اور پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تو کہتے ان کو رنگ لے۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطب والرقی الفصل الثانی بحوالہ ابوداؤد وترمذی)

علامہ البانی نے اس کی سند کے بارے میں کہا ہے "اس کی سند حسن نعیرہ ہے اور یہ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ میں 2059 نمبر پر تخریج کی گئی ہے۔

امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام حاکم اور امام بخاری نے مہندی کے ساتھ رنگنے کا ذکر کیا ہے(التاریخ الکبیر 1/411، طبع جدید 1/382 تحت ترجمہ ایوب بن حسن رقم 1310، اور ایک روایت کے الفاظ ہیں "اللہ کے رسول ﷺ کو تلوار یا پتھر وغیرہ کا کوئی زخم لگ جاتا تو مجھے حکم دیتے میں اس پر مہندی لگا دیتی قرح ایسے زخم کو کہتے ہیں جو تلوار یا تیر وغیرہ سے لگے اور نکبہ اس زخم کو کہتے ہیں جو پتھر یا کانٹا وغیرہ چبھنے سے لگے"(سلسلہ صحیحہ 5/92)

ان احادیث سے معلوم ہوا بطور علاج مرد مہندی لگا سکتا ہے بصورت دیگر ہاتھوں اور پاؤں کو رنگنا یہ خواتین کا عمل ہے ان سے مشابہت کی وجہ سے درست نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسی خواتین پر لعنت کی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر لعنت کی جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت کی ہے، لہٰذا عام حالات میں جو امور عورتوں سے متعلق ہوں مردوں کو ان سے احتراز کرنا چاہئے۔"(ترمذی 2784، مسند طیالسی 2689، صحیح البخاری، ابوداؤد 4098)

اور اس طرح جو امور مردوں سے متعلق ہوں عورتوں کو ان سے اجتناب کرنا چاہئے۔ واللہ اعلم۔

علماء کی درس وتدریس، افتاء قضا پر اجرت مقرر کرنا کیسا ہے؟

س: علمائے کرام جو درس وتدریس، افتاء وقضا پر مامور ہیں اور ان کا اکثر وبیشتر وقت انہی دینی کاموں پر صرف ہوتا ہے، ان کی تنخواہیں مقرر کرنا اور ان کو ان امور پر اجرت دینا کیسا ہے؟ بعض لوگ اسے حرام گردانتے ہیں کیا ان کا یہ قول درست ہے؟

ج: امور دینیہ پر علمائے کرام اور قضاۃ ومفتیان کی خدمت کرنا بالکل جائز اور درست امر ہے اور خدمت کرنے والے اجر کے مستحق ہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کا ایک گروہ پانی کے ایک گھاٹ سے گزرے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا تھا جسے کسی موذی چیز نے ڈس لیا تھا تو پانی والوں میں سے ایک آدمی اصحاب رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے صحابہ میں سے ایک آدمی اٹھ کر ساتھ چل پڑا تو اس نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ آدمی صحیح ہو گیا تو وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو انہوں نے اس عمل کو پسند نہ کیا اور کہنے لگے "تو نے اللہ کی کتاب پر اجر لے لیا ہے" حتی کہ وہ مدینہ طیبہ میں آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے تو اللہ کے رسول نے فرمایا "یقیناً جس پر تم اجرت لیتے ہو ان میں سب سے زیادہ حق اللہ کی کتاب کا ہے"(صحیح البخاری 5737، اور بخاری شریف میں دوسری جگہ ہے آپ نے فرمایا انہیں تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا پھر نبی ﷺ ہنس پڑے۔ (صحیح البخاری کتاب الاجارۃ 2276) امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کو کتاب الاجارۃ باب ما یعطی فی الرقیۃ علی احیاء العرب بفاتحۃ الکتاب میں لا کر اجرت کا جواز ثابت کیا ہے اور امام شعبی کا قول ہے کہ معلم شرط نہ لگائے جو کچھ اسے دیا جائے قبول کر لے اور حکم فرماتے ہیں میں نے کسی ایک فقیہ کو بھی نہیں سنا جو معلم واستاد کی اجرت کو مکروہ جانتا ہو اور امام حسن بصری نے معلم کو دس درہم دیے۔ (بخاری مع فتح الباری 4/452)

اسی طرح امام بخاری نے کتاب الاحکام میں باب قائم کیا ہے، رزق الحکام والعاملین علیہا کہ حکام اور حکومت کے عاملین کا تنخواہ لینا جائز ہے اور قاضی شریح قضا پر اجرت لیتے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یتیم بچوں کا نگران اپنے کام کے مطابق لے کر کھا سکتا ہے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے بھی بیت المال سے اجرت وتنخواہ لی ہے...... علاوہ ازیں نبی ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد کوئی تجارت یا کاروبار کیا ہو، کہیں سے ثابت نہیں ہوتا۔ آپ کے گھر بار کا خرچہ کہاں سے ادا ہوتا تھا، آپ نے تو ساری زندگی امور دینیہ میں گزاری، خلفائے راشدین بھی اپنے اپنے دور خلافت میں امور دینیہ میں معروف رہتے تھے، ان کے گھر کا گزارہ بھی مسلمانوں کے اکٹھے کئے ہوئے اموال سے ہوتا تھا۔

قاضی شریح کو عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ پر مقرر کیا تھا پھر حضرت عمر کے بعد بھی کافی عرصہ وہ قضا کے عہدہ پر فائز رہے اور انہیں حکومت وخلافت کی طرف سے باقاعدہ تنخواہ دی جاتی تھی (فتح الباری 13/150,151)

لہٰذا قوم کو چاہئے کہ وہ ایسے لوگوں کی خدمت بجا لائیں جو اپنے اوقات کو امور دینیہ میں معروف رکھتے ہیں اور اپنی اولاد گھر بار کے لئے تجارت کا وقت نہیں رکھتے۔ بالخصوص تاجر طبقہ ایسے لوگوں کے وظائف میں ممد ومعاون بنے تا کہ وہ مکمل اطمینان سے دین کا کام کر سکیں اور وہ لوگ جن کے پاس اچھا خاصا کاروبار ہے اور وہ دین کے عالم بھی ہیں وہ اگر نہ لیں تو زیادہ مستحسن امر ہے۔ جمہور آئمہ محدثین کے ہاں امور دینیہ پر اجرت بالکل جائز اور درست ہے، اسے حرام قرار دینے والوں کے پاس کوئی ٹھوس اور پختہ دلیل موجود نہیں۔

NOVEMBER

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10

4
TUESDAY

۲۲-۶-۲۰۰۶
۲۵-۵-۱۴۲۷
جلد ۵ شمارہ ۲۶

5
WEDNESDAY

6
THURSDAY

7
FRIDAY

NOVEMBER
S S M T W T F S S
1 2 3 4 5 6 7 8 9

تبلیغی پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے کرنا حدیث سے ثابت ہے؟

س: کیا تبلیغی پروگرام کا افتتاح قرآن کی تلاوت سے کرنا حدیث سے ثابت ہے، ہمارے ہاں یہ رواج عام ہے کہ لوگ جلسے کا افتتاح باقاعدہ قرآن پاک کی تلاوت سے کرتے ہیں، قرآن وسنت کی رو سے کیا ایسا کرنا درست ہے؟ (ابوحمزہ، سرگودھا)

ج: قبل ازیں راقم کا فتویٰ اس کے جواز میں غزوہ میں طبع ہو چکا ہے، نبی کریم ﷺ سے پہلے بھی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اشعار کہا کرتے تھے، جب شعر کہنا درست ہے تو قرآن پاک کی تلاوت بالاولیٰ جائز ودرست ہے۔ امام خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ نے راویان حدیث کے اخلاق وآداب پر ایک کتاب مرتب کی ہے جس کا نام ''الجامع الاخلاق الراوی وآداب السامع'' ہے اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علمی مذاکرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے، بسند صحیح ابونضرۃ المنذر بن مالک ثقہ تابعی سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا ''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جب علمی مذاکرہ کے لئے جمع ہوتے تو قرآن پاک کی کوئی سورہ تلاوت کرتے تھے۔''

خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ نے یہ صحیح اثر پیش کرکے ثابت کر دیا ہے کہ علمی مجلس کا افتتاح قرآن پاک کی تلاوت سے کرنا بالکل جائز ودرست ہے اور وعظ وتبلیغ کے لئے جو مجالس منعقد کی جاتی ہیں وہ بھی شرعی علم لوگوں تک پہنچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں لہٰذا اس کی ابتدا و افتتاح قرآن پاک کی کسی بھی سورہ کی تلاوت کے کرنا ساتھ جائز ودرست ہے۔

نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں کتنے افراد سوار تھے؟

س: نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں کتنے لوگ تھے 40 یا 80؟ (ایک سائلہ، الہدیٰ انٹرنیشنل سے)

ج: اس سوال کے جواب سے قبل یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ ہمیشہ ایسے سوالات ارسال کیا کریں جن کا عقیدہ وعمل کے لحاظ سے فائدہ ہو ایسے سوالات جن کا ہمارے عقیدے اور عمل سے کوئی تعلق نہ ہو وہ پوچھنے کا فائدہ نہیں، پہلی قوموں کی ہلاکت کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ اپنے انبیاء سے فضول ولایعنی سوالات کرتے تھے، نبی کریم ﷺ نے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یقیناً اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹوں کو زندہ درگور کرنا اور احسان سے باز رہنا اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کو حرام کیا ہے اور تمہارے لئے قیل وقال، کثرت سوال اور مال کی بربادی ناپسند کی ہے (متفق علیہ) ابوداؤد میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی ﷺ نے اغلوطات سے منع کیا ہے، اغلوطات کی شرح میں محدثین نے نادر الوقوع اور شداد المسائل کا تذکرہ کیا ہے۔

* یعنی ایسے سوالات کرنا جس کا واقع ہونا نادر ہو یا لایعنی ہوں یا حوادث زماں اور لوگوں کی ان خبروں سے ان کا تعلق ہو جن کا کوئی فائدہ نہ ہو۔

لہٰذا ایسے سوالات پوچھنے درست نہیں جو لایعنی ہوں، جس طرح لوگ سوال کرتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا کیا نام تھا؟ آدم علیہ السلام کا نکاح کس نے پڑھا؟ حق مہر کتنا تھا؟ عصا موسیٰ کس درخت سے تھا حالانکہ ان سوالات کی تیاری کا حکم ہمیں اللہ نے نہیں دیا، ہمیں تو آخرت کی کامیابی وکامرانی کی تیاری کرنی چاہئے اور وہ صحیح عقیدہ اور عمل پر مبنی ہے۔ نوح علیہ السلام کی کشتی میں کتنے لوگ تھے 40 یا 80؟ یہ سوال بھی اسی قبیل سے ہے اگر ہمیں یہ بات معلوم نہ بھی ہو تو عقیدہ وعمل میں کوئی فرق نہیں پڑتا، بہرکیف مفسرین اس تعداد میں مختلف ہیں، امام ابن کثیر نے سورہ ہود کی تفسیر میں عبداللہ بن عباس سے 80 اور کعب الاحبار سے 72 افراد بیان کئے ہیں اسی طرح 10 کا قول بھی نقل کیا ہے۔

کسی صریح وصحیح نص میں مجھے اس تعداد کا علم نہیں اور نہ ہی یہ کوئی لازمی اور ضروری بات ہے کیا ہمیں باقی تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کی امتوں کی صحیح تعداد معلوم ہوگئی ہے اور نوح علیہ السلام کی امت کی تعداد معلوم کرنا باقی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے جو امور اجمالی بیان فرمائے، ہمارا ان پر اجمالاً ایمان ہے اور جو مفصل بیان فرمائے ہمارا ان پر بھی اس تفصیل کے مطابق ایمان ہے۔ واللہ اعلم

شادی کی رسومات کے متعلق جو کہا جاتا ہے کہ یہ بدعات نہیں رسومات ہیں، صحیح ہے

س: لوگ شادی کی اکثر رسومات کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ بدعات نہیں بلکہ رواج ہے تو اس حوالے سے بتائیں؟ (ایک سائلہ، الہدیٰ انٹرنیشنل)

ج: بدعت ہر وہ قول وعمل ہے جس کی اصل کتاب وسنت میں نہیں اور لوگوں نے ثواب سمجھ کر اسے تراش لیا ہے تمام بدعات مردود ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

''جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں وہ مردود ہے۔'' (صحیح البخاری)

اور دوسری حدیث میں ہے

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں، وہ مردود ہے۔'' (صحیح مسلم)

اور رسم اغیار قوم کی نقالی ہوتی ہے، جیسے بدعات اسلام میں جائز نہیں اسی طرح رسومات پر عمل کرنا بھی درست نہیں ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشہرۃ میں رسول اللہ ﷺ سے فرمان منقول ہے ''جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے'' علامہ البانی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ارواء الغلیل، صحیح سنن ابی داؤد)

اسلام نے جاہلیت کی بے شمار رسومات کا خاتمہ کیا اور یہود ونصاریٰ کی بے شمار معاملات اور عبادات میں مخالفت کی ہے۔ محدث العصر ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب ''جلباب المراۃ المسلمہ'' میں اس کی کئی ایک مثالیں پیش فرمائی ہیں اور امام ابوداؤد کا کتاب اللباس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کا بیان فرمانا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ لباس وغیرہ معاملات زندگی میں غیر مسلم اقوام کی نقالی اور مشابہت اختیار کرنا درست نہیں جو شخص مسلمان ہو کر یہود ونصاریٰ اور کفار وہنود کے طور طریقے، رہن سہن، تہذیب وتمدن، معاشرت وثقافت وغیرہا اپناتا ہے تو اس کا حشر انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا جس کے وہ طور طریقے پسند کرتا ہے لہٰذا ایک سچے مسلمان کو سنت رسول اللہ ﷺ کا اتباع کرنا چاہئے۔ عبادات ومعاملات میں اپنے نبی کے طریقے کو اپنانا چاہئے۔ غیر قوموں کے طریقے اور عادات اختیار کرنے سے مکمل طور پر گریز کرنا چاہئے لیکن افسوس

وضع میں تم ہو نصاریٰ ہو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر تو شرمائیں یہود

کیا سگریٹ نوشی حرام ہے؟

س: سگریٹ حرام ہے کچھ لوگ اس کی دلیل یہ آیت دیتے ہیں ''ویحرم علیہم الخبائث'' کیا یہ درست ہے؟ (ام سعد، ایف جوہر ٹاؤن لاہور)

ج: اب تو سگریٹ کی حرمت میں کوئی اخفا اور ابہام نہیں رہا کیونکہ تمام ڈاکٹر، طبیب بلکہ ہر سگریٹ فیکٹری والا اور اس میں کام کرنے والے بھی یہ بات سمجھتے ہیں کہ یہ صحت کے لئے مضر اور نقصان دہ ہے، سگریٹ کی ڈبی پر یہ عبارت نمایاں ہوتی ہے خبردار! صحت کیلئے مضر ہے۔ تو جو چیز انسانی صحت کیلئے نقصان دہ ہے اور کینسر جیسے کئی موذی امراض اس سے جنم لیتے ہیں وہ کس طرح حلال ہو سکتی ہے، ہسپتالوں میں کتنے مریض ایسے پڑے ہیں جو سگریٹ نوشی کی وجہ سے مختلف امراض کا شکار ہو چکے ہیں۔۔۔۔ ایک حدیث میں ہے ''اسلام میں نہ اپنے آپ کو ضرر پہنچانا ہے اور نہ کسی دوسرے کو'' (اربعین نووی)

اسی طرح اس کی بدبو بھی ایسی ہے کہ جو شخص سگریٹ نہیں پیتا اس کے پاس سے اگر سگریٹ پینے والا گزر جائے تو اسے سخت مکروہ بدبو آتی ہے راقم کے ساتھ سکیم موڑ جامع مسجد ابوبکر صدیق میں رمضان المبارک میں نماز تراویح کے دوران ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص اپنے اوپر موٹا تولیہ لئے نماز میں ساتھ کھڑا ہو گیا اور حالت نماز میں اس سے سگریٹ کی اتنی بدترین بو آئے کہ اپنا رومال منہ پر لینے سے بھی محسوس ہو رہی تھی۔ نماز سے فراغت کے بعد اس سے کہا بھائی جان آپ نے سگریٹ تو نہیں پی، اس نے کہا ہاں اور اتنا کہہ کر اٹھ کر مسجد سے باہر نکل گیا۔ نبی ﷺ نے کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرما دیا کیونکہ اس حالت میں اس کے منہ سے بو آتی ہے جس سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے اور سگریٹ کی بو تو اس سے بھی بری ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ سگریٹ طیبات میں سے نہیں خبیث اور مکروہ اشیاء میں سے ہے لہٰذا اس کا پینا، پلانا، بیچنا اور خریدنا درست نہیں ہے۔ اللہ ہدایت نصیب فرمائے اور وہی توفیق دینے والا اور ہادی ہے۔ واللہ اعلم۔

مبشر ربانی صاحب کیلئے دعائے صحت کی اپیل

جماعت کے نوجوان عالم دین اور غزوہ کے مستقل کالم احکام ومسائل کے رائٹر جناب مولانا مبشر احمد ربانی کے گلے کا آپریشن گزشتہ دنوں شیخ زید ہسپتال میں ہوا وہ اس وقت اپنے گھر پر صاحب فراش ہیں قارئین سے ان کی جلد از جلد صحت یابی کے لئے دعائے صحت کی اپیل ہے۔ (ادارہ)

NOVEMBER '97

1
SATURDAY

۵-۱۰-۲۰۰۶
11-9-۱۴۲۷
جلد ۵ شمارہ ۳۱

2
SUNDAY

3
MONDAY

۲۳-۳-۱۴۲۵

قرآن و سنت کی روشنی میں احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

روزے کی نیت کیسے کریں؟

نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
''جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے۔''

چونکہ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور نیت کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں، مثلاً روزہ کی نیت نہ کی گئی اور روزہ جیسی پابندیاں اپنے اوپر عائد کرلیں تو روزہ نہ ہوگا بلکہ فاقہ ہو گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ نیت کے لئے زبان سے تلفظ کی ضرورت نہیں۔ یہ دل کا فعل ہے، بعض حضرات نے روزے کی نیت کے یہ الفاظ وضع کئے ہیں

وبصوم غدٍ نویت من شھر رمضان

(میں نے ماہ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی)

یہ الفاظ کسی حدیث سے ثابت نہیں اور نیت بھی کل آنے والے دن کی کر رہا ہے۔ علامہ ابن منظور رقمطراز ہیں:
''"غد" کا اصل یہ ہے کہ وہ دن جو تیرے آج کے دن کے بعد ہوگا'' (لسان العرب 10/26)

لہٰذا یہ الفاظ معنوی طور پر بھی درست معلوم نہیں ہوتے۔

زبان سے پکار کر روزہ کی نیت کرنا

ہر سال رمضان المبارک کے آنے سے قبل ہی افطاری و سحری کے اوقات کے تجارتی کیلنڈر شائع ہو کر تقسیم ہونا شروع ہو جاتے ہیں، جن پر اوقات نامہ اور روزہ رکھنے کی نیت

وبصوم غدٍ نویت من شھر رمضان

کے الفاظ بھی عموماً دیکھے گئے ہیں، جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں نے کل کے رمضان کے روزے کی نیت کی۔

جہاں تک نیت کا تعلق ہے تو تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور نیت کے بغیر کوئی عمل بھی قابل قبول نہیں ہے مثلاً اگر نماز کی نیت کی طرح روزہ کی نیت نہ کی گئی اور روزہ جیسی پابندیاں اپنے اوپر عائد کرلیں اور اس کے لوازمات کو بھی ادا کرنے میں سارا دن کوئی کوتاہی نہ کی، تو پھر بھی روزہ نہ ہوا بلکہ فاقہ ہوگا جس کا اس کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا کوئی روزہ نہیں ہے'' (ابوداؤد)

تمام عبادات میں نیت ضروری ہے، چاہے نماز ہو، زکوٰۃ ہو یا روزہ۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے:
''تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے'' (بخاری)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اعمال کی دو اقسام ہیں:
(1) وہ اعمال جو اصل مقصد کیلئے تو نہیں لیکن اصل مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ ہوں جیسے وضو اور غسل، ان کی نیت اگر نہ بھی کی جائے تو درست ہوگا۔

آخر الذکر مسئلہ کا حکم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی رائے اور قیاس تک محدود ہے، شرعی دلائل میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی اور نہ کوئی دلیل اس مسئلہ کی مؤید ہے کیونکہ **''انما الاعمال بالنیات''** کے الفاظ مطلق اعمال پر دلالت کر رہے ہیں، اس سے کوئی عبادت بھی (چاہے وہ بالواسطہ ہو یا بذات خود عبادت) مستثنیٰ نہیں ہے۔

روزے میں نیت احناف کے ہاں بھی ضروری ہے مگر مروجہ نیت من گھڑت اور خود ایجاد کردہ ہے۔ چنانچہ احادیث مبارکہ سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ نیت زبان سے نہیں ہوتی بلکہ اس کا محل دل ہے۔ دل سے نیت ضروری ہے، لیکن اگر یہ الفاظ زبان سے ادا کر بھی لئے جائیں تو نیت، نیت نہیں رہتی بلکہ کلام بن جاتی ہے، جس کا جواز کہیں موجود نہیں ہے۔ جملہ عبادات، مثلاً طہارت، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ میں بالاتفاق نیت کی جگہ دل ہے زبان نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''شریعت نے نیت کے لفظ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی کام کے ارادے کے لئے خاص کیا ہے'' (فتح الباری)

معلوم ہوا کہ اعمال میں اعتبار قلبی نیت کا ہوگا، اگر اس کے خلاف زبان سے کچھ کہے تو اعتبار محض لفظوں کا نہیں ہوگا۔ اگر محض زبان سے نیت کرے مگر دل میں نہ ہو تو بالاتفاق یہ ناجائز ہے کیونکہ نیت تو قصد و عزم کا نام ہے لہٰذا روزہ دار اور نمازی کو روزہ رکھنے اور نماز شروع کرنے سے پہلے الفاظ کے ساتھ نیت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، بلکہ لفظی نیتیں بدعت اور من گھڑت ہیں، جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''ہر گھڑی ہوئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔'' (نسائی)

معزز قارئین! نماز اور روزہ دونوں ہی اہم ترین عبادتیں ہیں لیکن اگر ان کو بھی بدعات سے نہ بچایا گیا اور اہل بدعت کے حربے کو ناکام نہ بنایا گیا تو پھر ہماری کوئی عبادت بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہ ہوگی۔

لہٰذا روزے سے پہلے بول کر نیت کرنے کی کوئی وقعت نہیں، صرف دل ہی میں پختہ ارادے کے ساتھ روزے کی نیت کرلینا قابل قبول ہوگا۔

روزے کا اجر ضائع کردینے والے اعمال

یہ وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے روزے کا اجر ضائع ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''جس آدمی نے روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ وحدہ لاشریک کو اس کا کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں'' (بخاری)

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو وہ شہوت انگیز گفتگو نہ کرے اور نہ شور و غوغا سے کام لے، اگر اسے کوئی گالی گلوچ کرے یا اس سے لڑائی کرے تو کہہ دے ''میں روزہ دار ہوں''

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''کتنے روزے دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزہ سے پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں اپنے قیام سے بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔'' (دارمی، بیہقی)

مذکورہ بالا صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو حالت روزہ میں گالی گلوچ، بدکلامی، فحش گوئی، تہمت طرازی، عیب جوئی، دروغ گوئی، جھوٹ کی اشاعت، جھوٹ پر عمل، کذب بیانی، غیبت اور دیگر شیطانی امور سے اجتناب از حد ضروری ہے وگرنہ روزے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا جو آدمی بھوکا پیاسا رہ کر امور بالا کا مرتکب ہوگا اس کا روزہ نہیں بلکہ فاقہ ہوگا۔

اسی طرح شب زندہ دار ہو کر اخلاق رذیلہ کا پیکر بنے اور برے اعمال کا مرتکب ہو تو اسے رات کی بیداری کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ہمارے ملکی اخبارات و جرائد کے ایڈیٹر حضرات کو بھی سوچنا چاہئے جو جھوٹ کی اشاعت اور جرائم کو ہوا دینے سے رمضان المبارک میں بھی باز نہیں آتے اور تقریباً تمام اخبارات فاحشہ اور بدکار عورتوں کی تصاویر نمایاں طور پر شائع کرتے ہیں۔ اگر حالت روزہ میں ایسے امور سے اجتناب نہ کیا گیا تو روزے کا کوئی فائدہ نہیں۔

مسلمان نماز پڑھتے تو حسرت سے دیکھتا، نومسلم محمد برکت

عیسائیت کی کتب میں محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی پیشگوئی پڑھی تو اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا

مسلمان عید کی نماز پڑھتے تو ایک ایکڑ دور کھڑے ہو کر دیکھتا اور اکیلے ہی نماز پڑھ لیتا، غزوہ سے گفتگو

صفدر آباد (نمائندہ غزوہ) اسلام کو قبول کر کے دلی سکون محسوس ہوا۔ اسلام قبول کرنے سے قبل مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے بڑی حسرت سے دیکھا کرتا تھا، ان خیالات کا اظہار صفدر آباد کے نواحی گاؤں دھکیاں والی میں رہنے والے نومسلم محمد برکت نے نمائندہ غزوہ سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے اسلام کو قبول کرنے کا اصل سبب یہ ہے کہ میں نے عیسائیوں کی مقدس کتابوں میں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف

بقیہ نمبر 9 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ 9

سے دی گئی یہ پیش گوئی پڑھی تھی کہ ''میرے بعد احمد نامی نبی آئے گا جس کے ذریعہ دنیا سے گمراہی اور برائی ختم ہو کر امن قائم ہوگا'' سابقہ برکت مسیح اور موجودہ محمد برکت نے بتایا کہ جب مسلمان عید کے روز اکٹھے ہو کر نماز عید کے لئے جاتے تو میرے دل میں بھی نماز پڑھنے کی تڑپ پیدا ہوئی اور میں عیدگاہ سے دو ایکڑ دور اکیلا ہی نماز پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن اللہ تعالیٰ نے ہمت دی تو اسلام قبول کرلیا، محمد برکت نے بتایا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد مجھے قتل کرنے کی بھی کوشش کی گئی لیکن مجھے میرے رب نے محفوظ رکھا اور اب تک میرے سارے بھائی بیوی اور بچے بھی اسلام قبول کر چکے ہیں، فقط ایک بیٹا ہے جس نے ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا، یاد رہے کہ محمد برکت ٹانگوں سے معذور بھی ہے لیکن پھر بھی رشتہ داروں کی مخالفت کے باوجود اب تک ثابت قدمی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

NOVEMBER

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30					

OCTOBER '97

28
TUESDAY

۲۶-۴-۲۰۰۷
۱۲-۱-۱۴۲۸
جلد ۶ شمارہ ۷

29
WEDNESDAY

30
THURSDAY

31
FRIDAY

OCTOBER

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W
				1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام ومسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

حاملہ کی عدت کیا ہے؟

س: اگر کسی شخص کی بیوی حاملہ ہو اور اس کا شوہر فوت ہو جائے تو اس کی صحیح عدت کیا ہے جسے گزار کر وہ عقد ثانی کر سکے؟

ج: جب کسی عورت کا شوہر وفات پا جائے اور وہ عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ امام سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ کا یہ موقف ہے کہ اس کی عدت وضع حمل ہے اور عبداللہ بن عباس اور علی رضی اللہ عنھما سے یہ بات منقول ہے کہ وہ دو عدتوں میں سے آخر والی عدت گزارے گی لیکن صحیح ترین قول پہلا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کی سبیعہ نامی عورت کا شوہر فوت ہو گیا اور وہ حاملہ تھی تو ابو سنابل بن بعلک نے اسے پیغام نکاح بھیجا تو سبیعہ نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا تو ابو السنابل نے کہا "اللہ کی قسم جب تک عدت کی دو مدتوں میں سے لمبی مدت نہ گزار لو تمہارے لئے اس سے نکاح کرنا صحیح نہیں، پھر وہ وضع حمل کے بعد دس دن تک تقریباً رکی رہیں پھر نبی ﷺ کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا نکاح کر لو" (صحیح البخاری 5318)

جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو ایک تو چار ماہ دس دن کی عدت ہے اور حاملہ ہونے کی صورت میں وضع حمل ہے، یہ دو عدتیں جمع ہو جاتی ہیں اور اس کی عدت وضع حمل ہی ہے جو مذکورہ حدیث صحیح سے ثابت ہو رہی ہے۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو ہریرۃ، عبداللہ بن عباس اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خاوند کی وفات والی عورت کے بارے باہمی مذاکرہ کیا کہ حاملہ عورت کا شوہر وفات پا جائے تو اس کی عدت کیا ہو گی۔ عبداللہ بن عباس کہنے لگے دو مدتوں میں سے بعد والی مدت گزارے گی، ابو سلمہ فرمانے لگے بلکہ وضع حمل کے ساتھ ہی حلال ہو جائے گی۔ ابو ہریرۃ فرمانے لگے میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں تو انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا وہ کہنے لگیں سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد جلد ہی بچہ جنم دیا تو رسول اللہ ﷺ سے اس نے مسئلہ پوچھا آپ نے اسے شادی کرنے کا حکم دے دیا، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے (ترمذی مع تحفہ 4/421)

امام ترمذی نے بھی اسی بات کو صحیح ترین قرار دیا ہے، لہٰذا جس عورت کا شوہر وفات پا جائے تو وہ حاملہ بھی ہو تو بچہ جنم دینے کے ساتھ ہی اس کی مدت ختم ہو جائے گی، بچہ کی ولادت کے بعد اسے شادی کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔

نماز کے بعد مل کر دعا کرنا؟

س: کیا امام کو ہر نماز کے بعد مقتدیوں کے ساتھ مل کر اجتماعی دعا کرنی چاہئے اکثر لوگ اس کا اہتمام کرتے ہیں اور اہتمام نہ کرنے والوں کو ملامت کرتے ہیں، کیا یہ درست ہے۔ (خالد محمود، چیچہ وطنی)

ج: نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو پانچ نمازیں دن رات میں بتائی ہیں اور آپ خود جماعت کروایا کرتے تھے لیکن کسی بھی حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آپ ﷺ ہر نماز کے بعد اپنے مقتدیوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ مل کر اجتماعی دعا کا التزام کرتے ہوں۔ اسی طرح خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کے بعد پانچوں نمازیں باجماعت پڑھائیں ان سے بھی کسی نے یہ فعل نقل نہیں کیا۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا فرض نماز کے بعد امام اور مقتدی کی دعا جائز ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: الحمدللہ، امام اور مقتدیوں کا نماز کے بعد اجتماعی دعا کرنا بدعت ہے، نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایسے نہ تھا، بلکہ آپ کی دعا تو نماز کے اندر ہوتی تھی اس لئے کہ نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور جب مناجات کی حالت میں دعا کرے گا تو یہ مناسب ہو گا اور اللہ سے مناجات اور خطاب سے فارغ ہو کر دعا کرنا غیر مناسب ہے اور نماز کے بعد یہ ذکر مسنون ہے جو نبی ﷺ سے منقول ہے جیسے تحلیل، تحمید، تکبیر...... (مجمع الفتاویٰ 22/519)

نماز کے بعد اگر کوئی مقتدی بارش کے لئے، کسی بیمار کی شفاء کے لئے یا کسی قومی ملی وانفرادی مسئلہ کے متعلقہ دعا کی درخواست کرے تو ایسا کرنا درست ہے۔ بعض لوگ تشدد کی راہ اپناتے ہوئے ایسے عمل سے گریز کرنے والوں کو ہدف تنقید بناتے ہیں، یہ عمل نامناسب ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت کا اتباع کرنا چاہئے اور نمازوں کے بعد اپنے اپنے اذکار کرنے چاہئیں جیسے اللہ اکبر تین بار استغفر اللہ، **اللھم انت اسلام**...... وغیرہ جیسے اذکار جو عام کتب احادیث میں مذکور وموجود ہیں، اللہ تعالیٰ اتباع سنت کی توفیق نصیب فرمائے، آمین۔

فوت شدہ کے لئے اجتماعی فاتحہ خوانی کیسی ہے؟

س: اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے تو اس کی تعزیت کے لئے اکٹھے بیٹھ کر فاتحہ خوانی کرنا کیسا ہے؟
(خالد، چیچہ وطنی)

ج: ہمارے ہاں عام طور پر یہ رواج پایا جاتا ہے کہ آدمی کی وفات کے بعد لوگ گلیوں وغیرہ میں چٹائیاں بچھا کر بیٹھ جاتے اور پھر مرنے والے کے لئے فاتحہ خوانی کرتے ہیں اور جو کوئی تعزیت کے لئے آتا ہے وہ کہتا ہے فاتحہ پڑھیں۔ اور لوگ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب میت کو بخشتے ہیں، بعض لوگوں نے منہ میں حقہ لیا ہوتا ہے، کر یہہ اور گندی تمباکو کی بو ان کے منہ سے آ رہی ہوتی ہے اور اسی حال میں ہاتھ بلند کر کے فاتحہ خوانی کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں نبی کریم ﷺ کی شریعت سے ثابت نہیں ہیں اور آداب کے بھی منافی ہیں، ایسے امور سے اجتناب ازحد ضروری ہے۔ البتہ اہل میت سے تعزیت کرنا اور انہیں صبر کی تلقین کرنا مسنون ہے، جیسے نبی کریم ﷺ کیا کرتے تھے اور کہتے تھے "**ان للہ ماخذولہ ما اعطی و کل عندہ باجل مسمی فلتصبر و لتحتسب**" (صحیح البخاری کتاب الجنائز)

بے شک اللہ ہی کے لئے ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے عطا کیا اور ہر چیز اس کے ہاں مقررہ وقت کے ساتھ ہے پس تم صبر سے کام لو اور ثواب کا کام کرو، لہٰذا اہل میت کو صبر اور ثواب والے کاموں کی تلقین کرے اور مرنے والا اگر کافر یا مشرک ہو کر نہیں مرا تو اس کے لئے بخشش کی دعا ہاتھ اٹھا کر کی جا سکتی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ابو عامر عبید رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر پر دعا کی، صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوہ ارطاس (4323) میں ہے:

"**ثم رفع یدیہ فقال اللھم اغفر لعبید ابی عامر**" پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ عبید ابو عامر کی بخشش فرما۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ دعا کے ارادے سے طہارت حاصل کرنا مستحب ہے اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بھی (فتح الباری 8/43) اور مسند احمد 1/204 میں ہے کہ جب جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، آپ تین دن تک ان کے اہل خانہ کے پاس نہیں گئے، پھر آئے فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت روئیں، میرے بھائی کے بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ، انہیں لایا گیا وہ یوں لگتے تھے جیسے چوزے ہیں، فرمایا حلاق (ٹنڈ کرنے والے) کو بلاؤ حلاق کو بلایا گیا اس نے ان کے سر مونڈے پھر فرمایا بہرکیف محمد تو ہمارے چچا ابو طالب کی شبیہ ہے اور عبداللہ خَلق اور خُلق میں میرے مشابہ ہے، پھر عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا:

"**اللھم اخلف جعفرا فی اھلہ وبارك لعبد اللہ فی صفقۃ یمینہ**" اے اللہ تو جعفر کے اہل میں خلف بن جا اور عبداللہ کے سودے میں برکت ڈال دے۔ لہٰذا اہل توحید فوت شدگان کے لئے بخشش کی دعا ہاتھ اٹھا کر کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے۔

(نوٹ: راقم کے ساتھ خط وکتابت کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ کیا جائے: مرکز الحسن للتعلیم والتربیۃ الاسلامیہ 146 این بلاک سبزہ زار لاہور)

ہمیشہ ننگے سر رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیخلاف ہے

ننگے سر نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے' آن لائن فتویٰ میں مفتی عبدالرحمٰن عابد کے جوابات

کراچی (نمائندہ غزوہ) ہفت روزہ غزوہ کے پروگرام آن لائن فتویٰ میں جامعہ الدراسات کے مدیر مفتی عبدالرحمٰن عابد نے قارئین غزوہ کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ مطلقاً ننگے سر رہنے سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے خلاف ہے۔ ہمیشہ ننگے سر رہنے کا اسلام میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ البتہ ننگے سر نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے۔ بورے والا (پنجاب) سے ابو عکاشہ کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ گائے اور اونٹ کا عقیقہ درست نہیں۔ عقیقہ صرف بکرا یا بھیڑ یا دنبہ جنس سے لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک کرنا چاہئے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کالر والی قمیص عیسائیوں کی مشابہت نہیں ہے اس لئے اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ آن لائن فتویٰ میں حاجی اقبال، ام سعد، عمر خان، محمد فہد چاندنی چوک، عبداللہ ملتان، ابو ریحان گلبرگ، گلبرگ، ساجد، اور ثاقب نے بھی سوالات کئے۔

بدھ ۲۴ جمادی الثانیہ ۱۴۲۵ مطابق ۱۱ اگست ۲۰۰۴ (اسلام)

القرآن

اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو

اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور تم میں اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے، یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔

﴿سورۂ نساء: آیت ۵۹﴾

الحدیث

امیر کی اطاعت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تمہارے اوپر ایک ایسے حبشی غلام کو امیر مقرر کر دیا جائے (جو ایسا بدشکل ہو کہ) گویا اس کا سر سوکھے ہوئے کشمش کے دانہ کی طرح ہو۔

﴿بخاری﴾

موعظہ حسنہ

اللہ کی اطاعت کا نتیجہ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ کا قول ہے کہ

"بندہ جب اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور مخلوق کے دل میں بھی اس کی محبت ڈال دیتے ہیں اور جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور مخلوق کے دل میں اس کے بارے میں بغض و ناراضگی کے جذبات پیدا کر دیتے ہیں۔"

﴿بصائر ذوی التمیز﴾

نظام صلوٰۃ...... جنت کا موٹروے

مولانا عبدالرشید انصاری

گزشتہ دنوں اہل ایمان کے لئے یہ خبر انتہائی اطمینان اور مسرت کا باعث بنی کہ صوبہ سرحد میں نظام صلوٰۃ نافذ کر دیا گیا ہے، وزیراعلیٰ نے اس دلی تمنا کا اظہار بھی کیا کہ اللہ تعالیٰ ایسا دن جلدی لائے، جب پورے ملک کے صوبوں میں نظام صلوٰۃ کا اجرا ہو اور دنیا جاگتی آنکھوں سے وہ منظر دیکھ سکے کہ مساوات صرف نماز کی صفوں میں ہی نہیں، بلکہ نماز کی تعلیمات کے مطابق مملکت خداداد میں اقتصادی، سیاسی اور عدالتی غرض تمام شعبوں سے آقا و مولیٰ اور محتاج و غنی کی تمیز اور فرق کو یکسر مٹا دیا گیا ہے۔

اسلام دین رحمت ہے۔ نماز اسلام کا بنیادی ستون اور مسلمانوں کی پہچان ہے۔ نماز کے بے شمار دینی و دنیاوی فائدے ہیں، جبکہ نقصان کوئی بھی نہیں، یہ سراپا رحمت و نعمت ہے، افسوس! کہ آج اہل اسلام کی اکثریت نماز کی ضرورت و اہمیت اور فضائل و افادیت سے یکسر ناواقف ہے اور مزید لائق افسوس بات یہ ہے کہ نماز پڑھنے والوں میں بھی ۹۵ فیصد نمازی حضرات، نماز کی روح اور حقیقت کے تقاضوں اور تعلیمات سے ناواقف ہیں، جتنے نمازی ہیں وہی اگر نماز کی حقیقت سے واقف ہو جاتے اور نماز ان سے جو چاہتی ہے وہ کیسے بن کر رہیں اور اپنے ماحول کو کیسا بنائیں، اگر سب نمازی اس فکر میں لگ جاتے تو آج پوری مسلم امہ میں نیکی اور بھلائی، محبت و اخوت، اخلاص و احترام اور خدا پرستی اور توحید و سنت کے اتباع کا انقلاب عظیم آ جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "نماز ابلا شبہ بے حیائی اور ناشائستہ حرکتوں سے روکتی ہے۔"

انسان کی فلاح اور سلامتی اسی میں ہے کہ اس کے نقائص و عیوب مٹ جائیں یا چھپے رہیں اور وہ ہر چیز کی نقصان دہی و ضرر رسانی سے بچ جائے۔

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو

قرآن کریم میں زکوٰۃ کی ادائیگی اور نماز کے قیام کا حکم ایک ساتھ قریباً ستر مقامات پر آیا ہے۔ صلوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے اور یہ دو معنے دیتا ہے۔ صلوٰۃ کا لفظ اگر صَلیٰ سے بنتا ہے اس کا معنی ہوتا ہے کسی ٹیڑھی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدھا کرنا، اس معنے کے اعتبار سے نماز کا مطلب یہ ہوگا کہ انسان کے سرکش نفس میں گناہوں سے میلان اور اخلاقی رذیلہ بری عادات کی جانب رجحان کا جو ٹیڑھا پن ہے، اسے اللہ تعالیٰ کی ہیبت و جلال کے عقیدے کی حرارت پہنچا کر سیدھا کرنا اور اسی طرح معاشرے میں بے اعتدالی کا خود پسندی، مفاد پرستی، چھینا جھپٹی، چوری، سینہ زوری، توہم پرستی، لالچ و طمع اور فحش و عریاں پسندی کی جو کجروی اور بے راہ روی پھیلی ہوئی ہے اسے نماز کے تقاضوں کے مطابق خدائی فرامین اور احکام شریعت کے نفاذ کی گرماگری سے راست روی اور امن و سلامتی اور اخوت و مودت کے تعمیری اور حسن اخلاق کا ماحول سے بدل دینا۔

اگر صلوٰۃ کو صِلَۃٌ سے بنایا جائے تو اس کے معنی وصل کرنے اور ملانے کے ہیں۔ اب مطلب یہ ہوگا کہ نماز وہ عبادت ہے جو نمازیوں کو اللہ سے ملاتی ہے اور ایسا معاشرہ تعمیر کرتی ہے جس میں نمازی آپس میں سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر محبت و اتفاق سے مل جل کر رہیں۔

نماز تحفۂ معراج ہے اور صاحب التاج والمعراج نبی قبلتین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "الصلوٰۃ معراج المؤمنین" "نماز مومنوں کی معراج ہے۔ نماز میں نمازی کا سر زمین پر سجدے میں ہوتا ہے، لیکن زبان سے ادا ہونے والے کلمات و تسبیحات سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ عرشِ الٰہی کا طواف کر رہے ہوتے ہیں۔

جب مسلمانوں نے نماز کی روح اور حقیقت کو بروئے عمل لاتے ہوئے شرک و بدعات اور غفلت و بے عملی کی زنجیریں توڑ ڈالی تھیں، معاشرے کو ہر طرح کے ظلم و استحصال سے پاک کر دیا تھا، غربت و افلاس کا خاتمہ کر کے امن و فلاح کا حامل مثالی نظام عدل و مساوات قائم کر دیا تھا تو وہ عزت و عظمت کی معراج پر جا پہنچے تھے۔ آج بھی زمانہ انہی نمازیوں اور غازیوں کو یاد کر رہا ہے۔ شمال مغربی سرحدی صوبے کے وزیراعلیٰ جناب محمد اکرم درانی اور مجلس عمل کی صوبائی حکومت بجا طور پر مبارکباد کی مستحق ہے کہ انہوں نے اپنے صوبے میں نظام صلوٰۃ نافذ کر کے نہ صرف اپنے ووٹروں سے کیا ہوا ایک اہم ترین وعدہ پورا کر دیا ہے، بلکہ انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور مولانا سید گل بادشاہ کے مشن کا تسلسل ہیں۔ بالاکوٹ کے کاروان جہاد کے شہیدوں، امیر المجاہدین حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ، امیر المومنین حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ اور ان کے رفقاء نے اپنے خون شہادت سے توحید الٰہی اور اتباع سنت نبوی کے جو چراغ جلائے تھے، وہ انہیں کی روشنی میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ اکرم درانی اور ان کی حکومت نے محسوس کیا ہوگا کہ لاہور سے اسلام آباد آمد و رفت کے لئے جب موٹروے بنا تو داد تحسین خیر مبارک کے ڈونگرے برسائے گئے اور اس خوبصورت سڑک کے فضائل و فوائد آج تک بیان کئے جا رہے ہیں۔ مگر مجلس عمل کی حکومت نے نظام صلوٰۃ نافذ کر کے صوبے کے تمام لوگوں کے لئے جنت میں جانے کا موٹروے تعمیر کر دیا ہے، اس کی حمایت و تعریف نہ کالم نگار کر رہے ہیں (سوائے روزنامہ اسلام و ضرب مومن کے) نہ دیگر ذرائع ابلاغ اس پر کوئی تبصرے یا مذاکرے کروائے جا رہے ہیں، کوئی اتنا بھی نہیں کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام برحق اور سچا ہے، اس نے بتایا ہے کہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے لہٰذا نماز ادا کرنے اور اس کے سمجھنے سے لوگ کاروبار میں جھوٹ بولنا، عدالتوں میں جھوٹی گواہی دینا چھوڑ دیں گے۔ جب کاروبار میں سچائی چھائے گی اور عدالتوں میں مظلوم کو حق ملے گا تو معیشت ترقی کرے گی اور امن و عدل کی فراوانی ہوگی،، خلق سکھ کا سانس لے گی تو ملک پر خالق کائنات کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا۔ کوئی نہیں بولا کہ حکومت سرحد نے امن و فلاح کے حوالے سے یہ بہت اچھا اقدام کیا ہے۔ البتہ سید کبیر علی واسطی نام کے ایک غیر معروف سیاستدان نے اپنے دل بھڑاس اس خوف کا اظہار کر کے نکالی ہے کہ جن عمارتوں میں مسجد نہیں ہوگی صوبہ سرحد کی حکومت لوگوں کی ان املاک کو گرا دے گی...... لہٰذا نظام صلوٰۃ کو ختم کیا جائے، بلکہ جیسے وزیراعظم جمالی کو رخصت کیا گیا ہے، ایسے ہی سرحد حکومت سے بھی جان چھڑائی جائے، جبکہ وزیراعلیٰ سرحد اور ان کی حکومت کہہ رہی ہے کہ ہم نے نماز کے اوقات میں آدھا گھنٹہ دفاتر، دکانیں اور کاروبار بند رکھنے کا حکم دیا ہے، ہم زبردستی دکانیں بند نہیں کرائیں گے۔

حکومت سرحد سے ہماری گزارش ہے کہ نظام صلوٰۃ کو تمام آداب و تقاضوں کے ساتھ نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس معاملے میں کوئی معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہ کیا جائے۔ اس لئے کہ قیام صلوٰۃ آپ کا اپنا حکم نہیں ہے۔ یہ اس ذات ذوالجلال اور رب العرش العظیم کا حکم ہے، جس نے پاکستان پر مسلط طاغوتی طاقتوں اور یہود و نصاریٰ کے علی الرغم آپ کو حکومت عطا کی ہے۔ یہ وہ عظیم البرکۃ عمل صالح ہے، جسے گھر گھر نافذ کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے، شریعت کا آرڈر ہے کہ بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو نماز کی ترغیب دو، اپنے ہمراہ اسے مسجد لے جایا کرو، دس سال کا ہو جائے تو اسے پابندی سے پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرنے کا حکم دو سستی اور کاہلی کرے تو سختی کرو، تاکہ بالغ ہونے سے پہلے پہلے وہ پکا نمازی بن جائے۔ ہمارے پیارے وطن پاکستان کی عمر اب سات سال نہیں، ۱۴ راگست ۲۰۰۴ء کو ستاون سال کا ہو جائے گا، اس لئے اب صرف ترغیب نہیں، قیام صلوٰۃ کے لئے ترہیب بھی اختیار کی جائے۔ اکرم درانی اور ان کے اعوان و انصار سے التماس ہے کہ بلا خوف لومۃ لائم اور یہود و ہنود کے ایجنٹوں کی طعنہ زنی یا نشتر زنی، بلکہ سنگ باری کی پرواہ کئے بغیر دعوت و حکمت کے ساتھ صوبہ سرحد میں اقامت صلوٰۃ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت دونوں جگہ برکتیں اور نعمتیں عطا فرمائے گا۔ شیطان کو بڑی تکلیف ہوئی ہے، اس کے پیروکاروں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئیں ہیں، کوئی اسے طالبائزیشن کہہ رہا ہے کہ اور کوئی اسے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش قرار دے رہا ہے۔ مت پرواہ کریں ایسے ناہنجاروں کی۔ آوازِ سگاں سے مسافروں کے کارواں نہ رکتے ہیں، نہ وہ کبھی راستہ بدلتے ہیں۔ ارادے جن کے پختہ ہوں، منزلیں خود ان کا استقبال کیا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا خود نگہبان اور حامی و ناصر ہے۔

غیروں کا پاسباں......

حاصل تمنائی

خون لتھڑا ترا مکان ہے دیکھ
تو کہ غیروں کا پاسباں ہے دیکھ
تجھ کو سارے جہان کی فکر مگر
تیرا گھر خود لہو لہان ہے دیکھ

القرآن

صحابہ رضی اللہ عنہم سے اللہ راضی

اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جن لوگوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، ان کے لئے اللہ نے ایسے باغ تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔

﴿سورۂ توبہ: آیت ۱۰۰﴾

الحدیث

صحابہ رضی اللہ عنہم بہترین لوگ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' بہترین لوگ میرے دور کے ہیں، پھر جو ان سے متصل ہوں گے، پھر وہ جو ان سے متصل ہوں گے۔'' حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور کے بعد اور دو کا ذکر فرمایا یا تین کا۔

﴿بخاری﴾

موعظہ حسنہ

صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنے والے

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [وسلم کے صحابہ] میں کسی کی تنقیص کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق ہیں، قرآن [برحق ہے اور] جو دین آپ لائے وہ برحق ہے اور یہ ساری چیزیں ہم تک صحابہ نے پہنچائی ہیں۔ لہٰذا صحابہ ہمارے لئے [قرآن و سنت ...] محمد یہ کے گواہ ہیں اور یہ لوگ ہمارے گواہوں کو مجروح کرکے کتاب وسنت کو باطل کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا یہ لوگ [...] لائق جرح ہیں اور یہ بددین زندیق ہیں۔

﴿الاصابۃ﴾

زلزلے کیا پیغام دیتے ہیں؟

خطبہ جمعہ / شیخ عکرمہ صبری (خطیب مسجد اقصیٰ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: '' بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے پر پیدا کیا ہے اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ (ایک کلمہ کا) ہی ہوتا ہے، جیسے آنکھ کا جھپکنا اور ہم نے تم جیسے بہتروں کو ہلاک کردیا ہے پس کوئی ہے نصیحت والا۔'' (القمر: ۱۵،۰۵،۹۴)...... میرے مسلمان بھائیو! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ دو ماہ قبل ایران کے ایک بڑے شہر ''بام'' میں شدید تاریخی زلزلہ آیا، ریکٹر اسکیل پر اس کی شدت چھ اعشاریہ سات تھی، اس خوفناک زلزلہ نے 50 ہزار سے زائد افراد کی جان لے لی، 50 ہزار کے لگ بھگ لوگ زخمی بھی ہوئے، کئی دنوں تک ملبوں تلے مدفون لوگوں کو نکالے جانے کا عمل جاری رہا، اسی طرح چند ہی دن پہلے پاکستان کے کچھ علاقوں میں بھی زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے، اس زلزلہ کی شدت ریکٹر اسکیل پر 5.7 تھی، اس زلزلہ کے نتیجے میں بھی درجنوں افراد جاں بحق اور اتنے ہی زخمی بھی ہوئے۔ دونوں زلزلوں کے نتیجے میں ہزاروں لوگ بے گھر اور ہزاروں مکانات زمین بوس ہوئے۔ اپنی نوعیت کا یہ کوئی پہلا زلزلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ آخری زلزلہ ہوگا، بلکہ ان جیسے اس نوعیت کے اور زلزلے بھی دنیا کے کسی بھی کونے میں کسی بھی وقت وقوع پذیر ہوسکتے ہیں، یہ نہ ختم ہونے والا ایک ہولناک سلسلہ ہے جس کا آغاز بھی نامعلوم ہے اور اختتام بھی پردہ اخفا میں ہے۔ اس وسیع کائنات میں ان جھٹکوں کا یہ سلسلہ ایک تکوینی اور طبعی امر ہے، میرا پوری دنیا سے سوال ہے کیا پوری دنیا اپنی جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی طاقت استعمال کرکے ان زلزلوں کو روک سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں...... دنیا اس سے کئی گناہ زیادہ ترقی بھی کرے تب بھی اس کے بس سے ان زلزلوں کی روک تھام باہر ہے۔ یہ زلزلے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وقوع پذیر ہوتے ہیں جو پوری کائنات اور زمین و آسمان کا واحد مالک اور خالق ہے، وہی ان زلزلوں کو لاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور ہم نے تم جیسے بہتروں کو ہلاک کردیا ہے پس کوئی ہے نصیحت لینے والا۔'' (القمر: ۱۵) سورۃ الکھف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: '' اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کو ہم اکٹھا کریں گے، ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔'' (الکھف: ۴۷) سورۃ الانبیاء میں فرماتے ہیں'' وہی اللہ ہے جس نے رات، دن، سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے، ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتے پھرتے رہتے ہیں۔'' (الانبیاء/۳۳) سورۂ یٰسین میں ارشاد ربانی ہے: '' نہ سورج کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔'' (یٰسین: ۴۰) ان تمام اور ان جیسی دیگر آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کائنات میں تبدیلیاں اور رد و بدل اور چاند سورج اور کائنات کا نظم چلانے والا صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے۔

مسلمانو!...... سائنسی علوم کی قوت اور رسائی کسی سے پوشیدہ نہیں، انہی سائنسی علوم کی بدولت انسان نے محیر العقول اشیاء ایجاد کیں جن کا آج سے چند دہائیوں سے پہلے تصور بھی ناممکن تھا، مگر یہ طاقت ور اور جدید ٹیکنالوجی ان خدائی جھٹکوں کو نہیں روک سکتے، اسی طرح یہ طاقت ور سائنس آتش فشاں کو پھٹنے سے، سیلابوں اور سورج اور چاند گرہن ہونے سے نہیں روک سکتے۔ نہ یہ محیر العقول سائنس انقلابات کو وجود میں لاسکتی ہے اور نہ ان کو وقوع پذیر ہونے سے روک سکتی ہے۔ ہاں یہ سائنس ان زلزلوں سے ہونے والے نقصانات میں کمی کرسکتی ہے جیسے جاپان نے بڑے بڑے آہنی گردوں پر ایسی عمارتیں تعمیر کی ہیں جو زلزلوں کے ان جھٹکوں کے ساتھ ساتھ حرکت کرتی ہیں۔ بہر حال یہ اسباب ہیں جن کا اختیار کرنا ممنوع نہیں مگر اصل چیز اللہ تعالیٰ کی طرف استغفار کے ساتھ رجوع کرنا ہے۔

سائنس باوجود اتنی ترقی کرنے کے بہت زیادہ عاجز بھی ہے، عجز کی کچھ صورتیں تو آپ کے سامنے آگئی ہیں ان کے علاوہ یہ کہ سائنس کسی بھی ایک خلیہ (جو انسان کے اجزاء میں سب سے چھوٹا جز ہے) میں روح اور حیات نہیں ڈال سکتی۔ یہی حال کائنات کے دیگر جانداروں کا ہے کہ ان میں زندگی اور ارواح کا ڈالنا سائنس کے بس سے باہر ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکم سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' اور یہ لوگ آپ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں آپ جواب دے دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔'' (بنی اسرائیل: ۸۵) ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: '' وہ جب بھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرمادینا (کافی ہے) کہ ہوجا، وہ اسی وقت ہوجاتی ہے۔'' (یٰسین: ۸۲)

مسلمانو!...... چند ہفتے قبل ایران کے شہر میں جو زلزلے آئے، وہ زلزلے صرف وہیں ہی کیوں آئے کسی اور جگہ کیوں نہیں آئے، اسی طرح چند دن قبل پاکستان کے بعض علاقوں میں آنے والے زلزلے کہیں اور کیوں وقوع پذیر نہیں ہوئے۔ پھر ان زلزلوں کے وقوع پذیر ہونے میں کیا حکمت ہے؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک میں ہے'' لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون'' (اپنے کاموں کیلئے کسی کے سامنے جوابدہ نہیں اور سب اس کے آگے جواب دہ ہیں) (الانبیاء: ۲۳) ان زلزلوں کے وقوع پذیر ہونے کا مقصد بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: '' ہم تو لوگوں کو دھمکانے کیلئے اپنی نشانیاں بھیجتے ہیں۔'' (بنی اسرائیل: ۵۹)

موت سے کوئی نہیں بچ سکتا، اس سے مفر نہیں، ہم جہاں بھی ہوں وہ آکر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں'' تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آپکڑے گی، اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔'' (النساء: ۷۸) ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے'' کہہ دیجئے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے اور کھلے کے جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کیے ہوئے تمام کام بتلادے گا۔'' (الجمعہ: ۸)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کس قدر بڑی ہے! وہ کس قدر طاقت اور قوت والے ہیں! ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم چند سیکنڈوں کے اندر اندر ایران کے شہر بام کو اللہ تعالیٰ نے چند جھٹکے دیکر ملیامیٹ کردیا پورا شہر صفحہ ہستی سے مٹ گیا ایک لاکھ سے زائد افراد ہلاک و زخمی ہوگئے، اتنے ہی بے گھر ہوگئے یہ کیوں کیا؟ صرف اس لئے کہ عقلمند اس سے نصیحت حاصل کرلیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر جائیں، تقویٰ اپنالیں، اللہ تعالیٰ کی قدرت مطلقہ کا اعتراف و اقرار کرلیں اور اپنے اعمال اور معاملات درست کرلیں اور راہ راست پر آجائیں۔

میرے بھائیو! مخلوقات میں موت طاری کرنا سنت اللہ ہے، موت ایک جام ہے جسے ہر انسان اور ہر ذی روح نے پینا ہے۔ خدارا! موت سے غافل نہ ہوں، موت برحق ہے اس نے ہر ذی روح پر آکر رہنا ہے۔ موت تو انبیاء و رسل علیہم السلام پر بھی آئی ہے یہاں تک کہ اس نے تمام انبیاء و مخلوقات کے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں چھوڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی موت طاری ہوئی۔ جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: '' ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جمع تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنی رحلت کا وقت نزدیک آنے سے آگاہ فرمایا اور ارشاد فرمایا'' مرحبا! اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے، اللہ تعالیٰ تم سب کی حفاظت فرمائے اور تمہاری نگہبانی کرے، اللہ تعالیٰ تم سب کو اکٹھا رکھے، اللہ تعالیٰ تمہاری نصرت فرمائے، تمہیں توفیق دے، بلندیاں عطا کرے اور سلامتی کے ساتھ رکھے، میں تم سب کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی تمہیں اسی کا حکم دیتے ہیں۔ میں اسے تمہارے لئے اپنا جانشین بناتا ہوں۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے انتقال کا وقت کب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' بس اجل کا وقت قریب آپہنچا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف واپسی اب ہوا ہی چاہتی ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ، جنۃ الماویٰ اور فردوس اعلیٰ کی طرف کوچ کا وقت قریب آگیا ہے۔''...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا وقت قریب ہوا تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا'' اے احمد! موت کا فرشتہ آیا ہوا ہے آپ سے اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے، آپ سے پہلے اس نے کسی انسان سے نہ اجازت مانگی ہے اور نہ آپ کے بعد یہ کسی سے مانگے گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اسے اجازت دے دو'' چنانچہ اجازت ملنے پر ملک الموت اندر داخل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا: '' مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں آپ کی طاعت کروں۔ اگر آپ اپنی روح کے قبض کرنے کا کہتے ہیں تو میں تعمیل کروں گا اور اگر آپ روکتے ہیں تو میں رک جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایسے ہی کروگے؟ فرشتے نے عرض کیا'' مجھے آپ کی طاعت کا حکم ہے۔'' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا'' اے احمد! اللہ تعالیٰ تمہاری ملاقات کے مشتاق ہیں'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے اے ملک الموت! تمہیں جیسا حکم ہے کرگزرو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یہ زمین پر میری آخری مجلس ہے۔ دنیا میں آپ ہی میری ضرورت تھے (جس کی بناء پر میرا آنا ہوتا تھا)''

مسلمانو!...... جاگ جاؤ، بیدار ہوجاؤ، موت کے استقبال کے لئے تیاری کرو، گناہوں میں نہ پڑو، منکرات سے بچو، حدیث شریف میں آتا ہے۔ '' لذتوں کو فنا کرنے والی چیز یعنی موت کو خوب کثرت سے یاد کرو۔''

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

تقریباً دو ماہ پہلے بندہ کو کسی ساتھی نے ایک مشہور رفاہی ادارہ کی جانب سے شائع شدہ قرآن کریم ہدیہ کے طور پر دیا جو کہ اعلیٰ آرٹ پیپر پر انتہائی خوبصورت جلد کے ساتھ شائع کیا گیا تھا۔ اس کی معیاری طباعت اور بائنڈنگ دیکھ کر دل سے دُعائیں نکلیں کہ مدارس اور مساجد میں مفت تقسیم کرنے کے لئے ایسا شاندار نسخہ شائع کیا گیا ہے۔ رمضان المبارک میں یہ ناچیز اپنے اہل وعیال کے ساتھ مصروف تلاوت تھا کہ اس کے بیٹے نے (جو کہ بفضلہٖ تعالیٰ حافظ ہے) نشاندہی کی کہ اس نسخہ میں ایک سورت کی نسخہ میں ایک سورت کی آیت ۴۷ سے آیت ۵۷ تک دس آیات مکمل طور پر غائب ہیں اور آیت ۱۱۶ سے آیت ۱۲۵ تک دس آیات مکرر لگادی گئی ہیں، ناچیز نے اس رفاہی ادارہ کے ذمہ داروں سے رابطہ کیا تو پتہ چلا کہ انہوں نے ایک مشہور کمپنی سے باقاعدہ معاہدہ کے تحت کتابت اور کاپیاں لے کر کلام پاک کے مختلف سائز میں ساٹھ ہزار نسخے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے شائع کئے ہیں۔ گویا انہوں نے کم وبیش ساٹھ لاکھ روپیہ اس کار خیر پر خرچ کیا تھا لیکن ناشر، تصحیح کنندہ اور متعلقہ کمپنی کی غیر ذمہ داری دیکھئے کہ انہوں نے اتنی بڑی غفلت اور غلطی کا ارتکاب کرکے ان کے اعتماد کو کیسے ٹھیس پہنچائی اور شرمندگی سے دوچار کیا۔ یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ یہ غلطی صرف ایک لاٹ کے نسخوں میں تھی، دوسری لاٹ کے نسخے اس غلطی سے پاک ہیں مگر جس اللہ کے بندے نے ساٹھ ہزار کلام پاک طبع کروائے ہیں، خود اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس کی ایک لاٹ کتنے ہزار پر مشتمل ہوگی؟

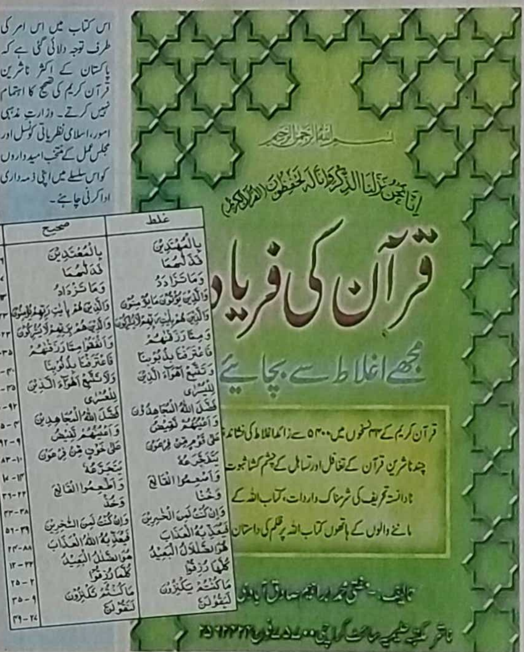
ان میں سے اکثر نسخے تقسیم ہوکر مدارس اور مساجد میں پہنچ چکے ہیں۔ ظاہر ہے تلاوت کرنے والوں میں حفاظ کم ہوتے ہیں اور ناظرہ خواں زیادہ ہوتے ہیں۔ کاغذ اور طباعت کا اعلیٰ معیار دیکھ کر تلاوت کے لئے بھی عام طور پر ایسے ہی خوبصورت نسخوں کو ترجیح دی جاتی ہے لیکن پڑھنے والے سیدھے سادھے عوام کو کیا معلوم کہ ان خوبصورت نسخوں میں کیسی غلطیاں ہیں کیونکہ یہ صرف ایک کمپنی اور رفاہی ادارہ کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اس قسم کی متعدد کمپنیوں کے مطبوعہ مصاحف مساجد میں پائے گئے ہیں جن میں پیسٹنگ سے لے کر بائنڈنگ تک اور پرنٹنگ سے کتابت تک کی غلطیاں دیکھی گئی ہیں۔ زیادہ تر اغلاط کا تعلق کتابت ہی سے ہوتا ہے جو یقیناً مصححین کے تغافل کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ بسا اوقات ایک ایک قرآن کے آخر میں کئی کئی حفاظ وقراء کے نام بطور تصحیح کنندہ کے لکھ دیئے جاتے ہیں جو بلا سوچے سمجھے چند چلے ہوئے جملے لکھ دیتے ہیں کہ ”ہم نے اس نسخہ کا ایک ایک حرف بڑی دقت نظر سے پڑھا ہے اور ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اس کے کسی حرف اور زیر زبر پیش میں کوئی غلطی نہیں ہے۔“ بیچارے عوام ان مصححین کے اسماء گرامی پڑھ کر متاثر ہوجاتے ہیں اور یقین کرلیتے ہیں کہ واقعی اس نسخہ میں کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ انہیں کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب، کسب زر کے لاعلاج مرض میں مبتلا ناشرین اور مصححین کے تساہل اور ہوسِ زر کی بھینٹ چڑھ گئی ہے۔

ناشر بھی یہ چاہتا ہے کہ چند روپوں کے عوض بہت سارے پروف ریڈروں کے ”جلیل القدر“ نام اور تصحیح کا مرعوب کن سرٹیفکیٹ اسے حاصل ہوجائے اور پیشہ ور پروف ریڈروں کی بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ایک اچٹتی نظر کی انہیں زیادہ سے زیادہ قیمت مل جائے۔ چنانچہ دونوں کا مقصد پورا ہوجاتا ہے، مگر ہوس پر مبنی مقاصد کی تکمیل کے درمیان اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب کا تقدس پامال ہوجاتا ہے۔ حکومتی سطح پر تسلیم شدہ اور عوام میں شہرت یافتہ چند مصححین ایسے بھی ہیں جو بلا مبالغہ ”ارذل العمر“ کو پہنچے ہوئے ہیں، حواس مختل ہیں، بینائی از حد متاثر ہوچکی ہے، سرخیوں کے علاوہ اخبار پڑھنا بھی ان کے لئے ممکن نہیں ہے، مگر چونکہ وہ سالہا سال سے منصب تصحیح پر فائز ہیں اس لئے اگرچہ ان کی نظر تو نہیں چلتی مگر نام بہر حال چل رہا ہے اور خوب چل رہا ہے۔ ہر دوسری تیسری کمپنی کے طبع کردہ مصاحف پر ان کا اسمِ گرامی سرِ فہرست ہوتا ہے اور عوام کو متاثر اور مرعوب کرنے کے لئے ان کے ذیل میں متعدد نام اور بھی دے دیئے جاتے ہیں کہ یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے اپنی راتوں کی نیند اور دن کا سکون تج کر بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے تصحیح کا فریضہ سرانجام دیا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ ان میں سے بعض کے تصحیح کردہ چند نسخے ایسے بھی ہیں جن میں دو چار نہیں بلکہ سینکڑوں سے متجاوز غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ کاش! یہ حضرات راتوں کو سو کر اور دنوں کو سکون کے ساتھ گزار دیتے تاکہ کتابِ مقدس ان کی تصحیح سے ”محفوظ“ رہ جاتی۔

قرآن کریم میں اس نادانستہ تحریف کے جرم میں حکومت اور حکومت کا قائم کردہ محکمہ کو بھی برابر کا شریک ہے۔ یہ محکمہ اس لئے قائم کیا گیا تھا تاکہ غلطیوں سے مبرّا قرآن کریم شائع ہوں اور ہر کس وناکس قرآن کریم کی طباعت نہ کرسکے اور اگر کوئی ادارہ اپنی ذمہ داری پوری نہ کرے تو اس کا سرٹیفکیٹ منسوخ کیا جاسکے لیکن اس محکمہ کا حال یہ ہے کہ وہ ہر اس شخص اور ادارے کو قرآن کریم کی طباعت کا اجازت نامہ دے دیتا ہے جو اسے طے شدہ فیس ادا کردے اور پھر یہ بھی اس کے کار پردازوں سے نہ ہوسکا کہ جن لوگوں نے اغلاط سے بھرپور نسخہ ہائے قرآنیہ سے مارکیٹ کو بھر دیا ہے، ان کا مواخذہ بھی کرپائے۔ اگرچہ یہ محکمہ اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہوچکا ہے لیکن وہ اللہ تو غافل نہیں ہے جس نے اپنی کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہوا ہے اور وہ ہر دور میں اپنے کسی نہ کسی بندے یا جماعت کو اپنی کتابِ مقدس کی حفاظت کے لئے کھڑا کردیتا ہے، چنانچہ اسی حکیم وخبیر ذات نے فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی قدس سرہٗ کے خلیفۂ مجاز برادرم مفتی محمد ابراہیم صاحب زیدہ مجدہ کے دل میں اس مسئلہ کی اہمیت کچھ اس طرح پیدا فرمائی کہ انہوں نے بغیر کسی مادی مفاد کے ایک دو نہیں پورے چوالیس نسخے پڑھ ڈالے اور ان چوالیس نسخوں میں انہوں نے دوچار سو نہیں بلکہ پانچ ہزار چار سو سے زائد اغلاط تلاش کر ڈالیں اور غلطیاں بھی معمولی نہیں بلکہ اتنی بڑی کہ ان کی وجہ سے معنی بالکل بدل کر رہ جاتے ہیں۔ کسی نسخہ میں بیس، کسی میں چالیس اور کسی میں سو غلطیاں پائی جاتی ہیں بلکہ ایک نسخہ میں ۴۴۶ اور دوسرے میں ۴۵۹ اغلاط دریافت ہوئیں اور ان سب کے آخر میں چار چار اور پانچ پانچ پروف ریڈروں کے نام دیئے گئے ہیں جنہوں نے پورے وثوق کے ساتھ یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس قرآن کا متن ہم نے بغور پڑھا ہے اور ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی نہیں اور یہ ہر قسم کے اغلاط سے پاک ہے۔

آج جبکہ پاکستان میں ایک کمزور ترین حکومت کے مقابلے میں مضبوط ترین اپوزیشن وجود میں آچکی ہے اور اس اپوزیشن کی اکثریت اہلِ علم اور متدین افراد پر مشتمل ہے۔ ہم ”ضربِ مؤمن“ کے توسط سے حزبِ اختلاف ہی سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قومی اسمبلی میں اس مسئلہ کے حوالے سے مؤثر آواز اُٹھائیں اور چند ناشرین کے ہاتھوں قرآن کے ساتھ ہونے والے اس ظلم کا مستقل سدِّباب کریں۔ ان نسخوں کو ضبط کیا جائے جن میں یہ اغلاط پائی جاتی ہیں، ان کمپنیوں کے لائسنس منسوخ کئے جائیں جو غفلت کی مرتکب ہوئی ہیں اور ان پروف ریڈروں پر پابندی لگائی جائے جن کی سہل پسندی کی وجہ سے اغلاط سے اَٹے ہوئے مصحف مارکیٹ میں پھیل گئے ہیں۔ اگر ممبرانِ اسمبلی دستاویزی ثبوت چاہتے ہوں تو انہیں مفتی صاحب موصوف کی مذکورہ کتاب بھی فراہم کردی جائے گی جس میں اغلاط والے نسخوں کی پوری تفصیل موجود ہے۔ قرآن کریم کو اغلاط سے پاک رکھنے کے لئے ہمارے ذہن میں کچھ عملی تجاویز بھی ہیں جو ان شاء اللہ اگلے شمارہ میں پیش کی جائیں گی۔

> اس کتاب میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ پاکستان کے اکثر ناشرین قرآن کریم کی تصحیح کا اہتمام نہیں کرتے۔ وزارتِ مذہبی امور، اسلامی نظریاتی کونسل اور مجلس عمل کے منتخب امیدواروں کو اس سلسلے میں اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے۔



20
MONDAY

OCTOBER

S S M T W T F S
1 2 3 4

جغرافیۂ قرآنی سے ایک ورق

مفتی ابولبابہ شاہ منصور

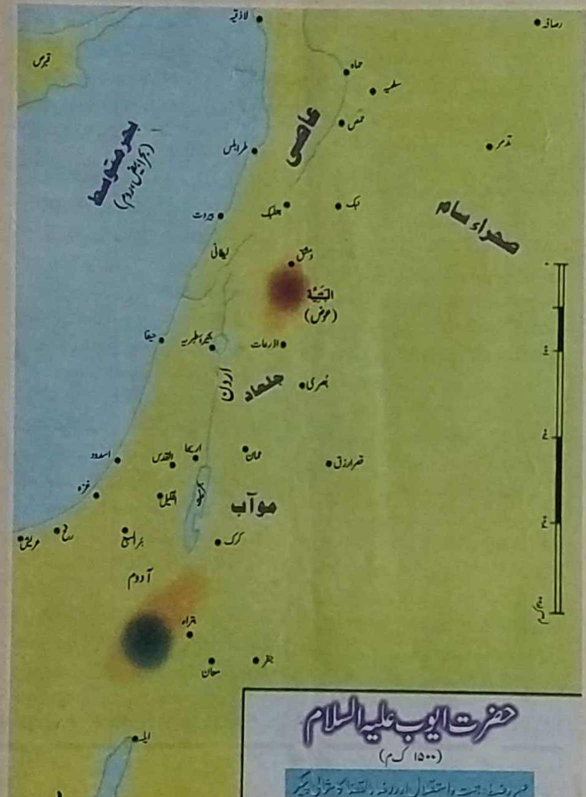
کامیاب زندگی کا راز

دینی و دنیوی ہدایت کا خلاصہ:

• ماہِ رمضان صبر اور تقویٰ کے حصول کی کوشش اور عملی مشق کا مہینہ ہے جو ہم سے ایک مرتبہ پھر گذر کر جا رہا ہے۔ صبر اور تقویٰ دو ایسی چیزیں ہیں جنہیں دین کا خلاصہ کہا جا سکتا ہے۔ جس طرح کہ دیانت و انصاف کو دین کی ان تعلیمات کا خلاصہ قرار دیا جا سکتا ہے جو دنیوی فلاح کی حصول کے لئے ہمیں عنایت کی گئیں۔ صبر کا حاصل مطلب ہے احکامِ الٰہیہ پر جمے رہنا اور تقویٰ کا مطلب ہے گناہوں سے بچتے رہنا۔ دیانت کا مطلب ہے کہ آپ پر جو فرائض لازم ہیں انہیں پوری احتیاط اور ذمہ داری سے ادا کرنا اور انصاف کا معنیٰ ہے کہ جو حقوق آپ پر آتے ہیں ان کی جواب دہی کے لئے کھلے دل سے اپنے آپ کو پیش کرنا۔ اگر ہم صبر و تقویٰ کو زندگی کا شعار بنا لیں تو آخرت بن جائے گی اور دیانت و انصاف کو رواج دے لیں تو ہماری دنیا سنور سکتی ہے۔ افسوس کہ ماہِ رمضان ہر سال ہمیں اس سبق کے اعادے اور پختگی کا پیغام دیتے ہوئے گذر جاتا ہے لیکن ہمارے غافل دل متوجہ ہو کر نہیں دیتے۔ آیئے آج ایک ایسے برگزیدہ پیغمبر کے احوال کا مطالعہ کرتے ہیں جو صبر و استقامت اور ہمت و استقلال کے وصف میں ممتاز تھے حتیٰ کہ اللہ رب العزت نے ان کی اس صفت کو بیان کرتے ہوئے ان سے محبت کا اظہار فرمایا ہے۔

یوباب، اوب اور ایوب:

حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہ نیک بندے تھے جو صبر میں ہمیشہ کے لئے ضرب المثل بن گئے۔ قرآن مجید اور تورات دونوں میں آپ کا ذکر ہے۔ قرآن کریم میں چار جگہ (سورۂ نساء: ۱۶۳، سورۂ انعام: ۸۵، سورۂ انبیاء: ۸۳-۸۴، سورۂ ص: ۴۱-۴۴) آپ کا اسم گرامی آیا ہے دو مقامات میں انبیاء کرام کی فہرست میں آپ کا نام ہے اور دو جگہ اجمالی تذکرہ ہے۔ تورات میں ایک پورا صحیفہ "سفرِ ایوب" کے نام سے موجود ہے۔ قرآن کریم میں آپ کا تذکرہ اگرچہ بہت مختصر اور سادہ طرزِ بیان پر مشتمل ہے لیکن بلاغت و معانی کے لحاظ سے اس قدر کامل و مکمل ہے کہ واقعات کے جس قدر بھی صحیح اور اہم اجزاء تھے ان کو ایسے معجزانہ اسلوب میں بیان کر دیا گیا ہے کہ "سفرِ ایوب" کے ضخیم اور طویل صحیفہ میں (جو بیالیس ابواب اور کئی سو آیات پر مشتمل ہے) بھی وہ بات نظر نہیں آتی۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے وطن، زمانے اور قوم کے باب میں تحقیق و تفتیش کا نچوڑ یہ ہے کہ آپ عرب تھے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ وہ "عوض" میں رہتے تھے جس کا صحیح مقام متعین کرنا مشکل ہے لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنوبی شام میں دمشق اور اذرعات نامی دو مشہور شہروں کے درمیان البثنیہ نامی مقام ہے۔ بعض نے خلیج عقبہ کے شمال میں بیان کیا ہے لیکن پہلی بات کئی قرائن کی بناء پر زیادہ راجح معلوم ہوتی ہے۔ شام کے ایک قصبہ بُصریٰ سے چند میل پر ایک مقام "حل عشترہ" ہے، جسے بائبل میں "عستارات قرینم" کہا گیا ہے۔ (پیدائش ۱۴:۵) اس کے دو میل پر شیخ سعد نامی ایک مسلمان بزرگ کی قبر ہے۔ یہاں ایک پتھر ہے، جسے "سنگِ ایوب" کہتے ہیں۔ ایک چشمہ بھی ہے جو اب "حمام ایوب علیہ السلام" کے نام سے معروف ہے۔ ایک خانقاہ "دیرِ ایوب" کہلاتی ہے، پاس ہی ایک مقبرے کا نشان بتایا جاتا ہے جسے حضرت ایوب علیہ السلام اور ان کی اہلیہ کا مقبرہ بتاتے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب) آپ کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت اسحٰق و یعقوب علیہ السلام کے درمیان پندرہویں صدی قبل مسیح کا ہے۔ عبرانی میں آپ کو "اوب" کہا گیا ہے، تورات میں "یوباب" اور قرآن میں "ایوب"۔



کامیاب زندگی کا راز:

حضرت ایوب علیہ السلام بڑے دولت مند، کثیر الاولاد، معزز اور تندرست تھے۔ ہمیشہ خدا کی رضا کے طالب رہے، مسکینوں، فقیروں، یتیموں، بیواؤں اور مظلوموں کی دست گیری کرتے۔ پھر ان پر ابتلاء کا دور آ گیا۔ دولت بھی چھن گئی، اولاد بھی جاتی رہی، تندرستی بھی زائل ہو گئی، اقرباء نے بھی کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس دور میں تین مخلص دوست ان کے پاس آئے اور کہا کہ مصیبت گناہ کے بغیر نہیں آتی، حضرت ایوب علیہ السلام نے جواب دیا: راحت ہو یا مصیبت سب خدا کی طرف سے ہے۔ قضا و قدر کی مصلحتوں کے اسرار خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں، لیکن دوستوں کی اس بات نے ان کو بے چین اور مضطرب کر دیا اور آپ خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں سربسجود ہو کر دعا گو ہوئے۔ آخر مشیت الٰہی نے دورِ ابتلاء ختم کر دیا۔ قرآن مجید سے واضح ہوتا ہے کہ خدا نے ان کے لئے غسل اور پینے کا سریع الاثر معدنی پانی کا چشمہ جاری کر دیا، غسل سے بیرونی مرض اور پینے سے اندرونی بیماری ختم ہو گئی۔ ان کو اہل و عیال بھی پہلے سے زیادہ دے دیے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ ایسی بزرگ ہستی کی کہانی ہے جو کشائش اور تنگی، تندرستی اور بیماری، اقرباء و احباب کے ہجوم اور بے چارگی، غرض ہر حال میں صابر و شاکر اور اللہ پر ایمانِ کامل کا نہایت دل پذیر نمونہ تھی۔ اس سے کامیاب زندگی گزارنے کا یہ سبق ملتا ہے کہ خوشی اور نعمت میں رب تعالیٰ کو نہیں بھولنا چاہئے اور غمی اور مصیبت میں بھی اس کی رحمت کا امیدوار رہنا چاہئے۔ وہی ہے جو مریضوں کو شفا، فقر و فاقہ میں مبتلا کو مال و دولت، بے اولادوں کو اولاد اور مصیبت زدگان کو نجات دیتا ہے۔ سب کچھ دینے والا بھی وہی ہے اور سب کچھ لے کر آزمانے والا بھی وہی ہے۔ اسی کے دامنِ رحمت سے چمٹے رہنا چاہئے۔ وہی ہے جو صبر و تقویٰ والوں کے لئے مصیبت سے نکلنے کا ایسا راستہ نکالتا ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔

حیلہ شرعی و غیر شرعی میں فرق:

آپ کی تیماردار اہلیہ نے ایک مرتبہ آپ کی انتہائی تکلیف سے بے چین ہو کر ایسے کلمات کہہ دیے جو شانِ صبر کے منافی تھے۔ آپ نے قسم کھا کر کہا کہ تندرستی کے بعد اس کی سزا انہیں دیں گے چونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نیک بندی تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحت کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام کو یہ حیلہ بتایا کہ سو تنکوں کا ایک گٹھا بنائیں، اس سے ایک مرتبہ ماریں تو سو مرتبہ مارنے کی قسم پوری ہو جائے گی۔ اس واقعہ سے جہاں دینی معاملات میں سستی پر اپنے اہل خانہ کی باز پرس اور مناسب تادیب کا جواز بلکہ استحسان معلوم ہوتا ہے وہیں حیلہ شرعی اور غیر شرعی کا فرق بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس حیلے کا مقصد حکم شرعی کا ابطال یا بے جا سہولت کوشی اور عیش پرستی ہو وہ ناجائز ہے اور جس حیلے میں شرعی احکامات کے دائرے میں رہ کر کسی مشکل سے بچنے کی کوئی راہ نکالی گئی ہو تو وہ جائز ہے اور عوام الناس پر اگر حرج لازم آ رہا ہو تو انہیں ناقابل برداشت تنگی سے بچانے کے لئے کوئی جائز صورت تلاش کرنا تو مستحسن ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں اسے "متبادل کی تجویز" کہتے ہیں اور یہ اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب علم شریعت میں رسوخ کے ساتھ احوالِ زمانہ پر بھرپور نظر ہو۔ الحمدللہ فقہاء احناف اس حوالے سے ممتاز مقام رکھتے ہیں، ان کے ہاں "کتاب الحیل" معروف ہے جو ان کی فقہی بصیرت، علوم شرعیہ میں کامل مہارت اور عصرِ رواں کے تقاضوں سے واقفیت کی شاہد عدل ہے۔

SEPTEMBER '97

27
SATURDAY

7 تا 23 شوال 1424
12 تا 18 دسمبر 2003
جلد 2 شمارہ 43

28
SUNDAY

29
MONDAY

SEPTEMBER

SSMTWTF	SSMT
12345	6789

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام ومسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

میت کو غسل اور کندھا دینے پر وضو

س: محمد اقبال کیلانی صاحب کی کتاب ''جنازے کے مسائل'' میں ترمذی شریف کی ایک حدیث پڑھنے میں آئی کہ میت کو غسل دینے کے بعد غسل اور کندھا دینے کے بعد وضو ہے اور ساتھ ہی حاکم اور بیہقی شریف کی حدیث ہے کہ غسل واجب نہیں کیونکہ میت نجس نہیں ہوتی اس کا جواب ارشاد فرمائیں ان میں کون سی بات ٹھیک اور درست ہے۔

(محمد عالم شاہد بغداد الیکٹرک سٹور سنانوال تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ)

ج: آپ نے ترمذی شریف کی جس حدیث کا حوالہ دیا ہے اس کے الفاظ یوں ہیں ''من غسلہ الغسل و من حملہ الوضوء'' (ترمذی باب ماجاء فی الغسل من غسل المیت 993)

میت کو غسل دینے سے غسل ہے اور اس کو اٹھانے سے وضو ہے، اٹھانے سے مراد میت کو اٹھانا ہے نہ کہ میت والی چارپائی کو کندھا دینا ہے، ترمذی کا یہی مقام ملاحظہ فرمائیں۔

مذکورہ حدیث میں دو حکم ہیں (1) میت کو غسل دینے سے غسل کرنا (2) میت کو اٹھانے سے وضو کرنا۔ اول الذکر حکم ندب واستحباب کے لئے ہے، اس کی دلیل عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ ''لیس علیکم فی غسل میتکم غسل'' تم پر میت کو غسل دینے سے غسل واجب نہیں ہے (بیہقی وغیرہ) اس حدیث نے وضاحت کردی ہے کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل لازم نہیں ہے البتہ مستحب وبہتر ہے، اگر غسل نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، رہا میت کو اٹھانے سے وضو لازم ہونا تو اس کے استحباب وندب پر کوئی دلیل نہیں ملی لہٰذا میت کو اٹھانے والے شخص کو وضو کر لینا چاہئے۔ یہ ان دونوں احادیث کا مفہوم ہے، امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ کے نزدیک بھی وضو ضروری ہے جیسا کہ ترمذی شریف میں اس باب کے اندر مذکور موجود ہے اور راقم کے نزدیک یہی راجح ہے واللہ اعلم۔

ساس سے بداخلاقی

س: اگر ایک آدمی نے ساس سے زنا کیا تو بیوی اس پر حرام ہو جائے گی یا نہیں؟ (عبداللہ مسعود، گلگت)

ج: اگر کوئی آدمی اپنی ساس یا سالی سے زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے تو اس فعل حرام کی وجہ سے جمہور آئمہ محدثین رحمھم اللہ کے نزدیک اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ امام بخاری کا صحیح البخاری کتاب النکاح باب ما یحل من النساء وما یحرم میں رجحان بھی اسی طرف ہے۔ امام سفیان ثوری، امام اوزاعی اور امام احمد وغیرھم کے نزدیک حرمت واقع ہو جائے گی۔ جمہور آئمہ کی ایک دلیل تو وہ مرفوع روایت ہے جسے دار قطنی وطبرانی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے متعلق جو کسی عورت کے ساتھ فعل حرام کا ارتکاب کرتا ہے پھر اس عورت کی بیٹی سے نکاح کر لیتا ہے یا کسی لڑکی سے بدکاری کرتا ہے پھر اس کی ماں سے نکاح کر لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا ''حرام حلال کو حرام نہیں کرتا'' (دار قطنی کتاب النکاح 3636، 3638 بیہقی 7/169 فتح الباری 9/156) لیکن اس کی سند میں عثمان بن عبدالرحمن ابو قاصی متروک راوی ہے اسی طرح عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ''حرام حلال کو حرام نہیں کرتا'' (سنن ابن ماجہ 2015، دار قطنی 3637)

اس کی سند میں عبداللہ بن عمر العمری متکلم فیہ راوی ہے، ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں ''اسنادہ اصلح من الاول'' اس کی سند پہلی روایت سے زیادہ درست ہے۔ علمائے احناف کے ہاں تو عبداللہ بن عمر العمری صالح الحدیث ہے جیسا کہ علامہ نیموی کی ''التعلیق الحسن'' میں موجود ہے بلکہ اعلاء السنن، احیاء السنن، احسن الکلام وغیرہا کتب میں متکلم فیہ راوی کی روایت کو حسن اور ایسے راوی کو حسن الحدیث قرار دیا گیا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جب کوئی آدمی اپنی بیوی کی بہن سے زنا کرلے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی (صحیح البخاری مع فتح الباری 9/153) امام سعید بن المسیب، عروہ بن الزبیر اور امام زہری کا بھی یہی موقف ہے (بخاری مع فتح الباری 9/154، 107) جمہور آئمہ محدثین کا موقف ہی راجح ہے واللہ اعلم۔

تعویز گلے میں لٹکانا

س: تعویذ کسی سے لکھوا کر یا خود لکھ کر گلے میں ڈالنا یا پھر پانی میں ملا کر پینا جائز ہے کہ نہیں، قرآن وحدیث کے مطابق صحیح رہنمائی فرمائیں (ابو اسامہ محمد عباس فیصل آباد)

ج: تعویذ لکھنا یا لکھوانا، گلے میں ڈالنا یا بازو وغیرہ پر باندھنا یا پانی میں ملا کر پینا پلانا قرآن وحدیث سے کہیں بھی ثابت نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ یا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے کسی نے بھی تعویز لکھے یا لکھوائے نہیں، نہ ہی مریضوں کو لکھ کر پلائے ہیں۔ بعض کاروباری لوگوں نے آج اس کام کو عروج دیا ہے کئی لوگوں نے تعویذ چھپوا کر رکھے ہوئے ہیں اور گاہک سے باقاعدہ پوچھتے ہیں، 500 والا تعویذ چاہئے یا 1000 والا، کئی لوگوں نے اصحاب کہف کے کتے کا تعویذ بنایا ہوا ہے۔ ایسے تعویذوں سے مدد لینا اور انہیں مصائب کا ازالہ کرنے والے سمجھنا شرک کے قبیل سے ہے۔ ان سے اجتناب کرو، شرعی دم اور ذکر واذکار کیا کرو، مسنون اذکار پر مشتمل کتب اور کارڈز عام ہیں ان سے استفادہ کرو اللہ توفیق بخشے آمین۔

جنابت کی حالت میں بچے کو دودھ پلانا

س: غسل جنابت واجب ہو تو عورت اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں، قرآن وحدیث کے مطابق رہنمائی فرمائیں (ابو اسامہ محمد عباس فیصل آباد)

ج: غسل جنابت جب لازم ہو جائے تو حتی الوسع کوشش کرو کہ غسل کر لیا جائے اگر کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے اور بچہ بلک رہا ہو تو ماں اسے دودھ پلا سکتی ہے، اس میں کوئی شرعی مانع موجود نہیں۔ نبی مکرم ﷺ بسا اوقات حالت جنابت میں ہوتے اور فجر کا وقت ہو جاتا، بلکہ ابوداؤد، باب فیمن اصبح جنباً فی شہر رمضان رقم 2389 میں حدیث ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے جنابت کی حالت میں صبح کر لی ہے اور میں روزے کا ارادہ رکھتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں بھی جنابت کی حالت میں (بسا اوقات) صبح کر لیتا ہوں اور روزہ رکھنا چاہتا ہوں، میں غسل کر لیتا ہوں اور روزہ رکھ لیتا ہوں۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمارے جیسے تو نہیں۔ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ غضب میں آ گئے اور فرمایا اللہ کی قسم! میں امید رکھتا ہوں کہ تم سب سے زیادہ اللہ کی خشیت رکھنے والا ہوں گا۔ اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی جنبی ہو اور فجر کا وقت ہو جائے تو وہ غسل کرلے اور روزہ پورا کرے۔ جب جنابت کی حالت میں صبح کر کے روزہ رکھ سکتے ہیں تو جنابت کی حالت میں بچے کو دودھ پلانا کیسے جائز نہیں ہوگا واللہ اعلم۔

بھینس کا گوشت کھانا کیسا ہے؟

س: بھینس کی حلت کے بارے میں ارشاد فرمائیں بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں (محمد عالم شاہد بغداد الیکٹرک سٹور کوٹ ادو)

ج: اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے ''احلت لکم بھیمۃ الانعام الا ما یتلی علیکم......'' (مائدہ ۱) تمہارے لئے ہر مویشی قسم کے چرنے والے جانور حلال کئے گئے ہیں سوائے ان جانوروں کے جو تمہیں بتلائے جا رہے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں بھیمہ سے مراد وہ جانور ہیں جن کا گزارہ گھاس پات پر ہوتا ہو، اس طرح اس قبیل میں وہ جانور بھی شامل ہو جاتے ہیں جو نباتاتی غذاؤں پر پرورش پاتے ہوں اور عرب کے علاوہ دوسرے ممالک میں پائے جاتے ہیں مثلاً گائے کے ساتھ نیل گائے، بھینس اور بکری کے ساتھ ہرن، بارہ سنگھا وغیرہ۔ مفتی محمد شفیع صاحب کی معارف القرآن بھی ملاحظہ کر لیں، انہوں نے اس آیت کے تحت بھینس کی حلت کا ذکر کیا ہے البتہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ان گنت ولاتعداد ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بعض اشیاء کے نام لے کر حلال قرار دیا ہے اور بعض کو حرام اور پھر حلال وحرام کا ایک قاعدہ بیان کر دیا ہے۔

کھوکھرا پار کا راستہ

علیم ناصری

سیاچین تک راستے کھول کر
جو دی ہم نے بھارت کو آسانیاں
کھلی راہ اب کھوکھرا پار کی
یہ دانیاں ہیں یا نادانیاں؟

SEPTEMBER '97

23
TUESDAY

15 تا 21 ربیع الثانی 1425ھ
4 تا 10 جون 2004
جلد 3 شمارہ 20

ہفت روزہ غزوہ (3) 17تا23 شوال 1424ھ

2
THUR

26
FRIDAY

SEPTEMBER

S S M T W T F S S M T
1 2 3 4 5 6 7 8 9

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام ومسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

کیا ایسی کوئی صحیح حدیث موجود ہے؟

س: کیا یہ حدیث "خیر الناس من ینفع الناس" تم میں سے بہترین شخص وہ ہے، جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے، کسی صحیح سند سے ذخیرہ احادیث میں موجود ہے؟ (ابو القاسم عبدالرحمن، اورنگی ٹاؤن کراچی)

ج: کسی بھی روایت کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ وہ سند صحیح یا حسن رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہو، جس روایت کی کوئی قابل اعتبار سند موجود نہ ہو اسے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کرنے سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے بعض جملوں کے مفاہیم ومطالب اپنی جگہ پر بالکل صحیح ودرست ہوتے ہیں لیکن ہر صحیح بات کو حدیث بنا کر پیش کرنا جائز اور درست نہیں ہے۔ مذکورہ الفاظ کا بھی بالکل وہی حال ہے، یہ کسی صحیح سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔ علامہ اسماعیل بن محمد العجلونی اپنی کتاب "کشف الخفاء و مذیل الالباس، عما اشتھر من الاحادیث علی السنة الناس" 1/393رقم (1254) میں مذکورہ الفاظ کو درج کر کے لکھتے ہیں "لم ار من ذکرانه حدیث" کسی بھی محدث کو میں نے نہیں دیکھا جس نے اسے بطور حدیث ذکر کیا ہو۔

نیز علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "جمع الجوامع" 14/353رقم (10953) میں شیخ شمس الدین بن القماح کے خط سے ایک لمبی روایت کا تذکرہ کیا ہے، جس کے اندر یہ الفاظ ہیں، لیکن اس کی بھی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تک کوئی سند ذکر نہیں کی۔ علاوہ ازیں جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت "خیر الناس انفعھم للناس"، "مسند الشہاب للقضاعی" رقم (129) میں موجود ہے۔ اس کی سند میں "علی بن بہرام" غیر معروف اور ابن جریج کی تدلیس ہے۔ نیز "کتاب المجروحین" لابن حبان 2/89 اور ابن عساکر 8/404 میں "ابن جریج" سے "عمرو بن بکر السکسکی" نے بیان کیا ہے لیکن یہ عمرو متروک راوی ہے۔ اس کا ایک شاہد "طبرانی کبیر" 12/346رقم 13646، ابن عساکر 18/64، طبرانی صغیر 2/35، مجمع البحرین 5/210، 215 میں "عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، لیکن اس کی سند میں "سکین بن ابی سراج" متروک راوی ہے۔

یہی روایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے جسے "ابن عساکر" نے تاریخ دمشق 41/292، 393 اور "ابو اسحاق المزکی نے "الفوائد المنتخبہ" 8/147، بحوالہ سلسلہ صحیحہ اور ابن ابی الدنیا نے "قضاء الحوائج" رقم (37) میں مختلف طرق سے بکر بن خنیس عن عبداللہ بن دینار عن عبداللہ بن عمر روایت کیا ہے اور اس کے الفاظ "جاء رجل الی النبی ﷺ فقال: یا رسول اللہ ﷺ! من خیر الناس؟ فقال رسول اللہ ﷺ "انفع الناس للناس" یعنی ایک آدمی نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں کون سب سے بہتر ہے؟ تو ارشاد فرمایا "جو لوگوں میں سے لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔" اس کی سند میں بکر بن خنیس کو یحییٰ بن معین، علی بن المدینی، عمرو بن علی الفلاس، یعقوب بن شیبہ، نسائی، یعقوب بن سفیان الفسوی، ابن عدی، احمد بن صالح، ابن فراش، دارقطنی، جورقانی، ابو داؤد، ابوزرعہ، عقیلی، قیروانی وغیرہم نے ضعیف، متروک وغیرہ کہا ہے (تحریر تقریب التھذیب 1/181) لہٰذا اس روایت کی کوئی صحیح سند ہمیں معلوم نہیں ہے البتہ جو لوگ اسے حدیث رسول اللہ ﷺ باور کرا رہے ہیں، ان کے ذمہ ہے کہ وہ اسے کسی صحیح یا حسن حدیث سے ثابت کریں ورنہ ان الفاظ کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث بنا کر پیش کرنے سے گریز کریں۔

دینی امور پر اجرت لینا کیسا ہے؟

س: دینی امور پر اجرت وصول کرنا قرآن وسنت کی رو سے جائز ہے؟ دلائل کے ساتھ وضاحت فرمائیں؟ (قاری بشیر احمد شاکر طیبہ کیمیکل سٹور، فیوچر کالونی لانڈھی کراچی)

ج: حافظ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ دینی امور پر اجرت کے حوالے سے ایک سائل کے جواب میں رقمطراز ہیں "صحیح بخاری جلد دوم کتاب الطب باب الشرط فی الرقیۃ بقطیع من الغنم صفحہ 854 میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے آخر میں ہے (صحابہ میں سے ایک آدمی گیا تو اس نے چند بکریوں کے عوض سورۃ الحمد پڑھ کر دم کیا وہ تندرست ہو گیا وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا، انہوں نے اس کو برا سمجھا اور کہا تو نے اللہ کی کتاب پر مزدوری لی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ آئے اور انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے اللہ کی کتاب پر مزدوری لی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر مزدوری لینے کے تم سب سے زیادہ حق دار ہو وہ اللہ کی کتاب ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید پر اجرت لینا درست ہے۔ خواہ دم کی صورت ہو، خواہ تعلیم کی، خواہ نماز وغیرہ میں سنانے کی۔ ایسی صورت نہ ہو، جہاں ویسے بھی قرآن پڑھنا شرع سے ثابت نہ ہو، جیسے قبر پر قرآن پڑھنا درست نہیں کیونکہ آپ ﷺ کے لفظ "ان احق الخ" کلام مستقل اور عام ہیں (اعتبار لفظوں کے عموم کا ہوگا نہ کہ سبب کے خصوص کا مگر یہ کہ عموم سے کوئی چیز مانع ہو، احکام ومسائل ص 397، 398)

قرآن وحدیث کی رو سے اجرت علی القرآن وغیرہ جائز معلوم ہوتی ہے البتہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک اجرت علی القرآن جائز نہیں جیسا کہ علامہ خلیل احمد سہارنپوری نے "بذل المجھود فی حل ابی داؤد" ص 263، ج 5، ط مکتبہ قاسمیہ ملتان میں ذکر کیا ہے "البتہ پچھلے مقلدین علماء نے ضرورت کے تحت امام شافعی کے قول پر فتویٰ دیا ہے ملاحظہ ہو حوالہ مذکورہ۔

دو بیویوں میں عدل نہ کرے تو؟

س: ایک آدمی کی دو بیویاں ہیں، ایک کے حقوق صحیح ادا کرتا ہے جبکہ دوسری کے ساتھ لڑائی جھگڑا وغیرہ کرتا ہے اور صحیح اخراجات بھی نہیں دیتا اس شخص سے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ (عاصمہ بنت اسحاق لطیف آباد، حیدرآباد سندھ)

ج: جس آدمی کی دو یا دو سے زائد بیویاں ہوں تو اس پر ان کے درمیان نان، نفقہ، رہائش اور رات بسر کرنے میں عدل کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"اگر تمہیں ڈر ہو کہ عدل نہیں کر سکو گے تو ایک ہی کافی ہے" (النساء 3)

معلوم ہوا کہ عورتوں کے درمیان عدل کرنا واجب و ضروری ہے اور جو شخص اپنی ازواج میں عدل سے کام نہیں لیتا، اس کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"جس شخص کی دو بیویاں ہوں وہ ان میں سے ایک کی طرف مائل ہو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب مفلوج ہوگی (کتاب عشرۃ النساء للنسائی 4، ابو داؤد 2124) البتہ اگر دل میں کسی کی محبت زیادہ ہو تو یہ ایک فطری عمل ہے، اس میں مواخذہ نہیں، واللہ اعلم۔

اگر برادری میں یا مناسب رشتہ نہ ملے تو بچیوں کو گھروں میں بٹھانا کیسا ہے؟

س: ہمارے معاشرے میں یہ رواج ہے کہ لوگ جوان لڑکیوں کو گھروں میں بٹھائے رکھتے ہیں یا تو مناسب رشتے کی تلاش ہوتی ہے، یا برادری میں ہی رشتہ نہیں ملتا؟ ایسی صورت میں نکاح میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟ (عبیداللہ طاہر مہر، فاروقہ ضلع سرگودھا)

ج: والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی زیر کفالت بچیوں کی شادی کریں اور شادی میں برادری کی قید نامناسب ہے، اصل تعلق دینی ہے لہٰذا دیندار رشتے تلاش کر کے نکاح کر دینا چاہئے، ارشاد باری تعالیٰ ہے

"تم اپنے مجرد افراد کی شادی کرو"

نبی ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی تمہیں منگنی کے لئے کہے، جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت فساد ہو گا" (سنن ترمذی 1084)

معلوم ہوا کہ دینی رشتہ مل جائے تو جلدی شادی کر دینی چاہئے، اس لئے والدین پر لازم ہے کہ اپنی بالغ اولاد کے لئے مناسب دینی رشتے تلاش کر کے ان کی شادیاں کریں، غفلت و سستی سے کام نہ لیں۔

قرآن خوانی کرانا کیسا ہے؟

س: کیا قرآن خوانی کروانا جائز ہے؟ (ابو اسامہ آصف، جامعۃ الدراسات گلشن اقبال کراچی)

ج: کچھ چیزیں اصلاً حرام ہوتی ہیں اور کچھ وصفاً، مثلاً خنزیر تو اصلاً حرام ہے اور غیر اللہ کے نام کا بکرا بھی حرام ہے لیکن یہ بکرا غیر اللہ کا نام پکارنے کی وجہ سے حرام ہوا ہے، اصلاً حلال تھا، اسی طرح قرآن مجید پڑھنا اصلاً تو حلال و جائز ہے بلکہ ثواب ہے مگر قرآن خوانی کا مروجہ طریقہ ناجائز ہے، حلقہ بندی، مخصوص آیات وسورہ کا ورد و تکرار اور پھر کسی خاص مقصد یا ایصال ثواب کے لئے پڑھنا ایسے اوصاف ہیں جو قرآن پڑھنے کو ثواب کی بجائے الٹا بدعت بنا دیتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں سنت سے ثابت نہیں ہیں اور جو عمل سنت سے ثابت نہ ہو، بموجب فرمان نبوی ﷺ "جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی تو وہ مردود ہے" (متفق علیہ)

نیز فرمایا "کاموں میں بدترین کام نئے ایجاد شدہ ہیں (صحیح بخاری، کتاب الاعتصام)

ویسے بھی نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ نیک کام یا عبادت کو بھی اگر دنیاوی مقاصد کے لئے کیا جائے تو وہ دنیاوی مقاصد پورے ہوں یا نہ ہوں، دنیاداری کی نیت اس عمل کے ثواب کو برباد یا کم ضرور کر دیتی ہے۔

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو واقعی اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہی ہوئی، اور جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا ثمرہ وہی ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی" (بخاری، کتاب بدء الوحی)

لہٰذا مروجہ قرآن خوانی اپنے دوسرے اوصاف کے اعتبار سے بدعت ہونے کے ساتھ دنیاداری کی نیت کی وجہ سے بھی برباد ہے۔

SEPTEMBER '97

20
SATURDAY

29 رجب تا 4 شعبان 1427
25 تا 31 اگست 2006
جلد 5 شمارہ 36

21
SUNDAY

22
MONDAY

SEPTEMBER

SSMTWTF SSMTW
1 2 3 4 5 · 6 7 8 9 10

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

حرام اجزاء پر مبنی خوراک کھانے والے جانور کا حکم

س: فارمی برائلر یا کسی جانور کو اگر قصداً ایسی غذا کھلائی جاتی ہو جس میں حرام اجزاء شامل ہوں یا جسے حلال غذا کھلائی جائے لیکن جب وہ مالک کی پہنچ سے دور نکل جائے تو ٹنڈی، کیڑے مکوڑے کھالے یا نالی میں منہ ڈال دے ان کا کیا حکم ہے؟ (سیٹھ حامد ظفر کول سینٹر عابد مارکیٹ مزنگ لاہور)

ج: حلت وحرمت کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حلال صرف وہی چیز ہے جسے قرآن وسنت میں حلال بتایا گیا ہو اور حرام بھی وہی ہے جس کی حرمت پر کتاب وسنت میں دلیل موجود ہو، انسانی مزاج اور ذوق کو حلت وحرمت میں کوئی دخل نہیں ہے، اللہ مالک الملک نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھا کرو یقیناً جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے'' (النحل 116:16)

معلوم ہوا حلال وحرام بندوں کا اختیار نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جسے حلال ٹھہرائے وہ حلال ہے اور جسے اللہ حرام ٹھہرائے وہ حرام ہے بندوں کا ذوق اور مزاج اس کا فیصلہ نہیں کرتا اور دوسری بات یہ ہے کہ حلال وحرام انسانوں کی عقل کے تابع نہیں اور نہ ہی لوگوں کی آراء وقیاسات اور مادی ذرائع ووسائل سے ان کا اثبات کیا جاسکتا ہے جو لوگ عقل وقیاس سے حلال وحرام کے فیصلے کرتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ اس بات کو ایک مثال سے سمجھ لیں نبی ﷺ نے گھریلو گدھا حرام قرار دیا ہے اور جنگلی گدھے کا گوشت حلال (متفق علیہ ارواء الغلیل 8/137) نیز دیکھیں ابن ماجہ (1392,3191) باب لحوم الخیل اور باب لحوم الحمر الوحشیہ۔

جنگلی گدھے کی حلت اور گھریلو گدھے کی حرمت کا مسئلہ عقل سے طے نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اہل علم اور حیوانوں کے علم کے سپیشلسٹ ان دونوں کے فرق کی علت معلوم کرسکتے ہیں۔

یہ دونوں شکل وشباہت اور قد کاٹھ میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں ان کی حلت وحرمت شرع سے ثابت ہوتی ہے لہٰذا کسی بھی چیز کی حلت وحرمت معلوم کرنے کے لئے شرعی دلائل کو دیکھا جائے گا، اصلاً مرغی کی حلت شرعی دلیل سے ثابت ہے۔

زہدم الجرمی فرماتے ہیں ''میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ مرغی کھا رہے تھے تو انہوں نے کہا قریب ہو اور کھا بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے'' (ترمذی باب ما جاء فی اکل الدجاج 1826، مسند حمیدی 866,865 صحیح البخاری 3133 صحیح مسلم 9/1649 یہ حدیث مختصر ومفصل کئی ایک کتب احادیث میں موجود ہے اور جو الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں یہ ترمذی شریف کے ہیں۔

مسند حمیدی، بخاری ومسلم وغیرہا میں یہ بات بھی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ہاں جب مرغی کا گوشت لایا گیا تو ایک آدمی ایک طرف ہٹ گیا اور اس نے مرغی کا گوشت نہ کھایا تو اسے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بلایا اس آدمی نے کہا میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا ہے میں اس کا کھانا مکروہ سمجھتا ہوں تو اسے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے، علامہ عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں مرغی کھانے کا جواز ہے خواہ گھریلو ہو یا جنگلی اور یہ بات اتفاقی ہے مگر زیادہ گہرائی میں جانے والے لوگوں نے تقویٰ کی وجہ سے اختلاف کیا ہے، اسی طرح بعض لوگوں نے جلالہ کو مستثنیٰ کیا ہے اور ابوموسیٰ اشعری کے عمل سے ظاہر ہے انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی، اور آئمہ حدیث نے اس حدیث پر مرغی کی حلت کا باب باندھا ہے جیسا کہ بخاری و ترمذی وغیرہما میں ہے'' (تحفۃ الاحوذی 5/564 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے مرغی کا گوشت کھایا ہے اور یہ اس کے حلال ہونے کی صریح اور واضح دلیل ہے کیونکہ نبی ﷺ تو حلال وطیب چیز ہی کھاتے تھے، پھر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو کھایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے نقش قدم پر چلتے تھے اور اس سے کراہت کرنے والے کو انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اسے کھایا ہے اس لئے تو بھی کھالے۔ اگرچہ کراہت کرنے والے نے اسے کچھ گندگی کھاتے دیکھا بھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حلت وحرمت میں جانور کی غذا نہیں بلکہ شریعت کا اعتبار ہے۔ بعض ایسے جانور ہیں جو صاف ستھری غذا کھاتے ہیں لیکن وہ حلال نہیں ہیں جیسے گیدڑ اور بندر وغیرہ ان کی خوراک پھل، سبزیاں اور گوشت وغیرہ ہے۔ اسی طرح اگر کوئی آدمی خنزیر کے بچے کو گھر میں رکھ کر پرورش کرے اسے صاف ستھری غذا کھانے کو مہیا کرے تو وہ صاف غذا کی وجہ سے حلال نہیں ہوگا حرام ہی رہے گا کیونکہ اس کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری اور عبدالمالک مبارکپوری شارح ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ نے جو بعض لوگوں کا مرغی کو جلالہ شمار کرنے کی وجہ سے حلت سے استثناء کا ذکر کیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جو مرغی گندگی وپاخانہ کھاتی ہے وہ جلالہ ہے اور جلالہ کی حرمت پر نص وارد ہے، جلالہ کی حلت وحرمت کے متعلق آئمہ میں اختلاف ہے، اس میں علماء محدثین کے تین قول ہیں:

(1) جلالہ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ مرغی ہو یا کوئی دوسرا جانور یہ امام مالک اور امام لیث بن سعد کا قول ہے۔

(2) جب کثیر نجاست کھانے کی وجہ سے اس کا گوشت متغیر ہو جائے تو مکروہ ہے یہ شافعیہ کا قول ہے اور ان کی اکثریت کے ہاں یہ کراہت تنزیہی ہے۔

(3) یہ حرام ہے یہ قول شافعیہ کی ایک جماعت حنابلہ، بغوی و غزالی، ابن دقیق العید، ابواسحاق مروزی، قاضی قفال مروزی اور امام الحرمین جوینی کا ہے اور انہوں نے گوشت کے ساتھ جلالہ کا دودھ اور اس کے انڈے بھی حرام قرار دیئے ہیں۔ (فتح الباری 9/648 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت کتاب الذبائح والعید) جلالہ کے کھانے سے ممانعت کی چند ایک احادیث وارد ہوئی ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''یقیناً نبی ﷺ نے جلالہ کے دودھ سے منع کیا ہے''

(سنن ابی داؤد کتاب الاطعمۃ 3786، المنتقیٰ لابن الجارود 887، ترمذی 1826، سنن النسائی 4460)

وقال الترمذی، ہذا حدیث حسن صحیح، ابن حجر اس کی سند کو جلالہ کے متعلق وارد احادیث میں سب سے صحیح قرار دیتے ہیں۔ (فتح الباری 9/648)

اس حدیث کا ایک شاہد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''یقیناً رسول اللہ ﷺ نے خیبر والے دن گھریلو گدھوں کے گوشت، جلالہ، اس پر سواری کرنا اور اس کا گوشت کھانا منع کیا ہے۔'' (نسائی 4459، ابوداؤد 3811)

اس کا تیسرا شاہد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ابوداؤد 3785، ترمذی 1824، ابن ماجہ 3189، بیہقی 9/332 اور شرح السنۃ للبغوی 11/252 میں موجود ہے۔ اسے امام ترمذی اور امام بغوی اور ابن حجر نے حسن قرار دیا ہے۔ امام سفیان ثوری نے اگرچہ اسے ابن ابی نجیح عن مجاہد مرسلاً بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے موصولاً اور سفیان ثوری ابن اسحاق سے اثبت ہیں اس میں کوئی شک نہیں لیکن ابن اسحاق کی روایت کے صحیح شواہد موجود ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے یہ حدیث ابوہریرۃ وجابر رضی اللہ عنہما سے بھی بیان کی ہے (فتح الباری 9/648)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اگرچہ اپنا رجحان ان لوگوں کے ساتھ ظاہر کیا ہے جو ایسے جانوروں کی حرمت کی طرف گئے ہیں لیکن راقم الحروف کہتا ہے کہ ان احادیث میں جلالہ کی حرمت قطعی ثابت نہیں ہوتی بلکہ ان کے استعمال سے اس وقت تک آدمی رکا رہے جب تک اس سے اس کی گندی خوراک کی بدبو زائل نہ ہو سلف صالحین میں سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

''وہ جلالہ مرغی کو تین دن بند رکھتے تھے (پھر استعمال کر لیتے تھے)

المصنف لابن ابی شیبہ باب فی لحوم الجلالہ رقم 24608، 5/148 ط، دارالتاج بیروت، المصنف لعبدالرزاق 4/522)

علامہ البانی نے ارواء الغلیل 2505، 8/151 میں اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری 9/648 میں اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جو ورع و تقویٰ اور اتباع سنت میں بڑے متشدد تھے وہ بھی جلالہ مرغی کو تین دن بند کرنے کے بعد استعمال کر لیتے تھے تاکہ اس کا پیٹ صاف ہو جائے اور گندگی کی بو اس سے زائل ہو جائے اور یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جلالہ کی ممانعت والی حدیث کے راوی بھی ہیں اور راوی حدیث اپنی بیان کردہ حدیث کا مفہوم دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ جانتا ہے جیسا کہ محدثین اس قاعدہ کو ذکر فرماتے ہیں۔ اگر جلالہ کی حرمت گوشت کی نجاست کی وجہ سے ہوتی تو وہ گوشت جس نے حرام پر نشوونما پائی کسی حال میں بھی پاک اور حلال نہ ہوتا۔

امام ابن قدامہ اندلسی رقمطراز ہیں، حسن بصری رحمۃ اللہ نے جلالہ کے گوشت اور دودھ میں رخصت دی ہے اس لئے کہ حیوان نجاسات کھانے سے نجس نہیں ہوتا اس کی دلیل یہ ہے کہ شراب پینے والے شخص کے اعضا پر نجس ہونے کا حکم نہیں لگایا جاتا اور وہ کافر جو خنزیر اور محرمات کھاتا ہے اس کا ظاہر نجس نہیں ہوتا اور اگر نجس ہو جاتا تو اسلام لانے اور غسل کرنے سے پاک نہ ہوتا۔ پھر لکھتے ہیں ''اگر جلالہ نجس ہوتی تو بند کر کے رکھنے سے پاک نہ ہوتی (المغنی 13/329,328 مطبوعہ ہجر، القاہرہ)

اور ابن قدامہ مزید لکھتے ہیں

''اور جلالہ کو بند کر کے رکھنے سے کراہت اتفاقی طور پر زائل ہو جاتی ہے اور بند کر کے رکھنے کی مقدار میں اختلاف ہے، امام احمد سے روایت ہے کہ تین دن بند کر کے رکھا جائے خواہ پرندہ ہو یا چوپایہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اس کے کھانے کا ارادہ کرتے تو تین دن روک کر رکھتے اور یہ قول امام ابوثور کا ہے اس لئے کہ جو چیز حیوان کو پاک کر دیتی ہے وہ دوسری چیز کو بھی پاک کر دے گی۔'' (المغنی 13/329)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام احمد کے ہاں بھی جلالہ اصلاً حرام نہیں ہے بلکہ جلالہ کو روک کر رکھتے ہیں اس کی پاکیزگی ہو جاتی ہے اور بند کر کے رکھنے سے کراہت زائل ہو جاتی ہے اس پر اتفاق ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ آئمہ کا اختلاف نقل کرنے کے بعد ارقام فرماتے ہیں: ''جلالہ کے کھانے کے جواز میں معتبر قول نجاست کی بدبو کا زائل ہونا ہے جب اسے پاک چیز کھانے کے لئے دی جائے اور سلف سے اس بارے وقت کا تعین بھی مروی ہے ابن ابی شیبہ کے ہاں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جلالہ مرغی کو تین دن بند کر کے رکھتے تھے۔'' (فتح الباری 9/648)

امام بغوی فرماتے ہیں ''وہ چوپایہ جو گندگی کھاتا ہے اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ دیکھا جائے گا اگر تو وہ گندگی کبھی کبھار کھاتا ہے تو وہ جلالہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کھانا حرام ہے جیسے مرغی وغیرہ اور اگر اس کا کھانا اکثر گندگی میں سے ہے یہاں تک کہ گندگی اس کے گوشت اور دودھ میں غالب ہو جائے پھر اہل علم کا اس کے کھانے میں اختلاف ہے، ایک قوم اس بات کی طرف گئی ہے اس کا کھانا اتنی دیر تک حلال نہیں جب تک اسے کچھ دن بند نہیں رکھا جاتا اور گندگی کے علاوہ چارہ اسے دیا جائے یہاں تک کہ اس کا گوشت صاف ستھرا ہو جائے پھر اس کا کھانا حلال ہے یہ قول اصحاب الرائے، شافعی اور احمد کا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ گائے کو چالیس دن چارہ ڈالا جائے پھر اس کا گوشت کھایا جائے اور عبداللہ بن عمر مرغی کو تین دن بند رکھتے تھے اور حسن بصری جلالہ کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اور یہی قول امام مالک ہے اور امام اسحاق بن راہویہ نے کہا اس کا گوشت اچھی طرح دھو لینے کے بعد کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (شرح السنۃ 11/253، 254)

SEPTEMBER '97

16
TUESDAY

20 تا 26 محرم الحرام 1425
12 تا 18 مارچ 2004
جلد 2 شمارہ 8

17
WEDNESDAY

18
THURSDAY

19
FRIDAY

SEPTEMBER

SSMTWTF SSM
12345 678

احکام و مسائل

قرآن وسنت کی روشنی میں

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

ریتلی زمین میں قبر کی دیوار کس چیز سے بنائیں؟

س: قبر کی دیواریں حسب ذیل اشیاء سے بنانا کیسا ہے؟ جبکہ زمین کچی اور ریتلی ہو (1) پتھر کی اینٹوں سے (2) مٹی کی اینٹوں سے (3) کنکریٹ کی اینٹوں سے (محمد صدیق تلیاں، ڈاک خانہ سمندر کٹھہ ضلع ایبٹ آباد)

ج: نبی مکرم ﷺ نے قبور کو پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے، اس پر عمارت تعمیر کرنے اور بیٹھنے سے منع کیا ہے (صحیح مسلم 970/94) ابوالھیاج الاسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں تمہیں ایسے کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا کہ تم کوئی مورتی نہ چھوڑو مگر اسے مٹا دو اور نہ کوئی اونچی قبر چھوڑو مگر اسے برابر کر دو (صحیح مسلم 969/93) ان احادیث صحیحہ سے واضح ہوا کہ قبر بناتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ اسے نہ زیادہ اونچا کیا جائے اور نہ ہی پختہ کیا جائے لہٰذا جب قبر کو پختہ کرنا منع ہے تو اس پر پکی اینٹیں نہ لگائی جائیں بلکہ کچی اینٹیں لگائی جائیں، فقہ حنفی کی رو سے بھی قبر میں پختہ اینٹیں اور لکڑی کا استعمال منع ہے۔ صاحب ہدایہ رقمطراز ہیں "پختہ اینٹوں اور لکڑی کا استعمال قبر پر مکروہ ہے اس لئے کہ یہ اشیاء عمارت کی پائیداری اور پختگی کے لئے ہیں اور قبر تو بوسیدہ اور ویران مقام ہے (ہدایہ مع فتح القدیر 2/100)

قبر کو بند کرتے وقت کن چیزوں سے مدد لی جائے

س: میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کو حسب ذیل چیزوں سے بند کر کے مٹی ڈالنا (1) پتھر کی سلوں سے بند کرنا (2) لکڑی کے تختوں سے بند کرنا (3) کنکریٹ کی سلوں سے بند کرنا (محمد صدیق ایبٹ آباد)

ج: میت کو دفن کرنے کے بعد اسے پتھر کی سلوں سے بند کر دیں کیونکہ جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کا جنازہ لایا گیا تو دفن کئے جانے کے بعد نبی ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ پتھر لے کر آئے اسے پتھر کو اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف اٹھ کر گئے اور اپنے بازوؤں سے کپڑا ہٹایا۔ صحابی کہتے ہیں گویا کہ میں آپ کے بازوؤں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جس وقت آپ نے ان سے کپڑا ہٹایا، پھر آپ نے اس پتھر کو اٹھایا اور ان کے سر کی جانب رکھ دیا اور فرمایا اس کے ذریعے میں اپنے بھائی کی قبر پہچان لوں گا اور میرے اہل میں سے جو فوت ہوگا اسے اس کے پاس دفناؤں گا ملاحظہ ہو (سنن ابی داؤد 3206) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر پتھر رکھا جا سکتا ہے جب پتھر رکھ سکتے ہیں تو قبر کو بند کرتے وقت بھی پتھر لگایا جا سکتا ہے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت وصیت کی کہ میرے لئے لحد بنانا اور میرے اوپر کچی اینٹیں نصب کرنا جیسا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ (صحیح مسلم کتاب الجنائز 90/966) لہٰذا قبر کو بند کرتے وقت کچی اینٹوں اور پتھر سے کام لینا چاہئے۔

قبر کو ایک بالشت زمین سے بلند رکھنے کے بعد......؟

س: قبر کو سطح زمین سے برابر کرنے کے بعد اس کے اوپر چاروں طرف حسب ذیل چیزیں لگا کر مٹی ڈال کر ایک بالشت سطح زمین سے قبر بلند کرنا کیسا ہے (1) مٹی کی اینٹیں چاروں طرف لگا کر (2) پتھر کی اینٹیں چاروں طرف لگا کر (3) کنکریٹ کی اینٹیں چاروں طرف لگا کر (محمد صدیق ایبٹ آباد)

ج: پچھلے جوابات میں اس کی توضیح ہو چکی ہے کہ قبر پر کچی اینٹیں اور پتھر لگایا جا سکتا ہے لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بھتیجی اور بھانجی کے شوہر سے پردہ کرنا چاہئے؟

س: بھتیجی اور بھانجی کے شوہر اور بہنوئی سے پردے کے بارے میں کیا حکم ہے، حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں (مسز مسعود احمد، ڈیرہ اسماعیل خان)

ج: عورت کو اپنے محرم رشتہ دار کے علاوہ ہر مرد سے حجاب کرنا چاہئے اور اپنی زیب و زینت کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پردے کا حکم نازل کر کے طہارت و پاکیزگی کا درس دیا ہے، کسی بھی مسلمان خاتون کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ غیر مرد کے سامنے بلا حجاب آئے، جن مردوں کے سامنے عورت کو اپنی زینت ظاہر کرنے کی اجازت دی ہے وہ شوہر، باپ، سسر، بیٹے، خاوندوں کے بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے ہیں جیسا کہ سورہ نور میں موجود ہے اور چچا سے پردہ نہ ہونے کی حدیث ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صحیح البخاری کتاب النکاح 5239 اور صحیح مسلم کتاب الرضاع باب تحریم الرضاعۃ 8/1445 میں موجود ہے۔ قاضی شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں جمہور کے نزدیک ماموں اور چچا ان محارم میں سے ہیں جن کے سامنے زینت کے اظہار کی اجازت دی گئی ہے (فتح القدیر بحوالہ تفسیر احسن البیان 975) لہٰذا ان محرم رشتہ داروں کے سوا کسی دوسرے مرد کے آگے عورت بلا حجاب نہیں آ سکتی۔ بہنوئی اور بھتیجی و بھانجی کے شوہر ان رشتہ داروں میں سے نہیں جن کے سامنے اظہار زینت کی اجازت دی گئی ہے۔

عیسائی اور یہودی سے دوستی کا کیا حکم ہے؟

س: عیسائی اور یہودی سے دوستی رکھنا کیسا ہے؟ (محمد عبداللہ گوجرانوالہ)

ج: مسلمان کی دوستی و دشمنی کا معیار ایمان و اسلام ہے کسی بھی مسلمان کو یہود و نصاریٰ سے دوستی لگانا جائز نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے ایمان والو اپنے علاوہ کسی کو دلی دوست نہ بناؤ وہ تمہارے بارے میں کسی بھی بگاڑ کی پروا نہیں کریں گے انہیں وہ چیز پسند ہے جو تمہیں مشقت میں ڈال دے۔ بغض ان کے منہ سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو ان کے سینے چھپاتے ہیں وہ اس سے بھی بڑا ہے (آل عمران 118) ایک اور مقام پر فرمایا "اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو ان سے دوستی لگائے گا وہ ان ہی میں سے ہوگا بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نصیب نہیں کرتا (مائدہ 5) ان آیات سے واضح ہو گیا کہ یہودی اور عیسائی سے دوستی لگانا حرام ہے جو ان سے دوستی کرے گا اس کا شمار بھی یہودی اور عیسائی میں سے ہوگا۔

اہل بیت سے محبت کن کی؟

س: کیا اہل السنۃ، اہل الحدیث نبی ﷺ کے اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اور ان سے بغض رکھنے والوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں (مہر عبید اللہ ظاہر بستی کلیار فاروقہ)

ج: نبی کریم ﷺ کے اصحاب و اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ اہل الحدیث و اہل السنۃ کو محبت ہے اور ان کے ساتھ محبت کو ایمان میں سے شمار کرتے ہیں اور یاد رہے کہ آپ کے اہل بیت عظام میں آپ کی ازواج مطہرات، امہات المومنین سرفہرست ہیں اور قرآن میں بیوی کو اہل بیت میں سے شمار کیا گیا ہے ہم آپ کے اصحاب اصہار، ازواج، بنات، بنین اور آپ کی بیٹیوں کی اولاد تمام اہل ایمان جنہوں نے آپ کو حالت ایمان میں دیکھا اور دیدار کیا اور اس پر ان کی موت آئی، سے محبت کرتے ہیں ان سے بغض رکھنے والے لوگوں کو پسند نہیں کرتے بلکہ انہیں فرمان پیغمبر یاد دلاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مد یا نصف مد اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کو نہیں پہنچ سکتا (مشکوٰۃ المصابیح)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہم اہل بیت سے جو کوئی بھی بغض رکھے گا اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا (المستدرک للحاکم 3/150، ابن حبان 2246) امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ بھی اسے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ 5/643 رقم 2488 میں لائے ہیں اور امام حاکم کی تائید کی ہے لہٰذا اہل بیت ازواج النبی امہات المومنین اور نبی ﷺ کی اولاد سے محبت رکھنی چاہئے اور بغض و عناد سے بچنا چاہئے کیونکہ ان کے ساتھ بغض رکھنا جہنم میں داخلے کا سبب ہے اللہ ہمیں اہل بیت اور اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی سچی محبت نصیب کرے۔ آمین

ایک مرتبہ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے طبیب نے شہد کے استعمال کا مشورہ دیا خلیفہ کے گھر اس قدر رقم نہیں تھی کہ شہد خرید کر وقت ضرورت کے لئے محفوظ رکھتے بیت المال میں شہد کا کپا بھرا پڑا تھا مگر بلا اجازت استعمال کی جرات کہاں تھی۔ خدا کا خوف تھا۔ چنانچہ باہر تشریف لائے، منادی کروائی اور منبر پر چڑھ کر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا' یہ بات پیش آئی ہے اگر آپ حضرات اجازت دیں تو میں بیت المال کے شہد سے تھوڑا سا لے کر استعمال کر لوں ورنہ بلا اجازت وہ مجھ پر حرام ہے۔ لوگوں نے ایک زبان ہو کر اجازت دے دی۔ (طبقات ابن سعد ص 198 جلد 3 ص 12)

اب غور کیجئے کیسے عادل و خدا ترس ہمارے یہ خلفاء تھے کہ پورے بیت المال پر اقتدار اعلیٰ رکھتے ہوئے ذرا سا شہد برائے دوا استعمال کرنے کا حق بھی اپنے لئے نہیں سمجھتے تھے۔

AUGUST '97

16
SATURDAY

10 تا 16 رجب 1425
27 تا 3 ستمبر 2004
جلد 3 شمارہ 32

17
SUNDAY

18
MONDAY

AUGUST

S S M T W T F S S M T
30 31 1 2 3 4 5

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام ومسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

مونچھوں اور داڑھی کی مقدار اور خضاب کا حکم

س: مونچھوں والے شخص کے بارے میں نبی ﷺ کا کیا حکم ہے؟

(1) کیا سیاہ خضاب لگانا درست ہے یا کس حالت میں لگانا چاہئے۔ ابن ماجہ کے اندر جو حدیث ہے کہ تمہاری عورتیں رغبت کرتی ہوں اور تمہارے دشمن کے دل میں رعب پیدا ہو۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے کئی لوگوں نے اس حدیث پر عمل کیا ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

(2) داڑھی کتنی رکھنی چاہئے ایک مولوی صاحب نے بتایا ہے کہ داڑھی صرف ایک مٹھ رکھنی چاہئے اس سے کم نہ ہو زیادہ رکھنا ثواب ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔
(عبدالحمید، ایبٹ آباد)

ج: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دس خصلتیں فطرت میں سے ہیں جن میں سے مونچھیں تراشنا اور داڑھی بڑھانا بھی ہے'' (صحیح مسلم)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو پست کرو اور ایک روایت میں ہے داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو'' (متفق علیہ، مشکوۃ)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اہل کتاب داڑھیوں کو کاٹتے اور مونچھوں کو چھوڑتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔'' (مسند احمد)

مندرجہ بالا تمین احادیث سے معلوم ہوا کہ مونچھیں کاٹنا یا پست کرنا اور داڑھی بڑھانا فطرت اسلام میں داخل ہے اور داڑھی کٹانا، مونچھیں بڑھانا فطرت اسلامی کو بدلنا اور اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی علامت ہے لہٰذا جو شخص مونچھیں بڑھاتا ہے، کاٹتا نہیں وہ اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت عذاب الیم کو دعوت دینے کے مترادف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''پس جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، ان کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آن پڑے یا ان پر کوئی درد ناک عذاب اترے'' (النور 63)

باقی رہا داڑھی کی مقدار کا مسئلہ، اللہ کے رسول ﷺ نے داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے اور اس کے متعلق اللہ کے رسول ﷺ سے پانچ الفاظ مروی ہیں امام نووی رحمہ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''پانچ روایات مروی ہیں ''واعفوا، اوفوا، ارخوا، ارجوا، ووفروا'' ان سب کا معنی یہ ہے کہ داڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ اس حدیث کے ظاہری الفاظ اسی بات کا تقاضا کرتے ہیں۔'' (شرح مسلم للنووی)

لہٰذا جب اللہ کے رسول ﷺ نے داڑھی بڑھانے کا حکم دیا ہے اور اسے کاٹنا اہل کتاب کی علامت بتائی گئی ہے تو داڑھی کو اسی کے حال پر چھوڑ دینا ہی منشائے ایزدی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے آپ کے فرمان کے ہوتے ہوئے کسی دوسری بات کی طرف توجہ کرنا درست نہیں۔

مسجد کو نقش ونگار کر کے سجانا

س: عصر حاضر میں بہت سی مساجد میں دیکھا گیا ہے کہ انہیں بیل بوٹوں اور شیشے وغیرہ سے سجایا گیا ہے بالخصوص مساجد کے محراب میں شیشے کے ساتھ نقش ونگاری کی جاتی ہے اور نماز ادا کرتے وقت توجہ ان کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اسی طرح نقش ونگار اور کڑھائی سے مزین جائے نماز بنائے جاتے ہیں۔ ان کی شرعی حیثیت واضح کریں (ابوعبداللہ قصور)

ج: مساجد کا اصل مقصود یہ ہے کہ ان میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر، تلاوت قرآن اور نماز جیسی عبادات سرانجام دی جائیں اور انہی امور سے مساجد آباد ہوتی ہیں لیکن آج کل مساجد کی تعمیر میں بناؤ سنگھار، نقش ونگار اور بیل بوٹوں پر زر کثیر صرف کیا جا رہا ہے لیکن عبادات کی طرف توجہ کم ہو گئی ہے۔ نمازی حضرات کی تعداد میں کمی اور مساجد وعبادات کی گلکاری اور کشیدہ کاری میں وافر مقدار میں حصہ لیا جا رہا ہے اور یہ علامات قیامت سے ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی نقل کرتے ہیں:

''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں فخر کریں گے'' (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

ابن خزیمہ اور ابی یعلیٰ وغیرہ میں انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی مروی ہے کہ:

''میری امت پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ مسجدوں پر فخر کریں گے انہیں بہت تھوڑا ہی آباد کریں گے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''تم مساجد کو ضرور یہود ونصاریٰ کی طرح نقش ونگار کرو گے'' (ابوداؤد)

اور آج بالکل یہی کیفیت ہے کہ مساجد کو اس قدر منقش کر دیا گیا ہے کہ نمازی کا خشوع وخضوع متاثر ہوتا ہے اور توجہ الی اللہ میں خلل اندازی ہوتی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ مساجد کی دیواریں اور محراب سادہ ہوں کیونکہ نبی ﷺ نے دیوار پر لٹکے ہوئے پردے کو صرف اس لئے اتروا دیا تھا کہ وہ آپ ﷺ کی نماز سے توجہ ہٹاتا تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے اپنے گھر کی دیوار پر لٹکایا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے (وہ پردہ دیکھ کر) فرمایا، یہ پردہ ہم سے دور کر دو یعنی دیوار سے اتار دو اس کی تصویریں نماز میں میرے سامنے پھرتی رہتی ہیں'' (بخاری، مسند احمد)

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''نبی کریم ﷺ نے ایک اونی چادر میں نماز پڑھی جس میں دھاریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے ایک نظر ان دھاریوں کی طرف دیکھا، جب نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا میری یہ اونی چادر ابی جہم کو واپس کر دو اور کڑھائی کے بغیر لے کر آؤ۔ اس کڑھائی والی چادر نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا۔ دوسری روایت میں ہے میں نماز میں اس کی طرف دیکھنے لگا تو مجھے ڈر لاحق ہوا کہ یہ مجھے فتنے میں ڈال دے گی۔'' (بخاری)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں ''اس حدیث میں نماز کے اندر حضور قلب اور ذکر وتلاوت اور مقاصد نماز پر تدبر کرنے میں رغبت دلائی گئی ہے اور جو چیز نماز سے بے خبر کرتی ہے اس کی طرف نظر پھیلانے کی ممانعت اور جو چیز نماز سے بے خبر کرتی ہے اس کا ازالہ کرنا اور مسجد کے محراب اور اس کی دیواروں کو بناؤ سنگھار اور نقش ونگار کرنا اور اس جیسی دیگر بے خبر کرنے والی اشیاء کی کراہت ہے اس لئے کہ نبی ﷺ نے دھاری دار چادر کو زائل کرنے کی یہی علت ذکر کی ہے۔'' (شرح مسلم للنووی)

ان احادیث صحیحہ اور شارحین حدیث کی تشریحات سے معلوم ہوا کہ مساجد کے در و دیوار اور محراب کو منقش کرنا، شیشے وغیرہ سے مزین کرنا اور ان جیسی دیگر اشیاء مکروہ ہیں جو نماز سے نمازی کی توجہ ہٹاتی ہیں اور خشوع وخضوع اور تذلل و عاجزی میں کمی کرتی ہیں تاہم نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ نبی ﷺ نے اپنی نماز کا اعادہ نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی نماز کو توڑا تھا۔ جس سے ثابت ہوا کہ نماز تو ہو گئی مگر توجہ بٹ گئی اس لئے بہتر داوئی یہ ہے کہ شیشے اور بیل بوٹے وغیرہ والی جائے نماز یا محراب نہ بنایا جائے کیونکہ یہ اشیاء نماز سے توجہ ہٹاتی ہیں۔

مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا

س: کیا مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا درست ہے؟ جنازگاہ میں نماز جنازہ ادا کرنے کی بہ نسبت مسجد میں زیادہ فضیلت ہے یا نہیں؟ علاوہ ازیں قبر پر نماز جنازہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟
(عبداللہ، منڈی بہاؤالدین)

ج: نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنا جائز و درست ہے اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن نے پیغام بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لائیں تاکہ وہ بھی ان پر نماز جنازہ پڑھ لیں۔ سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنھم کے حجروں کے پاس جنازہ رکھا گیا کہ وہ بھی نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقاعد کی طرف تھا، نکالا گیا۔ ازواج کو یہ بات پہنچی کہ لوگوں نے اس پر نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ جنازے مسجد میں نہیں لائے جاتے۔ یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ لوگ جلدی عیب لگانے لگ جاتے ہیں جس بات کا انہیں علم نہیں ہوتا۔ انہوں نے ہم پر عیب لگایا کہ جنازہ مسجد میں لایا گیا ہے جبکہ نبی ﷺ نے سہیل بن بیضاء کا جنازہ مسجد میں ہی ادا کیا تھا۔'' (مسلم، مسند احمد، ابوداؤد)

نیز ابوداؤد، مسلم اور بیہقی میں سہیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بھائی سہل رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر ہے یعنی نبی کریم ﷺ نے سہیل اور ان کے بھائی سہل رضی اللہ عنھما کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی۔

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں رقمطراز ہیں ''یہ دونوں حدیثیں مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں۔ یہی قول جمہور آئمہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''اس حدیث میں امام شافعی اور اکثر فقہاء ومحدثین کی دلیل ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے اور یہی قول امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔'' (شرح نووی للمسلم)

علامہ عبیداللہ الرحمانی مبارکپوری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ''مذکورہ حدیث میت کو مسجد میں داخل کرنے اور اس پر مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے پر دلالت کرتی ہے اور یہی قول امام شافعی،

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 42

AUGUST '97

12
TUESDAY

1425 6 محرم تا 12
2004 27 تا 4 مارچ
جلد ۳ شمارہ 6

13
WEDNESDAY

14
THURSDAY

15
FRIDAY

AUGUST

S S M T W T F　S S M T W
30 31 1　2 3 4 5 6

قرآن و سنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ: مبشر احمد ربانی

محرم الحرام کی غیر مشروع مجالس

س: عشرہ محرم الحرام میں بعض لوگ غم حسین رضی اللہ عنہ میں سینہ کوبی کرتے اور تعزیہ نکالتے ہیں، کیا قرآن و سنت کی رو سے اس کا کوئی جواز موجود ہے (عبید اللہ طاہر، عابد سینٹری سٹور سکیم موڑ لاہور)

ج: محرم الحرام کے بابرکت مہینے میں سینہ کوبی کرنا، گریبان چاک کرنا، سر کے بال نوچنا، ہاتھوں اور پاؤں میں زنجیریں اور بیڑیاں پہننا، ننگے پاؤں چلنا، چارپائیاں الٹی کر کے سونا، مرثیہ خوانی کرنا، نذر و نیاز غیر اللہ کے لئے سرانجام دینا اور تعزیہ وغیرہ نکالنا اسلام کی تعلیمات کی رو سے ناجائز اور حرام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی وہ مردود ہے'' (صحیح البخاری 2697، صحیح مسلم 1718) اس فرمان رسول ﷺ سے ثابت ہوا کہ جو امور دین اسلام کے نہ ہوں انہیں دین میں داخل کیا جائے تو وہ مردود کام ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے رخسار پیٹے اور گریبان چاک کئے اور جاہلیت کے واویلے کی طرح واویلا کیا وہ ہم میں سے نہیں'' (صحیح البخاری 1294) نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''میری امت میں چار کام جاہلیت کے امر سے ہیں جنہیں یہ ترک نہیں کریں گے (1) خاندانی وقار پر فخر کرنا (2) نسب ناموں میں طعن کرنا (3) ستاروں کے ذریعے پانی طلب کرنا (4) نوحہ گری کرنا (صحیح مسلم 934 شرح السنۃ 5/437)

فقہ جعفریہ کی کتاب ''الانوار النعمانیہ 1/216'' میں نعمت اللہ الجزائری لکھتا ہے کہ معراج سے واپسی پر آپ ﷺ نے فرمایا ''میں نے ایک عورت کتے کی شکل میں دیکھی جس کے پیچھے سے آگ داخل ہوتی تھی اور منہ کے ذریعے نکلتی تھی، فرشتے آگ کے ہتھوڑوں سے اس کے سر اور ہاتھوں کو مارتے تھے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے محبوب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک مجھے بتائیں کہ ایسی عورتوں کا عمل کیا تھا جس کی وجہ سے اللہ نے ان پر عذاب مسلط کر رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری بیٹی! وہ گانے والی، نوحہ کرنے والی، حسد کرنے والی عورت تھی۔ اسی طرح یہی روایت علامہ باقر مجلسی کی کتاب حیاۃ القلوب 2/542 باب بست و چہارم اور عیون اخبار الرضا 2/10 میں بھی موجود ہے اور الفقیہ من لا یحضرہ الفقیہ 1/120 میں سیدنا علی رضی عنہ سے روایت ہے کہ جس نے کسی قبر کی تجدید کی یا کوئی شبیہ بنائی تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ نوحہ گری، مرثیہ خوانی، سینہ کوبی اور غازی عباس رضی اللہ عنہ کے پنجے کی شبیہ بنانا حرام ہیں اور ان کا ارتکاب کرنا بدعات و محدثات کا ارتکاب ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ 11/230 میں 352ھ کے حالات میں لکھا ہے کہ اس سال دس محرم کو معز الدولہ بن بویہ قبح اللہ نے حکم دیا کہ بازار بند کر دیئے جائیں اور عورتیں بالوں کے بنے ہوئے کمبل پہن کر بازاروں میں چہرے ننگے کر کے اور بال بکھیر کر نکلیں اپنے چہروں پر تھپڑ ماریں حسین رضی اللہ عنہ پر نوحہ کریں۔ امام ابن کثیر کی توضیح سے معلوم ہوا کہ یہ چوتھی صدی ہجری کی ایجاد ہے، اسلام کے ساتھ ان خرافات کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اہل اسلام کو ایسی مجالس میں قطعاً شرکت نہیں کرنی چاہئے جن میں مذکورہ بالا قباحتیں اور رسومات موجود ہوں۔

محرم میں مشروع اور غیر مشروع نذریں

س: اگر کوئی شخص نذر مان لیتا ہے کہ وہ محرم الحرام کے مہینے میں پیدل چلے گا، پاؤں میں جوتا نہیں پہنے گا اور غم حسین رضی اللہ عنہ میں گلے میں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈالے گا کیا وہ ایسی نذر کو پورا کرے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج: کسی بھی خلاف شرع امر پر نذر ماننا حرام ہے اور اس کا پورا کرنا جائز نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا وہ اس کی اطاعت کرے اور جس نے نذر مانی کہ وہ اس کی نافرمانی کرے گا وہ نافرمانی نہ کرے (صحیح البخاری 6696)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''معصیت میں نذر کا پورا کرنا نہیں ہے اور نہ ہی اس چیز کی نذر ماننا ہے جس کا بندہ مالک نہ ہو'' (صحیح مسلم 8/1641)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو اچانک ایک آدمی کو کھڑا دیکھتے ہیں، آپ اس کے بارے سوال کرتے ہیں تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں اور نہ ہی سایہ حاصل کرے گا اور بات بھی نہیں کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اسے حکم دو بات کرے اور سایہ حاصل کرے اور بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرلے (صحیح البخاری 6704)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نذر دو قسم کی ہے، جس آدمی نے اطاعت میں نذر مانی ہے تو اس کو اللہ کے لئے پورا کرنا ہے اور جس نے معصیت و نافرمانی میں نذر مانی ہے وہ شیطان کے لئے ہے اور اس کو پورا نہیں کرنا اور نذر کا کفارہ قسم کا ہی کفارہ ہے (سنن النسائی 3845)

ان احادیث سے معلوم ہوا ہے کہ نذر وہ ماننی اور پوری کرنی چاہئے جو اللہ کی اطاعت میں شریعت کے مطابق ہو اور ایسی نذر جو محرمات پر مشتمل ہو وہ شیطان کی خاطر ہے اسے پورا نہیں کیا جائے گا۔ سوال میں ذکر کردہ امور کے جواز پر کوئی بھی نص صحیح موجود نہیں لہٰذا یہ نذریں معصیت و گناہ پر مبنی ہیں۔ ان سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے۔

تبرا بازی کا حکم

س: ایسی مجالس جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی گلوچ دی جاتی ہو ان میں شرکت کا کیا حکم ہے؟ کیا اسلام میں ایسی تبرا بازی کی اجازت ہے؟

ج: نبی مکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑے ہی پاکباز، متقی، ورع و پرہیز گاری میں درجہ امامت پر فائز تھے۔ ان نفوس قدسیہ کی بدولت اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم تک قرآن حکیم اور احادیث رسول پہنچائیں اور ہمارے لئے انہیں معیار ایمان بنایا۔ انہیں بے وقوف و سفیہ کہنا خود بے وقوف و نادان ہونا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ان کے لئے اپنی رضامندی اور مغفرت کا اعلان فرمایا ہے لہٰذا جن افراد سے اللہ راضی ہو چکا ہو اور وہ اللہ سے راضی ہو چکے ہوں، ان پر تبرا کرنا ایمان کو ضائع و برباد کرنا ہے۔ محدث کبیر اسماء رجال کے امام ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ نے ایسے لوگوں کو زندیق قرار دیا ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر زبان طعن دراز کرتے ہیں۔

انہوں نے ایمان قبول کرنے کے بعد اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کر ڈالی تھیں اور ان کی زبانوں پر یہ ترانہ تھا، **نحن الذين بايعوا محمداً على الجهاد ما بقينا ابدا** (صحیح البخاری) ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے کہ جب تک زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے لہٰذا ایسے پاکباز گروہ پر تبرا کرنا انہیں صراحتاً یا اشارے کنایے میں برا بھلا کہنا ایمان برباد کرنے کے مترادف ہے اور جن مجالس میں اس طرح کی یاوہ گوئی ہوتی ہو ان میں شرکت حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اور جب آپ ایسے لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیتوں کا مذاق اڑاتے ہیں تو ان سے منہ موڑ لو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر شیطان آپ کو بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھو (الانعام 68) ایک اور مقام پر فرمایا'' اور تحقیق اس نے کتاب میں تمہارے اوپر حکم نازل کر دیا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کے ساتھ کفر اور استہزا سنو تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں۔ بے شک تم اس وقت انہی جیسے شمار ہو گے یقیناً اللہ تعالیٰ سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے (نساء 140)

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جن مجالس میں آیات باری تعالیٰ کا کفر اور مذاق اڑایا جائے ان میں شرکت کرنا حرام ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچائی اور عدالت پر آیات اور احادیث صحیحہ کثیرہ موجود ہیں اور کبار آئمہ محدثین رحمہم اللہ اجمعین نے کتب احادیث میں مناقب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے مستقل ابواب قائم کئے ہیں بلکہ ان کے فضائل و محامد پر علیحدہ کتب تالیف کی ہیں لہٰذا اہل اسلام ایسے پروگرامز اور مجالس میں ہرگز شرکت نہ کریں اور جو بھائی شرعی احکامات سے نادان و ناواقف ہیں دوسرے بھائی انہیں یہ مسائل سمجھائیں تاکہ وہ ایسے لوگوں سے دور رہ کر اپنے عقیدے اور عمل کی حفاظت کر سکیں۔

محرم الحرام کے مہینے میں شادی کرنا کیسا ہے؟

س: کیا محرم الحرام کے مہینے میں شادی کرنا جائز ہے۔

ج: شادی کرنا رسول مکرم ﷺ کی مبارک سنت ہے اور اس کی ترغیب میں کئی ایک آیات اور احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے جو عورتیں تمہیں بھلی معلوم ہوں ان میں سے دو دو، تین تین اور چار چار سے نکاح کر لو (نساء 3) ایک جگہ فرمایا تم میں سے جو غیر شادی شدہ ہیں ان کے نکاح کر دو (نور 32)

کتاب و سنت کی یہ نصوص عام ہیں ان میں کسی مہینے دن کی قید نہیں کہ فلاں ماہ یا دن میں نکاح کرو اور فلاں مہینے میں نکاح نہ کرو جو لوگ محرم میں نکاح کرنے کو معیوب سمجھتے ہیں ان کے پاس اس کی کوئی دلیل موجود نہیں لہٰذا جب اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول محمد ﷺ نے محرم میں نکاح پر پابندی عائد نہیں کی تو اور کسی کو کیا مجال ہے کہ وہ اسے ناجائز قرار دے۔

AUGUST '97

9
SATURDAY

12 تا 18 جمادی الاوّل 1427
9 تا 15 جون 2006
جلد 5 شمارہ 25

10
SUNDAY

11
MONDAY

AUGUST

S S M T W T F   S S M T W
30 31   1   2 3 4 5 6

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

نکاح پر نکاح کرنیوالے کا علاج

س: ایک آدمی نے کسی عورت کا نکاح کر دیا جبکہ وہ عورت پہلے سے شادی شدہ ہے، کیا از راہ شرع اس طرح نکاح پر نکاح کر دینا جائز و درست ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو ایسے نکاح خواں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کتاب وسنت کی رو سے رہنمائی کریں۔ (مہر عبیداللہ طاہر، فاروکہ سرگودھا)

ج: اسلام کے تمام احکامات بیّن، واضح اور روشن ہیں، کسی میں بھی ابہام و اخفا نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی قرآن حکیم میں حرام رشتوں کا بالتفصیل ذکر فرمایا ہے اسی طرح رسول مکرم ﷺ نے بھی بڑی وضاحت کے ساتھ رشتوں کی حرمت کا ذکر کیا ہے، بعض رشتے نسبی، کچھ رضاعی اور سسرالی حرام ہیں اسی طرح شادی شدہ عورت کے ساتھ نکاح کرنا بھی حرام ہے جب تک وہ کسی کے حبالہ عقد میں ہے۔ دوسرے آدمی کو اس سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے:

"اور تمہارے اوپر شادی شدہ عورتیں بھی حرام کر دی گئیں (النساء) اسلام کی پیاری تعلیمات میں شوہر والی عورت سے نکاح کی بات تو بہت بعید ہے، اگر کوئی مرد کسی جگہ نکاح کا ارادہ رکھتا ہو اور پیغام بھیج دیا ہو تو کسی دوسرے آدمی کو اس کے پیغام نکاح کے بعد پیغام دینا بھی حرام ہے تاوقتیکہ پہلے آدمی کی بات ختم ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی مرد اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔ (صحیح البخاری)

جب پیغام نکاح پر پیغام دینا منع اور حرام ہے تو نکاح پر نکاح کر لینا کیسے درست اور جائز ہو سکتا ہے، جس آدمی نے یہ حرکت کی ہے اولاً تو اسے اس عورت سے جدا کرنا چاہیے، اگر اسلامی حکومت قائم ہو اور حدود کا نفاذ ہو تو انہیں سزا دینی چاہیے۔

ان کا نکاح پڑھنے والے شخص نے اگر لاعلمی میں ایسا کیا ہے تو قابل مواخذہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

"اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر لیں تو ہمارا مواخذہ نہ کر" (البقرہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت سے خطا اور نسیان کو اٹھا دیا گیا ہے" (ابن ماجہ)

اور اگر قصداً ایسے کیا ہے تو بہت بڑی جسارت کی ہے، اس پر سچے دل سے توبہ کر لے۔ آئندہ ایسے عمل سے مکمل اجتناب کر لے اور اپنی غلطی پر ندامت اختیار کر لے معافی مانگے اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

علماء و خطباء کو چاہیے کہ مکمل چھان بین اور تحقیق کے ساتھ امور سرانجام دیں ورنہ جگ ہنسائی کے علاوہ دین کے لئے بہت بڑا نقصان ہے لوگ جب کسی عالم دین پر آوازیں کستے ہیں تو اس عالم کی وجہ سے دین سے بیزاری اور نفرت جنم لیتی ہے لوگ اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے اور ہم سب کو صحیح راہ پر چلنے کی ہمت اور توفیق نصیب فرمائے۔

بچی کی خوشی کے برعکس زبردستی اپنی پسند کی جگہ بچی کا نکاح کرنا

س: کیا لڑکی کی رضامندی کے بغیر جبراً اور زبردستی اس کا باپ نکاح کر سکتا ہے؟ معاشرے میں کئی والدین زبردستی بچیوں کی شادی ایسی جگہ کر دیتے ہیں جہاں بچیاں راضی نہیں ہوتیں، کیا شرع محمدی کے موافق ایسے کرنا صحیح ہے ہماری صحیح سمت میں رہنمائی فرمائیں اور اللہ سے اجر پائیں۔ (ابوعبداللہ اور دیگر احباب، لاہور)

ج: اسلام ایک نہایت عمدہ اور کھرا دین ہے اس کے احکامات اسرار و حکم پر مبنی ہیں، اس میں افراط و تفریط نہیں ہے۔ ہر شرعی مسئلہ حکمت و دانائی پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی وسعت اور طاقت کے مطابق ذمہ داری عائد کی ہے کسی فرد بشر کے ساتھ ظلم و زیادتی نہیں کی کیونکہ مالک الملک عادل ہے، ظالم نہیں، سو جس طرح لڑکی کے نکاح کے لئے اس کے ولی کی اجازت ضروری ہے اس کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا، اگر قریبی ولی ظلم و تعدی کی راہ پر چل نکلا ہے تو دور کے ولی کے ذریعے نکاح کر لیا جاتا ہے وہ نکاح جاہلی شمار ہوتا ہے جس میں ولی نہ ہو۔ اسی طرح رشتہ کے طے کرنے میں لڑکی کی رضامندی کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ رسول مکرم، نبی رحمت ﷺ کا فرمان ذی شان ہے "ثیبہ عورت سے اس کا امر حاصل کیے بغیر نکاح نہ کیا جائے اور کنواری و باکرہ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت حاصل کیے بغیر نہ کیا جائے۔ آپ ﷺ سے سوال کیا، گیا اس کی اجازت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: خاموش رہنا اس کی اجازت ہے (کتب صحاح وسنن)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہو گیا کہ کنواری بالغہ لڑکی کا نکاح کرنے سے پہلے اس کی اجازت لی جائے اور بیوہ و مطلقہ عورت کا نکاح اس کے مشورے سے کیا جائے۔ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ کی ایک حدیث میں ہے کہ ایک باکرہ لڑکی رسول مکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ اس نکاح کو پسند نہیں کرتی تو نبی ﷺ نے لڑکی کو یہ نکاح رد کرنے کا اختیار دے دیا۔ مسند بزار کی حدیث میں ہے کہ ایک لڑکی کا والد جب اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا اور کہا کہ یہ نکاح نہیں کرتی آپ نے وجوہات معلوم کرنے کے بعد فرمایا "ان کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کرو" مشکوٰۃ کی شرح و تعلیق تنقیح الرواۃ میں اوپر ذکر کردہ حدیث ابی داؤد و ابن ماجہ کے ذیل میں ہے۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ باپ کے لئے اپنی کنواری بیٹی کو نکاح پر جبر کرنا حرام ہے تو باپ کے علاوہ دیگر اولیاء و رشتہ دار کے لئے سختی اور جبر کرنا بالاولیٰ منع اور حرام ہے لہٰذا والدین کو اولاً تو یہ چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اسلامی ماحول میں کریں، انہیں شرعی احکامات سے آگاہ کریں ان کی دینی تعلیم و تربیت کو ترجیح دیں، ثانیاً ان کے رشتے ناطے طے کرتے وقت ان کی رائے کو مدنظر رکھیں۔ کسی ایسی جگہ ان کا رشتہ نہ کریں جہاں انہیں بعد میں ندامت اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے، جب والدین اور اولاد دین سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والے ہوں گے تو وہاں ایسے مسائل بفضل اللہ تعالیٰ پیدا نہ ہوں گے۔ معاشرتی برائیاں اور قباحتیں اس وقت جنم لیتی ہیں جب لوگ دین سے دوری اور بُعد اختیار کرتے ہیں اور شرعی احکامات پر عمل کرنے سے بیزار ہو جاتے ہیں اور اغیار قوم کے قدم بقدم چلنا پسند کر لیتے ہیں۔ آج ہمارے شادی بیاہ اور خوشی غمی کے مواقع کفار و مشرکین کی رسومات و اختراعات کے مطابق ہو گئے ہیں اور نبی مکرم ﷺ کے طریقہ کار سے دور ہو گئے ہیں۔ فلاح و کامیابی اس وقت ملتی ہے جب مسلمان اپنے نبی ﷺ کے طریق کار کو پسند کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

شہید کی بیوہ سے نکاح کا حکم

س: جو شخص اللہ کی راہ میں جان دے کر شہید ہو جائے تو کیا ہم اسے شہید کہہ سکتے ہیں اسی طرح اس کی بیوہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟ تاریخ اسلامی میں ایسے افراد کی بیواؤں سے نکاح کی مثالیں ملتی ہیں؟ (نصر الاسلام، منڈی بہاؤالدین)

ج: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال لے کر نکلنا بہت بڑی فضیلت والا عمل ہے جو شخص اخلاص کے ساتھ، دل کی چنگی سے اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جان دے دیتا ہے وہ عنداللہ شہید ہے لیکن ہمیں کسی کے دل کے حالات معلوم نہیں ہم اس کے ظاہر کا اعتبار کریں گے، بعض لوگ حمیت کی خاطر بعض دنیوی شان و شوکت کے لئے اور بعض اللہ کی رضا کے لئے لڑتے ہیں جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لڑتا ہے وہ فی سبیل اللہ ہے اور اگر اس نے لڑتے لڑتے جان دے دی تو ہم اس کو شہید کہتے وقت ان شاء اللہ کہیں گے یا مقتول کہہ دیں گے جیسا کہ صحیح البخاری میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے "ایسے مقتولین کی بیوائیں اگر عقد ثانی کرنا چاہیں تو عدت گزرنے کے بعد انہیں حق حاصل ہے، مناسب رشتہ ملنے پر سلسلہ ازدواج میں منسلک ہونا کوئی برا نہیں ہے، تاریخ اسلام میں اس کی ان گنت اور بے شمار مثالیں موجود ہیں۔" حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں کئی صحابیات کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے بیوہ ہونے کے بعد عقد ثانی کیا ہے، مثال کے طور پر عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا جن کی پہلی شادی عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی ان کا شوہر ان سے بڑی محبت کرتا تھا۔ انتہائی خوب رو اور خوبصورت تھیں۔ عبداللہ بن ابی بکر نے اپنے والد ماجد کے کہنے پر انہیں طلاق دے ڈالی، انہوں نے اپنے شوہر کی جدائی پر چند اشعار کہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سن لئے اور اپنے بیٹے کو رجوع کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ اس کے بعد طائف میں انہیں تیر لگا اور شدید زخمی ہوئے اور مدینہ طیبہ جا کر وفات پا گئے، ان کی وفات کے بعد عاتکہ رضی اللہ عنہا سے زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی اور وہ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے، ان کی شہادت کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی جب عامر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے تو زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا، اس طرح عاتکہ رضی اللہ عنہ کئی شہداء کے عقد میں یکے بعد دیگرے رہیں۔

اسی طرح اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ نے جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا ان کی شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو بعد میں علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا۔

اسی طرح ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا مہاجرہ صحابیہ تھیں ان سے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا، غزوہ موتہ میں جب زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا، ان سے نباہ نہ ہو سکا طلاق ہو گئی تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آ گئیں جب ان کی وفات ہو گئی تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ الغرض تاریخ اسلام ایسے روشن اور تاباں واقعات سے بھری پڑی ہے ہمارے معاشرے میں لوگ مطلقہ یا بیوہ عورت سے نکاح کو معیوب سمجھنے لگ گئے ہیں حالانکہ ایسے نہیں ہونا چاہیے، خود نبی کریم ﷺ نے بیواؤں سے نکاح کر کے اپنی امت کی رہنمائی کر دی ہے، آپ کی ازواج مطہرات و امہات المومنین رضی اللہ عنھن میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی بھی کنواری اور باکرہ نہ تھیں۔

عصر حاضر میں میدان جہاد میں جان دینے والے نوجوانان اسلام کی بیواؤں سے نکاح کرنا ایک مستحسن امر ہے، جس بھائی کے لئے ایسا رشتہ مل رہا ہو تو اسے معیوب نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ خوشدلی سے اسے قبول کرنا چاہیے۔ اللہ برکت دینے والا اور تمام امور کا والی ہے۔

AUGUST '97

5
TUESDAY

17 تا 23 ربیع الاول 1425
7 تا 13 مئی 2004
جلد 3 شمارہ 16

6
WEDNESDAY

7
THURSDAY

8
FRIDAY

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

بیوہ عورت کا جلد نکاح

س: کیا کسی آیت یا حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ بیوہ عورت کا نکاح جلدی کر دینا چاہئے یا بیوہ عورت سے نکاح کرنا عظیم سنت ہے، کتاب وسنت کی رو سے توضیح مطلوب ہے۔

ج: کتاب وسنت کی کئی ایک نصوص میں نکاح کی ترغیب دی گئی ہے جن میں بیوہ کی قید نہیں ہے بلکہ کنواری لڑکی سے نکاح کرنا زیادہ پسند کیا گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم میں سے جو بے نکاح کے ہوں ان کے نکاح کر دو'' (النور 32)

اس آیت کریمہ میں ''ایامیٰ'' جمع کا صیغہ ہے جس کا واحد ''ایم'' ہے اس میں ہر وہ عورت شامل ہے جس کے پاس شوہر نہ ہو خواہ وہ کنواری ہو یا بیوہ و مطلقہ اسی طرح ہر وہ مرد جس کے پاس عورت نہیں ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں

"ایم ویقال ذلک للمراۃ التی لازوج لها وللرجال الذی لازوجة لها، سواء کان قدتزوج ثم فارق اولم یتزوج واحد منهما، حکاه الجوهری عن اهل اللغة یقال، رجل ایم وامراة ایم" (المصباح المنیر ص 94)

ایامیٰ ایم کی جمع ہے اور اس عورت کو کہا جاتا ہے جس کا شوہر نہ ہو اور اس مرد کو کہا جاتا ہے جس کی بیوی نہ ہو خواہ اس آدمی سے شادی کی پھر اسے چھوڑ دیا ہو یا ان میں سے کسی نے شادی ہی نہ کی ہو، جوہری نے اہل اللغہ سے اسے حکایت کیا ہے، کہا جاتا ہے ایم مرد اور ایم عورت۔ مزید حوالہ جات کے لئے ملاحظہ ہو، النہایہ، معجم مقاییس اللغہ، مجمع بحار الانوار، الغریبین، لسان العرب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے نوجوانو کی جماعت تم میں سے جو شخص اسباب نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح نگاہ کو زیادہ نیچے کرنے والا اور شرمگاہ کی بہت حفاظت کرنے والا ہے اور جسے طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے یہ اس کی خواہشات کو توڑنے والا ہے'' (صحیح البخاری مع فتح الباری 9/14 صحیح مسلم 2/1019)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ کے ذمے ہے (1) نکاح کرنے والا جو عفت و پاکدامنی کا ارادہ رکھتا ہے اور (2) مکاتب غلام جو ادائیگی چاہتا ہے (3) غازی فی سبیل اللہ (مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ)

پس معلوم ہوا کہ شریعت نکاح کی ترغیب دلاتی ہے جس بھی مومنہ عورت سے نکاح ممکن ہو، کر سکتے ہیں۔ کنواری لڑکی سے نکاح کی ترغیب کے متعلق صحیح حدیث میں ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جب ثیبہ عورت کے ساتھ شادی کی تو نبی ﷺ نے انہیں کہا ''تم نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی'' (صحیح البخاری کتاب النکاح 5089)

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں اس حدیث میں کنواری کے ساتھ نکاح کرنے کی ترغیب ہے (فتح الباری 9/123) معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے امت کو کنواری لڑکی سے شادی کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے خود آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی جو کہ باکرہ تھیں باقی تمام ازواج بیوہ تھیں اور آپ نے بیواؤں سے شادیاں اشاعت اسلام کے لئے کیں۔

عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

س: اس حدیث کی وضاحت فرمائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر رسول اللہ ﷺ اس دور میں جو کام عورتوں نے ایجاد کئے ہیں انہیں پالیتے تو انہیں مسجد میں آنے سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئیں (بخاری 1/120، مسلم 1/182 ترمذی 1/120) کچھ علماء کہتے ہیں کہ عورت کا کسی بھی نماز کے لئے مسجد جانا جائز نہیں (مخدوم سعید الزماں ہالہ حیدر آباد)

ج: عورت کے لئے مسجد جا کر نماز پڑھنا جائز ہے اگر وہ زیب وزینت کا اظہار نہ کرے، خوشبو لگا کر نہ جائے تمام شرعی آداب کو مدنظر رکھے اور فتن و مفاسد سے مامون ہو۔ مسلم شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب کوئی عورت مسجد میں حاضر ہو تو ہرگز خوشبو نہ لگائے۔ خوشبو کے ساتھ اس جیسی دیگر اشیاء سے بھی پرہیز کرے جیسے کسی کو دعوت گناہ دینے کا باعث نہ بن سکے، جیسے اچھا لباس زیب تن کر کے بناؤ سنگھار اور زینت فاخرہ لگا کر اظہار کرتی پھرنا اور مرد و زن کا اختلاط ہونا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اسی قبیل سے ہے اور حدیث میں عورتوں کی نماز گھر میں افضل قرار دی گئی ہے۔

ام حمید ساعدی رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے ہاں تشریف لائیں کہنے لگیں، یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہوں، آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہو حالانکہ تیری نماز تیرے گھر میں تیرے حق میں تیرے حجرے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تیرا حجرے میں نماز ادا کرنا تیری حویلی میں نماز سے بہتر ہے اور تیری حویلی میں نماز قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور قوم کی مسجد میں نماز مسجد جماعت میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے (مسند احمد 6/371 ابن خزیمہ 1289 ابن حبان 2217) ابن حجر فرماتے ہیں اس کی سند حسن ہے (فتح الباری 2/350) البتہ جو عورت فتن و مفاسد سے مامون رہ کر مسجد میں آنا چاہے اسے روک نہیں سکتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے (اللہ کی بندیوں کو مسجدوں میں آنے سے روکو (مسند احمد نیز دیکھیں فتح الباری 2/350)

لہٰذا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مطلق طور پر ممانعت نہیں ہے بلکہ وہ فتن و مفاسد پر محمول ہے اور اس کے الفاظ بھی اسی بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ البتہ عورتوں کو مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت پر صحیحین میں بکثرت احادیث موجود ہیں۔

جنات میں شادی بیاہ اور توالد و تناسل کا سلسلہ موجود ہے؟

س: کیا جنات میں شادی، بیاہ اور توالد و تناسل کا سلسلہ موجود ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کیجئے؟ (محمد اکرم، میانوالی)

ج: شیاطین و جنات میں انسانوں کی طرح شادی و بیاہ اور مناکحت و توالد کا سلسلہ موجود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ:
''ان (نعمتوں) کے درمیان نیچی نگاہوں والیاں (حوریں) ہوں گی۔ جنہیں جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے نہ چھوا ہوگا'' (الرحمٰن 56)

امام بغوی نے معالم التنزیل 4/275 پر لم یطمثهن کا معنی لکھا ہے کہ ''لم یجامعهن'' کہ ان سے جنوں اور انسانوں نے کبھی بھی جماع نہیں کیا۔

امام بیضاوی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل 2/456 پر لکھا ہے کہ:

وفیه دلیل علی ان الجن یطمثون

اس آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ جن بھی جماع کرتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ انسانوں کی طرح جنوں میں بھی نکاح و جماع کا سلسلہ موجود ہے اور شیطان کی اولاد و ذریت کا تذکرہ بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے لئے سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا وہ جنات میں سے تھا اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر دوست بناتے ہو؟ حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے اور ظالموں کے لئے برا ہے بدلہ'' (الکهف 50)

اس آیت سے شیطان و جنات کی ذریت ثابت ہوئی۔

اسی طرح حدیث پاک میں آتا ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث

اس حدیث میں خبث، خبیث کی جمع ہے اور خبائث خبیثہ کی جمع ہے۔ امام محمد بن اسماعیل الصنعانی لکھتے ہیں کہ:
''کہ پہلے (خبث) سے مراد مرد شیاطین اور دوسرے (خبائث) سے مراد شیاطین کی عورتیں ہیں'' (سبل السلام 1/73)

اس حدیث اور مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت کا سلسلہ جنات میں بھی موجود ہے اور وہ ایک دوسرے سے مباشرت و مناکحت بھی کرتے ہیں جس سے ان کا سلسلہ توالد قائم ہے۔

سوال پوچھنے والوں سے چند گزارشات

سوال والے اعلان ☆۔۔۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ سوال مختصر، صاف اور کاغذ کے ایک طرف لکھیں۔ ☆۔۔۔ ایک خط میں دو سے زائد سوال نہ پوچھے جائیں۔ ☆۔۔۔ فرقہ وارانہ اور اختلافی امور پر سوالات غزوہ میں شائع نہیں کئے جاتے اس لئے ایسے سوالات علماء سے براہ راست دریافت کئے جائیں۔ ☆۔۔۔ فوری جواب کے طالب سائلین سے گزارش ہے کہ وہ ''آن لائن فتویٰ'' میں الشیخ محمد یوسف طیبی سے ہر اتوار کو سوال کر کے جواب حاصل کر لیا کریں ☆۔۔۔ تحریری یا بالمشافہ جواب کیلئے مقامی علماء کرام سے رابطہ کریں اس کے لئے جماعۃ الدعوۃ کے مقامی ناظم اور مسئول سے رہنمائی ضرور حاصل کریں تاکہ بروقت رہنمائی کیلئے آپ کا رابطہ بہتر سے بہتر عالم دین سے ہو سکے۔

جو بھائی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ سے زندگی کے کسی بھی مسئلہ میں رہنمائی چاہتے ہوں' وہ ''غزوہ'' کے ایڈریس کی بجائے مندرجہ ذیل دو پتوں پر خط لکھ کر رہنمائی حاصل کریں۔

(1) مرکز ام القریٰ A/266 جی بلاک سبزہ زار نزد ناگرہ پارک لاہور۔

(2) جامعہ فاطمۃ الزہراء 146 این بلاک سبزہ زار لاہور۔

گوانتاناموبے کے قیدیوں کے متعلق معلومات بھیجیں

امریکہ نے پاکستان اور افغانستان سے جن مجاہدین اور حریت پسندوں کو حراست میں لے کر گوانتاناموبے کیوبا کے جزیرے پر بطور سزا بھیجا اور جو وہاں سے رہائی پا کر واپس پاکستان یا کسی دوسرے ملک میں پہنچے ہوں' ان کے متعلق مختلف اخبارات و جرائد میں کسی بھی زبان میں شائع ہونے والی رپورٹس' مضامین' خبریں' اسیری کی داستانیں' وہاں مجاہدین پر کیا گزری' ان پر کیا کیا مظالم ڈھائے گئے وغیرہ وغیرہ۔ قارئین محترم! ایسی تمام معلومات ہمیں ارسال کر کے تعاون فرمائیں۔ ایسے قارئین جو ایسی معلومات بھیجیں گے ان کے نام آئندہ ''غزوہ'' میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جائیں گے۔ خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔

محمد طاہر نقاش انچارج سیکشن گوانتانامو ہفت روزہ غزوہ۔ مرکز القادسیہ۔ 4 لیک روڈ چوبرجی لاہور۔

AUGUST

S S M T W T F   S S M T W
30 31   1   2 3 4 5

13
SATURDAY

۱۰ تا ۱۶ جمادی الثانی 1427
۷ تا ۱۳ جولائی 2006
جلد 5 شمارہ 29

14
SUNDAY

15
MONDAY

قرآن وسنت کی روشنی میں احکام ومسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

مرد کا عورت کی جماعت کرانا

س: کیا مرد اپنی عورت کی جماعت کرواسکتا ہے اگر کروا سکتا ہے تو اس کی صورت کیا ہے؟ (محمد اسلم، کوہاٹ)

ج: مرد اپنی عورت کی جماعت کرواسکتا ہے اور جماعت کی صورت میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ برابر کھڑا نہ کرے بلکہ اسے پیچھے کھڑا کرے کیونکہ عورت اکیلی صف کے حکم میں شمار ہوتی ہے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں باب المراۃ وحدھا تکون صفا کا عنوان قائم کر کے واضح کیا ہے اور اس ضمن میں ایک حدیث یہ نقل کی ہے:

"انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمارے گھر میں ایک یتیم لڑکے اور میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور میری ماں ام سلیم ہمارے پیچھے تھی، اس حدیث سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ استدلال کرتے ہیں کہ عورت اکیلی ایک صف کے حکم میں شمار ہوتی ہے جیسا کہ ام سلیم نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھی لہٰذا جب عورت اکیلی ایک صف کا حکم رکھتی ہے تو مرد اپنی عورت کو پیچھے کھڑا کر کے نماز پڑھا سکتا ہے۔ سلف صالحین سے ازواج کو پیچھے کھڑا کر کے نماز پڑھانے کے واقعات ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالرزاق، طبرانی، اخبار اصفہان، ابن عساکر وغیرہ میں مذکور ہیں۔

امام کے پیچھے قنوت نازلہ میں آمین کہنا

س: نماز میں جب قنوت نازلہ پڑھی جاتی ہے تو مقتدی بھی اسی طرح دعا پڑھیں یا آمین کہیں؟ اس کا ثبوت قرآن اور حدیث سے بیان کریں؟ (محمد ندیم)

ج: جب امام رکوع کے بعد نماز میں قنوت نازلہ پڑھتا ہے تو مقتدی اس پر آمین کہیں گے جیسا کہ سنن ابوداؤد میں صحیح حدیث ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ مسلسل پانچوں نمازوں کی آخری رکعت میں **سمع اللہ لمن حمدہ** کہنے کے بعد بنی سلیم کے قبیلے رعل، ذکوان، عصیہ کے خلاف دعا کی تھی اور جو آپ ﷺ کے پیچھے تھے وہ آمین کہتے تھے"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی صرف آمین کہے گا۔

ایک مسجد میں دوبارہ جماعت کا حکم

س: کیا ایک مسجد میں دو جماعتیں ہو سکتی ہیں یا صرف ایک ہی جماعت کا حکم ہے؟ (محمد ریاض شاہد چک نمبر 202 بہاولنگر)

ج: ایک ہی مسجد میں دوبار جماعت کرانے کا جواز صحیح احادیث میں موجود ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور فقہا محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا اس پر عمل رہا ہے۔ سنن ابوداؤد میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ایسا کوئی آدمی نہیں جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے۔" (سنن ابوداؤد، 1/157، ترمذی 1/427)

ترمذی میں یہ الفاظ مروی ہیں:

تم میں سے کون شخص ہے جو اس کے ساتھ اجرت میں شریک ہو [illegible] اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

یہ روایت کئی طرق سے مروی ہے اور مسند احمد 3/5، 45، 85، سنن دارمی 1/318، مستدرک حاکم، محلی ابن حزم 4/238، امام حاکم نے مستدرک حاکم میں اس روایت کو صحیح کہا ہے اور تلخیص میں امام ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ علامہ زیلعی حنفی نے نصب الرایہ میں اور علامہ سیوطی نے قوت المغتذی میں لکھا ہے کہ جس آدمی نے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت ثانیہ مسجد میں جائز ہے اور اگر کوئی شخص اس وقت مسجد میں آئے جب جماعت ہو چکی ہو تو وہ دوبارہ کسی کے ساتھ مل کر جماعت کی صورت میں نماز ادا کرے تو یہ صحیح مشروع اور جائز ہے اور آپ ﷺ کے الفاظ **ایکم یتجر علی ھذا الارجل یتصدق علی ھذا** اس پر شاہد ہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کا یہی مفہوم سمجھا اور وہ دوسری جماعت کے قائل وفاعل تھے۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں لکھا ہے:

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے جماعت فوت ہو چکی تھی تو انہوں نے اذان واقامت کہی اور جماعت سے نماز پڑھی" ان کا یہ اثر ابن ابی شیبہ 1/148 ابویعلی اور بیہقی میں موصولاً مروی ہے اس کی سند صحیح ہے۔

عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں

س: قرآن وسنت کی روشنی میں عورت کی نماز کے بارے میں بتائیں کیونکہ عموماً کہا جاتا ہے کہ عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے مثلاً عورت کو مرد کی طرح سجدہ نہیں کرنا چاہئے وغیرہ؟ (بنت سیف اللہ، ملتان وابوحامد فضل کریم، راولپنڈی)

ج: نبی کریم ﷺ نے جو نماز کی کیفیت وہیئت بیان فرمائی ہے اس کی ادائیگی میں مرد وعورت برابر ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو" (بخاری مع فتح الباری 2/111، مسند احمد 5/52، ارواء الغلیل حدیث نمبر 213)

یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے سلام تک مردوں اور عورتوں کی نماز کی ہیئت سورۂ فاتحہ، آمین اس کے بعد کوئی اور سورت، پھر رفع الیدین، رکوع، قیام ثانی، رفع الیدین، سجدہ، جلسہ استراحت، قعدہ اولیٰ، تشہد، تحریک اصابع، قعدہ اخیرہ، تورک، درود پاک اور اس کے بعد دعا، سلام اور ہر مقام پر پڑھی جانے والی مخصوص دعائیں سب ایک جیسی ہی ہیں عام طور پر حنفی علماء کی کتابوں میں جو مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق بیان کیا جاتا ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں صرف کندھوں تک، مرد حالت قیام میں زیر ناف ہاتھ باندھیں اور عورتیں سینہ پر، حالت سجدہ میں مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکالیں یہ کسی بھی صحیح وصریح حدیث میں مذکور نہیں۔ چنانچہ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اور جان لیجئے کہ یہ رفع یدین ایسی سنت ہے جس میں مرد اور عورتیں دونوں شریک ہیں اور ایسی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی جو ان دونوں کے درمیان اس کے بارے میں فرق پہ دلالت کرتی ہو اور نہ ہی کوئی ایسی حدیث وارد ہے جو مرد اور عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار پر دلالت کرتی ہو اور احناف سے مروی ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور عورت کندھوں تک کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ ساتر ہے لیکن اس کے لئے ان کے پاس کوئی دلیل شرعی موجود نہیں" (نیل الاوطار 2/198)

شارح بخاری امام حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے بارے کوئی حدیث وارد نہیں" (فتح الباری 2/222، عون المعبود 1/263)

مردوں اور عورتوں کے حالت قیام میں یکساں طور پر رسم ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھیں خاص طور پر عورتوں کے لئے علیحدہ حکم دینا کہ وہ ہی صرف سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد ناف کے نیچے باندھیں اس کے لئے حنفیوں کے پاس کوئی صریح وصحیح حدیث موجود نہیں۔ علامہ عبدالرحمن مبارکپوری ترمذی کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

"پس جان لو کہ امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ مرد نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے اور عورت سینہ پر امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب سے اس کے خلاف کوئی اور قول مروی نہیں ہے۔" (تحفۃ الاحوذی 1/213)

محدث عصر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"اور سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت سے ثابت ہے اور اس کے خلاف جو عمل ہے وہ یا تو ضعیف ہے یا پھر بے اصل ہے" (صفۃ صلوۃ النبی ﷺ 88)

حالت سجدہ میں مردوں کا اپنی رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا اور عورتوں کا سمٹ کر سجدہ کرنا یہ حنفی علماء کے نزدیک ایک مرسل حدیث کی بنیاد پر ہے جس میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت کا حکم اس بارے میں مردوں جیسا نہیں۔ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روایت مرسل ہے جو قابل حجت نہیں، امام داؤد نے اسے مراسیل میں یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے مگر یہ روایت منقطع ہے اور اس کی سند میں موجود ایک راوی سالم محدثین کے نزدیک متروک بھی ہے۔ علامہ ابن الترکمانی حنفی نے **الجوھر النقی علی السنن الکبری للبیھقی** 2/223 پر تفصیل سے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے۔"

اس بارے میں حنفی علماء ایک اور روایت پیش کرتے ہیں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لے اس طرح کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردے کا موجب ہو۔ یہ روایت السنن الکبریٰ للبیہقی 2/222-223 میں موجود ہے لیکن اس روایت کے متعلق خود امام بیہقی نے صراحت کر دی ہے کہ اس جیسی ضعیف روایت سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اثر یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ:

"وہ اپنی عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ نماز میں چارزانوں بیٹھیں۔" (مسائل احمد لابنہ عبداللہ/71)

مگر اس کی سند میں عبداللہ بن عمر العمری ضعیف راوی ہے۔ (تقریب 182)

پس معلوم ہوا کہ احناف کے ہاں عورتوں کے سجدہ کرنے کا مروج طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں مگر اس طریقہ کے خلاف رسول اللہ ﷺ کے متعدد ارشاد مروی ہیں چند ایک یہاں نقل کئے جاتے ہیں:

(1) "تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے دونوں بازو کتے کی طرح نہ بچھائے"

(2) سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔"

غرض نماز کے اندر ایسے کاموں سے روکا گیا ہے جو جانوروں کی طرح کے ہوں۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"نبی ﷺ نے نماز میں حیوانات سے مشابہت کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ اس طرح بیٹھنا جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے یا لومڑی کی طرح ادھر ادھر دیکھنا یا جنگلی جانوروں کی طرح افتراش یا کتے کی طرح اقعا یا کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا یا سلام کے وقت شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھانا یہ سب افعال منع ہیں" (زاد المعاد 1/116)

پس ثابت ہوا کہ سجدہ کا اصل مسنون طریقہ وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا اپنا تھا اور کتب احادیث میں یوں مروی ہے جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو آپ بازوؤں کو زمین پر نہ بچھاتے اور نہ ہی اپنے پہلوؤں سے ملاتے تھے۔" (بخاری مع فتح الباری 2/301، سنن ابوداؤد مع عون 1/339، السنن الکبریٰ للبیہقی 2/116 شرح السنۃ للبغوی 557)

قرآن مجید میں جس مقام پر نماز کا حکم وارد ہوا ہے اس میں سے کسی ایک مقام پر بھی اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کے طریقہ نماز میں فرق بیان نہیں فرمایا۔ مزید تفصیلات کیلئے میری کتاب آپ کے سوال قرآن وسنت کی روشنی میں ملاحظہ کیجئے۔

SEPTEMBER

S S M T W T F S S M T W
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10

SEPTEMBER '97

9
TUESDAY

15 تا 21 ذیقعد 1424
9 تا 15 جنوری 2004
جلد 2 شمارہ 47

10
WEDNESDAY

11
THURSDAY

12
FRIDAY

SEPTEMBER

SSMTWTF SSMT
12345 6789

قرآن و سنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

نمازی سلام کا جواب کس طرح دے؟

س: اگر کوئی آدمی نماز ادا کر رہا ہو اور اسے کوئی سلام کہہ دے تو نمازی اس کا جواب کس طرح دے، کتاب و سنت کی رو سے وضاحت فرمائیں۔ (مہر عبید اللہ طاہر فاروقہ سرگودھا)

ج: دوران نماز سلام کا جواب زبان سے نہیں دینا چاہیے البتہ ہاتھ کے اشارے سے جواب دیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قباء کی طرف نکلے، آپ اس میں نماز ادا کرتے تھے، آپ نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ کے ہاں انصار آئے۔ انہوں نے آپ کو سلام کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا تم نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا جواب دیتے ہوئے کیسے دیکھا جس وقت وہ آپ کو نماز کی حالت میں سلام کہتے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا آپ اس طرح کہتے تھے اور انہوں نے اپنی ہتھیلی کو پھیلا دیا۔ جعفر بن عون راوی حدیث نے اپنی ہتھیلی کو پھیلایا اور اس کا اندرونی حصہ نیچے کر دیا اور اس کی پشت کو اوپر کی طرف اٹھایا (ابوداؤد 910)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران نماز سلام کہا بھی جا سکتا ہے اور اس کا جواب ہتھیلی کے اشارے سے دیا بھی جا سکتا ہے۔ اس سے نمازی کی نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا جو لوگ حالت نماز میں سلام کرنے کو منع کرتے ہیں، ان کے پاس اس کی ممانعت کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

اگر امام بھول جائے تو مقتدی کیا کریں؟

س: اگر امام حالت نماز میں قرآن پڑھتے ہوئے بھول جائے تو کیا مقتدی اس کو لقمہ دے سکتا ہے یا کہ مقتدی بالکل چپ سادھ لے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقتدی کو بولنے کی اجازت نہیں ہے اسے بالکل خاموش رہنا چاہیے۔ اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟ (مہر عبید اللہ طاہر فاروقہ سرگودھا)

ج: حالت نماز میں اگر امام قرآن پڑھتے ہوئے بھول جائے تو جس مقتدی کو قرآن کا وہ مقام صحیح یاد ہو وہ لقمہ دے سکتا ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک نماز پڑھائی اس میں قرات کی وہ آپ پر خلط ملط ہو گئی۔ جب نماز سے سلام پھیرا تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے روکا تھا یعنی لقمہ دینے سے (ابوداؤد 894)

اس صحیح حدیث سے واضح ہو گیا کہ امام کے بھولنے پر اسے لقمہ دینا چاہیے جیسا کہ آپ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

نماز جمعہ سے قبل کتنی سنتیں پڑھیں؟

س: نماز جمعہ سے پہلے کتنی رکعات نماز سنت ادا کرنی چاہیے اسی طرح نماز جمعہ کے بعد کتنی رکعات نماز ہے، صحیح احادیث کی رو سے واضح کریں؟

ج: نماز جمعہ سے قبل کم از کم دو رکعت ادا کر کے مسجد میں بیٹھنا چاہیے زیادہ کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس آدمی نے جمعہ والے دن غسل کیا پھر نماز جمعہ کو آ گیا اور جتنی اس کے مقدر میں تھی نماز ادا کی پھر خاموش ہو گیا، یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو گیا، پھر امام کے ساتھ نماز ادا کی اس کے پچھلے ایک جمعہ اور تین دن زائد کے گناہ بخش دیئے گئے (مسلم 857)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمی جمعہ سے پہلے آئے اور بغیر کسی تعین کے جتنی چاہے نماز ادا کر لے یہاں تک کہ اس کا امام آ جائے۔ آج کل جو جمعہ سے پہلے کی سنن معروف ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ بات معلوم و معروف ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ جب اذان سے فارغ ہو جاتے آپ ﷺ خطبہ شروع کر دیتے اور کوئی ایک بھی کھڑے ہو کر رکعتیں ادا نہیں کرتا تھا اور اذان بھی ایک ہی ہوتی تھی، صحابہ سنن کب ادا کرتے تھے (زاد المعاد 1/118 ملاحظہ ہو)

اور جمعہ کے بعد چاہے چار رکعات ادا کرے یا دو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز ادا کرے وہ اس کے بعد چار رکعات پڑھے (مسلم 882) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے بعد نماز ادا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ چلے جاتے اپنے گھر میں، دو رکعتیں ادا کرتے تھے (مسلم 822، بخاری 937) اپنے گھر کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کریں یا گھر جا کر دو رکعت پڑھ لیں۔ آپ کا یہی طریقہ تھا۔

دعوت کن لوگوں کو دی جائے؟

س: جب آپ میں ایک دوسرے کی دعوت طعام کی جائے تو کس چیز کا لحاظ رکھا جائے، کتاب و سنت کی رو سے وضاحت کریں؟

ج: ہمیشہ اپنی دعوتوں میں صالحین اور نیک افراد کو بلایا جائے خواہ وہ فقیر ہوں یا غنی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تو صرف مومن کو ساتھی بنا اور تیرا کھانا متقی کے سوا کوئی نہ کھائے (ابوداؤد 4811 ت 2506)

لہٰذا دعوت طعام میں نیک اور صالح افراد کو بلایا جائے شریر اور بدکار لوگوں کو کھانے کی دعوت پر نہ بلائیں، نیک اور نمازی لوگ فقیر و محتاج ہوں یا دولت مند و غنی ان کو بلانے کا ہی شرعی حکم ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ فقراء کو چھوڑ کر صرف اغنیاء کو دعوت دینا جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانوں میں سے وہ ولیمہ کا کھانا سب سے برا ہے جس میں آنے والے حقدار افراد کو روکا جائے اور جو آنے سے انکار کریں انہیں بلایا جائے اور جو آدمی دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی (متفق علیہ) لہٰذا فقراء کو چھوڑ کر صرف اغنیاء کو دعوت دینا درست نہیں (واللہ اعلم)

قرآن مجید کو زمین پر رکھنا جائز ہے؟

س: کیا قرآن مجید کو زمین پر رکھنا جائز ہے (مسعود الرحمن)

ج: قرآن مجید منزل من اللہ ہے اور شعائر اللہ میں سے ہے اور اس کی تعظیم کرنا ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

"اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ یہ ہے" (الحج 22/32)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ کے شعائر کی تعظیم تقویٰ کا باعث ہے، اس کے علاوہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "یہود کا ایک گروہ آیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ کی ایک وادی قف کی طرف بلایا، آپ ﷺ ان کے پاس ان کے مدرسہ (مدارس) میں تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا اے ابوالقاسم! ہم میں سے ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے آپ ان میں فیصلہ کریں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک تکیہ رکھا، آپ اس پر بیٹھ گئے، پھر فرمایا میرے پاس تورات لاؤ، پھر تورات لائی گئی، آپ نے تکیہ اپنے نیچے سے نکالا اور تورات کو اس پر رکھا.....الخ "(سنن ابوداؤد 4449)

اس حدیث کی سند حسن ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ سوائے ہشام بن سعد کے جو کہ جمہور محدثین کے نزدیک صدوق و صدیق ہیں (نیل المقصود 4979) اس حدیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ آسمانی کتب اور قرآن مجید وغیرہ کو زمین پر نہیں رکھنا چاہیے بلکہ انہیں عزت و احترام کے ساتھ کسی بلند و اچھی جگہ رکھنا چاہیے

دوران حج حائضہ عورت کیا کچھ کرے؟

س: عورت حیض کی حالت میں طواف یا حج اور عمرہ کر سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟

ج: حائضہ عورت حج اور عمرہ کا احرام باندھ لے اور حج کے سارے کام کرتی جائے صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ ہی نمازیں ادا کرے پھر جب حیض سے پاک ہو جائے تو خانہ کعبہ کا طواف کر لے کیونکہ طواف کے لئے طہارت شرط ہے، اگر طہارت نہ ہو تو طواف نہیں ہوتا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ!

"ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے، ہمارا مقصود صرف حج تھا، پھر جب ہم سرف مقام پر پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی۔ نبی کریم ﷺ داخل ہوئے تو میں رو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا شاید تجھے حیض آنا شروع ہو گیا، میں نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے مقرر کر دیا ہے، جو کچھ حاجی کرتے ہیں تو بھی کرتی جا۔ سوائے اس کے کہ پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا" (متفق علیہ، مشکوٰۃ 2/581)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت حیض میں عورت بیت اللہ کے طواف کے علاوہ باقی حاجیوں والے تمام کام کر سکتی ہے اور جب حیض سے پاک ہو جائے تو پھر بیت اللہ کا طواف کرے۔

میں نے توبہ کیوں اور کیسے کی؟

قارئین غزوہ کیلئے عنقریب ایک نیا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے جس میں ان لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ جن کی زندگی پہلے گناہوں سے بھری پڑی تھی پھر اللہ نے ان کو توبہ کی توفیق دی اور وہ گناہوں کی دلدل اور ظلمت سے نکل کر ہدایت کی روشنیوں میں سانس لینے لگے۔ قارئین اپنی توبہ کی داستان لکھ کر بھیجیں کہ انہوں نے توبہ کیوں اور کیسے کی؟ تاکہ لوگ گناہوں کو ترک کر کے توبہ کی طرف بڑھیں، ان داستانوں کو افادہ عام کیلئے شائع کیا جائے گا (ادارہ)

SEPTEMBER '97

6
SATURDAY

3 تا 6 جمادی الاول 1428
18 تا 24 مئی 2007
جلد 6 شمارہ 23

7
SUNDAY

8
MONDAY

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

س: ایک خاتون نے اپنے گھر میں اپنے بچے کو لٹایا اور اس کے ساتھ اس کی بہن کی بیٹی بھی لیٹی ہوئی تھی اس خاتون نے اپنے بیٹے کو اٹھانے کی بجائے بہن کی بیٹی اٹھا کر اپنے سینے سے لگائی، بہن کی بیٹی نے دودھ پینے کے لئے ابھی چھاتی کو منہ لگایا ہی تھا کہ اس کا اپنا بیٹا جاگ پڑا تو اسے معلوم ہوا کہ میرا بیٹا تو دوسرا ہے، میں نے غلطی سے بہن کی بیٹی کو اٹھا لیا ہے اور یہ بات بھی وہم میں ہے کہ اس بیٹی نے دودھ پیا ہے یا نہیں، اب یہ دونوں بڑے ہو گئے ہیں اور ان کا آپس میں رشتہ طے کرنا چاہ رہے ہیں تو خاندان کے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا آپس میں رشتہ نہیں ہو سکتا، یہ رضاعی بہن بھائی ہیں۔ کتاب و سنت کی رو سے ہماری رہنمائی کی جائے۔ (ایک سائلہ، منڈی بہاؤالدین)

ج: یہ بات درست ہے کہ جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہیں وہی رشتے رضاعت کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ رشتے رضاعت سے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں" (سنن ابن ماجہ 1937)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا ارادہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور بلاشبہ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں" (ابن ماجہ 1938، بخاری و مسلم، احمد وغیرہم)

لیکن بچہ اگر ایک یا دو بار ماں کی چھاتی کو منہ لگا کر دودھ کھینچے تو اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ ام الفضل رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ایک یا دو بار بچے کا ماں کی چھاتی کو منہ لگا کو دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی" (سنن ابن ماجہ 1940، عبدالرزاق، احمد، مسلم، نسائی وغیرہم)

ان احادیث صحیحہ سے واضح ہو گیا کہ اگر بچہ ماں کی چھاتی کو منہ لگا کو دودھ کھینچے تو ایک یا دو بار میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی لہٰذا سائلہ نے جن دو بچے اور بچی کے نکاح کے متعلق سوال کیا ہے ان کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے کوئی شرعی رکاوٹ اور مانع موجود نہیں ہے اور پھر سائلہ کو اس کے متعلق یہ شبہ بھی ہے کہ پتہ نہیں دودھ پیا بھی ہے یا نہیں۔

س: کیا نماز فجر والی اذان سے پہلے کوئی اور اذان بھی دی جاتی ہے، کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت مطلوب ہے؟ (قاری حبیب الرحمٰن لاہور)

ج: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بلاشبہ بلال رات کو اذان دیتا ہے پس تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے" (نسائی 636، بخاری 620)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے اس لئے کہ وہ رات کو اذان دیتے ہیں تاکہ قیام کرنے والا لوٹ آئے اور سونے والا بیدار ہو جائے" (صحیح البخاری 621 وغیرہ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سحری کے وقت فرمایا "اے انس میں روزے کا ارادہ رکھتا ہوں، مجھے کوئی چیز کھلاؤ میں آپ کے پاس کھجور اور پانی والا برتن لایا اور یہ سارا معاملہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد کا ہے، پھر فرمایا اے انس کوئی آدمی تلاش کر کے لا جو میرے ساتھ کھانا کھائے، میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دعوت دی وہ تشریف لائے اور کہا میں نے ستو کا ایک گھونٹ پی لیا ہے اور روزے کا ارادہ رکھتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا "میں بھی روزے کا ارادہ رکھتا ہوں، انہوں نے آپ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ اٹھے دو رکعت پڑھیں پھر نماز صبح کے لئے گھر سے نکلے" (سنن النسائی 2166)

اس طرح کی کئی ایک احادیث صحیحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فجر کی نماز والی اذان سے پہلے اذان دینا درست ہے، بعض لوگ کہہ دیتے ہیں یہ رمضان المبارک کے لئے ہے کیونکہ اس میں سحری کے کھانے کا ذکر ہے، یاد رہے کہ رمضان کے علاوہ بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور خود رسول اللہ ﷺ کثرت سے روزے رکھتے تھے، اس لئے سحری تو رمضان کے علاوہ بھی ہو سکتی ہے لہٰذا فجر کی نماز والی اذان سے پہلے بھی اذان ہو سکتی ہے، اس کے لئے اور بھی دلائل ہیں جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں کتب احادیث کی طرف مراجعت کی جا سکتی ہے۔

س: جب ایک شخص کی اہلیہ وفات پا جائے تو کیا وہ اس کے بعد بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح کر سکتا ہے؟

ج: بیوی کی موجودگی میں اس کی بھانجی اور بھتیجی سے نکاح حرام ہے البتہ عدم موجودگی میں نکاح ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ عدم موجودگی بوجہ وفات ہو یا طلاق و خلع کی صورت میں ہو۔ ایک وقت میں دونوں کو نکاح میں اکٹھا رکھنا منع ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "عورت اپنی پھوپھی اور خالہ پر نکاح نہ کی جائے" (ابن ماجہ 1929، مسلم، ترمذی)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا آپ دو نکاحوں سے منع کرتے تھے یعنی کہ آدمی عورت اور اس کی پھوپھی اور عورت اور اس کی خالہ کو اکٹھا رکھے۔ (ابن ماجہ 1930، ابن ابی شیبہ 24614)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عورت کا نکاح اس کی پھوپھی اور خالہ پر نہ کیا جائے" (ابن ماجہ 1931، ابویعلیٰ 7225)

ان احادیث صحیحہ سے واضح ہو گیا کہ پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ زاد بھانجی ایک نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ہاں اگر ایک فوت ہو جائے یا طلاق ہو جائے یا خلع لے لے اور جدائی ہو جائے تو دوسری کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے۔

س: نواح علیہ السلام کی قوم جن پانچ خداؤں کی عبادت کرتی تھی وہ بت تھے یا قوم کے نیک لوگ۔

ج: اس سوال کا جواب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے صراحۃً صحیح البخاری میں موجود ہے۔ وہ قوم نوح کے نیک بندوں کے نام ہیں جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کی قوم کی طرف یہ بات ڈال دی کہ اپنی بیٹھکوں میں ان کے مجسمے بنا کر رکھ لو انہوں نے ایسے ہی کیا، جب یہ مجسمے بنانے والے بھی مر گئے تو ان کے بعد والی نسل نے ان کی تصویروں اور مجسموں کی عبادت شروع کر دی۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ مشرکین عرب کا شرک بھی ایسا ہی تھا کہ انہوں نے نیک بندوں کی وفات کے بعد انہیں مشکل کشا، حاجت روا سمجھ لیا اور ان کے نام پر نذر و نیاز دینا شروع کر دی ورنہ خالق حقیقی وہ بھی اللہ ہی کو مانتے تھے جیسا کہ سورۃ عنکبوت آیت نمبر 65 میں ہے جب وہ کشتیوں میں سوار ہو جاتے تو خالص اللہ کو ہی پکارتے تھے اور اسی طرح ملاحظہ کریں سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 67 اس مسئلہ کی تفصیل راقم نے اپنی کتاب "کلمہ گو مشرک" میں دی ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو شرک جیسے گھناؤنے عقیدہ و عمل سے نجات دیئے رکھے۔ آمین۔

SEPTEMBER

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30			

SEPTEMBER '97

2
TUESDAY

15 تا 17 شعبان 1425
1 تا 7 اکتوبر 2004
جلد 3 شمارہ 37

3
WEDNESDAY

4
THURSDAY

5
FRIDAY

SEPTEMBER

SSMTWTF SSMT
12345 67891

پندرہ شعبان کی رات اور مخصوص عبادت

نصف شعبان کی رات کی فضیلت میں کئی احادیث ذکر کی جاتی ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کلب (قبیلے) کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں (کے گناہوں) کو بخش دیتا ہے، وغیرہ وغیرہ،

ان احادیث کی وجہ سے بہت سے لوگ اس رات کو خاص طور پر غیر معمولی عبادات کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ان روایات کا جائزہ و پیش خدمت ہے۔

محدث کبیر شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: شعبان کی پندرھوں رات کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف (خاص طور پر) متوجہ ہوتا ہے پھر مشرک اور (مسلمان بھائی سے) دشمنی، بغض رکھنے والے کے سوا اپنی تمام (مسلمان) مخلوق کو بخش دیتا ہے۔ (السلسلة الصحيحة: ۱۳۵/۳ ح ۱۱۴۴)

شیخ رحمہ اللہ نے جو روایات ذکر کی ہیں ان کی تخریج بعض اختلاف کے ساتھ، اور ان پر تبصرہ درج ذیل ہے:

۱: حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

اسے (امام) مکحول نے " عن مالك بن يخامر عن معاذ بن جبل رضي الله عنه " کی سند سے روایت کیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مکحول نے مالک بن یخامر سے ملاقات نہیں کی (الصحيحة: ۱۳۵/۳) یعنی یہ روایت منقطع ہے۔

نتیجہ: یہ سند ضعیف ہے۔ اصول حدیث کی کتاب " تيسير مصطلح الحديث " میں لکھا ہوا ہے کہ:

" المنقطع ضعيف بالاتفاق بين العلماء، وذلك للجهل بحال الراوي المحذوف "

علماء (محدثین) کا اس پر اتفاق ہے کہ منقطع (روایت) ضعیف ہوتی ہے۔ یہ اس لئے کہ اس کا محذوف راوی (ہمارے لئے) مجہول ہوتا ہے (ص ۷۸)

۲: حدیث ابی ثعلبہ رضی اللہ عنہ

اسے احوص بن حکیم نے " عن مهاصر بن حبيب عن أبي ثعلبة رضي الله عنه " کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس کا بنیادی راوی احوص بن حکیم: جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ابن حجر نے کہا: "ضعيف الحفظ" (تقریب: ۲۹۰) مہاصر (مہاجر) بن حبیب کی ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

تنبیہ: کتاب العرش میں مہاصر اور ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مکحول کا واسطہ آیا ہے۔ اس کی سند میں بشر بن عمارہ ضعیف ہے۔ (تقریب: ۸۹۷)

المعجم الکبیر للطبرانی (۲۲/۲۲۳ ح ۵۹۰) میں المحاربی، اس کا متابع ہے۔ لیکن اس سند کے دو راوی احمد بن النضر العسکری اور محمد بن آدم المصیصی نامعلوم ہیں۔ عبدالرحمن بن محمد المحاربی مدلس ہے (طبقات المدلسین: ۳/۸۰)

۳: حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ،

اسے حسن (بن موسیٰ) نے " حدثنا ابن لهيعة: حدثنا حيي بن عبدالله عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو " کی سند سے روایت کیا ہے (مسند احمد ۱۷۶/۲ ح ۶۶۴۲)

یہ روایت عبداللہ بن لہیعہ کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ابن لہیعہ کے اختلاط کے لئے دیکھئے تقریب التہذیب (۳۵۶۳) اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ حسن بن موسیٰ نے ابن لہیعہ کے اختلاط سے پہلے اس سے حدیث سنی ہے۔

حافظ المنذری فرماتے ہیں: اسے احمد نے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (الترغیب والترہیب ۳/۴۶۰ ح ۴۰۹۰، نیز دیکھئے ۲/۱۱۹ ح ۱۵۱۹)

محدث البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ کی متابعت کی ہے (حدیث ابن حیویہ ۳/۱۰/۱ والسلسلة الصحيحة ۱۳۶/۳) عرض ہے کہ رشدین بن سعد بن مفلح المھری، بذات خود ضعیف ہے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۱۹۴۲)

لہٰذا یہ روایت دونوں سندوں سے ضعیف ہی ہے، حسن نہیں ہے۔

۴: حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ،

اسے ابن لہیعہ نے " عن الزبير بن سليم عن الضحاك بن عبدالرحمن عن أبيه قال: سمعت أبا موسى ۔۔ " الخ کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس سند میں عبدالرحمن بن عرزب: مجہول ہے (تقریب: ۳۹۵۰) اسی طرح زبیر بن سلیم بھی مجہول ہے (تقریب: ۱۹۹۶) بعض کتابوں میں غلطی سے ربیع بن سلیمان اور بعض میں زبیر بن سلیمان چھپ گیا ہے۔ نتیجہ: یہ سند ضعیف ہے۔

تنبیہ: ابن ماجہ کی دوسری سند (۱۳۹۰/۱) میں ابن لہیعہ

الشیخ زبیر علی زئی

کے علاوہ ولید بن مسلم: مدلس اور ضحاک بن ایمن: مجہول ہے (تقریب: ۲۹۶۵) یہ سند منقطع بھی ہے۔ لہٰذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

۵: حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ،

اسے ہشام بن عبدالرحمن نے " الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه " کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس کا راوی ہشام بن عبدالرحمن نامعلوم العدالت یعنی مجہول ہے،

حافظ ہیثمی لکھتے ہیں کہ: " ولم أعرفه " اور میں نے اسے نہیں پہچانا (مجمع الزوائد ۶۵/۸) نتیجہ: یہ سند ضعیف ہے۔

۶: حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

اسے عبدالملک بن عبدالملک نے " عن مصعب بن أبي ذئب عن القاسم بن محمد عن أبيه أو عمه عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه " کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس سند میں عبدالملک بن عبدالملک پر جمہور محدثین نے جرح کی ہے۔

حافظ ابن حبان نے کہا: " منكر الحديث جداً " یہ سخت منکر حدیثیں بیان کرنے والا ہے۔ (کتاب المجروحین: ۱۳۶/۲)

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: " فيه نظر " یہ متروک و متہم ہے (التاریخ الکبیر ۴۲۴/۵) امام دارقطنی نے کہا: متروک (سوالات البرقانی: ۳۰۴) مصعب بن ابی ذئب بھی غیر موثق و غیر معروف ہے، دیکھئے کتاب الجرح والتعدیل (۳۰۷/۸ ت ۱۴۱۸) نتیجہ: یہ سند بھی ضعیف ہے۔

۷: حدیث عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

اسے ابن لہیعہ نے " عن عبد الرحمن بن أنعم عن عبادة بن نسي عن كثير بن مرة عن عوف بن مالك رضى الله عنه " کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس روایت میں عبدالرحمن بن زیاد بن انعم جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر نے کہا: " ضعيف في حفظه .. وكان رجلاً صالحاً " (تقریب: ۳۸۶۲)

۸: حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

اسے حجاج بن ارطاۃ نے " عن يحيى بن أبي كثير عن عروة عن عائشة رضي الله عنها " کی سند سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ: " میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، اسے یحییٰ (بن ابی کثیر) نے عروہ سے نہیں سنا اور نہ حجاج بن ارطاۃ نے اسے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے سنا ہے " (الترمذی: ۷۳۹) حجاج بن ارطاۃ ضعیف عند الجمہور اور مدلس راوی ہے، یحییٰ بن ابی کثیر بھی مدلس ہیں۔ نتیجہ: یہ سند ضعیف ہے۔ اس روایت کے تین ضعیف شواہد بھی ہیں۔

۹: حدیث علی رضی اللہ عنہ،

اسے ابن ابی سبرہ نے " عن إبراهيم بن محمد عن معاوية بن عبدالله بن جعفر عن أبيه عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه " کی سند سے بیان کیا ہے۔ اس میں ابوبکر بن ابی سبرۃ کذاب ہے دیکھئے تقریب التہذیب (۷۹۷۳) نتیجہ: یہ روایت موضوع ہے۔ تنبیہ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس مفہوم کی دیگر موضوع و مردود روایات بھی مروی ہیں۔ دیکھئے الموضوعات لابن الجوزی (۱۲۷/۲) میزان الاعتدال (۱۲۰/۳) واللآلی المصنوعۃ (۶۰/۲)

۱۰: حدیث کردوس رضی اللہ عنہ

اسے عیسیٰ بن ابراہیم القرشی نے " عن سلمة بن سليمان الجزري عن مروان بن سالم عن ابن كردوس عن أبيه " کی سند سے بیان کیا ہے (کتاب العلل المتناهیة: ۷۲/۲، ح ۹۲۳) اس میں عیسیٰ بن ابراہیم منکر الحدیث متروک ہے، مروان بن سالم متروک متہم ہے اور سلمۃ کا ثقہ ہونا نامعلوم ہے۔ نتیجہ: یہ سند موضوع ہے۔

۱۱: حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ

اسے صالح الشمومی نے " عن عبد الله بن ضرار عن يزيد بن محمد عن أبيه محمد بن مروان عن ابن عمر رضي الله عنه " کی سند سے روایت کیا ہے۔ (الموضوعات لابن الجوزی ۱۲۸/۲)

اس سند میں صالح، عبداللہ بن ضرار، یزید اور محمد بن مروان سب نامعلوم العدالت یعنی مجہول ہیں، حافظ ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ: ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے (الموضوعات ۱۲۹/۲)

۱۲: حدیث محمد بن علی الباقر رحمہ اللہ

اسے علی بن عاصم (ضعیف) نے " عمرو بن مقدام عن جعفر بن محمد عن أبيه " کی سند سے روایت کیا ہے (الموضوعات: ۱۲۸/۲، ۱۲۹) عمرو بن ابی المقدام رافضی متروک راوی ہے، سیوطی نے کہا: یہ سند موضوع ہے (اللآلی المصنوعۃ ۵۹/۲)

علی بن عاصم سے نیچے والی سند میں بھی نظر ہے۔

۱۳: حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ،

اسے ابن عساکر نے نامعلوم راویوں کے ساتھ " محمد بن حازم عن الضحاك بن مزاحم عن أبي بن كعب " کی سند سے بیان کیا ہے، دیکھئے ذیل اللآلی المصنوعۃ (ص ۱۱۲، ۱۱۳) یہ روایت منقطع ہونے کے ساتھ موضوع بھی ہے۔

۱۴: مکحول تابعی رحمہ اللہ کا قول

امام مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

" إن الله يطلع على أهل الأرض في النصف من شعبان فيغفرلهم إلا لرجلين إلا كافراً أو مشاحن "

پندرہ شعبان کو اللہ تعالیٰ زمین والوں کی طرف (خاص طور پر) متوجہ ہوتا ہے پھر وہ، کافر اور ایک دوسرے سے دشمنی

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 1

AUG / SEP ' 97

30
SATURDAY

3 تا 9 رجب 1425
20 تا 26 اگست 2004
جلد 3 شمارہ 31

31
SUNDAY

1
MONDAY

SEPTEMBER

S S M T W T F S S M T
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10

کیا عورتوں کا طریقہ نماز مردوں سے مختلف ہے؟ (1)

حافظ صلاح الدین یوسف
(مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان)

کسی جگہ جب اتفاق سے خواتین اکٹھی ہوں یا کوئی پروگرام کا موقع ہو یا انفرادی طور پر بیٹھی ہوں اور نماز ادا کرنے کا وقت آجائے تو جب صحیح سنت کے مطابق نماز ادا کرنے پر سنجیدہ اور سلفی العقیدہ خواتین کو تعجب سے یہ کہا جاتا ہے کہ "تم تو مردوں کی طرح نماز پڑھ رہی ہو!!؟ ..... جبکہ خواتین کی نماز کا طریقہ مردوں سے یکسر علیحدہ اور مختلف ہے" تو قرآن وسنت کا علم رکھنے والی خواتین حیران جبکہ لاعلم خواتین پریشان ہو جاتی ہیں کہ مرد اور عورت کی نماز علیحدہ علیحدہ کب سے اور کیوں کر ہوگئی!!!

ایسی ہی پریشان حال اور حق بات کی متلاشی خواتین جب احقاق حق کے لئے مفتیان شرع متین سے استفسار کرتی ہیں تو بعض روایتی مولوی صاحبان اور کسی مخصوص فقہ کی تقلید کی زنجیروں میں جکڑے مفتی حضرات کچھ من گھڑت اور کمزور و بودی دلیلوں کا سہارا لیتے ہیں۔ اور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کا مصداق اپنا دفاع کرتے ہیں اور ضعیف وموضوع روایات سے اپنے موقف یعنی مسئلے کو کشید کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں۔ محترم القام مفسر قرآن جناب حافظ صلاح الدین یوسف حفظ اللہ نے اسی مسئلہ پر ایک مفتی صاحب کے ایسے ہی ایک فتوٰی اور تحریر کا تعاقب ایک عرصہ قبل کیا۔ ہم اس کو افادہ عام کیلئے قارئین کے سامنے رکھتے ہیں تاکہ خواتین اسلام پر یہ بات واضح ہو سکے کہ مرد اور عورت کی نماز میں کسی قسم کا فرق نہیں بلکہ دونوں کا طریقہ نماز ایک ہی طرح سے ہے۔ (نقاش)

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے

صلوکما رایتمونی اصلی (صحیح بخاری)

"تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ کا یہ حکم عام ہے جس میں ہر مسلمان مرد عورت شامل ہے۔ اس لحاظ سے جو طریقہ نماز مردوں کا ہے وہی عورتوں کا ہے۔ بجز ان چیزوں کے جن کی صراحت نبی ﷺ نے فرمادی ہے۔

☆ ..... مثلاً عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اوڑھنی کے بغیر نماز نہ پڑھیں۔

☆ ..... مسجد میں جا کر نماز پڑھنا عورتوں پر فرض نہیں، وغیرہ وغیرہ۔

☆ ..... باقی عورتیں ہاتھ کہاں باندھیں اور کہاں تک اٹھائیں؟ تعدہ وقیام ان کا کس طرح ہو؟ سجدہ کیسے کریں؟

ان کے بارے میں جو حکم مردوں کے لئے صحیح احادیث سے ثابت ہے وہی حکم عورتوں کے لئے ہے۔ ان چیزوں میں اس وقت تک مرد وعورت کے درمیان فرق کرنے کی کوئی معقول وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔ جب تک صحیح احادیث سے ثابت نہ کر دیا جائے۔

اس سلسلے میں جو فتوٰی مفتی صاحب مذکور کا شائع ہوا ہے، ذیل میں اس کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے جس سے واضح ہو جائے گا کہ ہمارے ان بھائیوں کے پاس اپنے مسلک کے اثبات میں کوئی مضبوط دلیل (حدیث صحیح) نہیں ہے۔ (ص۔ی)

تمہید ہی میں "دلائل" کی کمزوری کا اعتراف

سب سے پہلے مفتی صاحب نے "دلائل" ذکر کرنے سے پہلے بطور تمہید یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "فقہا حضرات جو بھی مسئلہ بیان کرتے ہیں اس کی اصل قرآن کریم اور حدیث سے ہوتی ہے، البتہ یہ معلوم کرنا کہ قرآن وحدیث میں اس کی اصل کہاں ہے؟ یہ ہر کس وناکس کا کام نہیں ہے بلکہ [illegible] کے لئے مجتہدانہ صلاحیت کی ضرورت ہے۔ اس لئے عام لوگوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ اپنے مسلک کے فقہاء اور امام کے بیان کئے ہوئے مسائل پر عمل کریں۔ اسی میں ان کے لئے عافیت ہے کیونکہ عوام خود قرآن وحدیث کو صحیح طریقے سے سمجھ کر مسائل معلوم نہیں کر سکتے البتہ مجتہدین اور فقہاء حضرات اس کی اصل کو تلاش کرتے ہیں اور اصل کے بغیر کچھ نہیں" (روزنامہ "جسارت" کراچی 30 اکتوبر 1981ء)

قبل اس کے کہ مفتی صاحب کی ان تمہیدی گزارشات پر کچھ عرض کیا جائے اس عورت کا سوال بھی پڑھ لیا جائے جس کے جواب میں مفتی صاحب نے یہ کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ خاتون کا سوال یہ تھا:

"مولانا اشرف علی تھانویؒ اور بعض دیگر علمائے دین نے یہ فرمایا ہے کہ مرد نیت باندھتے وقت کان کی لو تک انگوٹھے لے جائے اور عورت صرف کندھے تک، مرد زیر ناف ہاتھ باندھیں اور عورتیں سینے پر۔ رکوع میں مرد انگلیاں یوں رکھیں اور خواتین اس طرح، مرد کمر کو اٹھا کر سجدہ کریں اور عورتیں بالکل دب کر اور زمین سے چپک کر سجدہ کریں۔"

میں نے یہی مسئلہ معلوم کرنے کے لئے حدیث بخاری اور مشکوۃ شریف میں باب الصلوۃ کا خاص طور پر مطالعہ کیا، مجھے تو ان میں کوئی حدیث اس بارے میں نہیں ملی۔ سنا ہے کہ "درمنثور" میں ایک حدیث اس بارے میں وارد ہے۔ آج کل یہاں عورتوں میں یہ بحث چل رہی ہے۔ اگر واقعی مرد صاحبان اور خواتین کی نماز کی ہیئت میں اتنا بڑا فرق ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے دو ہزار سے زائد حدیثیں بیان فرمائی ہیں۔ (جن میں خواتین کے متعلق حدیثیں خاص ہیں) تو آنجنابہ اس بارے میں ضرور واضح طور پر حدیثیں بیان فرماتیں، ممکن ہے آپ نے بیان فرمائی ہوں اور میری نظر سے نہ گزری ہوں۔" (بیگم عبدالغنی، کراچی)

ہماری گزارشات:

(1) محترمہ کے جواب میں مفتی صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ ایسی احادیث نقل کر دیتے جن میں عورتوں کو نماز کی بابت مردوں سے مختلف حکم دیا گیا ہے تاکہ بات بالکل واضح ہو جاتی لیکن مفتی صاحب موصوف نے "دلائل" بیان کرنے سے پہلے تو یہ "وعظ" فرمایا کہ عوام قرآن وحدیث کے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے، اس لئے ان کو چاہئے کہ ان کے علماء جو کچھ بتلائیں آنکھیں بند کر کے ان پر عمل کرتے رہیں۔

حالانکہ عوام کی بابت مطلقاً یہ فیصلہ بالکل غلط ہے، بلاشبہ قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لئے مطلوبہ کسی قابلیت وعلم کی ضرورت ہے لیکن عوام کو یہ نشاندہی تو کرائی جا سکتی ہے کہ فلاں مسئلے کی بابت قرآن کی فلاں آیت یا فلاں حدیث رسول ﷺ ہے۔ عوام اتنے غبی اور کند ذہن ہیں کہ وہ حدیث کا ترجمہ بھی پڑھ کر اس کا مطلب نہ سمجھ سکیں یا علماء کے سمجھانے سے بھی ان کے پلے کچھ نہ پڑے۔

(2) یہ کہنا کہ "عام لوگوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ اپنے مسلک کے فقہاء اور امام کے بیان کئے ہوئے مسائل پر عمل کریں۔"

اس کی بابت مفتی صاحب سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ یہ حکم کس نے دیا ہے؟ قرآن حکیم نے تو بار بار اللہ اور رسول کی اطاعت ہی کا حکم دیا ہے۔ اطاعت فقہاء وآئمہ کا حکم تو کہیں بھی نہیں دیا ہے۔ مسلمان عوام اگر پابند ہیں تو صرف قرآن وحدیث کے ہیں، نہ کہ اقوال وآرائے رجال کے۔ عوام علماء کی طرف رجوع بھی اسی نقطہ نظر سے کرتے ہیں کہ انہیں قرآن وحدیث سے مسئلہ بتائیں۔ ان کا یہ مقصد [illegible] کسی فقیہ یا امام کے قول کا حوالہ دے کر مسئلہ ثابت کرے۔ ایسے مسلمان عوام کو قرآن وحدیث سے بالکل غافل اور بے خبر رکھنا بلکہ قرآن وسنت کے خلاف مسائل پر عمل کرنے کا ان کو حکم دینا، کیا دیانت وانصاف پر مبنی ہے؟

(3) تیسری بات مفتی صاحب نے یہ بیان فرمائی ہے کہ فقہاء حضرات جو کچھ کہتے ہیں ان کی اصل قرآن یا حدیث سے ہی ہوتی ہے اور اصل کے بغیر کچھ نہیں کہتے۔

سوال یہ ہے کہ اس مقام پر اس "صراحت" کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے؟ اگر ان کا یہ دعویٰ ہے کہ فقہاء کی کوئی بات قرآن وحدیث کے خلاف نہیں ہے تو اس امر کی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اصل دلائل پیش کرنے سے متعلق فقہاء کی بابت اس امر کی صراحت ہی اس بات کی نشاندہی کر دیتی ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ محترمہ سائلہ نے جو سوال مفتی صاحب سے کیا ہے اس کا کوئی جواب مفتی صاحب کے پاس نہیں۔ کسی بھی حدیث صحیح میں عورتوں کو مردوں سے مختلف رکوع، سجود، وضع یدین اور رفع یدین کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ اسی لئے محترم مفتی صاحب مذکورہ تمہیدی ارشادات پر مجبور بھی ہوئے۔ بمصداق

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

اس کے بعد مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"چنانچہ فقہاء حضرات نماز میں عورتوں کی ہیئت کے بارے میں جو مخصوص صورتیں بیان کرتے ہیں وہ سب احادیث سے ثابت ہیں۔

لیکن ہم عرض کریں گے کہ مفتی صاحب کا یہ دعویٰ یکسر بے بنیاد ہے کیونکہ وہ ایک بھی صحیح حدیث اس کی بابت پیش نہیں کر سکے۔ جیسا کہ آگے چل کر معلوم ہوگا۔

پھر لکھتے ہیں: "اس سے قبل کہ ہم وہ حدیثیں ذکر کریں یہ بات سمجھ لی جائے کہ عورتوں کے بارے میں شریعت کا منشاء یہ ہے کہ وہ حتی الامکان ستر اور پردے سے رہیں خواہ گھر میں رہیں یا کمرے میں، تنہا ہوں یا دوسروں کے سامنے حتیٰ کہ نماز جو اہم ترین عبادت ہے اس میں بھی اس کا لحاظ کیا گیا ہے۔ اس طرح نماز کی بعض صورتوں میں جو مخصوص ہیئتیں بیان کی گئی ہیں۔ اس کی علت بھی علماء نے ستر اور پردہ ہی بتائی ہے۔"

خودساختہ طریقے

بلاشبہ عورتوں کے پردے اور ستر کی بابت شریعت کا جو منشاء مفتی صاحب نے بتلایا ہے اس سے انکار نہیں۔ لیکن اس سے مقصود اگر نماز کے خودساختہ طریقے کا جواز مہیا کرنا ہے تو یہ محل نظر ہے۔ شریعت نے جو طریقہ نماز بتلایا ہے۔ (جس میں مرد وعورت کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے) اس طریقے سے خواتین بے پردہ اور بے ستر نہیں ہوتیں۔ اگر ایسا ہوتا تو شریعت از خود عورتوں کو مردوں سے مختلف طریقہ نماز کا حکم دے دیتی۔ جیسا کہ بعض احکام عورتوں کے لئے الگ ہیں۔ ان کے علاوہ اگر کوئی مختلف طریقہ نماز عورتوں کے لئے یہ کہہ کر ایجاد کریں گے کہ اس میں پردہ اور ستر کا زیادہ اہتمام ہے تو یہ بہت بڑی جسارت ہے اور (لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ) (الحجرات 1) کے صریحاً خلاف ہے۔ اس کے معنی تو یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو تو یہ معلوم نہ ہوا کہ عورتوں کے لئے فلاں طریقہ سجدہ یا طریقہ رکوع استر (زیادہ باپردہ) ہے اور اس سے شریعت اسلامیہ کا منشا زیادہ صحیح طریقے سے پورا ہوتا ہے۔ تاہم بعد کے فقہاء کو یہ نکتہ سوجھ گیا اور انہوں نے اس "خلاء" کو پر کر کے شریعت کے منشاء کی تکمیل کر دی ہے۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ کیا مفتی صاحب کی بیان کردہ علت سے یہی کچھ واضح نہیں ہوتا؟

مفتی صاحب کی بیان کردہ احادیث کا جائزہ:

اب مفتی صاحب کی نقل کردہ احادیث کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

نیت باندھتے وقت ہاتھ اٹھانے میں فرق؟: "اب اس سلسلے میں احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ عورتیں ہاتھ کہاں تک اٹھائیں۔ معجم طبرانی میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 1

AUGUST '97

26
TUESDAY

7 تا 13 رمضان 1425
22 تا 28 اکتوبر 2004
جلد 3 شمارہ 40

27
WEDNESDAY

28
THURSDAY

29
FRIDAY

AUGUST

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W
30	31					1	2	3	4	5	6

قرآن و سنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

اہالیان بوریوالہ وغیرہ کے سوالات کے جوابات

23، 24 ستمبر بروز جمعرات و جمعہ میاں چنوں اور بوریوالہ میں تبلیغی و دعوتی سلسلے میں حاضری دینے کا موقع ملا بوریوالہ میں مولانا افضل یزدانی صاحب حفظہ اللہ کی مسجد میں خطبہ جمعہ دینا تھا لیکن گلے کی شدید خرابی کے باعث منبر پر چڑھنے کے بعد نیچے اتر آیا، پھر یزدانی صاحب حفظہ اللہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور عوام الناس کو اطاعت رسول پر بڑا موثر اور بلیغ وعظ کیا۔ خطبہ جمعہ کے بعد دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں نے سوال و جواب کی نشست پر بڑا اصرار کیا۔ راقم الحروف نے کہا کہ میرے لئے بولنا مشکل ہے آپ سوالات بھیجیں میں تحریری جواب دوں گا۔ پھر بعض سوالوں کے جوابات میں نے تحریر کئے اور مولانا یزدانی صاحب پڑھ کر عوام کو سنا دیتے۔ اس کے بعد میں نے وعدہ کر لیا کہ آپ کے سوالات کے جوابات ان شاء اللہ ہفت روزہ غزوہ کے صفحات پر دیئے جائیں گے۔ ان سوالات کے جوابات تحریر کرنے سے قبل راقم کی گزارش ہے کہ تقریباً چار ماہ سے مسلسل تبلیغی و دعوتی سرگرمیوں کے باعث طبیعت کافی ناساز اور گلے کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ عوام الناس سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے، والدہ محترمہ اور دیگر تمام اہل اسلام جو مختلف امراض میں گھرے ہوئے ہیں کو شفائے کاملہ وعاجلہ نصیب فرمائے، آمین۔

اب میں اہالیان بوریوالہ وغیرہ کے سوالات کے جوابات اختصاراً عرض کرتا ہوں۔

کیا ایسی کوئی حدیث ہے؟

س: اول ما خلق اللہ نوری۔ کیا یہ حدیث ہے اگر حدیث ہے تو حدیث کی کون سی کتاب میں ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟ روشنی ڈالئے، شکریہ۔

ج: نبی مکرم ﷺ سے یہ روایت قطعاً ثابت نہیں ہے اور اس کی کوئی صحیح سند ہمیں معلوم نہیں، اکابر علماء محدثین رحمھم اللہ اجمعین نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

مولانا عبدالحئی لکھنوی فرماتے ہیں "قصہ گو لوگوں میں اول ما خلق اللہ نوری مشہور ہو گئی ہے اور یہ روایت اس مفہوم میں ثابت ہی نہیں" (الآثار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ ص 39) اسی طرح ضعیف اور موضوع روایات پر جو انسائیکلوپیڈیا 15 جلدوں میں "موسوعۃ الاحادیث والآثار الضعیفۃ والموضوعۃ" کے نام سے طبع ہوا ہے اس کی تیسری جلد ص 294 پر بھی اس کو نقل کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ روایت پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی اور یاد رہے کہ نبی ﷺ کا بشر و انسان ہونا پوری امت مسلمہ کے ہاں اتفاقی مسئلہ ہے۔

میت والے گھر کھانا پکانا

س: میت والے گھر میں جو تین دن کے لئے کھانا پکایا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے اور قریب و دور سے آنے والے مہمانوں کیلئے اس کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے آیا وہ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

ج: میت کے دفن کے بعد میت کے گھر میں اجتماع کرنا اور کھانا تیار کرنا نوحہ خوانی کے ضمن میں آتا ہے جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "ہم (یعنی صحابہ کرام) میت کے گھر والوں کی طرف اکٹھ کرنا اور کھانا تیار کرنا نوحہ میں سے شمار کرتے تھے۔ (مسند احمد 11/505 رقم 6905 ابن ماجہ 1612)

اس صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی نے صراحت کر دی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اہل میت کے ہاں اجتماع کرنے اور کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے، کیونکہ یہ اظہار غم کی ایک مذموم شکل ہے البتہ کسی کی موت کی خبر آنے پر اس کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کر کے بھیجنا سنت ہے کیونکہ اس وقت گھر والے غم و اندوہ کی بنا پر کھانا پکانے کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے جس وقت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو ان کے پاس ایسا معاملہ آ گیا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے" (مسند احمد 3/280 رقم 1751 عبدالرزاق، حمیدی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی وغیرھا)

اور اس دن میت کے گھر والے جب خود کھانا تیار نہیں کر سکتے تو مہمانوں کے لئے کیسے تیار کریں گے لہٰذا ان کے جو مہمان ہوں گے وہ بھی کھانا کھا سکیں گے۔ اس صحیح حدیث سے واضح ہو گیا کہ وفات والے دن میت کے گھر والوں کو دیگر رشتہ دار عزیز و اقارب کھانا دیں۔ باقی مروجہ قل، ساتواں، دسواں، چالیسواں وغیرہ رسوم ہیں ان کا شرع سے کوئی تعلق نہیں۔

اظہار غم کیلئے زمین پر بیٹھنا

س: جو لوگ گھروں میں یا گھروں کے باہر چٹائیاں بچھا لیتے ہیں اس کے بارے میں قرآن و حدیث سے کیا حکم ملتا ہے؟ کیا یہ ضروری ہے کہ صرف نیچے ہی بیٹھا جائے؟

ج: یہ بھی اظہار غم کی ایک شکل بنالی گئی ہے آنے والے مہمانوں کے لئے جو بھی مناسب بندوبست ہو سکے کر لیا جائے۔ زمین پر بٹھانا ہی ضروری نہیں بلکہ جیسے بھی ممکن ہو انتظام کر لیں۔

فوت شدہ کے گھر کئی دن بعد کھانا پینا

س: جب کسی گھر میں فوتگی کے کچھ دنوں کے بعد تعزیت کے لئے جایا جائے تو گھر والے اگر آنے والے کو کھانے کے لئے کچھ پیش کریں تو اس کو کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اس کھانے میں کوئی حرج نہیں یہ مہمان کی ضیافت کے حکم میں ہے۔

عید میلاد کب شروع ہوئی؟

س: کیا عید میلاد کا قرآن و حدیث میں کوئی وجود ہے؟

ج: عید میلاد کا تذکرہ قرآن مجید یا احادیث رسول ﷺ میں کہیں نہیں آیا۔ یہ چوتھی صدی ہجری میں قاہرہ میں شیعہ فاطمی حکمرانوں نے شروع کی، تفصیل کے لئے راقم کی کتاب "عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت" ملاحظہ کریں۔

روح کہاں جاتی ہے؟

س: روح جسم سے خارج ہو کر کہاں جاتی ہے؟

ج: فرشتے جب جسم سے روح کو نکالتے ہیں تو آسمان کی جانب لے کر جاتے ہیں، پھر اس کے بعد جسم میں سوال و جواب کے لئے لوٹایا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "الدین الخالص" پہلی قسط از محترم القام جناب ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ۔

حالت نماز میں نبی ﷺ پر درود پڑھنا

س: نماز کی حالت میں اگر کانوں میں لفظ محمد ﷺ کی آواز آئے تو درود پڑھنا کیسا ہے؟ (محمد ثاقب اعجاز)

ج: ایسی صورت میں آہستہ دل میں درود پڑھ لے تاکہ عمومی آیات و احادیث پر عمل ہو جائے۔

جمعہ کی اذان

س: سنا ہے جمعہ والے دن جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو اس وقت اذان دی جاتی ہے رسول اللہ ﷺ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما کے دور میں کیا ایسے ہی تھا؟

ج: آپ نے بالکل صحیح سنا ہے اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام جمعہ والے دن منبر پر بیٹھ جاتا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما کے دور میں بھی ایسے ہی تھا ملاحظہ ہو صحیح البخاری (912) ابو داؤد (1087) لہٰذا ہمیں بھی اپنی مساجد میں اسی طرز عمل کو اختیار کرنا چاہئے۔

ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

س: کیا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی جائز ہے یا نہیں؟ حدیث کی رو سے ثابت کریں۔

ج: نبی ﷺ سے کئی مواقع پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت ہے۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں استسقاء کے لئے (مسند احمد 3/153 مسلم، بیہقی) اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کی حدیث میں ہے کہ آپ میرے گھر میں داخل ہوئے تو قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی (الادب المفرد للبخاری عبدالرزاق)

صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے قبرستان میں جا کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی الغرض کئی مواقع پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت ہے، تفصیل کے لئے امام بخاری رحمہ اللہ کی جزء رفع الیدین ملاحظہ کریں، البتہ پانچ نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی جو پابندی کر لی ہے یہ اہتمام والتزام ثابت نہیں ہے۔

تعویذ لکھنے والے کے پیچھے نماز

س: تعویذ لکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

ج: جو آدمی شرکیہ تعویذ لکھتے ہیں ان کے پیچھے نماز ادا نہیں کرنی چاہئے اس لئے کہ مشرک آدمی کو امام بنانا جائز نہیں۔

دوران اذان نماز ادا کرنا

س: بعض بھائی جب مسجد میں آتے ہیں اور اذان ہو رہی ہو تو وہ کھڑے ہو کر اذان ختم ہونے کا انتظار کرتے رہتے ہیں کیا دوران اذان نماز کا آغاز ممنوع ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

ج: دوران اذان نماز کا آغاز ممنوع نہیں ہے بلکہ تحیۃ المسجد والی عمومی احادیث سے اس کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

قبرستان میں سلام یا دعا کا مسئلہ

س: قبرستان میں جاتے ہی ہم سلام یا دعا بولتے ہیں، کیا قبروں والے ہمیں واپسی جواب دیتے ہیں اس بارے میں مہربانی فرما کر بتائیں۔

ج: قبروں والوں کے لئے دعا کرنا اور سلام کہنا حدیث صحیح سے ثابت ہے جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ آپ نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنھا کو قبرستان میں جا کر ان کے لئے دعا سکھلائی ہے لیکن وہ ہماری دعائیں اور پکاریں نہیں سنتے اس پر حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ کا رسالہ "کیا مردے سنتے ہیں؟" ملاحظہ کریں۔

مسلمانوں میں اختلافات کیوں؟

س: جب قرآن و حدیث اسلام کا مکمل قانون دیتے ہیں تو مسلمانوں میں اختلافات کیسے پیدا ہوئے؟

ج: قرآن و حدیث تو مکمل اسلام ہے لیکن لوگوں میں اختلافات ان کے اپنے فہم و شعور کی بنا پر ہے اس میں قرآن و حدیث کا کوئی قصور نہیں ہے جب ہر شخص کی سوچ و فکر اور سمجھ کا زاویہ الگ ہے تو اختلاف ایک بدیہی امر ہے۔ اور یہ اختلاف اس صورت میں رفع ہوگا جب ہم سلف صالحین رحمھم اللہ اجمعین کے طریق پر قرآن و حدیث کو سمجھیں گے اور وہ اختلاف مضر اور نقصان دہ ہوتا ہے جو قرآن و حدیث کی نصوص سے ٹکراتا ہو۔

لیلۃ القدر کے احکام ومسائل

س: لیلۃ القدر کی رات کون سی ہے؟

ج: لیلۃ القدر میں عبادت کرنے کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اس رات کی عبادت ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے، اور نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ جس نے ایمان اور اجروثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

''یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا، اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے، لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں فرشتے اور روح (جبریل علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے ہر سلامتی کا امر لے کر نازل ہوتے ہیں، یہ طلوع فجر تک ہے'' (القدر 1-5)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا

''جس نے ایمان اور اجروثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' (صحیح البخاری حدیث نمبر 1901)

ایماناً: یعنی اس کی فضیلت اور مشروعیت پر ایمان رکھتے ہوئے

واحتساباً: اللہ تعالیٰ کے لئے خالص نیت کر کے۔

علماء کرام نے لیلۃ القدر کی تحدید میں اختلاف کیا ہے اور اس میں بہت سے قول ہیں، حتیٰ کہ اقوال کی تعداد چالیس تک پہنچ جاتی ہے، جیسا کہ فتح الباری میں ہے، اور ان اقوال میں سے اقرب الی الصواب قول یہ ہے کہ یہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''تم لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو'' (صحیح بخاری 2017)

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ باب باندھا ہے ''آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر تلاش کرنے کا باب''

اس رات کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ مسلمان شخص ہوشیار اور چست رہے تاکہ وہ پوری آخری عشرہ کی عبادت کرنے کی جدوجہد کرے، اور جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کے وقت کی عدم تحدید کی حکمت بھی یہی ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ناموں کو ننانوے ناموں کی عدم تحدید کی حکمت بھی یہی ہے، جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

''جس نے انہیں شمار کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا'' (صحیح بخاری 2736)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

ان کا یعنی امام بخاری، کا یہ کہنا کہ ''آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کا باب''

اس عنوان میں یہ اشارہ ہے کہ راجح یہی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے، اور پھر وہ بھی رمضان کے آخری عشرہ میں، اور خاص کر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں، کسی معین رات میں نہیں، مجموعی طور پر احادیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ (دیکھیں فتح الباری 4\260)

اور دوسری جگہ پر حافظ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''علماء رحمہم اللہ کا کہنا ہے ''لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ اسے حاصل کرنے کی کوشش اور جدوجہد کی جائے، بخلاف اس کے اگر یہ رات معین کر دی جاتی تو لوگ اس پر ہی اقتصار کرتے، جیسا کہ جمعہ کے دن قبولیت کے وقت کو مخفی رکھا گیا ہے۔ (دیکھیں فتح الباری 4\266)

اس بنا پر کسی ایک کے لئے بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ یقینی کسی رات کو لیلۃ القدر قرار دے اور خاص کر جب ہمیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اس کے متعلق خبر دینا چاہی تو پھر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا علم اٹھا لیا ہے۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ لوگوں کو لیلۃ القدر کا بتانے کے لئے نکلے تو مسلمانوں میں سے دو اشخاص کو جھگڑتے ہوئے پایا تو آپ ﷺ فرمانے لگے:

''میں تمہیں لیلۃ القدر کا بتانے نکلا تھا، اور فلاں فلاں شخص جھگڑا کر رہے تھے تو یہ اٹھا لی گئی اور ہوسکتا ہے یہ تمہارے لئے بہتر ہو، اسے تم سات، نو اور پانچ میں تلاش کرو'' (صحیح بخاری 49)

سعودی عرب مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے

''رمضان المبارک کی کسی رات کی تخصیص کرنا کہ یہ لیلۃ القدر ہے، اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت ہے جو دوسری راتوں سے اس کی تعیین کرتی ہو، لیکن آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اس کے زیادہ چانس ہیں اور ستائیسویں رات لیلۃ القدر کے حق میں زیادہ ہے، جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کا احادیث میں ذکر آیا ہے۔ (دیکھیں فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء 10\413)

اس لئے مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ کسی معین رات کو لیلۃ القدر قرار دے لے کیونکہ ایسا کرنے میں ایسی چیز کو قطعی اور لازم کرنا ہے جسے لازم کرنا ممکن نہیں، اور پھر اس میں اپنے آپ سے خیر وبھلائی بھی فوت ہو جاتی ہے، ہوسکتا ہے لیلۃ القدر اکیسویں، یا تیئسویں یا انتیسویں رات ہو، اور اگر اس نے صرف ستائیسویں رات کا قیام کیا تو اس سے بہت ساری خیر و بھلائی ضائع ہو گئی، اور اسے یہ بابرکت رات نہ مل سکی۔

اس لئے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ سارا رمضان ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کی کوشش اور جدوجہد کرے، اور خاص کر آخری عشرہ میں اور بھی زیادہ اہتمام کرے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا طریقہ بھی یہی تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ:

جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی کریم ﷺ کمر کس لیتے اور رات کو بیدار ہوتے، اور اپنے اہل وعیال کو بیدار کرتے'' (صحیح بخاری 2024)

س: لیلۃ القدر میں کیا کیا جائے، کیا اس کا احیاء نماز میں ہے کہ قرأت قرآن مجید اور سیرت النبی ﷺ پڑھنے اور محفلیں کرنے سے؟

ج: نبی کریم ﷺ آخری عشرہ میں بہت زیادہ عبادت کیا کرتے تھے، اس میں نماز، قرأت قرآن اور دعا وغیرہ جیسے اعمال بہت زیادہ بجالاتے تھے۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ نے اپنی کتاب میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ

''جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی اکرم ﷺ رات کو بیدار ہوتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اور کمر کس لیتے تھے''

اور مسند احمد اور مسلم شریف میں ہے کہ:

''رمضان کے آخری عشرہ میں نبی ﷺ اتنی زیادہ کوشش کیا کرتے تھے جو کسی اور ایام میں نہیں کرتے تھے''

نبی کریم ﷺ لیلۃ القدر میں اجروثواب حاصل کرنے کے لئے قیام کرنے پر ابھارا کرتے تھے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

''جو بھی لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اجروثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں'' (متفق علیہ) یہ حدیث لیلۃ القدر میں قیام کی مشروعیت پر دلالت کر رہی ہے۔

لیلۃ القدر میں سب سے بہتر اور اچھی دعا وہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے سکھائی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے کہا

''اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے بتائیں کہ اگر مجھے لیلۃ القدر کا علم ہو جائے تو مجھے اس میں کیا کہنا چاہیے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہنا ''اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنا پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف کر دے''

بدعت تو رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں جائز نہیں تو پھر رمضان کے مبارک ایام میں یہ کیسے جائز ہوسکتی ہے کیونکہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

''جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز پیدا کر لی جس پر ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے''

ایک اور روایت میں کچھ اس طرح ہے:

''جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود ہے''

تو آج کل جو رمضان کی بعض راتوں میں محفلیں منعقد کی جاتی ہیں ہمیں تو اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، اور سب سے بہتر اور اچھا وہ احسن طریقہ تو نبی ﷺ اور سنت ہی ہے اور سب سے برا طریقہ بدعات کی ایجاد اور اس پر عمل ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی صحیح اعمال کی توفیق بخشنے والا ہے۔

(دیکھیں فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء 10\413)

س: حائضہ عورت کے لئے لیلۃ القدر میں کیا کرنا ممکن ہے؟ اور کیا اس کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ عبادت میں مشغول ہو کر اپنی نیکیوں میں اضافہ کر سکے؟ اس رات میں اس کے لئے کون سے کام کرنے ممکن ہیں؟

ج: حائضہ عورت صرف نماز، روزہ اور بیت اللہ کا طواف اور مسجد میں اعتکاف نہیں کر سکتی اس کے علاوہ باقی سب عبادتیں کر سکتی ہے۔

نبی ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ رمضان کے آخری دس دن میں راتوں کو جاگتے تھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی ﷺ کمر مضبوط کر لیتے اور ان راتوں میں جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے تھے۔ (صحیح بخاری 2024)

علماء نے احیاء اللیل کی شرح میں کہا ہے کہ یہ صرف نماز کے لئے ہی خاص نہیں بلکہ سب اطاعتوں کیلئے ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

واحیا لیلہ: یعنی اطاعت کے کام کرنے کے لئے جاگنا

اور امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں •

یعنی نماز وغیرہ میں جاگ کر رات گزار دی۔

اور صاحب عون المعبود نے شرح کرتے ہوئے کہا ہے:

یعنی نماز اور قرأت قرآن اور ذکر واذکار میں جاگ کر رات گزار دی۔

اور بندے کے لئے لیلۃ القدر میں سب سے افضل عبادت صلوۃ القیام ہے۔

اسی لئے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ

''جو لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں'' (صحیح بخاری 190)

تو جب حائضہ عورت اس حالت میں نماز نہیں پڑھ سکتی تو وہ نماز کے علاوہ اطاعت کے دوسرے کاموں میں مشغول رہے مثلاً

(1) قرآن کی تلاوت۔

(2) اذکار، سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالہ الا اللہ اور اس طرح کے دوسرے اذکار اور اسے چاہیے کہ وہ یہ کلمات کثرت سے پڑھتی رہے، سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اس کے علاوہ بھی۔

(3) الاستغفار: کثرت سے استغفراللہ کہتی رہے۔

(4) الدعا: اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے دین ودنیا کی بھلائی کی دعا کثرت سے کرے کیونکہ دعا سب سے افضل عبادت ہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ:

''دعا ہی عبادت ہے'' (سنن ترمذی 2895)

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح کہا ہے حدیث نمبر 2370)

تو حائضہ عورت کے لئے یہ اور اس کے علاوہ دوسری عبادات کرنی ممکن ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اپنے محبوب کام کرنے کی توفیق دے اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور ہمارے اعمال صالحہ قبول فرمائے۔ آمین (مرتب عبدالوارث ساجد)

AUGUST '97

23
SATURDAY

۲۲ تا ۲۸ رمضان المبارک
۵ تا ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۷
جلد ۷ شمارہ ۴۳

24
SUNDAY

25
MONDAY

AUGUST

S S M T W T F S S M T
30 31 1 2 3 4 5

AUGUST '97

19
TUESDAY

۱۶ تا ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ
۴ تا ۱۰ مئی ۲۰۰۷
جلد ۶ شمارہ ۲۱

20
WEDNESDAY

21
THURSDAY

22
FRIDAY

AUGUST

SSMTWTF SSMT
30 31 1 2 3 4 5

احکام و مسائل

قرآن و سنت کی روشنی میں

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

س: نماز جمعہ کے لئے دو اذانیں کہی جائیں یا ایک کیا رسول اللہ ﷺ کے دور میں نماز جمعہ کے لئے دو اذانیں بھی کہی جاتی تھیں، رہنمائی فرمائیں۔

(اخت عمر فاروق سبزہ زار لاہور)

ج: جمعہ والے دن نماز جمعہ کے لئے ایک اذان دینا ہی اولی اور اقرب الی الصواب ہے۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "نبی کریم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد مبارک میں جمعہ والے دن اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا ــــ" (صحیح البخاری 912)

پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے بازار میں زوراء مقام پر ایک اذان دلوائی، امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی صحیح البخاری میں کتاب الجمعہ باب المؤذن الواحد یوم الجمعہ قائم کر کے یہی بات سمجھائی ہے کہ جمعہ والے دن ایک مؤذن ہی ہوگا اور ایک ہی اذان ہوگی۔ رہا عثمان رضی اللہ عنہ کا مدینہ طیبہ میں مقام زوراء پر اذان دلوانا تو جس مقصد کے پیش نظر یہ اذان دی گئی وہ آج گھڑیوں اور سپیکر سے پورا ہو جاتا ہے لوگوں کو جلدی تیاری کر کے مسجد آ جانا چاہیے اور امام کے آنے سے پہلے نفل تلاوت وغیرہ میں مصروف رہنا چاہیے اور جب امام آ جائے اذان دی جائے اور خطبہ شروع ہو جائے اور تمام لوگ خطبہ سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو جائیں۔ نبی ﷺ اور پہلے دونوں خلفاء کے دور میں جب وہ آ کر منبر پر بیٹھ جاتے تو اذان ہوتی اور پھر خطبہ شروع ہو جاتا تھا۔

☆☆☆

س: بعض لوگ یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری سفارش واجب ہو گئی" کیا یہ صحیح ہے؟ (ابوحمزہ، سرگودھا)

ج: قبروں کی زیارت کرنا مسنون ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ذی شان ہے "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو تم زیارت کیا کرو اس لئے کہ یہ آخرت یاد دلاتی ہیں" لہٰذا فکر آخرت پیدا کرنے کے لئے قبروں کی زیارت کرنی چاہیے جو شخص مدینہ طیبہ میں ہو یا وہاں مسجد نبوی کی زیارت کے لئے گیا ہو تو وہ آپ کی قبر کی بھی زیارت کر سکتا ہے البتہ صرف قبر نبوی کی زیارت کے قصد سے دور دراز سے سفر کر کے جانا مشروع نہیں ہے اور سوال میں مذکورہ روایت عبداللہ العمری اور موسیٰ بن ہلال کی وجہ سے درست نہیں ہے، تفصیل کے لئے اجالۃ للدینوری کی تخریج و تعلیق از فضیلۃ الشیخ، ابوعبیدہ مشہود بن حسن حفظہ اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرمائیں۔ اسی طرح علامہ ابن عبدالھادی کی کتاب "الصارم المنکی فی الرد علی السبکی" بھی قابل تعریف کتاب ہے۔

☆☆☆

خاندان اسلام کی آغوش میں

دلہن کیلئے انتہائی مہنگا عروسی لباس خریدنے کا حکم

س: ہمارے ہاں دلہن کو شب عروسی کے موقع پر ایک خوبصورت اور قیمتی غرارہ پہنایا جاتا ہے جو انتہائی مہنگا ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی طویل ہوتا ہے جب دلہن چلتی ہے تو تقریباً 3 میٹر تک یہ غرارہ زمین پر گھسٹ رہا ہوتا ہے، ایسے لباس کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں، اسی طرح شادی بیاہ کے مواقع پر رسم و رواج پر بہت سا خرچ کیا جاتا ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج: آپ نے دو مختلف سوال کئے ہیں، پہلے سوال کے متعلق ہم یہ کہنا چاہیں گے عورت کے لئے شادی یا شادی کے علاوہ صرف اتنا کپڑا لٹکانا مشروع ہے جس سے اس کے پاؤں اچھی طرح ڈھک جائیں اور یہ مقدار فقط ایک بالشت ہے اور اگر لمبا کرنا مقصود ہو تو ایک ہاتھ تک اجازت ہے۔ ایک ہاتھ سے اوپر کپڑا غیر شرعی فعل ہے، یہ نہ ہی تو دلہن کے لئے شب عروسی کے موقع پر جائز ہے اور نہ ہی عام حالات میں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ یہ فضول خرچی ہے اور فضول خرچی سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

اتنے قیمتی کپڑے خریدنا مناسب نہیں اگرچہ شادی کا موقع ہی کیوں نہ ہو۔ جس قدر ضرورت اور حاجت ہے اتنا ہی کپڑا خریدا جائے اور میانہ روی کو اختیار کیا جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو خوشحالی دے رکھی ہے تو اسے چاہیے کہ اپنا پیسہ دائمی اور حقیقی خوشیوں کے لئے خرچ کرے۔ غریبوں، مسکینوں اور امت کی فلاح کے لئے رقم خرچ کرے۔

دوسرے سوال کے متعلق ہم کہنا چاہیں گے کہ شادی بیاہ کی فضول رسموں پر لاکھوں روپے خرچ کرنا بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے؟ اس مال کا کیا فائدہ ہوتا ہے نہ یہ پیسہ کسی غریب کے کام آتا ہے نہ امت کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوتا ہے۔ شادی بیاہ سادگی کے ساتھ کیجئے، مناسب اور درمیانہ راستہ اختیار کیجئے اور اسلامی تعلیمات کی چھتری تلے پناہ طلب کیجئے۔

شادی بیاہ پر ناچنے گانے والیوں کو بلانے کا حکم

س: ہمارے ہاں شادی کے موقع پر لوگ گلوکاروں، ناچ گانے والیوں اور کنجروں بھانڈوں کو بلاتے ہیں، پھر جھوٹی شہرت اور فخر کے لئے ان پر بے پناہ پیسہ بہاتے ہیں اس بارے میں شریعت کا حکم کیا ہے، واضح فرما دیجئے۔

ج: شادی بیاہ کی محافل، تقریبات اور پروگراموں میں گانے والے مردوں یا عورتوں کو بلانا قطعاً جائز نہیں اس طرح ناچ گانے والوں کو بلانا سراسر شریعت کی مخالفت اور احکام الٰہی کا مذاق ہے۔ فضول خرچی کے ساتھ ساتھ ایسی محافل میں معاشرتی، اخلاقی اور دینی نقصانات ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر عورتوں کا دف بجانا اور اچھے اشعار پڑھنا تو جائز ہے اور اس کی اجازت ہونی چاہیے مگر کرائے کی عورتوں کو لا کر نچانا، موسیقی کی محافل سجانا، گلوکاروں کو دعوت دینا کسی بھی طرح جائز نہیں ہے۔ عورتوں کے لئے دف بجانے کی اجازت بھی بعض شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ مثلاً عورتیں ایسی جگہ دف بجائیں جہاں ان کی آواز سننے والا کوئی مرد نہ ہو، اشعار اچھے ہوں، کسی فتنہ یا برائی کا خطرہ نہ ہو اور یہ کہ رات کو بجائی جائے۔ لاؤڈ سپیکر کا استعمال نہ کیا جائے اور عبادت کے اوقات کا خیال رکھتے ہوئے نماز صبح کی نماز وغیرہ کا اہتمام کیا جائے اور اشعار میں اگر دولہا دلہن یا ان کے گھر والوں کی تعریف کی جائے تو اچھی

فتاوی ابن باز / شیخ البانی

ترجمہ: محمد اختر صدیق

بات ہے یعنی وہ محفل ایسے عادی اشعار اور عادی کلام پر مبنی ہو جس کا اظہار عہد رسالت ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور میں ہوا کرتا تھا، البتہ طوائفوں، کنجریوں، گانے ناچنے والیوں کو بلانا انتہائی غیر اسلامی فعل ہے جو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔ ایسی محافل غیر اسلامی ہیں، وہاں لوگوں کے لئے پریشانی اور اذیت کا باعث ہیں۔ راتوں کو اس طرح جاگنا بھی غیر شرعی فعل ہے، ان محافل کی وجہ سے لوگ صبح کی نماز بھی ادا نہیں کرتے جو بہت بڑا جرم ہے۔

بیل بوٹے اور سجاوٹ والے گھر میں داخلہ کیسا ہے؟

س: ایک حدیث کا مفہوم کچھ اس طرح میرے ذہن میں ہے کہ آپ نے ایک ایسے گھر میں داخل ہونے سے انکار کر دیا جس کو سجایا گیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ میں ایسے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا، اس کا مفہوم واضح کر دیجئے اور کیا اس سے ایسے گھروں میں داخلہ کی حرمت (ممانعت) ثابت ہوتی ہے۔

ج: نبی ﷺ نے فرمایا "مجھے لائق نہیں کہ میں بیت مذوق میں داخل ہوں" "مذوق تزریق سے ہے۔ جس کے معانی سجاوٹ وغیرہ کے ہیں۔ اس حدیث سے سجاوٹ والے گھر میں داخلہ کا حرام ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ نبی ﷺ کی پاکیزگی اور احتیاط ثابت ہو رہی ہے کہ مقام نبوت کے لائق نہیں کہ ایسے گھروں میں داخل ہوں۔ یہ بات مسلم ہے کہ انسان جس قدر اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اس کا تقویٰ اور اطاعت کا معیار بلند ہوتا ہے، اس قدر ہی وہ ایسی چیزوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے یعنی جو بات اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ ہے اس سے اس کے فرمانبردار بندے دور ہی رہتے ہیں۔

ہوٹلوں میں شادی کی تقریبات منعقد کرنا کیسا ہے؟

س: ہمارے ہاں عام طور پر شادی بیاہ کی تقریبات بڑے ہوٹلوں میں منعقد کی جاتی ہیں جس میں مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے، ایسی تقریبات اور پروگراموں کے متعلق شریعت کی رہنمائی کیا ہے، براہ کرم واضح فرما دیجئے۔

ج: بڑے ہوٹلوں میں جو تقریبات منعقد کی جاتی ہے ان پر اگر غور کریں تو مندرجہ ذیل غلطیاں دیکھنے کو ملتی ہیں:

(1) ایسی فضول خرچی ہوتی ہے جس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ اسراف کسی بھی طرح جائز نہیں، وہاں تکلفات اور بناوٹ سے کام لیا جاتا ہے اس تکلف کو قائم رکھنے کے لئے بے شمار پیسہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے۔

(2) عورتوں اور مردوں کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے جو شرعی لحاظ سے درست نہیں ہے۔ یہ اختلاط ہوٹلوں میں ہو یا عام جگہوں پر ہر حال میں ناجائز اور حرام ہے۔

(3) ہوٹلوں اور میرج ہالز کا معیار قائم رکھنے کے لئے ایسی چیزوں کا اہتمام کرنا پڑتا ہے جن کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی۔

سعودی عرب کے کبار علماء کی کمیٹی نے اس مسئلہ میں اپنے تحفظات وقت کے بادشاہ کی خدمت میں ارسال کر دیئے ہیں، جن میں ایک شق یہ بھی ہے کہ لوگوں کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ شادی بیاہ یا ولیمہ وغیرہ کی تقریبات بڑے ہوٹلوں اور میرج ہالز میں منعقد کرنے کی بجائے گھروں میں منعقد کروائیں۔ کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ لوگوں کے کاروبار کا خیال رکھتے ہوئے اگر بادشاہ وقت کی طرف سے ایسا کوئی حکم صادر نہ کیا جائے تو شادی ہالز کے مالکان اور شادی بیاہ کرنے والوں کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ فضول خرچی اور بے جا تکلف سے قطعاً کام نہ لیں کیونکہ جب ایک آدمی دیکھتا ہے کہ اس کا کزن، عزیز، رشتہ دار کسی بڑے ہوٹل یا معروف شادی ہال میں اپنے نکاح یا ولیمہ کی تقریب منعقد کر رہا ہے تو وہ اس سے سبقت لے جانے کی کوشش میں اس سے بھی بڑے ہوٹل میں تقریب منعقد کرانے کی کوشش کرتا ہے چاہے اس کے لئے اسے بھاری قرض ہی کیوں نہ اٹھانا پڑے، پھر وہ ساری زندگی قرض کے بوجھ تلے دب کر رہتا ہے، ذلت اور پریشانی اٹھاتا ہے مگر اس وقت کوئی راستہ بجھائی نہیں دیتا۔ یا وہ دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے شادی سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ شادی سادہ طریقہ پر کی جائے اور تقریب کا اہتمام گھر میں کیا جائے تاکہ اس پر بے جا پیسہ خرچ نہ ہو سکے۔

AUGUST '97

2
SATURDAY

۲۰ تا ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ
۷ تا ۱۳ جولائی ۲۰۰۷ء
جلد ۶ شمارہ ۳۰

3
SUNDAY

4
MONDAY

AUGUST

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T
30	31					1	2	3	4	5

جہادِ کشمیر، کیا فرض عین ہے؟

س: لوگ کہتے ہیں کہ جہاد فرض عین نہیں ہے ہم اس لئے جہاد نہیں کرتے، پھر کہتے ہیں کشمیر میں جہاد نہیں ہے کیونکہ یہ زمین پر جھگڑا ہے پھر کہتے ہیں عالموں نے فتویٰ جاری نہیں کیا ہم اس لئے جہاد نہیں کرتے، برائے مہربانی حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔ (صفی اللہ المعروف شاہین الاسلام ضلع سوات گاؤں وڈا کخانہ بہا)

ج: جہاد اسلام کے فرائض میں سے ایک معظم فریضہ ہے اس کے فرض ہونے پر کئی ایک آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ دلالت کرتی ہیں برصغیر پاک و ہند کے جید اور اکابر علماء و محدثین میں سے مولانا محمد بن عبداللہ الغزنوی التوفی 1396ھ تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن کے حاشیہ میں ''وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین اجرا عظیما'' کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

''جان لیجئے جہاد فی الجملہ فرض ہے، بجائے اس کے کہ فرض عین اور فرض کفایہ میں تقسیم ہو، پس فرض عین یہ ہے کہ کفار مومنین کے دیار میں داخل ہو جائیں تو ہر مکلف شخص پر واجب ہے، جس کے لئے کوئی عذر نہ ہو اور وہ اس دیار میں رہنے والوں سے ہو کہ وہ دشمن کی طرف جہاد کے لئے نکلے، آزاد ہو یا غلام، غنی ہو یا فقیر، تاکہ وہ دشمن سے اپنی جانوں اور پڑوسیوں کا دفاع کرے اور ان کے علاوہ مومنین کے حق میں فرض کفایہ ہے اگر جن پر حملہ ہوا ہے وہ اس کے لئے کافی نہ ہوں تو ان سے دور والے مومنوں پر ان کی مدد کرنا واجب ہو جاتی ہے اور جن پر حملہ ہوا ہے اگر وہ دشمن سے نپٹنے کے لئے کافی ہوں تو دور والوں پر فرض نہیں ہے۔ (ملخصا حاشیہ جامع البیان 1/394)

مزید تفصیل کے لئے امام بغوی کی تفسیر معالم التنزیل 1/468 اور المغنی لابن قدامہ ملاحظہ کرلیں۔ اسی طرح جب انگریز کو یہاں سے نکالا گیا تو اس کے خلاف جہاد کا فتویٰ مرتب ہوا جس پر سر دست سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ کے دستخط تھے وہ فتویٰ سید محمد میاں کی کتاب ''علماء ہند کا شاندار ماضی ص 179''، علامہ فضل حق خیر آبادی اور جہاد آزادی ص 220، 221 انگریز کے باغی مسلمان ص 292، 293 اور 1857ء کی جنگ آزادی از ایوب قادری جیسی کتب میں طبع ہو اس کی عبارت ملاحظہ کریں۔

س: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس امر میں کہ اب جو انگریز دلی پر چڑھ آئے اور اہل اسلام کی جان و مال کا ارادہ رکھتے ہیں، اس صورت میں اب شہر والوں پر جہاد فرض ہے یا نہیں؟ اور اگر فرض ہے تو وہ فرض عین ہے یا نہیں؟ اور لوگ جو اور شہروں اور بستیوں والے ہیں ان کو جہاد میں حصہ لینا چاہیے یا نہیں؟ بیان کرو اللہ تم کو جزائے خیر دے۔

ج: در صورت مرقومہ فرض عین ہے، او پر تمام اس شہر کے لوگوں کے اور استطاعت ضرور ہے اس کی فرضیت کے واسطے۔ چنانچہ اب اس شہر والوں کو طاقت، مقابلہ اور لڑائی ہے بسبب کثرت اجتماع افواج کے اور مہیا اور موجود ہونے آلات حرب کے۔ تو فرض عین ہونے میں کیا شک رہا اور اطراف و احوال کے لوگوں پر جو دور ہیں باوجود خبر کے فرض، کفایہ ہے ہاں اگر اس شہر کے لوگ باہر ہو جائیں مقابلے سے یا سستی کریں اور مقابلہ نہ کریں تو اس صورت میں ان پر بھی فرض ہو جائے گا اور اسی طرح اور اس ترتیب سے سارے اہل زمین پر شرقاً اور غرباً فرض عین ہو گا اور جو عدو ان بستیوں پر ہجوم اور قتل و غارت کا ارادہ کریں تو اس بستی والوں پر بھی فرض عین ہو جائے گا، بشرط ان کی طاقت کے۔

یہ وہ فتویٰ جہاد ہے، جو انگریز کے دلی پر چڑھ آنے پر علماء اسلام نے مرتب کیا تھا اور یہی صورتحال آج کشمیر، فلسطین، عراق، افغانستان اور دیگر بعض بلاد اسلامیہ کی ہے اور جہاد کشمیر کے متعلق بالخصوص امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمہ اللہ کتاب ''مسئلہ جہاد کشمیر اور اس کی مختصر تاریخ'' ملاحظہ کریں، اس کتاب کو تنظیم الدعوۃ الی القرآن والسنہ راولپنڈی نے حافظ عبدالرشید اظہر حفظہ اللہ کی تقدیم کے ساتھ اور دارالاندلس نے حافظ سعید صاحب حفظہ اللہ کی تقدیم سے طبع کیا ہے، مطالعہ سے تمام شکوک و شبہات بفضل اللہ تعالیٰ رفع ہو جائیں گے ... یہ کتاب ان لوگوں تک پہنچاؤ جو اشکالات کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، یہ وقت تو اب فتویٰ لینے کا نہیں بلکہ عملاً کچھ کرنے کا ہے، کفار و مشرکین بلاد اسلامیہ میں دندناتے پھر رہے ہیں اور ہم ابھی تک فتوے کی طلب میں سرگرداں ہیں، اللہ تعالیٰ کتاب و سنت کا صحیح فہم نصیب کرے۔ آمین

تین وقفوں میں تین طلاقیں دینے کے بعد رجوع ہو سکتا ہے؟

س: کیا فرماتے ہیں اہل علم اس مسئلہ کے محمد رمضان ... اپنی ... کو پہلی طلاق 28-5-2004 کو دی پھر 3-06-2004 کو رجوع کر لیا پھر لڑائی کی وجہ سے دوسری طلاق 2-7-2004 کو اور تیسری طلاق بھی 25-7-2004 کو دے دی اور پھر 18-11-2004 کو بیوی واپس آ گئی اور محمد رمضان نے دوبارہ نکاح کر کے رجوع کر لیا جبکہ بچے کی پیدائش ابھی تک نہیں ہوئی تھی کیا یہ رجوع کرنا درست ہے، قرآن و سنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں، آپ کی مہربانی ہو گی۔ (سائل محمد رمضان بن مٹھن علی، حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ)

ج: راقم الحروف کے نزدیک سائل وقفہ بعد وقفہ تین طلاقیں دے چکا ہے، پہلی 28-5-2004 کو دوسری طلاق 3-6-2004 کو اور تیسری طلاق 25-7-2004 دی اب یہ عورت اس شوہر پر مکمل طور پر حرام ہو چکی ہے۔ وقفہ بعد وقفہ تین طلاقوں کے بعد رجوع اور باہمی نکاح کی کوئی گنجائش نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''پس اگر خاوند (تیسری) طلاق دے ڈالے تو اس کے بعد وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں حتیٰ کہ کسی دوسرے شوہر سے نکاح کرے'' (البقرہ 230)

یعنی تین طلاقوں کے بعد عورت عدت گزار کر اگر کسی دوسرے آدمی سے گھر کی آبادی اور بسنے کی نیت سے نکاح کر لے، طلاق لینے کی غرض سے نہ ہو (جسے حلالہ کہا جاتا ہے) اور پھر وہ دوسرا شوہر اسے آباد کرلے اور زندگی میں باہمی جھگڑے کی بنا پر یا کسی بھی وجہ سے طلاق دے ڈالے، پھر عدت گزار لینے کے بعد اگر یہ عورت اور پہلا خاوند آپس میں بسنا چاہیں اور انہیں حدود اللہ کے قائم رکھنے کا یقین ہو تو آپس میں نکاح کر کے رہ سکتے ہیں اور کوئی صورت نہیں ہے، لہٰذا سائل نے مختلف وقفوں میں تین طلاقیں دے دی ہیں اس لئے اب ایک دوسرے پر حرام ہو چکے ہیں۔

غسل واجب ہونے کے بعد تلاوت کی جا سکتی ہے؟

جب آدمی پر غسل واجب ہو تو کیا وہ زبانی قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا ہے یا نہیں؟ (حافظ محمد عزیز صدیقی محلہ اسلام آباد جھنگ سٹی)

ج: اس حالت میں زبانی کلامی تلاوت قرآن مجید کرنے سے گریز کرنا چاہیے، علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ جب تک جنابت کی حالت میں نہ ہوتے ہمیں قرآن پڑھاتے تھے''

یہ حدیث ابوداؤد، کتاب الطہارۃ باب فی الجنب یقرأ القرآن 229، ترمذی 146، مسند احمد 1/83 وغیرہا کتب احادیث میں موجود ہے اسے امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے، اور ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن الجارود، بغوی، حاکم، ذہبی، ابن السکن، عبدالحق لااشبیلی وغیرہم نے صحیح کہا ہے جبکہ احمد، شافعی اور نووی نے اسے ضعیف کہا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ''حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث حسن کے قبیل سے ہے، حجت کے لئے درست ہے''۔

ملاحظہ ہو نیل المقصود از شیخ زبیر علیزئی حفظہ اللہ تعالیٰ۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے قرأت قرآن حدث اصغر والا شخص کر سکتا ہے اور افضل اس کے لئے بھی یہی ہے کہ با وضو ہو اور جنبی آدمی کو حالت جنابت میں قرآن کی قرأت نہیں کرنی چاہیے اس مرفوع روایت کا ایک شاہد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔

ابو الغریف الھمدانی کہتے ہیں ہم رحبہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ رحبہ کے دور والے کنارے کی طرف نکل گئے اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ انہوں نے پیشاب کیا یا پاخانہ پھر واپس آئے تو پانی کا ایک برتن منگوایا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا پھر انہیں اپنی طرف سمیٹ لیا پھر قرآن کے ابتداء سے کچھ قرأت کی پھر فرمایا: ''قرآن پڑھو جب تک تم میں سے کوئی جنابت کو نہ پائے اگر اسے جنابت پہنچ جائے تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھے'' امام دارقطنی اس روایت کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں ''یہ اثر علی رضی اللہ عنہ سے صحیح ثابت ہے'' (دارقطنی 1/319، 125)

علامہ مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی بھی اس کی تحریم کی طرف گئے ہیں (تحفۃ الاحوذی 1/476)

راقم الحروف بھی ایک وقت تک یہی سمجھتا رہا ہے کہ جنبی قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے لیکن مذکورہ بالا حدیث کے حسن ہونے اور علی رضی اللہ عنہ کے موقوف شاہد کی بنا پر پہلے موقف سے رجوع کر لیا ہے۔ جنابت و حیض کے علاوہ عام حالت میں بے وضو شخص قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے البتہ حالت جنابت میں احتراز کرے۔

کیا وقفے وقفے سے حق مہر دینا چاہیے یا یکمشت؟

س: کیا حق مہر وقفہ وقفے سے دینا درست ہے؟ کیا حق مہر میں بیوی کو چند سورتیں یاد کروانے والی روایت اس اعتبار سے دلیل بن سکتی ہے کہ چونکہ سورتیں بھی فوراً یاد نہیں کرائی جا سکتیں اور نہ یاد ہو سکتی ہیں اس طرح شوہر جیسے جیسے کچھ مال ہاتھ لگتا رہے اور وہ اس میں سے حق مہر ادا کرتا رہے۔ تسلی بخش جواب مطلوب ہے۔ (ایک سائل، سعودی عرب)

ج: شادی کے وقت حق مہر طے کرنا چاہیے اور اگر موقعہ پر طے نہ ہو سکے بعد میں بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو سورۃ البقرہ 236، 237۔ اور یہ عورت کا حق ہے جس کی ادائیگی کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اس بات کا پابند نہیں کیا گیا کہ اکٹھا دیا جائے یا وقفے وقفے سے جس طرح بھی ممکن ہو ادائیگی کرنی چاہیے اور رہی صحیح البخاری وغیرہ کی وہ حدیث جس میں نبی ﷺ نے ایک صحابی کا نکاح چند قرآنی سورتوں کے عوض میں کیا تھا وہ بھی اس بات کی دلیل بن سکتی ہے جیسا کہ سائل نے تحریر کیا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رہے کہ جس نکاح میں مہر کی مقدار اتنی رکھی گئی ہو مرد آسانی سے ادا کر لے وہ برکت والا نکاح ہوتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یقیناً عورت کی برکت میں سے ہے اس کی منگنی، مہر اور رحم کا سہل و آسان کرنا'' (مسند احمد 6/77، 41/28-27 طبع جدید)

یعنی جس عورت کی منگنی کرنے اور مہر وغیرہ کی ادائیگی میں آسانی اور سہولت ہو، وہ بابرکت عورت ہے جب ہم استطاعت سے بڑھ کر حق مہر باندھ لیتے ہیں تو پھر اس طرح کی دقت اور مشقتیں اٹھانا پڑتی ہیں اور جن نکاحوں میں ناجائز شرائط اور دنیوی مفادات کا حصول ہو برکت سے محروم ہو جاتے ہیں اور خاوند و بیوی کی باہمی محبت و مودت میں بھی فرق پڑ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر گھر کو امن و آشتی کا گہوارہ بنائے اور سکون و اطمینان سے زندگی گزارنے کی توفیق عنایت کرے۔

لڑکی راضی نہیں، نکاح ہو چکا کیا جبراً خاوند کے ہاں بھیجا جا سکتا ہے؟

س: ایک عورت کا ایک شخص سے نکاح ہوا لیکن رخصتی نہ ہوئی اور وہ لڑکی اسے پسند بھی نہیں کرتی اور نہ ہی نکاح کا اندراج کونسل میں ہوا ہے۔ کتاب و سنت کی رو سے بتائیں کہ لڑکی اگر وہاں جا کر گھر آباد نہ کرنا چاہے تو شرعی طور پر کیا صورت بنتی ہے کیا والدین جبراً اسے بھیج سکتے ہیں۔ (عبدالمنان آسی، بہاولنگر)

ج: یاد رہے کہ جس طرح نکاح کے انعقاد میں ولی کی ولایت کا لحاظ رکھا جاتا ہے اسی طرح شوہر کے تجویز کرنے میں عورت کی رضا بھی حتمی اور لازمی امر ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچیوں کے رشتے طے کرتے وقت ان کی رضامندی حاصل کر لیا کریں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے، باکرہ سے اجازت لی جائے اور ثیبہ سے اس کا امر طلب کیا جائے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

اور ایک حدیث میں ہے کہ ایم (جس کے پاس شوہر نہیں ہے) اپنے ولی کی نسبت سے اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

لہٰذا عورت سے نکاح کرنے سے پہلے اجازت حاصل کرنی چاہیے اور نکاح تو ایجاب و قبول کا نام ہے اور عورت نے اگر نکاح کے وقت ایجاب سے انکار کر دیا تھا تو پھر تو یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا اور جبری نکاح کی شرع میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اگر نکاح کے وقت اظہار ناپسندیدگی نہیں کیا تو یہ نکاح شرعاً صحیح ہے۔ اور اگر خاوند کے گھر عورت آباد ہونا نہیں چاہتی اور رخصتی بھی نہیں ہوئی تو یہ عدالت کی طرف رجوع کر لے، نکاح فسخ کروا لے اور خلع دے کر اپنی جان چھڑا لے اور عدالت سے جب تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری ہو جائے تو جب چاہے کسی دوسری جگہ نکاح کروا لے۔ نکاح کے لئے کونسل میں اندراج کروانا شرائط نکاح میں سے نہیں ہے اور نہ ہی خیر الناس کے دور میں اس کا کوئی وجود ہے، البتہ معاشرتی برائیوں کی روک تھام کے لئے اس کا اندراج بہت بہتر ہے۔ آپ کے نکاح کا کونسل میں اندراج نہیں ہوا تو یہ قانونی مسئلہ ضرور ہے شرعی نہیں۔ ولی عورت پر جبر نہیں کر سکتا، اس کے متعلق راقم کی کتاب ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' جلد اول ملاحظہ کریں۔

قرآن وسنت کی روشنی میں

احکام و مسائل

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

تعویذ کی حرمت

س: کیا اسلام تعویذ پہننے کی اجازت دیتا ہے اور اس کا کوئی ثبوت شریعت سے ملتا ہے؟

ج: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس نے کوئی بھی چیز لٹکائی اسے اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔'' (مسند احمد ۴/۳۱۱)، (حاکم ۴/۲۱۶)

اس مفہوم کی اور بھی احادیث موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری سے بچنے کے لئے کچھ بھی نہیں لٹکانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے شفاء کی درخواست کرتے رہنا چاہئے۔ شرکیہ دم اور تعویذات لٹکانا تمام شرک ہے۔ فتح المجید شرح کتاب التوحید میں ہے کہ تمیمہ وہ منکے یا ہڈیاں ہیں جو نظر بد سے دور رکھنے کے لئے بچوں کے گلے میں لٹکائی جاتی ہیں۔ بیماری سے بچاؤ کے لئے ڈالے جانے والے کڑے، دھاگے، چھلے، درختوں کے پتے وغیرہ سب ناجائز ہیں، کیونکہ یہ اشیاء کسی کے نفع ونقصان کی مالک نہیں۔ قرآن حکم یا دیگر آیات کو لکھ کر گلے میں ڈالنا یا بازو وغیرہ پر باندھ لینا درست نہیں، نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کا کوئی صحیح ثبوت نہیں ملتا لہٰذا ایسے امور سے کلی اجتناب کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور دیگر مسلمان مریضوں کو شفائے کاملہ نصیب فرمائے (آمین)

ذکر واذکار اور شرعی دم سے کام لیں، اللہ پر توکل کر کے یقین کے ساتھ اگر دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ضرور شفاء نصیب ہوگی۔

لفظ عشق کا استعمال

س: کیا لفظ ''عشق'' اللہ یا رسول اللہ ﷺ کے لئے استعمال کرنا جائز ہے؟

ج: قرآن حکیم اور حدیث رسول ﷺ میں اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے جو لفظ کثرت سے آیا ہے وہ محبت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا (یاد رکھے!) عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔''

ایک حدیث میں ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے ایک دن حضرت معاذ بن جبلؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اے معاذ! یقیناً میں تیرے ساتھ محبت کرتا ہوں۔'' تو معاذؓ رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں بھی آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔'' (مسند احمد ۵/۲۴۵)، ابوداؤد (۱۵۲۲)

قرآن حکیم میں محبت والی کئی ایک آیات ہیں اور اسی طرح صحیح احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ ایک دوسرے کے لئے محبت کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان کے لئے یہی لفظ استعمال کرنا چاہئے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن حکیم اور رسول اللہ ﷺ کی کسی بھی صحیح حدیث میں لفظ عشق استعمال نہیں کیا گیا۔ البتہ ایک مصنوعی، بناوٹی اور جعلی روایت میں لفظ عشق استعمال ہوا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کی طرف منسوب کر کے یوں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے عشق کیا اور چھپایا اور پاکباز رہا اور مر گیا وہ شہید ہے۔''

یہ روایت تاریخ بغداد (۵/۱۲۶۔۲/۵۰)، (۱۱/۲۹۸) تاریخ دمشق اور العلل المتناھیۃ وغیرہ میں موجود ہے۔ علامہ البانیؒ نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۴۰۹)

معلوم ہوتا ہے کہ جہاد سے باغی اور کسی عشق کے مریض نے یہ روایت بنائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میدان کارزار میں قتل ہونے والوں کے علاوہ جل کر، غرق ہو کر، پیٹ کے مرض سے، ذات الجنب والے اور ایسی عورت کو شہید قرار دیا ہے جو نفاس میں بچے کی ولادت پر فوت ہو جائے۔ قتیل عشق کو کہیں بھی شہید قرار نہیں دیا۔ یہ کسی قتیل لیلیٰ کی کارروائی معلوم ہوتی ہے۔ امام ابن قیمؒ نے اس پر بڑی نفیس بحث کی ہے اور فرمایا ہے:

''اس موضوع روایت سے دھوکا مت کھائیں یہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت نہیں ہے اور اس کا آپ کے کلام میں سے ہونا جائز نہیں۔ اس لئے کہ اللہ کے ہاں شہادت ایک بلند درجہ ہے جو صدیقیت کے رتبہ کے ساتھ ملایا گیا ہے، اس کے لئے اعمال اور احوال ہیں جو اس کے حصول کی شروط ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں ایک عام اور دوسری خاص اور خاص تو شہادت فی سبیل اللہ ہے اور عام شہادتیں پانچ ہیں جو صحیح حدیث میں بیان ہوئی ہیں اور عشق ان میں سے ایک بھی نہیں ہے۔ عشق ان میں سے کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ تو محبت میں اللہ کے ساتھ شرک ہے۔ یہ دل اور روح پر کنٹرول کرتا ہے اور غیر کے لئے محبت پیدا کرتا ہے اس کے ذریعے شہادت کیسے پائی جا سکتی ہے؟ یہ محال ہے۔ عشق کا فساد ہر فساد سے بڑھ کر ہے بلکہ یہ روح کی خمر (شراب) ہے جو اس کو مست کر دیتی اور اللہ کے ذکر اور اس کی محبت اور اس کی مناجات سے لذت اور انس حاصل کرنے میں رکاوٹ بنتی ہے اور دل کی عبودیت کو غیر اللہ کے لئے واجب کر دیتی ہے، عاشق کا دل معشوق کی عبادت کرتا ہے۔ بتاؤ جو کسی دوسرے آدمی کی عورت کے ساتھ عشق کرتا ہے یا امرد لڑکوں اور زانیہ و بدکار عورت سے عشق کرتا ہے کیا وہ اس عشق کی وجہ سے شہادت کا درجہ پا لے گا؟؟ یہ تو صریح رسول اللہ کے دین کے خلاف ہے اور پھر عشق تو ان بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے شرعی اور قدرتی علاج مقرر کیا ہے جبکہ جو شہادت حدیث میں بیان کی گئی ہے اس کا کوئی علاج نہیں۔''

(مزید تفصیل کے لئے دیکھئے زاد المعاد (۳/۳۰۶۔۳۰۷)

الغرض لفظ عشق قرآن وحدیث میں کہیں وارد نہیں ہوا اور عشق ایک بیماری ہے جس کا علاج کیا جانا چاہئے اور پھر یہ ہمارے عرف میں اچھے اور برے دونوں معنوں میں مستعمل ہے اس لئے ایسے لفظ کا استعمال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے نہیں کرنا چاہئے۔ کوئی شخص بھی یہ لفظ اپنی ماں، بہن اور بیٹی کے لئے استعمال کرنا پسند نہیں کرتا تو پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے کیسے پسند کرتا ہے؟

پانی پر پھونکنا

س: کیا دم کر کے پانی پر پھونک ماری جا سکتی ہے؟ قرآن وسنت کی رو سے مسئلہ کی وضاحت فرما دیں۔

ج: نبی کریم ﷺ نے پینے والی اشیاء میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے:

''نبی کریم ﷺ نے پینے والی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا، ایک آدمی نے کہا: ''اگر برتن میں تنکا دیکھوں تو؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس پانی کو بہا دو۔''

عاملوں کو ہاتھ دکھانا حرام

س: کیا کسی عامل کو ہاتھ دکھا کر قسمت کا حال جاننا یا اس سے اپنا علاج کروانا درست ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں واضح فرما دیں۔

ج: ایسے لوگ جو پروفیسروں کے بورڈ لگا کر ''جو چاہو سو پوچھو'' یا ''ہر قسم کی مراد پوری ہوگی'' کے دعوے کرتے ہیں، ان سے علاج کرانا اور انہیں قسمت کا حال دریافت کرنے کے لئے ہاتھ دکھانا بالکل ناجائز ہے۔ ایسے نجومیوں اور کاہنوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''جو شخص کسی خبریں بتانے والے (نجومی یا کاہن) کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی۔'' (مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانۃ (۲۲۳۰) مسند احمد (۳/۲۸)(۵/۳۸۰)

ایک دوسری حدیث میں ہے:

''جو شخص کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کے اقوال کی تصدیق کی تو اس نے اس بات کا کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔''

ان صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ کاہنوں، نجومیوں، نام نہاد جعلی پروفیسروں اور لوگوں کی قسمتوں کے دعوے کرنے والے عاملوں کے پاس جانا حرام ہے اور ان کے دعووں کی تصدیق کرنا شریعت محمدی سے کفر ہے لہٰذا ایسے کاموں سے کلی طور پر اجتناب کرنا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پہلی جماعت کے بعد دوسری جماعت کرانا

س: کیا جماعت ہو جانے کے بعد رہ جانیوالے افراد دوسری جماعت کروا سکتے ہیں؟ کچھ لوگ اسے مکروہ خیال کرتے ہیں۔

ج: ایک ہی مسجد میں دو بار جماعت کرانے کا جواز صحیح احادیث میں موجود ہے اور صحابہ کرامؓ، تابعین عظام اور فقہاء و محدثینؒ کا اس پر عمل رہا ہے۔

(۱) سیدنا ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ایسا کوئی آدمی نہیں جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے۔'' (ابوداؤد، کتاب الصلاۃ: باب فی الجمع فی المسجد مرتین ۵۷۴)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم میں سے کون شخص ہے جو اس کے ساتھ اجرت میں شریک ہو؟'' ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھی''۔ (ترمذی، کتاب الصلوۃ، احمد (۳/۶۴،۸۵) طبرانی صغیر (۱/۲۱۸)

علامہ زیلعی حنفیؒ نے ''نصب الرایۃ'' میں اور علامہ سیوطیؒ نے ''قوت المغتذی'' میں لکھا ہے، ''جس آدمی نے اس آدمی کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی وہ ابوبکرؓ تھے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسری جماعت ایک ہی مسجد میں جائز ہے اور اگر کوئی شخص اس وقت مسجد میں آئے جب جماعت ہو چکی ہو تو وہ دوبارہ کسی کے ساتھ مل کر جماعت کی صورت میں نماز ادا کرے تو یہ صحیح، مشروع اور جائز ہے اور آپ کا گزشتہ فرمان اس پر شاہد ہے۔

سیدنا انسؓ نے بھی اس حدیث کا یہی مفہوم سمجھا اور وہ اس کے قائل وفاعل تھے۔ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں لکھا ہے:

''سیدنا انس مسجد میں آئے، جماعت ہو چکی تھی تو انہوں نے اذان و اقامت کہی اور جماعت سے نماز پڑھی۔'' ابن ابی شیبہ (۱/۱۴۸)

امام بغویؒ حضرت ابو سعید خدریؓ کی گزشتہ حدیث کے متعلق رقمطراز ہیں:

''یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس آدمی نے ایک دفعہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لی ہو، اس کے لئے جائز ہے کہ وہ دوسری مرتبہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرے، اسی طرح مسجد میں دوبارہ جماعت قائم کرنا بھی جائز ہے۔ یہ بہت سے صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کا قول ہے۔'' (شرح السنۃ ۳/۴۳۶)

امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

''ایک مسجد میں دوبارہ جماعت کروانا مکروہ نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب محلے کے امام نے نماز پڑھ لی اور دوسری جماعت حاضر ہو گئی تو ان کے لئے مستحب ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں۔ یہ قول عبداللہ بن مسعودؓ، عطا، نخعی، قتادہ اور اسحاق بن راہویہ کا ہے۔'' (المغنی ۳/۱۰)

مذکورہ بالا صریح احادیث و آثار سے معلوم ہوا کہ مسجد میں دوسری جماعت کروا لینا بلا کراہت جائز و درست ہے اور یہ موقف اکابر صحابہ کرامؓ کا تھا۔

JUL / AUG '97

29 TUESDAY

30 WEDNESDAY

31 THURSDAY

1 FRIDAY

AUGUST

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W
30	31					1	2	3	4	5	6

JULY '97

26
SATURDAY

۸ تا ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۹
۱۸ تا ۲۴ جنوری ۲۰۰۸
جلد ۷ شمارہ ۹

27
SUNDAY

28
MONDAY

JULY

S S M T W T F S S M T W
1 2 3 4 5 6 7 8 9

احکام و مسائل

قرآن و سنت کی روشنی میں

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

محرم میں کثرت سے نفلی روزے رکھنے کی فضیلت

س:۔کیا محرم میں کثرت سے نفلی روزے رکھنا سنت ہے، اور کیا اس مہینہ کو دوسرے مہینوں پر کوئی فضیلت حاصل ہے؟

ج:۔محرم کا مہینہ قمری مہینوں میں پہلا اور حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔

(یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں کتاب اللہ میں مہینوں کی تعداد بارہ ہے اسی دن سے جب سے آسمان و زمین کو اس نے پیدا فرمایا ہے، ان میں سے چار حرمت و ادب والے ہیں، یہی درست اور صحیح دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو) التوبۃ (36)۔

امام بخاری اور امام مسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(آسمان و زمین کے پیدا ہونے سے ہی زمانہ اپنی حالت و ہیئت پر گھوم رہا ہے سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار حرمت و ادب والے ہیں، تین تو مسلسل ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے مابین ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (3167) صحیح مسلم حدیث نمبر (1679)

اور نبی ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ رمضان المبارک کے بعد محرم کے مہینہ میں روزے افضل ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(رمضان المبارک کے روزے کے بعد افضل ترین روزے محرم کے مہینہ کے روزے ہیں، اور فرضی نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (1163)

نبی ﷺ کا فرمان (اللہ تعالیٰ کا مہینہ) مہینہ کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف تعظیماً ہے بعض لوگ۔

لیکن احادیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے رمضان المبارک کے علاوہ کسی بھی مکمل مہینے کے روزے نہیں رکھے، لہٰذا حدیث کو محرم کے مہینہ میں زیادہ روزے رکھنے کی ترغیب پر محمول کیا جائے گا نہ کہ پورے مہینہ کے روزے رکھنے پر۔

نئے سال پر مبارک باد دینا؟

س:۔کیا نئے ہجری سال پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے برکت کی دعا دینا یا ہر سال تم خیریت سے رہو کہنا یا کوئی خط وغیرہ ارسال کرنا جس میں اسے نئے سال کی خیر و برکت کی دعا لکھنا جائز ہے؟

ج:۔شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمۃ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ نئے سال کی مبارکباد دینے کا حکم کیا ہے اور مبارکباد دینے والے کو کیا جواب دینا چاہیے؟

تو شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

اگر کوئی شخص آپ کو یہ کہتا ہے کہ:

ہم آپ کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہیں، تو آپ اسے جواب میں یہ کہیں: اللہ تعالیٰ آپ کو خیر و بھلائی دے اور اسے خیر و برکت کا سال بنائے، لیکن آپ لوگوں کو نئے سال کی مبارکباد دینے میں پہل نہ کریں، اس لئے کہ میرے علم میں نہیں کہ سلف رحمہ اللہ تعالیٰ میں سے کسی ایک سے یہ ثابت ہو کہ وہ نئے سال پر کسی کو مبارکباد دیتے ہوں۔

بلکہ یہ بات بھی آپ کے علم میں ہونا ضروری ہے کہ سلف رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو محرم کے مہینہ کو نئے سال کی ابتدا نہیں بنایا بلکہ یہ تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں شروع ہوا تھا۔

مصدر: یہ جواب موسوعۃ اللقاء الشھری والباب المفتوح سوال نمبر (853) اصدار اول ناشر مکتب الدعوۃ الارشاد عنیزہ القصیم سے لیا گیا۔

اور شیخ عبدالکریم الخضیر نے ہجری سال کے شروع ہونے کی مبارکباد دینے کے بارے میں کہا ہے:

کسی مسلمان کو تہواروں مثلاً عید وغیرہ پر دعا کے الفاظ کو عبادت نہ بناتے ہوئے مطلقاً دعا دینے میں کوئی حرج والی بات نہیں، اور خاص کر ایسا کرنے میں جب محبت و مودت اور خوشی و سرور مسلمان کے سے خوشدلی سے پیش آنا مقصود ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

میں مبارکباد دینے میں ابتداء نہیں کروں گا، لیکن اگر مجھے کوئی مبارکباد دے تو میں اسے جواب ضرور دوں گا، اس لئے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے، لیکن مبارکباد دینے کی ابتداء کرنا سنت نہیں نہ جس کا حکم دیا گیا ہو اور نہ ہی اس سے روکا ہی گیا ہے۔

واللہ اعلم۔

دس محرم کا روزہ؟

س:۔کیا میں صرف دس محرم کا روزہ رکھ سکتا ہوں یعنی اس سے ایک دن قبل یا اک دن بعد میں روزہ نہ رکھوں؟

ج:۔شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے:

یوم عاشورا کا روزہ ایک برس کے گناہوں کا کفارہ ہے، صرف دس محرم کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں، دیکھیں الفتاوی الکبریٰ جلد نمبر (5)۔

ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

صرف اکیلا عاشورا کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ دیکھیں کتاب: تحفۃ المحتاج باب التطوع جلد نمبر (3)۔ یہی سوال لجنۃ الدائمۃ سے کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

یوم عاشورا کا اکیلا روزہ رکھنا جائز ہے، لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ اس سے دن قبل یا بعد میں بھی روزہ رکھا جائے، کیونکہ یہ سنت طریقہ ہے اور نبی ﷺ سے ثابت بھی ہے،

نبی ﷺ نے فرمایا: (اگر میں اگلے برس تک باقی رہا تو نو محرم کا روزہ رکھوں گا) صحیح مسلم حدیث نمبر (1134)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ: دس کے ساتھ نو محرم کا بھی۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق بخشنے والا ہے۔

دیکھیں: اللجنۃ الدائمۃ البحوث العلمیۃ الافتاء (401/11)

واللہ اعلم۔

غسل واجب ہونے کے بعد تلاوت کی جا سکتی ہے؟

جب آدمی پر غسل واجب ہو تو کیا وہ زبانی قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا ہے یا نہیں؟ (حافظ محمد عزیز صدیقی محلہ اسلام آباد جھنگ سٹی)

ج اس حالت میں زبانی کلامی تلاوت قرآن مجید کرنے سے گریز کرنا چاہیے علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ "رسول اللہ ﷺ جب تک جنابت کی حالت میں نہ ہوتے ہمیں قرآن پڑھاتے تھے"

یہ حدیث ابوداؤد، کتاب الطہارۃ باب فی الجنب یقرأ القرآن 229، ترمذی 146، مسند احمد 1/83 وغیرہا کتب احادیث میں موجود ہے اسے امام ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے اور ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن الجارود، بغوی، حاکم، ذھبی، ابن السکن، عبدالحق لاشبیلی وغیرہم نے صحیح کہا ہے جبکہ احمد، شافعی اور نووی نے اسے ضعیف کہا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں "حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث حسن کے قبیل سے ہے، حجت کے لئے درست ہے"۔

ملاحظہ ہو نیل المقصود از شیخ زبیر علیزئی حفظہ اللہ تعالیٰ۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے قرأت قرآن حدث اصغر والا شخص کر سکتا ہے اور افضل اس کے لئے بھی یہی ہے کہ باوضو ہو اور جنبی آدمی کو حالت جنابت میں قرآن کی قرأت نہیں کرنی چاہیے اس مرفوع روایت کا ایک شاہد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔

ابوالغریف الھمدانی کہتے ہیں ہم رحبۃ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ رحبۃ کے دور والے کنارے کی طرف نکل گئے اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ انہوں نے پیشاب کیا یا پاخانہ پھر واپس آئے تو پانی کا ایک برتن منگوایا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا پھر انہیں اپنی طرف سمیٹ لیا پھر قرآن کے ابتداء سے کچھ قرأت کی پھر فرمایا:

"قرآن پڑھو جب تک تم میں سے کوئی جنابت کو نہ پائے اگر اسے جنابت پہنچ جائے تو قرآن ایک حرف بھی نہ پڑھے" امام دارقطنی اس روایت کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں "یہ اثر علی رضی اللہ عنہ سے صحیح ثابت ہے" (دارقطنی 1،319/125)

علامہ مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی بھی اس کی تحریم کی طرف گئے ہیں (تحفۃ الاحوذی 1/476)

راقم الحروف بھی ایک وقت تک یہی سمجھتا رہا ہے کہ جنبی قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے لیکن مذکورہ بالا حدیث کے حسن ہونے اور علی رضی اللہ عنہ کے موقوف شاہد کی بنا پر پہلے موقف سے رجوع کر لیا ہے۔

جنابت و حیض کے علاوہ عام حالت میں بے وضو شخص قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے البتہ حالت جنابت میں احتراز کرے۔

لڑکی راضی نہیں، نکاح ہو چکا کیا جبراً خاوند کے ہاں بھیجا جا سکتا ہے؟

س: ایک عورت کا ایک شخص سے نکاح ہوا لیکن رخصتی نہ ہوئی اور وہ لڑکی اسے پسند بھی نہیں کرتی اور نہ ہی نکاح کا اندراج کونسل میں ہوا ہے۔ کتاب و سنت کی رو سے بتائیں کہ لڑکی اگر وہاں جا کر گھر آباد نہ کرنا چاہے تو شرعی طور پر کیا صورت بنتی ہے کیا والدین جبراً اسے بھیج سکتے ہیں۔ (عبدالمنان آسی، بہاولنگر)

ج: یاد رہے کہ جس طرح نکاح کے انعقاد میں ولی کی ولایت کا لحاظ رکھا جاتا ہے اسی طرح شوہر کے تجویز کرنے میں عورت کی رضا بھی حتمی اور لازمی امر ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچیوں کے رشتے طے کرتے وقت ان کی رضامندی حاصل کر لیا کریں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے، باکرہ سے اجازت لی جائے اور ثیبہ سے اس کا امر طلب کیا جائے۔ (مشکوۃ المصابیح)

اور ایک حدیث میں ہے کہ ایم (جس کے پاس شوہر نہیں ہے) اپنے ولی کی نسبت سے اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے۔ (مشکوۃ المصابیح)

لہٰذا عورت سے نکاح کرنے سے پہلے اجازت حاصل کرنی چاہیے اور نکاح تو ایجاب و قبول کا نام ہے اور عورت نے اگر نکاح کے وقت ایجاب سے انکار کر دیا تھا تو پھر تو یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا اور جبری نکاح کی شرع میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اگر نکاح کے وقت اظہار ناپسندیدگی نہیں کیا تو یہ نکاح شرعاً صحیح ہے۔ اور اگر خاوند کے گھر عورت آباد ہونا نہیں چاہتی اور رخصتی بھی نہیں ہوئی تو یہ عدالت کی طرف رجوع کر لے، نکاح فسخ کروا لے اور خلع لے کر اپنی جان چھڑا لے اور عدالت سے جب تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری ہو جائے تو جب چاہے کسی دوسری جگہ نکاح کروا لے۔ نکاح کے لئے کونسل میں اندراج کروانا شرائط نکاح میں سے نہیں ہے اور نہ ہی خیر الناس کے دور میں اس کا کوئی وجود ہے، البتہ معاشرتی برائیوں کی روک تھام کے لئے اس کا اندراج بہت بہتر ہے۔ آپ کے نکاح کا کونسل میں اندراج نہیں ہوا تو یہ قانونی مسئلہ ضرور ہے شرعی نہیں۔ ولی عورت پر جبر نہیں کر سکتا، اس کے متعلق راقم کی کتاب "آپ کے مسائل اور ان کا حل" جلد اول ملاحظہ کریں۔

JULY '97

22
TUESDAY

۱۲ تا ۲۳ شوال ۱۴۲۷
۱۰ تا ۱۶ نومبر ۲۰۰۶
جلد ۵ شمارہ ۴۳

23
WEDNESDAY

24
THURSDAY

25
FRIDAY

JULY

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T
			1	2	3	4	5	6	7	8

کیا مجھے طلاق ہو چکی ہے؟

س: میرے خاوند نے مجھے کئی مرتبہ کہا ہے کہ میں تجھے طلاق دے دوں گا یا طلاق دے دینی ہے لوگ کہتے ہیں کہ تو اب اس کے گھر میں رہ رہی ہے تو یہ ٹھیک نہیں کیونکہ تجھے طلاق ہو چکی ہے مگر فریب والے خاوند سے پوچھا جاتا ہے وہ کہتا ہے میں نے کہا تھا کہ طلاق دے دینی ہے یا دے دوں گا میں اس مسئلے میں بڑی پریشان ہوں قرآن و حدیث کی روشنی سے بتائیں شکریہ۔ (لالو بی بی چک نمبر 45)

ج: اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کا جو تعلق قائم کیا ہے یہ سکون و طمانیت کے لئے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کی طرف (جا کر) آرام پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان دوستی اور مہربانی رکھ دی'' (الروم 30:21)

لیکن شیطان اس انسانی رشتہ ازدواج کو ختم کرنے کے لئے بڑی تگ و دو کرتا ہے اور خاوند بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا کرتا ہے جس سے گھر برباد ہوتے ہیں اور معاملہ طلاق تک پہنچ جاتا ہے، جو انتہائی ناپسندیدہ ہے ہمیں اپنے گھروں کو اس نوبت تک پہنچ جانے سے بچانا چاہئے۔ عورت کو طلاق تب ہوتی ہے جب خاوند صریح طلاق کا کلمہ کہہ دے یا طلاق کے علاوہ لفظ استعمال کرے اور نیت طلاق کی ہو۔ یوں کہہ دینے سے طلاق نہیں ہوتی کہ ''میں تجھے طلاق دے دوں گا'' یا ''طلاق دے دینی ہے'' یہ تو طلاق دینے کے متعلق خبردار کیا جا رہا ہے نہ کہ طلاق دی ہے لہٰذا پریشان نہ ہوں، زوجین توبہ و استغفار سے کام لیں اور ایسے امور سے بچیں جو گھر میں لڑائی جھگڑے کا موجب ہوں۔ لوگوں کے کہنے کے پیچھے مت لگیں، اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو امن و آشتی اور رحمت و مودت کا گہوارہ بنائے اور شر و فساد سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

سیدنا عمرؓ سے منسوب روایت کیسی ہے؟

س: آپ نے پچھلے غزوہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سورۃ البقرہ ختم کرنے پر اونٹ ذبح کرنے والی روایت درج کی ہے اور اس کی تحقیق ثابت نہیں کی کیا یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ثابت ہے؟

ج: اصل مسئلہ کی توضیح تو راقم نے کر دی تھی کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ اجمعین سے ختم قرآن پر مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنی ثابت نہیں ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت کو میں نے صیغہ تمریض سے تحریر کیا ہے جو کہ اس کے ضعف کی طرف اشارہ تھا جیسا کہ ''دلیل لی جاتی ہے'' جیسے الفاظ سے واضح ہے۔ اس کی سند میں ابو بلال اشعری ہے جسے امام قطنی نے ضعیف کہا ہے (السنن للدارقطنی 1/220 کتاب الحیض) اسی طرح امام حاکم نے بھی المستدرک 1/176 میں اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے اور علامہ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے امام ابن الجوزی نے العلل المتناہیہ اور الاختلاف فی تحقیق الحدیث میں امام دارقطنی کی جرح کو برقرار رکھا ہے لہٰذا اس کی سند کمزور ہے واللہ اعلم بالصواب۔

بے حرمتی کے پیش نظر قبر کے گرد دیوار بنانا کیسا ہے؟

س: عام طور پر قبرستان میں دیہاتوں کے اندر جانور وغیرہ چرتے ہیں اور قبریں ان سے متاثر بھی ہوتی ہیں کیا قبر کی حرمت کا خیال کرتے ہوئے قبر کی چاروں طرف دیوار بنا دی جائے یا لوہے کا جنگلہ وغیرہ لگوا دیا جائے تو درست ہے؟ اسی طرح قبر پر کتبہ لگانا جس پر میت کا نام، تاریخ ولادت و وفات اور کوئی دعائیہ کلمہ لکھا ہوا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

ج: قبر کے اوپر عمارت تعمیر کرنا، اسے پختہ بنانا، اسے روندنا اور اس پر کتبہ لگانا منع ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''نبی کریم ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے، ان پر لکھنے اور عمارت تعمیر کرنے اور انہیں روندنے سے منع کیا ہے'' (ترمذی ابواب الجنائز رقم 1052، ابوداؤد 3225)

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس بات پر صراحۃً دلالت کرتی ہے کہ قبر کو پختہ بنانا، اس پر عمارت تعمیر کرنا اور لکھنا، کتبے لگانا بالکل منع اور حرام ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام حاکم نے اس حدیث کے بعد لکھا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے اور اس پر عمل نہیں ہے۔ شرق و غرب میں سے آئمہ مسلمین قبور پر لکھتے تھے اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس کو خلف نے سلف سے لیا ہے۔ یاد رہے کہ علامہ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں اس پر تعاقب کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ محدث و بدعت ہے اور انہیں یہ خبر پہنچی نہیں اور اصل بات یہ ہے کہ اصل حکم تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو پھر کسی کی بات کی کوئی اتھارٹی نہیں۔ مزید تفصیل کے لئے راقم کی کتاب ''کلمہ گو مشرک'' ملاحظہ ہو۔

عصر کے بعد ظہر کی چھوٹی سنتیں پڑھ سکتے ہیں؟

س: جب کسی کی نماز فوت ہو جائے تو کیا وہ صرف فرض ادا کرے یا سنتیں بھی پڑھے؟

ج: کب کسی وجہ سے نماز فوت ہو جائے تو فرض بھی پڑھے اور سنتیں بھی پڑھے ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی ظہر کے بعد والی سنتیں رہ گئیں آپ نے انہیں نماز عصر کے بعد ادا کیا کریب بیان کرتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کیں اور فرمایا مجھے عبدالقیس کے لوگوں نے ظہر کے بعد دو رکعتوں سے مشغول رکھا (صحیح البخاری مع فتح الباری 2/63)

لہٰذا جس کی نماز فوت ہو جائے تو ادائیگی کے وقت وہ سنتیں بھی پڑھے۔

نماز قصر ادا کرے گا یا پوری پڑھے گا؟

س: ایک آدمی کی سفر میں نماز رہ گئی وہ ادا نہ کر سکا پھر اپنے علاقے میں آ گیا اب وہ حالت اقامت میں سفر کی فوت شدہ نماز پوری پڑھے گا یا قصر ادا کرے گا؟

ج: جس شخص کی سفر میں نماز رہ جائے اور وہ اقامت کی حالت میں آ جائے تو اسے پھر نماز پوری ادا کرنی چاہئے کیونکہ اب وہ دوران سفر نہیں ہے اور قصر کی رخصت دوران سفر ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز قصر کر لو'' (نساء 101)

منافق کون؟

نوٹ: گزشتہ دنوں معرکۃ الآراء کتاب تفسیر سورہ توبہ منظر عام پر آئی جس نے مقبولیت کے ریکارڈ قائم کئے دیکھتے دیکھتے چند دنوں میں اس کے مندرجہ ذیل مضمون منافق کی بیالیس علامات مضمون بھی اسی کتاب سے اخذ کر کے شائع کیا جا رہا ہے کتاب کے باقی مضامین بھی ہر مسلمان کو مطالعہ کی دعوت دیتے ہیں۔ (نقاش)

منافق کی بیالیس علامات:

☆ اہل ایمان کی فتح و کامیابی پر انکے منہ لٹک جاتے ہیں۔

☆ اہل ایمان پر آنے والی تکلیف پر خوشیاں مناتے ہیں۔ (التوبہ 50)

☆ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہل ایمان کو دھوکا دیتے ہیں۔ (التوبہ 2)

☆ جہاد سے پیچھے رہنے کے لئے جھوٹے عذر بہانے بناتے ہیں۔ (التوبہ 49)

☆ دوسرے لوگوں کو بھی جہاد سے روکتے ہیں۔ (الاحزاب 33/18)

☆ میدان جہاد میں شہید ہونے والوں پر تبصرے کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہماری بات مان لیتے تو اس طرح نہ کٹ مرتے۔ (العمران 3/168)

☆ راہ جہاد میں مال خرچ کرنے سے ہاتھوں کو روکے رکھتے ہیں۔ (التوبہ 9/65)

☆ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ (المنافقون 2)

☆ میدان جہاد میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے وعدوں کو دھوکا قرار دیتے ہیں۔ (الاحزاب 12)

☆ خود تو جہاد سے باز رہتے ہی ہیں مجاہدین کو بھی پلٹنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ (الاحزاب 18)

☆ ان کے دلوں میں کفر کی بیماری ہے۔ (البقرۃ 2/10)

☆ برائی کا حکم دیتے اور نیکی سے روکتے ہیں۔ (التوبہ 9/67)

☆ منافق لوگ اللہ تعالیٰ کو بھولے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھلا دیا۔ (التوبہ 9/25)

☆ مجاہدین کی حوصلہ شکنی کے لئے پریشان کن افواہیں پھیلاتے ہیں۔ (الاحزاب 60)

☆ سخت بزدل اور ڈرپوک ہیں۔ (التوبہ 56)

☆ کہتے ہیں کہ اگر ہم لڑائی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے۔ (ال عمران 4:157)

☆ جھوٹے عذر بہانے بنا کر رسول اللہ ﷺ سے کہتے ہیں ہمارے گھروں کو خطرہ ہے اس لئے واپس جانے کی اجازت دیں۔ (الاحزاب 33/13)

پروفیسر حافظ محمد سعید

☆ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور آیات الٰہی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (التوبہ 9/65)

☆ جہاد فنڈ میں حصہ لینے والوں پر طنز اور مذاق کرتے ہیں۔ (التوبہ 9/79)

☆ دل کی ناگواری اور بوجھل طبیعت سے مال خرچ کرتے ہیں۔

☆ اسلام کے خلاف ان کی زبانیں قینچی کی طرح چلتی ہیں، بڑے چرب زبان اور باتونی ہیں۔ (الاحزاب 19)

☆ دنیاوی مال میں سے کچھ مل جائے تو خوش اور نہ ملے تو منہ لٹکا لیتے ہیں۔ (التوبہ 9/59)

☆ بالکل بودے، دیوار کے ساتھ نصب لکڑی کے تراشے ہوئے بت ہیں۔ (المنافقون 4)

☆ بے شعور، خطرے کے وقت آنکھیں ایسے پھیرتے ہیں جیسے موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ (الاحزاب 33/19)

☆ بھلائی کے کاموں پر بخل کرنے والے۔ (الاحزاب 33/19)

☆ سخت جھگڑالو ہیں۔ (البقرۃ 2/204)

گونگے، بہرے اور اندھے ہیں (البقرۃ 2/18)

☆ سخت جھوٹے۔ (المنافقون 1)

☆ جہاد میں جو لوگ مال دیتے ہیں ان کو منع کرتے ہوئے کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر مال خرچ نہ کرو۔ (المنافقون 63/7)

☆ نماز باجماعت سے پیچھے رہتے ہیں۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الهدی 654)۔

☆ راتوں کو چھپ کر اسلام کے خلاف مشورے کرتے ہیں۔ (النساء 4/108)

☆ شیطان ان پر مسلط ہے جس نے ان کے دلوں سے اللہ کی یاد کو بھلا دیا۔ (المجادلہ 58/19)

☆ جہاد میں شریک ہونے والوں کو فتنہ میں مبتلا قرار دیتے ہیں۔ (التوبہ 39)

☆ اپنے فسادی عمل کو اصلاح کا نام دیتے ہیں۔ (البقرۃ 11)

☆ نماز کے لئے سست آتے ہیں۔ (النساء 142)

☆ لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ (النساء 142)

☆ نماز میں ٹھونگیں مار کر جلدی بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التبكير بالعصر 666)

☆ وعدہ کر کے پورا نہیں کرتے۔

☆ جھگڑے میں گالیاں بکتے ہیں۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب خصال المنافق 58)

''سو تجھے نہ ان کے اموال بھلے معلوم ہوں اور نہ ان کی اولاد، اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ انہیں ان کے ذریعے دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں''۔ (التوبہ 55)

JUNE '97

21
SATURDAY

۱۵ تا ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ
۲۸ تا ۴ ستمبر/اکتوبر ۲۰۰۷ء
جلد ۶ شمارہ ۳۴

22
SUNDAY

23
MONDAY

JUNE

S S M T W T F S S M T
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10

اعتکاف کے احکام ومسائل

سوال: اعتکاف کا حکم کیا ہے؟

جواب: کتاب وسنت اور اجماع سے اعتکاف کی مشروعیت ثابت ہے۔

کتاب اللہ کے دلائل: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

''ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن وامان کی جگہ بنایا تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو، ہم نے ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو'' (البقرہ 125)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں ہو'' (البقرہ 187)

سنت میں اس کے بہت سارے دلائل ملتے ہیں جن میں مندرجہ ذیل حدیث بھی شامل ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ فوت ہونے تک رمضان المبارک کا آخری عشرہ اعتکاف کیا کرتے تھے پھر آپ کے بعد ازواج مطہرات بھی اعتکاف کرتی رہیں۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (2026) صحیح مسلم حدیث نمبر (1172)

کئی ایک علماء کرام نے اعتکاف کی مشروعیت پر اجماع نقل کیا ہے جن میں امام نووی، ابن قدامہ المقدسی، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ شامل ہیں۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ مجموع الفتاوی میں کہتے ہیں:

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجد میں اعتکاف کرنا اللہ تعالیٰ کا قرب ہے اور رمضان میں اعتکاف باقی مہینوں سے بھی افضل ہے اور یہ رمضان اور غیر رمضان میں بھی مشروع ہے۔

دیکھیں: مجموع الفتاوی لابن باز (437/15)

دوم: اعتکاف کا حکم:

اعتکاف میں اصل تو یہ ہے کہ اعتکاف کرنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے لیکن جب کوئی اعتکاف کی نذر مانے تو یہ واجب ہوگا کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کی نذر مانی اسے اطاعت کرنی چاہئے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی وہ نافرمانی نہ کرے'' (صحیح بخاری حدیث نمبر 6696)

اور اس لئے بھی کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ میں نے دور جاہلیت میں مسجد حرام کے اندر ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو'' (صحیح بخاری حدیث نمبر 6697)

ابن منذر نے اپنی کتاب ''الاجماع'' میں کہا ہے:

علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ اعتکاف کرنا سنت ہے لوگوں پر واجب وفرض نہیں لیکن اگر کوئی نذر مان کر اپنے آپ پر واجب کرلے تو اس پر واجب ہوجائے گا۔

دیکھیں الاجماع لابن المنذر (53)

سوال: کیا اعتکاف کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے؟ یا صرف رمضان المبارک میں ہی کرنا چاہئے؟

جواب: رمضان اور غیر رمضان ہر وقت اعتکاف کرنا سنت ہے لیکن رمضان المبارک میں افضل اور بہتر ہے اور پھر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تو اور بھی اولیٰ ہے۔

اس پر اعتکاف کے استحباب والی عمومی احادیث دلالت کرتی ہیں جو رمضان اور غیر رمضان سب کو شامل ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''المجموع'' میں لکھا ہے:

بالاجماع اعتکاف کرنا سنت ہے اور نذر کے بغیر واجب نہیں ہوتا اور کثرت سے اعتکاف کرنا مستحب ہے اور خاص کر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اور زیادہ مستحب ہے (المجموع 501/6)

اور ایک جگہ پر کچھ اس طرح کہا:

اعتکاف میں افضل ہے کہ روزے کے ساتھ اعتکاف کیا جائے اور ان میں بھی رمضان المبارک میں اعتکاف کرنا افضل ہے اور رمضان میں بھی آخری عشرہ کا اعتکاف کرنا افضل ہے (المجموع 514/6)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''قیام رمضان'' میں کہا ہے:

پورے سال کے ایام اور رمضان المبارک میں اعتکاف کرنا سنت ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور تم مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں ہو''

اس کے ساتھ احادیث نبویہ میں بھی نبی ﷺ کے اعتکاف کا ثبوت ملتا ہے اور سلف سے بھی آثار تواتر سے پائے جاتے ہیں اور نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے شوال کے دس دن کا بھی اعتکاف کیا تھا۔ متفق علیہ۔

رمضان المبارک میں اعتکاف کرنا زیادہ افضل ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

سیدہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''نبی ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے جس سال نبی ﷺ فوت ہوئے اس سال آپ صلی اللہ علیہ نے بیس روز کا اعتکاف کیا'' (صحیح بخاری)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجد میں اعتکاف کرنا اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث ہے اور عام دنوں سے رمضان میں اعتکاف زیادہ افضل ہے لیکن رمضان اور باقی ایام میں بھی مشروع ہے۔ (مجموع الفتاوی لابن باز 437/15)

سوال: کیا اعتکاف کرنے والا مسجد سے نکل سکتا ہے؟

جواب: اعتکاف کرنے والے کا مسجد سے نکلنا صحیح نہیں کیونکہ مسجد سے خروج کی وجہ سے اعتکاف باطل ہوجاتا ہے کیونکہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے ٹھہرنے کا نام ہی اعتکاف ہے۔

لیکن جب کوئی ضرورت ہو تو مسجد سے نکلا جاسکتا ہے مثلاً قضائے حاجت، وضو، غسل اور اگر کوئی کھانا لانے والا نہ ہو تو کھانے لانے کے لئے نکلنا جائز ہے اور اسی طرح دوسرے امور جن کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور وہ مسجد میں سرانجام نہیں دیئے جاسکتے۔

امام بخاری اور امام مسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے:

جب نبی ﷺ اعتکاف کی حالت میں ہوتے تو گھر میں قضائے حاجت کے بغیر داخل نہیں ہوتے تھے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 2092 صحیح مسلم حدیث نمبر 297۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ المغنی میں لکھتے ہیں:

حاجۃ الانسان سے بول براز مراد ہے اور یہ الفاظ ان دونوں سے کنایۃ بولے گئے ہیں کیونکہ ہر انسان قضائے حاجت کا محتاج ہے اور اسی کے معنی میں کھانا پینا بھی آتا ہے کہ اگر کھانا لانے والا کوئی نہ ہو تو وہ مسجد سے نکل کر کھانا لا سکتا ہے اور ہر وہ چیز جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اس کے لئے بھی مسجد سے نکلا جاسکتا ہے اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا اور جب تک وہ اس میں طویل عرصہ صرف نہیں کرتا اعتکاف صحیح ہے۔

ملازمت یا کام پر جانے کے لئے مسجد سے نکلنا اعتکاف کے منافی ہے اس سے اعتکاف صحیح نہیں رہتا سعودی عرب کی مستقل فتویٰ کمیٹی ''اللجنۃ الدائمۃ'' سے یہی سوال کیا گیا کہ کیا اعتکاف کرنے والے کے لئے مریض کی عیادت کے لئے جانا یا دعوت قبول کرکے مسجد سے نکلنا یا گھر کی ضروریات پوری کرنا یا جنازہ کے ساتھ جانا یا کام پر جانا جائز ہے؟

فتویٰ کمیٹی کا جواب تھا:

اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ دوران اعتکاف نہ تو کسی مریض کی عیادت کے لئے جائے اور نہ ہی کسی کی دعوت کھانے مسجد سے باہر جائے اور نہ ہی اپنی گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لئے مسجد سے نکلے اور نہ ہی کسی جنازہ کے ساتھ جائے اور اسی طرح ڈیوٹی پر جانے کے لئے مسجد سے باہر نہ نکلے کیونکہ حدیث میں ہے کہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت نہ کرے اور نہ ہی کسی جنازہ کے ساتھ جائے اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی کام کے لئے نکلے لیکن جس کام کے بغیر گزارہ نہ ہو وہ کر سکتا ہے۔ (سنن ابوداؤد حدیث نمبر 2473)

سوال: اعتکاف کی کم از کم مدت کتنی ہے؟ کیا ممکن ہے کہ میں تھوڑا وقت اعتکاف کرلوں یا کہ کچھ ایام کا اعتکاف کرنا ضروری ہے؟

جواب: اعتکاف کی کم از کم مدت میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

جمہور علماء کرام کہتے ہیں ایک لحظہ کا بھی اعتکاف ہوسکتا ہے، امام احمد، امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے۔

دیکھیں: الدر المختار 445/1، المجموع 489/6، الانصاف 566/7۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ ''المجموع'' میں کہتے ہیں:

اعتکاف کی کم از کم مدت میں جمہور علماء کرام نے جو صحیح بیان کیا ہے کہ اس میں مسجد میں ٹھہرنے کی شرط لگائی ہے اس میں کثیر اور قلیل حتیٰ کہ ایک گھنٹہ اور لحظہ بھی ہے۔

انہوں نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے:

1۔ لغت میں اعتکاف ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور یہ کم اور زیادہ مدت پر صادق آتا ہے اور شریعت میں کوئی دلیل نہیں ملتی جو اس مدت کو محدود اور معین کرتی ہو۔

ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

''عربی لغت میں اعتکاف ٹھہرنے کو کہتے ہیں تو مسجد میں اللہ تعالیٰ کے قرب کی نیت سے ٹھہرنا اعتکاف کہلاتا ہے ..... چاہے مدت کم ہو یا زیادہ کیونکہ قرآن وسنت نے کوئی تعداد اور وقت مقرر نہیں کیا''

دیکھیں: المحلی ابن حزم 179/5۔

2۔ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

''میں ایک گھڑی مسجد میں رہوں گا اور اعتکاف کے لئے ہی ٹھہرونگا اس سے ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن حزم میں دلیل پکڑی ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

''اعتکاف مسجد میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے ٹھہرنے کو کہتے ہیں چاہے تھوڑی یا زیادہ دیر کے لئے ٹھہرا جائے کیونکہ میرے علم کے مطابق اس کی تحدید میں کوئی دلیل وارد نہیں نہ تو ایک دن اور نہ ہی دو دن یا اس سے زیادہ اور یہ اعتکاف ایک مشروع عبادت ہے لیکن اگر کوئی شخص نذر مانے تو یہ واجب ہوجاتا ہے اور یہ مرد اور عورت میں برابر ہے۔

(مرتب: عبدالوارث ساجد)

JUNE '97

17
TUESDAY

۳ تا ۹ ذوالحجہ ۱۴۲۸
۱۴ تا ۲۰ دسمبر ۲۰۰۷
جلد ۷ شمارہ ۳

18
WEDNESDAY

19
THURSDAY

20
FRIDAY

قربانی کے ضروری مسائل

1۔ قربانی کی وجہ تسمیہ

قربانی کا لفظ قربان بروزن سلطان سے نکلا ہے۔ عربی محاورات میں قربان ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے اللہ عزوجل کا قرب تلاش کیا جائے لیکن عرف عام میں قربانی کا لفظ اس جانور پر بولا جاتا ہے جو ذوالحجہ کے مہینے میں عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے بعد قربانی کے دنوں (ایام تشریق) میں ذبح کیا جاتا ہے۔

2۔ قربانی کی مشروعیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر" (سورۃ الکوثر) نیز نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان "10 ذوالحجہ کو ہم سب سے پہلے عید کی نماز پڑھیں گے، پھر عیدگاہ سے واپس جا کر قربانی کریں گے" (البخاری) سے جہاں اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ قربانی نماز عید سے پہلے نہیں ہو سکتی، چاہے شہر ہو یا دیہات، وہاں یہ بھی واضح ہے کہ قربانی کا حکم ہر مسلمان کے لئے ہے چاہے وہ کہیں بھی ہو کیونکہ حاجی تو عیدالاضحیٰ کی نماز ہی نہیں پڑھتے، جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حکم غیر حاجیوں ہی کے لئے ہے۔

3۔ قربانی کی فضیلت

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: "قربانی کے دن انسان جو اعمال کرتا ہے ان میں سے خون بہانا اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پسند ہے، قیامت کے روز وہ جانور سینگ، بال اور کھر سمیت آئے گا، زمین پر خون گرنے سے پہلے ہی وہ جانور مقام قبولیت میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا تم خوشی خوشی اللہ جل جلالہ کی راہ میں قربانیاں پیش کیا کرو" (ابن ماجہ، ترمذی)

4۔ قربانی کی روح

قربانی محض اللہ رب العزت کی رضا کے لئے ہو، ایک دوسرے سے بڑھ کر فخر جتلانے کے لئے نہ ہو۔ پھر جانور کی گردن پر چھری چلانے سے پہلے اپنے ارادے وخواہشات، افکار وجذبات، خیالات واحساسات اور اپنے مزاج کے گلے پر چھری پھیرے اور نفس کے کہنے پر نہیں بلکہ دین اسلام کے مطابق چلنے کا پختہ ارادہ کرے۔ الغرض انسان اللہ عزوجل سے اس قدر محبت کرے کہ اپنا سب کچھ اس کی راہ میں قربان کر دے حتیٰ کہ اپنی جان کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہ کرے۔

4۔ کون سے جانور قربانی کے لائق نہیں

کانا جس کا کانا پن واضح ہو، بیمار جس کی بیماری واضح ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، لاغر جس میں گودا نہ ہو، کان میں نقص والا جانور، وہ جانور جس کا کان آدھا یا آدھے سے زیادہ کٹا ہوا ہو، خارش والا جانور، تھن کٹا جانور (بحوالہ کتب حدیث)

5۔ قربانی کے جانور کی عمر

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: "صرف دو دانتا جانور کی قربانی کرو، ہاں اگر وہ تم پر مشکل ہو جائے (یعنی مل نہ رہا ہو یا اس کا خریدنا تمہاری طاقت سے بالا ہو) تو بھیڑ کا جذعہ (کھیرا) کر لو" (یعنی دنبا، چھترا وغیرہ جو ایک سال کا ہو)۔ (صحیح مسلم)

6۔ خصی جانور کی قربانی

اسلام میں بعض اشیاء کی ایجاد ممنوع ہے البتہ وہ چیزیں اگر میسر آ جائیں تو ان کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں، جانور کو خصی کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے لیکن خود آپ نے خصی جانور کی قربانی کی ہے نیز خچر پیدا کرنے سے آپ ﷺ نے منع کیا ہے البتہ خچر آپ کے پاس تھا اور سواری بھی کرتے تھے۔

7۔ حاملہ جانور کی قربانی

جائز ہے کیونکہ اس کی ممانعت کی کوئی صراحت نہیں ہے اس لئے بمصداق حدیث نبوی "ایسے جانور کی قربانی جائز ہو گی" (ابوداؤد)

8۔ بھینس کی قربانی کا حکم

اس مسئلے میں تشدد اختیار کرنا صحیح نہیں ہے اگر کوئی شخص بربنائے احتیاط بھینس کی قربانی کے جواز کا قائل نہ ہو تو اسے یہ رائے رکھنے اور اس پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اگر کوئی بھینس کی قربانی کرتا ہے تو قابل ملامت وہ بھی نہیں، جواز کی گنجائش بہرحال موجود ہے کیونکہ بہت سے علمائے لغت نے اسے گائے ہی کی جنس سے قرار دیا ہے۔ (مرعاۃ 354/2)

9۔ گائے اور اونٹ میں کتنے شریک ہوں؟

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، ایام قربانی شروع ہو گئے، ہم اونٹ میں دس اور گائے میں سات آدمی شریک ہوئے (نسائی، ترمذی) البتہ تمام اہل خانہ کی طرف سے بکری کی ایک قربانی بھی کافی ہے وہ چاہے کتنے ہی ہوں۔ (مسلم)

10۔ اگر جانور خریدنے کے بعد اس میں کوئی واضح عیب

پیدا ہو جائے تو جو شخص صاحب حیثیت ہو، اس کے لئے زیادہ صحیح اور احوط طریقہ یہی ہے کہ وہ مزید کچھ رقم خرچ کر کے بے عیب جانور لے کر قربانی کرے۔ البتہ نادار آدمی، جو جانور بدلنے کی صورت میں نقصان کا متحمل نہ ہو اس کے لئے گنجائش نکل سکتی ہے۔

11۔ کیا قربانی کیلئے صاحب نصاب ہونا ضروری ہے؟

(یعنی اتنے مال کا مالک ہونا جس پر زکوۃ فرض ہو) جی نہیں، یہ قطعاً ضروری نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص باوجود وسعت کے قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے" (صحیح الجامع الصغیر) باوجود اس کے کہ رسول

ابوالمرجان حافظ انس مدنی عفا اللہ عنہ

اللہ ﷺ کی معاشی زندگی تنگ دستی وغربت میں گزری اور آپ کبھی صاحب نصاب نہ ہوئے، آپ نے کبھی سفر یا حضر میں قربانی نہیں چھوڑی۔

12۔ فوت شدگان کی طرف سے قربانی

میت کی طرف سے قربانی کرنے کے بارے میں کوئی نص صریح (واضح حدیث) نہیں ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف جو میت کے نام سے روایت بیان کی جاتی ہے اس میں حنش نامی راوی غیر ثقہ اور ابوالحسناء مجہول ہے، لہٰذا ضعیف ہوئی۔ البتہ مالی صدقات پہ قیاس کرتے ہوئے میت کی طرف سے جانور ذبح کر کے بطور صدقہ مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جس میں غیر صدقے کی ملاوٹ نہ ہو اور صدقے کا گوشت صرف مستحقین ہی کو بانٹا جائے۔

13۔ ذبح کے مسائل

ذبح عید کی نماز پڑھ کر کریں ورنہ قربانی نہیں ہو گی اور اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرنا پڑے گا۔ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم ذبح کے وقت پاس موجود رہے، البتہ جہاں مجبوری ہو وہاں غیر حاضری جائز ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ اپنی قربانیاں اپنے ہاتھ سے ذبح کریں۔ (بخاری)، چھری تیز کر کے جانور کو قبلہ رخ لٹا کر اپنا پاؤں جانور کی گردن پر رکھیں اور پورے زور سے چھری چلائیں (مسلم)، چھری کو جانور کے سامنے تیز نہ کریں ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں اور جس جانور کو ذبح کرنا ہو اس کو ٹانگوں سے پکڑ کر نہ کھینچیں۔ ذبح کرنے کی دعاء: "بسم اللہ واللہ اکبر" کہہ کر ذبح کریں (بخاری ومسلم)۔ ذبح کرنے والا نماز کا پابند ہو، بے نمازی اور بے دین کمیونسٹ، مشرک، بدعتی وغیرہ کا نہ حصہ ساتھ رکھیں اور نہ اس سے ذبح ہی کرائیں۔ جانور کی قربانی رات کو بھی کی جا سکتی ہے اس سلسلے میں ایک حدیث جو ممانعت کی بابت آتی ہے، وہ سخت ضعیف ہے، اس لئے قابل استدلال نہیں (نیل الاوطار 143/5)۔ اگر قصاب سے قربانی کرائی جائے تو قصاب کو اجرت اس قربانی سے نہ دی جائے۔ یاد رکھیے! آپ کی قربانیوں کی کھالیں ان کے لئے جن کا سب کچھ اسلام کے لئے۔

14۔ قربانی کا گوشت

"خود بھی کھائیں، خوددار محتاج اور سوالی کو بھی کھلائیں" (الحج 36/22) نیز قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دیا جا سکتا، کیونکہ آیت مذکورہ عام ہے جس میں غیر مسلم بھی شامل ہیں۔

15۔ قربانی کتنے دن تک جائز ہے؟

قربانی کرنا اگرچہ یوم النحر یعنی بقر عید والے دن سب سے بہتر ہے لیکن اس کے بعد بھی تین دن (11، 12، 13 ذوالحجہ) تک ہو سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سارے ایام تشریق ذبح کے دن ہیں" (صحیح ابن حبان)

16۔ قربانی کا ارادہ رکھنے والا حجامت وغیرہ نہ کروائے

نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے" (مسلم) نیز جو شخص عدم استطاعت کی بناء پر نماز عید کے بعد حجامت وغیرہ کرائے تو اس کے اس جذبہ وشوق اور اس حالت کے بنانے پر اللہ عزوجل اس کو بھی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (دارقطنی وابن حبان)

17۔ عرفہ کے روزے کی فضیلت

جس دن حجاج کرام عرفات میں ٹھہرتے ہیں، غیر حاجیوں کے لئے اس دن کا روزہ رکھنا نہایت ہی فضیلت والا عمل ہے۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: "عرفے کے دن روزہ رکھنے سے مجھے اللہ عزوجل سے امید ہے کہ وہ گزشتہ اور آئندہ (دو سالوں) کے گناہ معاف فرما دے گا" (ترمذی)

18۔ آخری بات "نہ سمجھو گے تو"

تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ قربانی ہی وہ واحد راستہ ہے جس پر چل کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے چند بندوں نے پوری انسانیت کی کایا پلٹ دی اور جبر واستبداد کی دنیا پر ایسا زوال آیا کہ کبر وناز اور تکبر وغرور سے اکڑی ہوئی گردنیں خم ہو گئیں۔ دشت وجبل نعرہ ہائے تکبیر کی فلک شگاف صداؤں سے گونج اٹھے۔ ایک ہم ہیں کہ روزانہ اخبارات میں کشمیر، فلسطین اور بوسنیا کے مسلمانوں پر ظلم وتشدد کی خبریں پڑھتے ہیں، ظالمانہ کارروائیوں، وحشیانہ حملوں اور اجتماعی زیادتیوں کے بارے میں سنتے ہیں لیکن پھر بھی ہم سب گل وبلبل کی داستانوں، گلستانوں کی عطر بیز فضاؤں اور اس عالم رنگ وبو کی رنگینیوں میں کھوئے عیش وعشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ٹی وی، ڈش اور سینما ہالوں کے فحش مناظر قوم کے جذبہ جہاد کو گھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ وقت سے پہلے اپنی اصلاح اور محاسبہ کریں، اگر ہم نے اب بھی کائنات میں ہونے والی تبدیلیوں سے سبق نہ سیکھا اور اپنی زندگی میں انقلاب بپا نہ کیا تو مت بھولئے کہ اوروں کی طرح ہمارا نام ونشان بھی صفحہ ہستی سے مٹ سکتا ہے۔

JUNE

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30				

14
SATURDAY

۲۴ ذوالقعدہ تا ۲ ذوالحجہ ۱۴۲۸
۷ تا ۱۳ دسمبر ۲۰۰۷
جلد ۱۵ شمارہ ۵۰ ۱۳

احکام و مسائل

قرآن وسنت کی روشنی میں

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی

س: کیا عورت تعلیم کے حصول کیلئے بلاد کفار یا دیگر بلاد میں جا سکتی ہے؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہو گی؟ (خالد محمود دوست)

ج: نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کا نام لینے والے حضرات اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے تو کوئی تگ و دو نہیں کرتے ان کی تمام تر کاوشیں اور کوششیں دنیوی علوم کے حصول میں صرف ہو کر رہ گئی ہیں۔ قرآن وسنت کا علم جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے ودیعت ہوا ہے اس سے مکمل طور پر چشم پوشی یا برائے نام اس کا حصول ہے حالانکہ اصل علم تو یہی ہے، جس کی فرضیت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ثابت ہے۔ بہر کیف جو لوگ اپنی بیٹیوں کو دنیا کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بلاد کفار میں بھیجتے ہیں اس میں شرعاً کئی ایک خرابیاں ہیں۔

عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا: نبی اکرم ﷺ نے عورت کو محرم کے بغیر سفر کرنے سے منع کیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے، اور اس کے پاس کوئی آدمی نہ آئے مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو'' ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں فلاں لشکر میں اس اس طرح نکلنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میری عورت حج کا ارادہ رکھتی ہے، آپ نے فرمایا ''اخرج معھا'' اس کے ساتھ نکل (صحیح بخاری 1862، صحیح مسلم 1341)

اس معنی کی کئی ایک احادیث دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں جو صراحۃ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ عورت کو محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہئے۔

عورت جب تعلیم حاصل کرتی ہے تو غیر محرم مرد اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور اختلاط مرد و زن ہوتا ہے اور بلاد کفار میں تو یہ ایک حقیقت ہے اور وہاں پر مرد و زن کا اختلاط لازم ہے اوپر ذکر کردہ حدیث کے الفاظ ہیں ''عورت پر کوئی آدمی داخل نہ ہو مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو'' جب اکیلی عورت بلاد کفار وغیرہ میں حصول علم کے لئے جاتی ہے تو اس کے ساتھ اس قسم کے معاملات پیش آتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں تو عورت کو اپنے دیور، جیٹھ اور کزن کے ساتھ بھی خلوت نشینی اختیار کرنے، علیحدہ مجالس کا انعقاد کرنے اور گپ شپ لگانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں پر داخل ہونے سے بچو، ایک انصاری نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ عورت کے کزن کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کزن تو موت ہے۔ (جامع ترمذی 1171، بخاری و مسلم و احمد وغیرہم)

عورتوں کے پاس آنے کی حرمت کا مفہوم امام ترمذی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں یہ اس حدیث کے ہم معنی ہے جو نبی ﷺ سے یوں مروی ہے ''کوئی آدمی کسی عورت سے ہرگز خلوت اختیار نہیں کرتا مگر ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے'' (جامع ترمذی 7/462 تحقیق دکتور بشار عواد) اور جہاں سارا معاشرہ ہی شیطانی ہو، یہودی و نصاریٰ کا ملک اور ان کا پراگندہ ماحول ہو وہاں ایک مسلم بیٹی کو حصول تعلیم کے نام پر کیسے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

عورت کا اصل محل اور مقام چادر اور چار دیواری کے اندر ہے۔ حکم قرآنی ہے کہ تم گھروں میں ٹکی رہو، بدون حاجت شرعیہ عورت کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے اور اگر کہیں ضرورت سے جانا ہی پڑے تو اپنے محرم مرد کے ساتھ جائے گی۔ الا یہ کہ قرب و جوار ہو، لہٰذا جب عورت کا اصل محل اور مکان گھر ہے تو اسے دوسرے ممالک کے سفر کا سوچنا بھی نہیں چاہئے۔

بلاد کفار میں اسے جن خرابیوں کا سامنا ہوتا ہے اس میں حجاب و پردہ کا بھی اہم مسئلہ ہے، اسلام میں عورت کو حجاب کا حکم ہے، جیسا کہ سورۃ نور اور سورۃ احزاب میں اس کی تفصیل موجود ہے اور جامع ترمذی میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''خاتون چھپائے جانے کے لائق ہے جب یہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا ہے'' (ترمذی 1173 نیز دیکھیں ابن حبان، ابن خزیمہ وغیرہما)

اکثر طالبات یہاں ہی بے حجابی اختیار کرتی ہیں تو کافروں کے ملک میں جا کر مزید ہلاک و برباد ہو جاتی ہیں، اس کے علاوہ بھی کئی ایک خرابیاں اس راہ میں ہیں، اس لئے عورتوں کو بالخصوص بلاد کفار میں جا کر علم حاصل کرنے سے اجتناب کرنا ہو گا اور والدین کو بھی اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کو کس نہج پر ہانک رہے ہیں۔ امت مسلمہ کی پستی کے اسباب میں سے یہ ایک بہت بڑا سبب ہے کہ مسلم بیٹی کو بلاد کفار میں جھونک دیا جائے اور وہاں جا کر وہ تعلیم کے حصول کی آڑ میں بے حیائی، آوارہ گردی، آزادی جیسی خصلتیں اور رذیلتیں اختیار کرتے کرتے اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے اور اس کا ذہن اسلامی اور دینی نہیں رہتا۔ ہمیں اس بگاڑ اور فساد سے خود بھی بچنا ہو گا اور اپنی اولاد کو بھی بچانا ہو گا اللہ کا حکم ہے اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچالو، اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

س: (1) دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس سونا 5 تولے چاندی ساٹھ تولے اور نقد رقم مبلغ 50,000 روپے ہو تو اس کی زکوٰۃ کتنی رقم ادا کرنا واجب ہو گی جبکہ سونے کا بھاؤ 13,000 روپے فی تولہ اور چاندی کا بھاؤ 200 روپے فی تولہ ہو۔

(2) اگر کسی کے پاس 8 تولے سونا، 40 تولے چاندی اور نقد رقم 50 تولے چاندی کے برابر ہو تو اس کو زکوٰۃ کی کتنی رقم ادا کرنا واجب ہو گی۔

(3) اگر کسی کے پاس 6 تولے سونا اور نقد رقم ایک لاکھ روپے ہو تو اس کو زکوٰۃ کی کتنی رقم ادا کرنا ہو گی۔ براہ مہربانی اولین فرصت میں جواب مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(محمد نجیب مکان نمبر 8 گلی نمبر 2 توحید پارک گنج مغلپورہ لاہور)

ج: جس سونے پر زکوٰۃ واجب ہے اس کا نصاب ساڑھے سات تولے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے ہے اور نقد رقم اور کرنسی کو چاندی کے ساتھ ملایا جائے گا کیونکہ چاندی کو ورق سے احادیث میں تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ باب الورق وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے اور عرب میں کرنسی کو آج بھی ورق سے تعبیر کرتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ زکوٰۃ کا مقصود تو فقراء و مساکین وغیرہ کو نفع اور فائدہ پہنچانا ہے اس دور میں سونے کا ریٹ بہت آگے نکل چکا ہے اور چاندی کا ریٹ اس کے مقابلے میں بہت کم ہے اور چاندی کے ساتھ کرنسی کو ملانے میں فقراء و مساکین کا بھلا زیادہ ہے۔ تیسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ احادیث کی کتب میں چاندی کے نصاب کا کثرت سے ذکر ہے جبکہ سونے کا ایسے نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ لہٰذا سونے کی زکوٰۃ علیحدہ ہو گی اور چاندی اور کرنسی کو ملا کر زکوٰۃ دینا ہو گی۔ اب شق وار سوالات کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

(1) 5 تولے سونے پر زکوٰۃ نہیں ہے یہ نصاب کو نہیں پہنچتا، 60 تولے چاندی کی رقم سائل کے ریٹ کے مطابق 12,000 ہو گی اس میں پچاس ہزار جمع کر لے تو یہ رقم 62,000 روپے ہوئی اس میں سے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ کی رقم 1550 روپے ہو گی۔

(2) 8 تولے سونے کی زکوٰۃ سائل کے ریٹ کے حساب سے 8 تولے سونے کی رقم 10,4000 ایک لاکھ چار ہزار روپے ہو گی اس کی زکوٰۃ 2600 روپے ہو گی اور 40 تولے چاندی + نقد رقم، 50 تولے چاندی یعنی 90 تولے چاندی کی رقم 18,000 ہو گی اس کی زکوٰۃ 450 روپے ہو گی۔

(3) 6 تولے سونے پر زکوٰۃ نہیں ہے اور نقد رقم ایک لاکھ کی زکوٰۃ 2500 روپے ہو گی۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واکمل۔

15
SUNDAY

16
MONDAY

JUNE

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30				

ہفت روزہ غزوہ (2) 20 تا 26 جمادی الثانی 1428ھ

اسلامی معاشرے کی تشکیل میں مسجد کا کردار

پروفیسر ظفر اقبال رئیس لجنۃ المساجد

مسجد: لغت میں مسجد ایک مقام یا جگہ کا نام ہے جہاں اپنے خالق و مالک رب اور الہ العالمین کے لئے سجدہ کیا جائے، سجدہ دراصل بندہ مومن رب کے حضور اپنی بندگی اور عبودیت کے اظہار کے لئے کرتا ہے۔ اس وقت اس کے دل میں اللہ کی ربوبیت اور الوہیت اپنے درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔

شرعاً زمین کا ہر قطعہ مسجد ہے، جیسا کہ قول رسول اللہ ﷺ ہے "میرے لئے ساری زمین ہی مسجد اور پاکیزہ بنادی گئی ہے" (البخاری)

مساجد کی فضیلت: زمین پر سب سے افضل جگہ مسجدیں ہیں، اور سب سے افضل مسجد بیت الحرام ہے پھر مسجد نبوی ﷺ اور پھر مسجد اقصیٰ۔

ابن عباس کا قول ہے: مسجدیں زمین پر اللہ کے گھر ہیں، یہ آسمان والوں کے لئے روشنی دیتی ہیں جیسے آسمان کے ستارے زمین والوں کے لئے روشن ہوتے ہیں۔ (طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص صبح یا شام مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی کرتا ہے، صبح شام جب بھی وہ جاتا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ کی خوشنودی کیلئے مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ رب العزت اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔" (صحیح مسلم)

نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد سب سے پہلے مسجد قبا قائم کی، آپ ﷺ یثرب میں داخل ہوئے اور دار ارقم میں قیام فرمایا، وہاں بھی سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی، یثرب کا شہر اب مدینۃ الرسول ﷺ بن گیا اور مسجد، مسجد نبوی ﷺ کہلائی۔ آپ نے مسجد کو اپنی تمام سرگرمیوں کا مرکز ومحور قرار دیا۔ مسجد نبوی مسلمانوں کے لئے ایک بہترین آماجگاہ تھی۔

(1) مسجد عبادت الٰہی کا مقام ہے۔

(2) مسجد تعلیم دین اور تربیت کا درجہ رکھتی ہے۔

(3) مسجد مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کو کنٹرول کرتی ہے۔

(4) مسجد مسلمانوں میں مودت ورحمت، پیار ومحبت، ایثار وقربانی کے جذبوں کو فروغ دیتی ہے۔

(5) مسجد اسلامی ریاست وسیاست کو تمام طرح کی رہنمائی مہیا کرتی ہے۔

(6) مسلمانوں کے باہمی تنازعات کے فیصلے مسجد میں ہی انجام پاتے ہیں۔

(7) جرم وسزا (حدود وتعزیرات) کا عمل بھی مسجد میں مکمل ہوتا ہے۔

(8) جہاد اسلامی، فوجوں کی تربیت وتیاری، مال غنیمت کی تقسیم کا کام بھی مسجد میں ہی انجام پذیر ہوتا ہے۔

(1) مسجد عبادت الٰہی کا مقام ہے

الہ العالمین نے فرمایا "مسجدوں کو تو صرف وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں"

دن میں پانچ وقت موذن اذان دیتا ہے اور صاحبان ایمان کشاں کشاں مسجدوں کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اپنی بے چین اور بے قرار پیشانیوں کو آپ کے حضور جھکانے کے لئے امام کی آواز پر کبھی قیام میں، کبھی رکوع میں اور کبھی سجدوں میں گرادیتے ہیں۔ بندہ مومن اور رب کے درمیان پاکیزگی اور ایمان کی حالت میں اس سے تعلق کی بہتر کوئی جگہ نہیں ہے۔ قربتوں کا موسم بہار ہوتا ہے، دل کو سکون آجاتا ہے، گناہوں کی آلائشیں ختم ہوجاتی ہیں، نماز سے پہلے، نماز کے دوران، نماز کے بعد ذکر الٰہی کا ایک بہترین سماں ہوتا ہے۔

(2) مسجد تعلیم دین، دعوت توحید اور تربیت کا مرکز ہے

مسجد نبوی ﷺ کے اندر صفہ کی ایک ایسی جگہ تھی جہاں ایمان قبول کرنے والے آکر رہتے تھے، جن کے خاندانوں نے بائیکاٹ کر رکھا تھا، عزیز واقارب روٹھ گئے تھے، جن کا دنیا میں کوئی نہیں تھا، جن کو امان ملی تو کہاں ملی؟ وہ مسجد نبوی ہی تھی، نان جویں پر گزارہ کرنے والے صاحبان عزم صحابہ کہلائے، جنہوں نے آغوش نبوت میں وحی الٰہی کا ایک ایک لفظ، ایک ایک کلمہ زبان مصطفیٰ سے سنا، اس کو سمجھا اور عمل کیا، اور دنیا کے سردار بنے، جہاد کیا، اک دنیا فتح کی، گویا مسجدیں قرآن کریم کی تعلیم اور تعبیر قرآن یعنی حدیث وسنت کی تعلیم کے لئے بھی استعمال میں لائی جاتی رہی ہیں۔

قرآن وسنت کی تعلیم کے علاوہ مسجد کو فقہ اسلامی کے فہم اصول تفسیر، اصول حدیث، عربی زبان، ادب، انشاء پردازی کی تعلیم وتدریس کے لئے بھی استعمال میں لایا جاتا رہا ہے۔ طب اسلامی کی تعلیم کا مرکز بھی مسجد ہی رہی ہے اس لئے قدیم دور سے لے کر استعمار کے غلبہ تک مسجد مسلمانوں کے جمیع اشغال کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ عالم اور طبیب دونوں اسی جگہ علم سیکھتے رہے ہیں۔ مسجد تزکیہ نفس اور تربیت دین کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو تمام تر امور کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ادب، اخلاق، معاملات، غرض ہر نوع کی تربیت فرماتے تھے۔

آئمہ مساجد کے ذمہ یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ عامۃ الناس میں عقیدہ کی تعلیم، فرائض کی ادائیگی کی عملی اشکال واضح کریں، انہیں شرک وبدعات اور ہوائے نفس سے محفوظ رہنے کے لئے تیار کریں۔

سوسائٹی میں علم شرعی کی تعلیم وترویج اس انداز سے کریں کہ عملی زندگی میں کتاب وسنت کی تنفیذ محسوس کی جائے۔

مسجد خطبہ جمعہ کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہے تاکہ زندگی کے مسائل پر ہر شخص کو آگاہ کیا جاسکے، کہ ان کا اسلام ہر قسم کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

مسجد میں روزانہ درس قرآن، درس حدیث، ناظرہ قرآن، حفظ قرآن کا بندوبست کیا جائے، ہفتہ وار وسیع پیمانے پر محاضرات کا اہتمام ہوتا ہے کہ لوگ گمراہی اور ضلالت سے بچ سکیں۔

اس قسم کے لیکچر ہونے چاہئیں کہ دور حاضر کے ہر قسم کے گمراہ افکار اور انحرافات کا مقابلہ کیا جاسکے اور مسلمانوں میں پوری پوری بصیرت پیدا ہوجائے کہ وہ اپنے عقیدہ کو سمجھ سکیں، عمل کے لئے تیار ہوجائیں، باطل اور حق میں فرق کرسکیں۔

مسجد میں ایسا مکتبہ تشکیل دینا چاہئے جو انگریزی، عربی اور اردو کتب کا قدیم اور جدید کتب کا بہترین مجموعہ ہو تاکہ لوگوں میں دین اور احکام الٰہی کو سمجھنے کا خود شعور پیدا ہوسکے۔

(3) مسجد مسلمانوں کے لئے معاشرتی زندگی کو کنٹرول کرتی ہے

مسجد صرف نماز جمعہ، پنجگانہ نمازوں ہی کے لئے نہیں بلکہ زندگی کے جملہ امور کا حل بھی مسجد ہی میں پایہ تکمیل کو پہنچایا جاتا رہا ہے، مثلاً نکاح مسجد میں مستحب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نکاح کا اعلان کرو اور اسے مسجد میں ادا کرو اور اس پر دف بجایا کرو" (ترمذی کتاب النکاح 3/398-399)

نکاح کا عمل خالص معاشرتی عمل ہے اسے بھی فرمایا کہ مسجد میں کرو، تاکہ مومنین کا تعلق مسجد سے قائم رہے۔

(4) مسجد مسلمانوں میں مؤدت ورحمت، پیار ومحبت اور ایثار وقربانی کو فروغ دیتی ہے

دن میں پانچ مرتبہ تو ہر مسلمان کو مسجد میں لازمی آنا پڑتا ہے۔ باجماعت نماز میں قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر ایک امام کی اقتدا میں نماز ادا کرتا ہے۔ قدم اور کندھے ملانے سے حسی طور پر باہمی جسموں میں محبت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ محبت، خیر خواہی کو جنم دیتی ہے۔ بغض، حسد، عداوت سب کافور ہوجاتی ہیں، دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں، ہمدردی کے جذبات موجزن ہوجاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں قدم ملاؤ، اللہ تمہارے دلوں کو آپس میں ملادے گا"

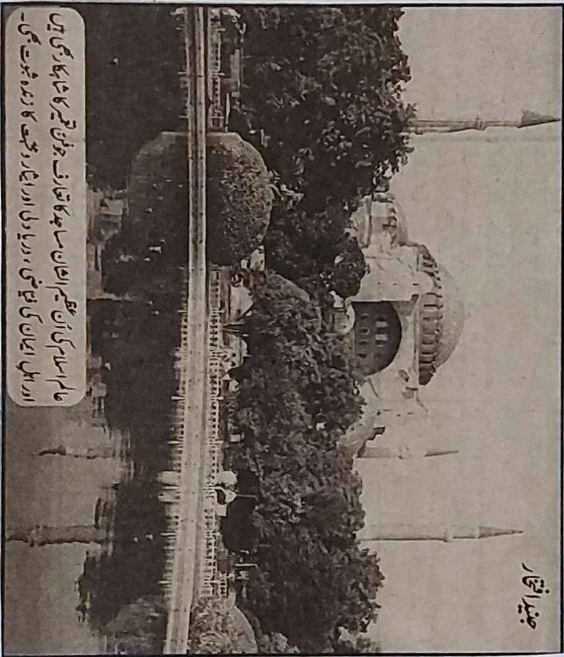
مسلسل ملاقات سے ایک دوسرے کے احوال سے آگاہی رہتی ہے۔ خوشیوں اور غموں میں شرکت رہتی ہے، مسلمان جسد واحد کی طرح بنیان مرصوص بنے رہتے ہیں۔ مودت ورحمت کے پھول رچے ہیں۔

باہمی مروت قائم رہتی ہے اور احساس محبت اجاگر رہتا ہے آپس میں ملنے سے سلام وکلام، باہمی ضیافتیں سب کچھ امن کے نقیب ہیں۔

(جاری ہے)



بوسنیا میں مسلمانوں کی اجتماعی قبروں کی کھدائی کے دوران ملنے والا تورات کا چھ سو سالہ پرانا نسخہ جس کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ اسے شائع کرکے تقسیم کیا جائے گا یوں تورات کی ایک نئی شکل دنیا کے سامنے آجائے گی



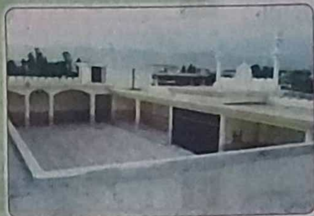
جنید افتخار

عالم اسلام کی اُن عظیم الشان مساجد کا تعارف جو فن تعمیر کا شاہکار بھی ہیں اور اہل ایمان کی فیاضی، دریا دلی اور ایثار ومحبت کا زندہ ثبوت بھی۔



دمشق کے تاریخی شہر کے وسط میں واقع مشہور عالم جامع مسجد اموی۔ صیہونی منصوبہ سازوں اور ان کے اشارے پر حرکت کرنے والی صلیبی طاقتوں کی طرف سے سقوط بغداد کے بعد اس شہر گریٹر اسرائیل کے منصوبے کا اگلا نشانہ کو بنانے کی تیاری کی جارہی ہے۔













اے نیکی کے طلب گار...... آگے بڑھ! (1)

ماہِ صیام

ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم

پروفیسر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

اے نیکی کے طلب گار آگے بڑھ! سعادتوں، عظمتوں، برکتوں اور مغفرتوں کے وہ سعید لمحے، وہ جانفزا شب و روز، وہ روح پرور نظارے پھر سے اس کائنات پر جلوہ فگن ہیں، جن کی عظمتوں کا کوئی حساب نہیں، جن کی برکتوں کا کوئی شمار نہیں۔ یہ خبر یقیناً تیرے قلب و جاں کے لئے باعث راحت و سکون ہو گی کہ فضیلتوں کا حامل شہر عظیم...... رمضان...... ایک بار پھر تیری زندگی کے مستعار لمحوں میں تجھے اپنی نجات کا سامان کرنے کے لئے سایہ فگن ہے۔ وہی مہینہ جس کی آمد پر سرورِ عالم ﷺ جھوم اٹھے۔ شعبان کے آخری دنوں میں خطبہ ارشاد فرماتے......!

لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ اپنی عظمتوں اور برکتوں کا سائبان کھولنے آ رہا ہے......!

یقیناً یہ مہینہ عام مہینوں سا، اس کے شب و روز عام دنوں کی طرح ہیں...... ان لوگوں کے لئے جو اس کی عظمت سے ناآشنا ہیں! اپنی آخرت کی بجائے دنیا کی زیب و زینت کے شکار، اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر، اس کے پیچ و خم میں الجھے ہوئے، اس کو کمانے کی فکر میں غلطاں و پریشاں، اسی کی دوڑ میں بگٹٹ بھاگے چلے جا رہے اور اسی کی محبت میں ہلکان ہو رہے ہیں، وہ لوگ جو مقصد حیات کے شعور سے عاری، زندگی کی قدر و قیمت سے غافل اور حیات مستعار کی قیمتی ساعتوں کی اہمیت سے بے خبر ہیں۔ یقیناً ان کے لئے یہ مہینہ عام سا ہے......!

لیکن...... اے نیکی کے طلب گار! یہ شہر عظیم...... تیرے لئے بے شمار نعمتوں اور سعادتوں کا پیام لا رہا ہے......!

کتب علیکم الصیام...... روزے پہلی امتوں کی طرح سرورِ عالم ﷺ کے ہر امتی پر فرض کر دیئے گئے ہیں، جسے اپنی زندگی میں یہ سعید لمحے میسر آ جائیں، اس کی خوش بختیوں اور نیک نصیبوں کے کیا کہنے...... اس پر لازم ہے کہ وہ روزے ضرور رکھے!

اے نیکی کے طلب گار......! تو بڑا خوش نصیب ہے، جو اس عظیم موقع سے فیض یاب ہو رہا ہے...... ورنہ کتنے ہی اللہ کے بندے اس تمنا کو دل میں چھپائے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آگاہ و خبردار رہ، ہوشیار ہو جا کہ ان سعید ساعتوں سے فیض یاب ہونے میں کوتاہی نہ ہونے پائے۔ زندگی کا کیا بھروسہ! یہ مبارک لمحے پھر میسر آئیں یا نہ آئیں۔ کمر ہمت باندھ لے۔

اے بندۂ مسلم! اطاعت و تسلیم کے خوگر مومن! رمضان تیری تسلیم و رضا کا اظہار بھی ہے...... تو نے اسلام قبول کر کے شعوری طور پر خود کو مالک ارض و سما کے حوالے کر دیا۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا...... اس کامل عبودیت اور یکسوئی کا تقاضا ہے کہ اپنے آقا و مولا کے فرض کردہ اس حکم پر عمل کے لئے کمر بستہ ہو جا...... آنحضور ﷺ کا یہ فرمان عالی شان تیرے پیش نظر رہنا چاہئے کہ روزہ اسلام کی بنیادوں میں سے ہے، اس کے بغیر تیری بندگی اور اطاعت نامکمل ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں سے عظیم مقصد حیات...... **کلمۃ اللہ ھی العلیا** ...... اللہ کے کلمے کا غلبہ...... اسی کے حکم کا چلن، اسی کے دستور و قوانین حیات کا نفاذ...... اسی کو حلال و حرام کا اختیار، اسی کی رضا کی طلب...... اس کی عظمت، اسی کی کبریائی سے آگاہ کرتا اور اسے بجالانے کا تقاضا کرتا ہے۔ روزہ اسی جہاد کی تربیت کا ایک پہلو اور نشان منزل ہے۔ بندۂ مومن و مسلم کے خلوص کا اظہار اور آقا و مولا کی قبولیت کا اعلان! اللہ نے اس ماہ تقدس کے روزوں کو فرض اور نالۂ نیم شبی کو بندہ کے اظہار عبدیت کا نشان قرار دیا ہے۔ جعل اللہ صیامہ فریضۃ...... وقیام لیلۃ تطوعا...... تطوع...... قرآن و حدیث کی اصطلاح میں بندے کی وارفتگی اور پُرخلوص وابستگی کا عملی اظہار ہے۔

فرض عبادات تو بہر طور کرنا ہے کہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں۔ اسلام میں داخلہ پورا نہیں۔ جیسے جیسے اے بندۂ مومن تیرا دل رب سے آشنا ہوتا چلا جائے، تیری راتیں بے قرار ہو جائیں، تیرے سینے میں عبدیت کے اظہار کے مظاہر مچلنے لگیں، تیرے جسم کو تیرے بستر پر سکون نہ ملے، تو تڑپ تڑپ کر رات کے اندھیروں میں بارگاہِ رب العزت میں قیام و سجود و دعا و مناجات، حمد و ثنا، تسبیح و استغفار میں مشغول ہو جائے۔ کوئی دیکھنے والا نہ ہو، اس کے سوا کوئی سننے والا نہ ہو، اس کے بجز...... وہ اور تو...... آمنے سامنے! ان تعبد اللہ کانک تراہ...... اپنے جیسے مالک و مختار، آقا و مولا نگاہوں کے سامنے بالکل پاس۔ اگر تجھے شعور کی یہ دولت نصیب ہو جائے تو یاد رکھ: ہم تو اپنے بندے کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں...... اگر تو اسے اپنے سامنے، قریب نہیں پاتا، محسوس نہیں کرتا، بھٹکتا رہتا ہے...... تو بتا...... قصور تیرا ہے یا اس کا جو تیری رگ جاں سے قریب، تیری ایک پکار پر لبیک کہنے، نچھاور ہو جانے کے لئے تیار...... اذا سالک عبادی عنی فانی قریب...... اے نیکیوں کے طلب گار! رمضان کی راتوں میں...... آگے بڑھ اور محبتوں کے اس غیر رسمی تقاضے کی تکمیل کا پختہ ارادہ کر لے! رسمی ایمان کے تقاضے یقیناً کچھ اور ہیں اور محبت، اطاعت اور تسلیم و رضا کی تکمیل کے مظاہر کچھ اور......! اس کی اسی موج اور عبدیت کے اسی اظہار کے تقاضے نے کائنات کے سب سے محترم، معظم اور معصوم عن الخطا ﷺ کو بارگاہِ الٰہی میں افلا اکون عبداً شکورا...... کے جذبے کے ساتھ راتوں کو کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا......!

اے نیکیوں کے طلب گار! رمضان کی ان خوب صورت ساعتوں میں خود کو قیام اللیل کا اس قدر خوگر بنا لے کہ تجھے اس کے سوا چین نہ آئے، کسی پل قرار نصیب نہ ہو۔ راحت دل اور سکون جاں تجھ سے روٹھ جائیں...... سکون اور قرار ملے...... تو فرائض سے کہیں بڑھ کر نوافل کی ادائیگی اور عبدیت کے اظہار کے ان بے لوث جذبوں اور طریقوں میں! رسول اللہ ﷺ کے فرمان خصلۃ من الخیر...... کا یہی مفہوم ہے! الا بذکر اللہ تطمئن القلوب...... کا اس سے کارگر اور بہتر طریقہ اور کوئی نہیں۔ سکون و اطمینان، یکسوئی اور فراغت کے ان لمحوں میں اپنے رب سے ہم کلامی، رضا جوئی اور مغفرت طلبی سے مبارک کام شاید ہی کوئی اور ہو!

رمضان صبر و استقامت کا مہینہ ہے۔ اس میں انجام دی جانے والی عبادت کا نام ’’صوم‘‘ ہے۔ اس کے معنی باز رہنا، ترک کر دینا اور چھوڑ دینا...... یہ حقیقت تو بڑی واضح ہے کہ اللہ کو اپنے بندے کا کھانا پینا چھوڑ دینا ہرگز مطلوب نہیں، یہ تو محض ایک علامتی عمل ہے...... اطاعت و تسلیم و رضا کے اظہار کا۔ اصل مقصود تو ضبط نفس ہے، اپنی خواہشات، تمناؤں اور کاموں کو...... زندگی کے ہر لمحے کو...... رب کے حکم کے تابع کر دینا۔ اپنے آپ پر اس قدر کنٹرول حاصل کر لینا کہ نفس کا بے لگام گھوڑا، اللہ و رسول ﷺ کے مکمل سپرد اور تابع بن جائے، اسی کی اطاعت کے دائرے کے کھونٹے سے بندھا رہے، اسی کے گرد چکر لگاتا رہے، اللہ کی مقرر کردہ حدود و قیود کا پابند ہو جائے۔ ان سے تجاوز سے گریزاں رہے، خواہشات نفس نہ تو اس پر غالب آئیں نہ دنیا کی زیب و زینت اور چمک دمک اس کی نگاہوں کو خیرہ کر کے اپنے دام فریب میں گرفتار کر سکیں! (جاری ہے) ☆



حاصل پور: جامع مسجد پرانا حاصل پور میں عید میلاد النبیؐ کے جلسہ سے مولانا عبدالعزیز چشتی' مولانا محمد سلیم چشتی' مولانا فردوسی اور شفقات احمد خطاب کر رہے ہیں



خوشاب: جشن عید میلاد النبیؐ کی تقریبات اور جلوس کے مناظر، تحصیل ناظم ملک غلام رسول سنگھا اور ایم پی اے ملک آصف بھاگل یاشی اور قاضی خالد جاوید مٹھائی تقسیم کر رہے ہیں

روزنامہ پاکستان لاہور (2) 12 مارچ 2009ء

جھنگ، ساہیوال، اوکاڑہ، پاکپتن اور بہاولنگر کی خبریں



کمالیہ میں جشن عید میلاد النبیؐ بڑے جوش و خروش اور ولولہ سے منایا گیا' بہت بڑا جلوس نکالا گیا راستہ میں مولانا منظور الطیف قادری' مولانا صادق سیالوی' مولانا کرم علی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا

کمالیہ میں عید میلاد النبیؐ

جوش و خروش سے منایا گیا

کمالیہ (نمائندہ خصوصی) کمالیہ میں عید میلاد النبیؐ انتہائی جوش و خروش سے منایا گیا، مرکزی جلوس تحصیل کونسل چوک سے زیر قیادت علامہ مولانا منظور اللطیف قمر قادری، مولانا محمد صادق سیالوی، مولانا ہیبت خان سیالکوٹ، محبوب احمد قادری نکالا گیا، جلوس صدر بازار، نزد چوک دہلی چوک ریلوے روڈ سے ہوتا ہوا مرکزی عیدگاہ چرا شہید میں پہنچ کر اختتام پذیر ہوا، اس دوران جلوس کے راستے میں مختلف جگہوں پر استقبالیہ کیمپ بنائے گئے تھے، یہاں سے جلوس کے شرکاء پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔

بوریوالہ اور گردونواح میں عید میلاد النبیؐ کی تقریبات

جگہ جگہ دودھ کی سبیلیں لگانے کے علاوہ مٹھائیاں بھی تقسیم کی گئیں

بورے والا (نامہ نگار) بوریوالہ اور گردونواح میں جشن عید میلاد النبیؐ انتہائی عقیدت و احترام اور مذہبی جوش و خروش سے منایا گیا۔ پورے شہر کے بازاروں اور نجی سرکاری عمارات کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور آرائشی محرابوں سے سجایا گیا۔ ٹی ایم اے بوریوالہ کی جانب سے بازاروں، سڑکوں اور جلوس کے روٹ پر صفائی اور پانی کے چھڑکاؤ کے خصوصی انتظامات کیے گئے، جگہ جگہ دودھ کی سبیلیں اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ مرکزی میلاد کمیٹی کے زیر اہتمام جامع مسجد اکبر غلہ منڈی سے معروف عالم دین علامہ محمد محفوظ الحق شاہ اور دیگر علماء اہلسنت کی زیر قیادت جشن میلاد کا جلوس برآمد ہوا۔ ہزاروں فرزندان اسلام نے درود و سلام کا ورد کرتے ہوئے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ جلوس دہاڑی بازار، لکڑ منڈی بازار، گول چوک عارف بازار، لاری اڈہ اور کالج روڈ سے ہوتا ہوا واپس غلہ منڈی میں اختتام پذیر ہو گیا۔ جماعت اہلسنت کے ضلعی نائب صدر ممبر پنجاب اسمبلی پیپلز پارٹی سردار خالد سلیم بھٹی، مرکزی انجمن تاجران کے صدر محمد جمیل بھٹی، نائب ضلع ناظم دہاڑی چودھری محمد یوسف کسیلیہ اور ناظمین نائب ناظمین میلاد کمیٹی کے ارکان جلوس کے ہمراہ موجود تھے۔

جماعت اہلسنت اوکاڑہ کی تمام ذیلی تنظیموں کی عید میلاد النبیؐ کے مرکزی جلوس میں شرکت

اوکاڑہ (بیورو رپورٹ) اہلسنت کی تمام ذیلی تنظیموں جماعت اہلسنت دعوت اسلامی سنی تحریک اے ٹی آئی اور منہاج القرآن سمیت ہزاروں مسلمانوں نے جشن عید میلاد النبیؐ کے غوثیہ مسجد سے شروع ہونے والے مرکزی جلوس میں شرکت کی جس کی قیادت صاحبزادہ محمد فضل الرحمن، صوفی محمد لطیف نقشبندی، قاضی محمد اسلم، اصغر سہیل قادری، محمد رفیع رضا اور ندیم انصاری نے کی شرکاء جلوس سے لوگ میں خطاب کرتے ہوئے قائدین اور علماء نے سیرت النبی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعد ازاں ہزاروں شرکاء جلوس نے کراچی میں تین سال قبل سنی تحریک کے شہید ہونے والے 28 علماء کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

آپؐ نے غلامی کے شکنجے میں جکڑے لوگوں کو درس حریت دیا، عثمان غنی

دنیا میں امن کا راستہ صرف اسوہ حسنہ کی پیروی میں ہے، سیمینار سے خطاب

چیچہ وطنی (نامہ نگار + نمائندہ خصوصی) ربیع الاول میں پیدا ہونے والے امام الانبیاءؐ نے انسانیت کو ایسی شریعت دی جس نے دنیا بھر کے مجبور، مظلوم مقہور اور غلامی کے شکنجے میں کسے ہوئے انسانوں کو درس حریت دیا اور یہ اعلان کیا کہ انسانوں کی غلامی سے نکال کر ایک اللہ کی بندگی میں لانا میری زندگی کا نصب العین ہے حضورؐ کا خطبہ حجۃ الوداع خواتین و حضرات کے انسانی حقوق کو متعین کرنے کے لئے انسانی تاریخ کا سب سے خوبصورت نیو ورلڈ آرڈر ہے، آج حضور کی ولادت کی مناسبت سے اقوام عالم کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ ساری دنیا کے انسانوں کی عزت، آبرو جان و مال کی حفاظت اور امن کا راستہ صرف اور صرف حضور اکرمؐ کی تعلیمات کو اپنانے میں ہے یہ باتیں جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات مفتی محمد عثمان نے مسجد گلستان صحابہ محسنہ احمد نگر میں ایک سیرت سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہیں، اس موقع پر جے یو آئی کے رہنما راؤ منظور احمد، مولانا محمد عمران بھٹی، عمر فاروق بھٹی، مولانا یاسر جالندھری بھٹی، عبدالسلام شاہین سابقہ نائب ناظم ملک اصغر گلزار سابقہ ناظم ملک جاوید اقبال سمیت سینکڑوں لوگ موجود تھے۔ مفتی محمد عثمان نے مزید کہا کہ ربیع الاول میں حضورؐ کی ولادت، ہجرت، اعلان نبوت اور سانحہ ارتحال چاروں واقعات انسانی تاریخ کے اہم ترین باب ہیں، حضور اکرمؐ کا لایا ہوا دین مکمل ضابطہ حیات ہے، یہ ہماری رہنمائی کرتا ہے انفرادی مسائل میں بھی اور اجتماعی سیاسی معاشرتی اور تجارتی مسائل میں بھی انہوں نے کہا کہ آج پکا عاشق رسولؐ وہ ہے جو اپنی انفرادی زندگی میں حضورؐ کی سیرت اپنا کر اجتماعی معاشرے کو اسلامی طریقہ میں ڈھالنے کے لئے ہر طاغوتی طاقت کے خلاف اسوۂ رسول اکرمؐ کے مطابق جدوجہد کرے اور منکرین ختم نبوت اور گستاخانہ رسولؐ کو اپنے جان کے دشمنوں سے بڑا دشمن سمجھے۔

جشن عید میلاد النبیؐ کا مقصد نبیؐ کی تعلیمات اجاگر کرنا ہے: حافظ الیاس

اس مبارک موقع پر نادر افراد میں تحائف اور مالی امداد کی تقسیم اچھا عمل ہے، جلالیہ ویلفیئر کی تقریب سے خطاب

ملکوال (نامہ نگار) حضور نبی کریم کا یوم ولادت منانے کا اصل مقصد ان کی تعلیمات کو اجاگر اور ان پر عمل کرنا ہے ان خیالات کا اظہار ڈی سی او حافظ محمد الیاس نے گزشتہ روز بھکھی شریف میں جشن میلاد کے سلسلہ میں جلالیہ ویلفیئر ایسوسی ایشن کی جان سے غربا اور نادار افراد میں عیدی تقسیم کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ جشن عید میلاد کا اصل مطمع نظر نبی پاکؐ کی پیروی کرنا ہونا چاہئے کیونکہ عمل کے بغیر محض دن منانے سے کوئی فائدہ نہیں انہوں نے کہا کہ اس مبارک دن کے موقع پر جلالیہ ویلفیئر کی طرف سے غریب اور نادار افراد میں تحائف اور مالی امداد تقسیم کرنا ایک اچھا عمل ہے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے سجادہ نشین دربار عالیہ جلالیہ بھکھی شریف پیر سید مظہر قیوم مشہدی نے کہا کہ نبی اکرمؐ نے نوع انسانی کو ہدایت کی راہ دکھائی جو شخص بھی ایمان لا کر آپؐ کی پیروی کرے گا وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گا بعد ازاں ڈی سی او حافظ الیاس اور پیر مظہر قیوم مشہدی نے غریب افراد میں عید گفٹ تقسیم کئے۔

ہارون آباد میں عید میلاد النبیؐ کے موقع پر خصوصی دعاؤں اور عبادات کا اہتمام

میلاد کا مرکزی جلوس جامع مسجد سے شروع ہوا جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی

ہارون آباد (نامہ نگار) ہارون آباد میں جشن عید میلاد النبی ﷺ روایتی مذہبی عقیدت و احترام سے اور جوش و جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ صبح کا آغاز 21 گولے داغ کر سلامی کے ساتھ کیا گیا اور مساجد میں خصوصی دعاؤں اور عبادت کا اہتمام کیا گیا۔ عید میلاد النبی ﷺ کا مرکزی جلوس جامعہ مسجد سے شروع ہوا جس میں بسوں، ٹرکوں، ٹریکٹر ٹرالیوں، کاروں، موٹر سائیکلوں، سائیکلوں کے بڑے قافلے سمیت بڑی تعداد میں سول افراد نے بھی شرکت کی، جلوس کے شرکاء نعت خوانی اور نعروں کے ذریعے عقیدت کا بے ساختہ اظہار کرتے رہے۔ شرکاء جلوس نے عشق رسالت مآب ﷺ کے اظہار کے لئے خوبصورت بینرز تھام رکھے تھے۔ جلوس مقررہ راستوں سے گزرتا ہوا بلدیہ لان میں پہنچا جہاں مقررین نے سیرت و کردار رسالت مآب ﷺ پر روشنی ڈالی اور کہا کہ حضور ﷺ کی زندگی اور سیرت و کردار پوری انسانیت کیلئے رہتی دنیا تک مشعل راہ ہے ان کی تعلیمات پر عمل کر کے دنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل کی جا سکتی ہے۔

روزنامہ پاکستان لاہور (7) 12 مارچ 2009ء



روزنامہ پاکستان اور محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب کے اشتراک سے لاہور ڈویژن کی سطح پر مقابلہ حسن قرأت و حسن اذان میں طلباء تلاوت اور اذان پڑھ رہے ہیں، سٹیج پر ڈائریکٹر جنرل اوقاف ڈاکٹر طاہر بخاری، صوبائی خطیب مفتی محمد اسحاق ساقی الازہری، زونل



خطیب غلام مصطفیٰ رضوی، ڈسٹرکٹ خطیب حافظ غلام مصطفیٰ ثاقب، کوآرڈینیٹر محمد جمیل راجہ، محمد فاروق نیوز ایڈیٹر روزنامہ پاکستان، قاری محمد صادق، ڈاکٹر قاری محمد مظفر اور قاری عبدالغفار بیٹھے ہیں۔

کمالیہ میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس کمیٹی چوک سے نکالا گیا

کمالیہ (نامہ نگار) پیر طریقت علامہ مولانا منظور الطیف قادری اور علامہ صادق سیالوی کی زیر صدارت بارہ ربیع الاول کے سلسلہ میں ایک بہت بڑا جلوس کمیٹی چوک سے نکالا گیا جو کہ صدر بازار گھنٹہ گھر دہلی چوک سے گزرتا ہوا عبد خیر اشید پر درود و سلام پر اختتام پذیر ہوا کمیٹی چوک میں ٹی ایم او کمالیہ رشید احمد جنجوعہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ جو صحیح مومن ہوتا ہے وہ عید میلاد النبیؐ کا دن ضرور مناتا ہے۔ اس موقع پر علامہ صادق سیالوی اور منظور الطیف قادری نے بھی حضورؐ کی حیات زندگی پر الفاظوں کے پھول بکھیرے۔

میکلوڈ گنج میں عید میلاد النبیؐ پر امن رہی

میکلوڈ گنج (نامہ نگار) ملک بھر کی طرح میکلوڈ گنج میں بھی بسلسلہ جشن ظہور مصطفیٰ ایک بہت بڑا جلوس مرکزی مسجد گلزار مدینہ میں بازار سے برآمد ہوا جو مین بازار لاری اڈا اور غلہ منڈی سے ہوتا ہوا واپس مسجد گلزار مدینہ اختتام پذیر ہوا۔

عارفوالہ عید میلاد النبیؐ کے جلوس میں ارکان اسمبلی بھی شریک ہوئے

عارفوالہ (نمائندہ پاکستان) عارفوالہ میں جشن عید میلاد النبی ﷺ شایان شان طریقہ سے منایا گیا جلوس میں پیر فقیر محمد آف شخیلہ شریف، تحصیل ناظم میاں نوید طارق، سید خلیل الرحمن شاہ، صوفی محمد رشید، قاری غلام یٰسین و دیگر علماء اکرام کے علاوہ مقامی ایم این اے رانا زاہد حسین خاں، ایم پی اے ڈاکٹر فرخ جاوید و دیگر معززین شہر نے شرکت کی جبکہ مقبول شششے والے نے شرکاء جلوس کے لئے لنگر و دودھ کی سبیل کا اہتمام کیا۔

رینالہ خورد میں جشن عید میلاد النبیؐ جوش و جذبہ سے منایا گیا

رینالہ خورد (نمائندہ خصوصی) رینالہ خورد میں جشن عید میلاد النبی نہایت عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ عید میلاد النبیؐ کے احترام میں نکالے گئے جلوس میں شہریوں نے کثیر تعداد میں اپنی خوشی کا اظہار کر کے اسے فقید المثال بنایا۔ جلوس کی قیادت صاحبزادہ محمد سعید صابری اور خطیب جامع مسجد مولانا قاری محمد امین نے کی۔ شہر کی سرکاری عمارات پر چراغاں کیا گیا جبکہ تمام مساجد میں سیرت النبیؐ پر علماء کرام نے تفصیل سے اظہار خیال کیا۔ جمعیت علماء اسلام اور دعوت اسلامی کے ہزاروں کارکن اس میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔

ماچھیوال میں عید میلاد النبیؐ

ماچھیوال (نامہ نگار) ماچھیوال میں جشن آمد رسولؐ نہایت عقیدت و احترام اور مذہبی جوش و جذبے سے منایا گیا۔ اس سلسلے میں ایک بڑی ریلی نکالی گئی جس کی قیادت سید مراد حسین شاہ علامہ محمد امین نوری و دیگر علماء نے کی۔ بعد میں سیرت نبیؐ پر مقررین نے تقاریر کیں۔

عید میلاد النبی کا جھنڈا اتار کر جوتے صاف کرنے پر جھگڑا

چار افراد کا کنڈیکٹر اور ڈرائیور پر تشدد، پولیس نے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا

اوکاڑہ (بیورو رپورٹ) بس پر لگا جشن عید میلاد النبیؐ کا جھنڈا اتار کر جوتے صاف کرنے سے منع کرنے پر چار افراد نے اپنے ساتھیوں سمیت ڈرائیور کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنا ڈالا 25 ہزار روپے موبائل فون چھین کر بس کے شیشے توڑ ڈالے۔ تفصیلات کے مطابق انوار شہید کالونی کے رہائشی جاوید اقبال جو کہ بس ڈرائیوری کرتا ہے ڈرائیور جاوید اقبال بس نمبری 1590 ایل آر او لیکر شیر گڑھ کی جانب جا رہا تھا جب بس 32 ون اے ایل کے سٹاپ کے قریب پہنچی تو بس کنڈیکٹر غلام مصطفےٰ نے ڈرائیور جاوید اقبال کو بتایا کہ ریاض ولد صادق اور اس کے ساتھیوں نے بس پر لگا ہوا جشن عید میلاد النبی کا جھنڈا اتار لیا ہے اور جھنڈے سے جوتے صاف کر دیے ہیں ڈرائیور جاوید اقبال نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا جس پر ملزمان ریاض، مصور، انور مغل، قدرت اللہ رفیق عرف ڈھول نے ڈرائیور پر وحشیانہ تشدد کیا بس کے شیشے توڑ دیئے کنڈیکٹر اور ڈرائیور سے 25 ہزار روپے نقدی موبائل فون بھی چھین لئے پولیس نے ملزموں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

چیچہ وطنی میں عید میلاد النبیؐ کا بڑا جلوس نور المساجد سے نکالا گیا

بچوں نے بھی سجاوٹ میں حصہ لیا، جلوس کی قیادت رائے حسن نواز اور دیگر شخصیات نے کی

چیچہ وطنی (نامہ نگار + نمائندہ خصوصی) پوری امت مسلمہ نے عید میلاد النبیؐ انتہائی جوش و خروش اور مذہبی عقیدت و احترام کے ساتھ منائی۔ چیچہ وطنی شہر کی اہم سرکاری عمارات ٹی ایم اے چیچہ وطنی، گورنمنٹ ہائی سکولز، ٹیلیفون ایکسچینج اور شہر کے مین بازاروں کے علاوہ اہل سنت والجماعت کی تمام مساجد کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ بچوں نے اپنے گھروں کے باہر خوبصورت پہاڑیاں اور فوارے بنا کر گھروں کو لائٹنگ سے سجایا ہوا تھا۔ چیچہ وطنی و گرد و نواح سے مرکز اہلسنت نور المساجد میں بیس کے قریب موٹر سائیکلوں، ٹرکوں، ٹریکٹر ٹرالیوں پر مشتمل جلوس پہنچے، سب سے بڑا جلوس مرکزی نور المساجد سے نکالا گیا، جس کی قیادت ضلع ناظم ساہیوال رائے حسن نواز خان، تحصیل ناظم چیچہ وطنی، چودھری محمد طفیل، ممبر قومی اسمبلی چودھری زاہد اقبال، ممبر صوبائی اسمبلی چودھری شہزاد سعید چیمہ، رائے مرتضیٰ اقبال ایڈووکیٹ، چودھری ناصر طفیل، پی وائی او کے تحصیل صدر چودھری واحد غفور جٹ، مرکزی انجمن تاجران کی دونوں تنظیموں کے صدور حافظ محمد بلال، شیخ محمد حفیظ، جنرل سیکرٹری ملک اسد عباس، حاجی حبیب الرحمن بھلر، شیخ عبدالغنی، حاجی عمران افضل، صفدر منیر بھٹی، کنوینئر سنی تحریک قاری شریف الدین نے کی۔

ساہوکا میں عید میلاد النبی کا جلوس ساہوکا چوک سے شروع ہوا

سینکڑوں ٹریکٹر ٹرالیوں پر ہزاروں افراد سوار ہو کر جلوس میں شریک ہوئے

ساہوکا (نامہ نگار) ساہوکا میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس پچھلے سالوں کی طرح اس دفعہ بھی جوش و خروش سے منایا گیا۔ سینکڑوں ٹریکٹر ٹرالیوں، کاروں، بسوں ویگنوں اور موٹر سائیکلوں پر مشتمل ایک پرہجوم جلوس ساہوکا چوک سے شروع ہو کر پورے شہر میں پھرتا پھراتا شبعان چوک ساہوکا میں آ کر ایک محفل کی شکل اختیار کر گیا جس میں تلاوت قرآن پاک اور ہدیہ نعت کے علاوہ علمائے کرام نے حضور آخر الزماں ﷺ کی ولادت باسعادت پر روشنی ڈالی۔ جبکہ دوسرا ایک بہت بڑا جلوس حضرت پیر لال شاہ کی قیادت میں جو کہ ہزاروں افراد پر مشتمل دربار بابا جندے شاہ سرکار سے روانہ ہوا۔ جلوس میں لوگوں نے ٹرالیوں، کاروں، بسوں، موٹر سائیکلوں پر شرکت کی۔ جلوس پورے علاقہ میں پھرتا ہوا عاشقان رسول ﷺ کے نعروں سے گونجتا ہوا ڈیرہ سید لال شاہ پر آ کر ایک محفل کی شکل اختیار کر گیا وہاں پر علمائے کرام نے خاتم النبیین ﷺ کی ولادت باسعادت اور ختم نبوت ﷺ پر پرجوش تقاریر کیں تقاریر کے بعد شرکاء میں لنگر تقسیم کیا گیا۔

چشتیاں میں عید میلاد النبیؐ پر متعدد جلوس نکالے گئے

چشتیاں (نمائندہ پاکستان) عید میلاد النبیؐ حسب روایت اس سال بھی نہایت ہی عقیدت و احترام و جوش و جذبہ سے منایا گیا جبکہ مختلف کالونیوں سے نکالے گئے شمع رسالت کے پروانوں کے جلوس مرکزی جامع مسجد نور سے نکلنے والے مرکزی جلوس میں شامل ہوئے۔ قیادت ناظم چشتیاں حاجی محمد اکرم۔ ڈی ایس پی محمد انور چشتی، مولانا مفتی خلیل الرحمن، انجمن تاجراں کے جنرل سیکرٹری چودھری سلطان احمد، میلاد کونسل کے صدر حاجی شیخ محمد ایوب، شیخ محمد بلال حاجی حسین علی اور دیگر علماء اکرام نے شرکت کی۔

میاں چنوں، عید میلاد النبیؐ کے جلوس میں بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت

میاں چنوں (نمائندہ خصوصی) میاں چنوں میں جشن عید میلاد النبیؐ انتہائی جوش و جذبہ سے منایا گیا۔ شہر بھر کی عمارتوں بنک و سرکاری دفاتر کو بڑی خوب صورتی سے سجایا گیا۔ شہر بھر میں جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں دور دراز چکوک سے بھی لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی جو ٹریکٹر ٹرالی کاروں، موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر آئے۔ اسی طرح شہر میں لوگوں نے نیاز تقسیم کی مسجدوں میں خصوصی محافل میں دوسرے شہروں سے آئے ہوئے معروف نعت خواں حضرات نے شرکت کی۔

بوریوالہ میں محفل نعت آج ہو گی

بوریوالہ (نامہ نگار) مجلس احباب بوریوالہ کے زیر اہتمام 26 ویں کل پاکستان محفل نعت آج بروز جمعرات 12 مارچ بعد نماز عشاء کالج روڈ بوریوالہ میں منعقد ہو گی۔ محفل نعت میں ملک بھر سے معروف نعت خوانان بارگاہ رسالتؐ میں نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ نقابت کے فرائض معروف براڈکاسٹر اظہر لودھی انجام دیں گے۔

الہ آباد میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس

الہ آباد (نامہ نگار) جشن عید میلاد النبیؐ الہ آباد میں نہایت شان و شوکت سے منائی گئی علماء اکرام اپنی اپنی مساجد سے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے جامع مسجد نور الاسلام میں پہنچے اور جامع نور الاسلام مسجد سے اجتماعی جلوس چاروں سڑکوں سے ہوتا ہوا میلاد چوک الہ آباد میں پہنچا، جلوس کے اختتام پر ملک کی سلامتی کی خصوصی دعا کی گئی۔

S

M

JULY

S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31



بہاولنگر: مجلس علماء جامعہ رضائے مصطفیٰ پاکستان بہاولنگر کے زیر اہتمام نکالے گئے عظیم الشان جلوس بسلسلہ میں جشن عید میلادالنبیؐ جسکی قیادت ممتاز عالم دین مولانا مفتی محمد اللہ یار خاں اشرفی اور صدر انجمن تاجران شیخ اختر' جنرل سیکرٹری حاجی ملک محمد اکرم' چودھری غلام ربانی سابقہ چیئرمین بلدیہ' انجمن طلبہ اسلام پاکستان کے رہنما اور دیگر علماء کرام اور معززین شریک ہیں



سرگودھا: دارالعلوم محمدیہ غوثیہ نواب کالونی کے زیر اہتمام جشن عید میلادالنبیؐ کے جلوس کی قیادت پیر مشتاق احمد شاہ الازہری، پیر غلام رسول قاسمی، مولانا آصف ضیاء، میاں سرفراز، پروفیسر چیمہ، ڈاکٹر محمد یوسف ودیگر کر رہے ہیں



میانوالی: جشن عید میلادالنبیؐ کے مرکزی جلسے سے ڈی سی او وسیم اجمل چودھری، علامہ صاحبزادہ عبدالمالک، سابق سیکرٹری پریس کلب رانا محمد ادریس اور دیگر خطاب کر رہے ہیں

نبی کریم کی آمد سے ارض خداوندی پر رحمتوں کا نزول ہوا اور تاریکی کے بادل چھٹ گئے: میاں عطاء الرحمٰن طارق

خوشاب (نمائندہ خصوصی) جمعیت اہلحدیث ضلع خوشاب کے سرپرست اور ممتاز سماجی شخصیت میاں عطاء الرحمٰن طارق نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی آمد سے ارض خداوندی پر رحمتوں کا نزول ہوا اور تاریکیوں کے بادل چھٹ گئے خداوند قدوس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اگر ہم نبی کریم کی رحمتوں سے مستفید نہیں ہو سکتے تو یہ ہماری اپنی کمزوری ہے انھوں نے ان خیالات کا اظہار جشن عید میلادالنبی ﷺ کے حوالے سے مقامی ہوٹل میں معززین علاقہ کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ کے شرکاء سے خطاب کے دوران کیا۔ عشائیہ میں سابق وزیر داخلہ ملک نسیم احمد آہیر' پی ایم اے ضلع خوشاب کے صدر ڈاکٹر محبوب احمد فیضی' انجمن تاجران جوہر آباد کے صدر پروفیسر چوہدری عبدالخالق گجر' جنرل سیکرٹری حاجی راجہ محمد اشرف' انجمن غلامان مصطفیٰ جوہر آباد کے صدر مرزا عبدالرزاق طاہر' مسلم لیگ ن کے راہنما عمر خان' چوہدری ارشد محمود ایڈووکیٹ' غلام رسول سلیم' شیخ محمد شفیق' سمیت علاقہ بھر کی ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔

منچن آباد میں عید میلادالنبیؐ کا جلوس آستانہ پیر احمد شاہ بنانوالہ ریلوے روڈ سے برآمد ہوا

منچن آباد (تحصیل رپورٹر) سب ڈویژن منچن آباد میں عید میلادالنبیؐ نہایت مذہبی جوش و خروش اور عقیدت سے منائی گئی، عید میلادالنبی کے سلسلہ میں بڑا جلوس آستانہ پیر احمد شاہ بنانوالہ ریلوے روڈ سے برآمد ہو کر مختلف شاہرات سے ہوتا ہوا مدرسہ انوار السلام پہنچا جہاں سے جلوس کی قیادت مولانا فضل الرحمٰن مہتمم، مدرسہ انوار الاسلام سمیت دیگر مذہبی شخصیات نے کی پریس کلب روڈ، لاری اڈا، مدنی چوک، ابوبکر چوک سے واپس مدرسہ انوار اسلام اختتام پذیر ہوا، اس موقع پر مقررین نے تاجدار مدینہ نبی آخر الزمان حضرت محمدؐ کی سیرت طیبہ پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

ساہیوال کے مختلف مقامات سے عید میلادالنبیؐ کے متعدد جلوس نکالے گئے

مقررین نے شان رسالتؐ اور سیرت طیبہ پر سیر حاصل روشنی ڈالی، سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے

ساہیوال (بیورو رپورٹ) گزشتہ روز ملک بھر کی طرح ضلع ساہیوال میں بھی جشن عید میلادالنبیؐ انتہائی مذہبی عقیدت واحترام اور جوش وخروش سے منایا گا، ساہیوال میں غلہ منڈی سے مولانا غلام مصطفیٰ، جامعہ فریدیہ سے مولانا منظور احمد شاہ، مفتی مظہر فرید، مدینہ مسجد سے مفتی ولائت اقبال نقشبندی، عالمی تنظیم العارفین قاری محمد یسین کی قیادت میں و دیگر مختلف مقامات پر چھوٹے بڑے جلوس نکالے گئے، تحریک جانثاران رسولؐ کے زیر اہتمام اے ڈی چودھری کی قیادت میں ایک ریلی نکالی گئی، تمام جلوس اور ریلیاں مختلف راستوں سے ہوتی ہوئیں بلدیہ گراؤنڈ میں پہنچیں یہاں پر مولانا منظور احمد شاہ، مظہر فرید، مفتی ولائت اقبال، عمران احمد شاہ، قاری نعیم و دیگر نے سیرت طیبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہاکہ امت مسلمہ کو نبیؐ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر زندگی و آخرت سرخرو کرنی چاہیے، تاجروں نے مختلف بازاروں کو خوبصورتی سے سجایا رات کو سرکاری وغیر سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا گیا، مختلف مقامات پر لنگر تقسیم کیا گیا۔

پتوکی میں عید میلادالنبیؐ کے جلوس کی قیادت علامہ شبیر ہاشمی نے کی

پتوکی (نامہ نگار) پورے ملک کی طرح بلدیہ گراؤنڈ پتوکی سے علامہ شبیر احمد ہاشمی کی قیادت میں عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس آٹھ بجے شروع ہوا، پورے شہر کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا، ہر طرف خوشی کے شادیانے بج رہے تھے، ہر کوئی ایک دوسرے کو عید میلاد کی مبارکباد پیش کر رہا تھا، جلوس میں علامہ اقبال روڈ، ریل بازار، ڈاکخانہ بازار، ٹرنک بازار، بھیڈیاں روڈ، دربار روڈ، مین بازار، شاہراہ قائد اعظم، نشاط ریلوے روڈ سے ہوتا ہوا چونیاں روڈ پرانی منڈی سے واپس جامع مسجد مینار رضا پہنچ کر صلوٰۃ وسلام پر اختتام پذیر ہوا۔

جشن میلادالنبیؐ منانے کا صحیح انداز انسانیت کی خدمت ہے' پروفیسر سعید احمد خاں

الحرم فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام 2 مستحق بچیوں کو جہیز دینے کی تقریب سے ڈاکٹر محی الدین اور دیگر کا خطاب

لاہور (سٹی رپورٹر) حضور نبی اکرم سید عالم ﷺ کا جشن میلاد منانے کا بہترین انداز انسانیت کی خدمت ہو سکتا ہے کیونکہ آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا۔ ان خیالات کا اظہار الحرم فاؤنڈیشن کے بانی پروفیسر محمد سعید احمد خاں نے گوشہ سعادت مین چوہان روڈ اسلام پورہ میں فاؤنڈیشن کے سرپرست اعلیٰ خالد شفیق چودھری کی طرف سے علاقے کی مستحق خاندانوں کی 2 بچیوں کو جہیز کے سامان کا تحفہ دینے کے موقع پر کیا۔ پروفیسر سعید نے کہاکہ نبی آخر الزمان کی آمد انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے القمر فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر محی الدین نے کہاکہ علمائے حق کی کاوشوں سے ہمیشہ معاشرے کو فوائد نصیب ہوئے۔ انہوں نے اپنی فاؤنڈیشن کی طرف سے پانچ ہزار روپے کا نقد عطیہ دیا۔ تقریب کی صدارت انارکلی کے حاجی محمد مقبول نے کی اور رفیق سوئیس کے مالک حاجی سوہنا ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اٹارنی رانا صفدر علی آصف' چودھری عالمگیر' پروفیسر عبداللطیف شاہوار حیدر اور زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین محمد بشیر مہمانان خصوصی کے طور پر تقریب میں شریک ہوئے۔ تقریب کے اختتام پر خالد شفیق چودھری کے والد کی ناگہانی وفات پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کیا گیا اور ان کیلئے اجتماعی دعائے مغفرت کی گئی۔

منڈی شاہ جیونہ میں عید میلادالنبی کی تقریبات

منڈی شاہ جیونہ (نمائندہ خصوصی) منڈی شاہ جیونہ میں یوم عید میلادالنبی نہایت عقیدت واحترام سے منایا گیا اس موقع پر ہزاروں افراد نے جلوس نکالا جبکہ بعد میں مارکیٹ کمیٹی چوک میں جلسہ منعقد ہوا اس موقع پر علماء اکرام نے رسول اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی اور کہاکہ رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کر کے اپنی آخرت سنوار سکتے ہیں۔

منڈی احمد آباد میں عید میلادالنبی جوش وخروش سے منایا گیا

منڈی احمد آباد (نامہ نگار) 12 ربیع الاول یوم ولادت حضور اکرم ﷺ کی خوشی میں بہت بڑا جلوس علمائے کرام کی قیادت میں نکالا گیا، سارے شہر کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا، جگہ جگہ پانی کی سبیلیں لگائیں گئیں اور کھانا تقسیم ہوا، جلوس کی سیکیورٹی کیلئے پولیس کی بھاری تعداد جلوس کے ساتھ تھی، علمائے کرام نے اپنی تقاریر میں کہاکہ حضور ﷺ کی آمد سے جہالت کے اندھیرے ختم ہو گئے تفصیلات کے مطابق یوم ولادت حضور اکرم ﷺ کی خوشی میں مقامی علمائے کرام کی قیادت میں ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا، سارے شہر کو دلہن کی طرح سجایا گیا، شہر بھر میں جگہ جگہ پانی کی سبیلیں لگائی گئیں، کھانا تقسیم ہوتا رہا۔ جلوس کی حفاظت کے پیش نظر پولیس کی بھاری نفری جلوس کے ساتھ تھی۔ صدر میلاد کمیٹی چودھری شوکت علی کے ہاں جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں تقاریر کرتے ہوئے علمائے کرام نے کہا حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے جہالت کے اندھیرے ختم ہو گئے، حق غالب آیا اور کفر کے بت پاش پاش ہو گئے۔

کی تقریبات کا آغاز نماز فجر کے بعد درود وسلام سے کیا گیا بعد ازاں آستانہ عالیہ اکبریہ سعدیہ سے صاحبزادہ خواجہ محمد معین الحق چشتی، دارالعلوم حنفیہ فریدیہ سے صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، دارالعلوم فریدیہ نظامیہ سے مولانا محمد احمد فریدی، دارالعلوم صدیقیہ سے قاری مسعود احمد فریدی، جامع مسجد فیضان مدینہ سے ریاض احمد عطاری اور منظور اسلامک اکیڈمی سے پروفیسر حافظ منظور حسین نوری کی زیر قیادت بڑے بڑے جلوس نکالے گئے

بصیرپور میں عید میلادالنبی کی تقریبات

بصیرپور (نامہ نگار) ملک کے دیگر شہروں کی طرح یہاں بھی جشن عید میلادالنبی ﷺ بھرپور مذہبی جوش وخروش اور عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ بازاروں، گلیوں اور راستوں کو سجایا گیا تھا جبکہ اہم سرکاری وغیر سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا گیا عید میلادالنبی ﷺ

S S M T W T F
1 2 3 4
S S M T W T F
5 6 7 8 9 10 11
S S M T
12 13 14 15

خوشاب میں 12 مقامات پر جشن عید میلادالنبیؐ کے بڑے جلوس نکالے جائیں گے

تحصیل ناظم ملک غلام رسول سنگھا میلاد چوک میں جلوس کے شرکاء اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی جائے گی

خوشاب (نمائندہ خصوصی) ضلع خوشاب میں جشن عید میلادالنبیؐ کے سلسلہ میں تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں اور کل 10 مارچ ضلع کے 12 مقامات پر بڑے جلوس نکالے جائیں گے جن کی تفصیل یہ ہے: خوشاب کے جلوس کا آغاز صبح 7 بجے دربار عالیہ سخی سید معروف قادری سے ہوگا اور اپنے سابقہ راستوں سرگودھا روڈ، کٹھہ چوک، کلمہ چوک، میلاد چوک، مین بازار، پرانا چوک، گھوڑے شاہ، پل ڈکوتراں والی، مدنی روڈ سے ہوتا ہوا دربار سخی بادشاہاںؒ پر اختتام پذیر ہوگا۔ جوہر آباد میں جلوس کا آغاز شوگر ملز سے ہوگا جو تمام بازاروں سے گزرتا ہوا مین بازار میں سرور شہید چوک پر اختتام پذیر ہوگا۔ قائد آباد میں بندیال شریف سے ایک بڑا جلوس شروع ہوگا جو بندیال بس اسٹینڈ قائد آباد پر پہنچے گا تو گردو نواح کے تمام جلوس اس میں ضم ہو جائیں گے یہ مرکزی جلوس ... بازار اور تمام سابقہ راستوں سے ہوتا ہوا جامع مسجد بغدادی میں ختم ہوگا۔ ہڈالی میں جلوس فیضان مدینہ ہڈالی سے شروع ہوگا جو مختلف راستوں سے ہوتا ہوا مین روڈ سے گزر کر جوہر آباد کے تمام بازاروں کا چکر کاٹتا ہوا امین روڈ پر پہنچے گا یہاں سے یہ جلوس خوشاب گروٹ روڈ دربار بادشاہاں روڈ مدنی روڈ بھٹو چوک توکلی بازار سے گزر کر جامع مسجد گلزار مدینہ مرکزی دعوت اسلامی پر بوقت نماز مغرب اختتام پذیر ہوگا۔ نوشہرہ کا جلوس آستانہ عالیہ مکان شریف سے شروع ہوگا جس کے بعد یہ نوشہرہ پہنچے گا جہاں وادی سون کے دیگر جلوس اس میں مدغم ہونگے یہ مرکزی جلوس بعد ازاں جامع مسجد لاری اڈا نوشہرہ پر ختم ہوگا، مٹھہ ٹوانہ میں شمع نبوت کے پروانے لاری اڈا مٹھہ ٹوانہ پر جمع ہونگے جہاں سے ان کا جلوس اپنے سابقہ راستوں سے گزرتا ہوا جامع مسجد ماہلانوالی میں درود و سلام و دعا کے ساتھ ختم ہوگا۔ کٹھہ سگھرال میں موضع منگوال، دیئوال، جسوال، راجڑ، ڈھاک، کرڑ، تکوکر، ملوال، کٹھہ مصرال، ناڑی اور دیگر مضافات کے جلوس جمع ہونگے یہ مرکزی جلوس بعد ازاں اپنے سابقہ روٹ سے ہوتا ہوا موضع ڈھاک میں ختم ہوگا۔ نور پور تھل کا جلوس جامع مسجد غوثیہ سے شروع ہوگا اور مختلف بازاروں سے چکر لگا کر لاری اڈا اور ہاشمی چوک سے گزرتا ہوا دربار عالیہ بابا سیدن شاہ پر ختم ہوگا۔ خالق آباد میں پنڈی دہیر، مہرہ، کنڈ، بستی شیر والی اور دیگر مضافات کے جلوس جامع مسجد خالق آباد پر اکٹھے ہونگے جہاں سے یہ مرکزی جلوس عیکسر روڈ سے ہوتا ہوا علی محمد اینڈ سنز پٹرول پمپ پر اختتام پذیر ہوگا۔ روڈا کے گردو نواح کے تمام جلوس لاری اڈا پر ایک دوسرے میں شامل ہونگے جہاں سے یہ جلوس اپنے سابقہ راستوں ہوتا ہوا جامع مسجد الطفیل پر ختم ہوگا۔ گروٹ میں جلوس کا آغاز مولانا فضل الٰہی رضوانی والی مسجد سے ہوگا یہ جلوس اڈا سے گزرتا ہوا جامع مسجد مین بازار والی میں اختتام پذیر ہوگا۔ ہموں میں جلوس میلاد چوک نزد جامع مسجد گلزار مدینہ سے شروع ہوگا اور اپنے سابقہ راستوں اور ہسپتال کے قریب سے گزرتا ہوا براستہ مین روڈ واپس میلاد چوک پر پہنچ کر اختتام پذیر ہوگا۔ جلوسوں کے راستوں کو بینروں، جھنڈیوں اور محرابی دروازوں سے سجا کر اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰؐ سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا گیا ہے علماء نے خصوصی ہدایت کی ہے کہ جلوس کے شرکاء اس موقع غیر شرعی حرکات سے اجتناب کریں اور باوضو شامل ہوں کر ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے چلیں۔ ان جلوسوں سے مولانا دلدار حسین رضوی، پیر سید امجد عزیز شاہ نقشبندی، مولانا عبدالحق بندیالوی، مولانا عطا محمد چشتی، صاحبزادہ ظفر الحق بندیالوی، مولانا جان محمد چشتی، صاحبزادہ حامد عزیز حمیدی، صاحبزادہ اسماعیل الحسنی، پیر سید امتیاز علی شاہ، علامہ غلام مصطفیٰ چشتی، صاحبزادہ فیض الحسن شاہ، صاحبزادہ عبدالرحمن الحسنی، علامہ محمد اقبال شاہ بھیروی، علامہ شیر محمد سیالوی اور حافظ محمد اسماعیل سیالوی خطاب کریں گے، دریں اثناء ضلع حکومت خوشاب بھی عید میلاد النبیؐ کی تقریبات کے سلسلہ میں تمام سہولتیں فراہم کر رہی ہے اور اس نے کل ہسپتالوں میں مریضوں میں مٹھائی تقسیم کرنے کا اہتمام کیا ہے علاوہ ازیں ٹی ایم اے خوشاب نے تمام روٹوں پر صفائی کا کام ہنگامی طور پر شروع کر دیا ہے اور کل تحصیل ناظم خوشاب ملک غلام رسول سنگھا میلاد چوک پر جلوس کے شرکاء اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کریں گے اور جلوس پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کریں گے۔

نبی کریمؐ سے محبت ہی ایمان کی دلیل ہے، صاحبزادہ عمر حیات نقشبندی

عبادت کا مغز دعا جبکہ ایمان کا مغز میلاد مصطفیٰ ہے، ماموں کانجن میں یارسول اللہ کانفرنس سے خطاب

ماموں کانجن (نمائندہ خصوصی معظم علی) نبی کریم ﷺ سے محبت ہی ایمان کی دلیل ہے عبادت کا مغز دعا جبکہ ایمان کا مغز میلاد مصطفیٰ ہے۔ ان خیالات کا اظہار صاحبزادہ عمر حیات نقشبندی آف راولپنڈی نے جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام 507 گ ب میں مدرسہ فیضان القرآن میں منعقدہ دسویں سالانہ یارسول اللہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ اللہ پاک نے آپ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری پر خوشیاں مناتے ہوئے اس سال پورے عرب گھروں میں بیٹے پیدا کیے اور آپ ﷺ کی آمد کے موقع پر خوشی منانا اللہ کی سنت ہے پیر وزیر علیشاہ، قاری رفیق چشتی جنرل سیکرٹری جے یو پی، قاری عتیق الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ پاک کو آپ ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرنے والے بہت پسند ہیں کانفرنس سے قاری غلام مصطفیٰ نعیمی نے تلاوت کلام مجید جبکہ شیخ سخاوت، علامہ ریاض احمد راز، اور دیگر نے گلہائے عقیدت کے پھول نچھاور کیے

پاکپتن میں عید میلادالنبیؐ کا مرکزی جلوس غلہ منڈی سے نکالا جائے گا

پاک پتن (نمائندہ خصوصی) مرکزی میلاد کمیٹی کے زیر اہتمام عید میلادالنبیؐ کے سلسلہ میں تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ میلاد کمیٹی کے صدر حافظ غلام قطب الدین چشتی صابری نے بتایا کہ مرکزی جلوس غلہ منڈی سے نکالا جائے گا جو شہر بھر کا چکر لگا کر غلہ منڈی میں اختتام پذیر ہوگا، بعد ازاں غلہ منڈی میں ایک تقریب منعقد ہوگی جس میں مختلف شخصیات کی دستار بندی کے علاوہ مختلف مقابلہ

روزنامہ پاکستان لاہور (6) 10 مارچ 2009ء

روزنامہ پاکستان لاہور (7) 10 مارچ 2009ء

پیر محل میں آج میلادالنبیؐ کے متعدد جلوس نکالے جائیں گے

مرکزی جلوس جامعہ مسجد صاحب لولاک سے شروع ہو کر مین بازار پہنچے گا جہاں مرکزی محفل ہوگی

پیر محل (نامہ نگار) جماعت اہلسنت پیر محل کے زیر اہتمام پیر محل میں جشن عید میلادالنبی ﷺ کے سلسلہ میں مرکزی جلوس 12 ربیع الاول کو جامع مسجد صاحب لولاک سے شروع ہو کر مین بازار پیر محل میں پہنچے گا جہاں پر مرکزی محفل ہوگی چیف آرگنائزر عالمی خطیب مولانا محمد عبداللہ چشتی ضلعی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نقابت معروف نعت خوان ڈاکٹر سردار علی سعیدی ناظم جماعت اہلسنت پیر محل کریں گے جبکہ صدارت مولانا محمد اکبر رضوی امیر جماعت اہلسنت پیر محل مرکزی جلوس میں اردگرد کے چالیس چکوک سے جلوس مرکزی جلوس میں شامل ہوں گے خصوصی شرکت علامہ غلام حسین رضوی خطیب جامع مسجد فیضان مدینہ ہاؤسنگ کالونی قاری محمد حنیف خطیب جامع مسجد غوثیہ رضویہ حافظ محمد ریاض سیالوی خطیب جامع مسجد غوثیہ آباد حافظ محمد عمر دراز خطیب نورانی مسجد غوثیہ آباد مولانا محمد انور مسعود عطاری خطیب جامع مسجد اقصیٰ غوثیہ چوک مولانا محمد صبغت اللہ مجددی خطیب جامع مسجد قادریہ حنفیہ، علامہ محمد یار نوری خطیب مدینہ مسجد مدینہ بلاک قاری محمد ظفر صاحب خطیب جیلانی مسجد عمر فاروق کالونی حافظ اللہ وسایا سیالوی خطیب مسجد محمدیہ مہریہ مہر آباد حافظ عظمت علی سیالوی جامع مسجد بلال کوثر آباد حافظ محمد یوسف غوثیہ مسجد غوثیہ چوک حاجی روشن دین غوثیہ مسجد لوئر کالونی مولانا محمد یار سیالوی آف ننگلاں حافظ عبدالقادر جامع مسجد گلزار مدینہ مولانا محمد احمد صدیقی جامع مسجد چک ۳۴۷ گ ب قرات قاری محمد رمضان سیالوی قاری عبدالرحمن سیالوی غلام باہو مسجد ہسپتال قاری تنویر احمد مسجد عدالت والی کریں گے حفاظ کرام میں قاری بشارت علی سیالوی غوثیہ رضویہ مدینہ مسجد، قاری عبدالرحمن سیالوی دارالعلوم صاحب لولاک قاری سجاد احمد قادری دارالعلوم صاحب لولاک، قاری زبیر احمد جامع چشتیہ تجوید القرآن، حافظ محمد ریاض سیالوی مسجد قمریہ امیریہ،، قاری محمد ریاض دارالعلوم انوار اسلام، حافظ شکور احمد جامع مسجد اقصیٰ، حافظ عاشق عمر سیالوی چک نمبر 319 گ ب حضرت مولانا حسن علی رضوی بی پلاٹ پیر محل، حافظ منصور احمد سیالوی چک نمبر 320 گ ب، مولانا رشید حسین شاہ چک نمبر 308 گ ب، مولانا محمد بخش سعیدی چک نمبر 680/21 گ ب، حافظ محمد محسن عطاری بلال مسجد، مولانا حافظ محمد اسلم شمسی خلقیہ رزاقیہ مکی مسجد پیر محل سمیت ہر مکتبہ فکر کے ہزاروں افراد جلوس میں شمولیت کریں گے

پتوکی میں محفل میلاد

پتوکی (نامہ نگار) حضور اکرم ﷺ باعث تخلیق کائنات ہیں ان کی شان حبیب اللہ کی ہے کائنات کا حقیقی مالک صرف اور صرف اللہ رب العزت ہے اللہ کے حبیب ہونے کے ناطے جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہاں تک مصطفےٰ کی مصطفائی ہے۔ ان خیالات کا اظہار صاحبزادہ غلام مرتضےٰ گولڑوی امیر مرکزی جماعت اہل سنت ضلع قصور نے حسان نعت کونسل کے زیر اہتمام لالہ پاک ہاؤسنگ سکیم میں ملک فرزند علی اعوان ایڈووکیٹ کی رہائش گاہ پر محفل میلاد کے سلسلہ میں منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

اسوہ حسنہ کی پیروی میں ہی امت مسلمہ کی کامیابی ہے، پیر عمرانؒ

حکمرانوں کی بزدلی نے مسلم امہ کو شدید دشواریوں میں ڈال دیا ہے، ممبر قومی اسمبلی

ساہیوال (بیورو رپورٹ) غلامی رسولؐ اور اسوہ حسنہ کی پیروی میں ہی امت محمدیہ کی سرخروئی اور نجات ہے۔ ہمارے تمام مسائل کا اصل سبب فرامین رسولؐ سے انحراف ہے۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان مسلم لیگ ن علماء و مشائخ ونگ پنجاب کے صدر اور ممبر قومی اسمبلی پیر سید عمران احمد شاہ نے عید میلادالنبیؐ کے حوالے سے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا ملت اسلامیہ اس وقت چاروں طرف سے کفار کے نرغے میں ہے۔ اخوت، ایثار اور اتباع رسولؐ ایسے اقدامات ہیں جن سے ہم اپنے مسائل کو احسن طریقے سے حل کر سکتے ہیں۔ ہمارے باہمی اختلافات اور مشرک اور کفار کے آگے سرنگوں ہو گئے۔ ہمارے حکمرانوں کی بزدلی نے آج ملت اسلامیہ کو شدید دشواریوں میں ڈال دیا ہے۔

پتوکی میں جشن عید میلاد النبی کی تقریبات

پتوکی (نامہ نگار) جشن عید میلادالنبی ﷺ کی تقریبات اپنے جوبن پر ہیں۔ ہر گھر کوچے ہر گلی اور ہر محلے میں مساجد و بازار میں ہر طرف رنگ برنگی جھنڈیاں جھنڈے اور بینر کے علاوہ مصنوعی پھولوں کی لڑیاں لگی ہوئی ہیں۔ حقیقی پھول بھی کئی جگہ استعمال ہو رہے ہیں۔ ہر کوئی اپنی بساط کے مطابق اس جشن میں حصہ ڈالنے اور حصہ لینے کیلئے کوشاں ہے۔ رات بھر کے پروگرام کے علاوہ سال ہا سال سے جناح ہال تحصیل کونسل پتوکی میں کونسل کے زیر اہتمام محفل میلاد کا انعقاد ہوتا ہے جو عین پیدائش سرکار کے وقت پر سحری کے وقت ہوتی ہے جس میں شہر بھر سے ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے عقیدت مند شریک ہوتے ہیں۔ جلوس صبح آٹھ بجے کمیٹی گراؤنڈ سے شروع ہوگا۔



پتوکی: امام احمد رضا سیمینار سے پروفیسر ڈاکٹر جمیل احمد قلندر، پروفیسر حمید اللہ اور پیر سردار احمد عالم قادری خطاب کر رہے ہیں

T F
24 25



نیویارک۔۔انجمن غوثیہ کے زیراہتمام عید میلادالنبی ﷺ کے حوالے سے نکالی گئی ریلی کا منظر

نیویارک، انجمن غوثیہ کے زیراہتمام عید میلادالنبیؐ کے حوالے سے ریلی اور جلسے کا انعقاد

علماء کرام اور ہزاروں عاشقان رسول کی شرکت، فضاء یااللہ یارسولؐ کے نعروں سے گونجتی رہی

نیو یارک (بیورورپورٹ) نیو یارک میں پاکستانی امریکن کیمونٹی کے سب سے بڑے گڑھ کونی آئی لینڈ ایونیو، بروکلین، پر اتوار کے روز عید میلادالنبی کا جلوس اور جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں والی وہڑہ شریف پیر فیصل عیاض قاسمی سمیت نارتھ امریکہ کے ممتاز علماء کرام اور ہزاروں کی تعداد میں عاشقان رسولؐ نے (بقیہ نمبر 17 صفحہ 6 پر)

بقیہ 17

انجمن غوثیہ / ریلی

شرکت کی۔ انجمن غوثیہ یو ایس اے کے زیراہتمام نکالے جانیوالا یہ جلوس کونی آئی لینڈ ایونیو، بروکلین پر مکی مسجد کے سامنے سے شروع ہوا اور نیو کرک ایونیو پر جاکر واپس مکی مسجد کے سامنے آکر اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد مکی مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ جلوس کے شرکاء تمام راستے باآواز بلند درود شریف پڑھتے رہے اور فضا یااللہ یارسول اللہؐ کے نعروں سے گونجتی رہی۔ اس دوران جلوس میں شریک نعت خواں سلام بھی پڑھتے رہے۔ جلوس میں مردوں کے علاوہ اس بار پاکستانی کیمونٹی کی خواتین اور بچوں نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ جلوس میں سید صفدر حسین شاہ، حافظ محمد صابر، مفتی عبدالرحمٰن قمر، پیر سید غفران صدیقی، نور محمد جرال، محمد اصغر چشتی، علامہ بشارت شاذی، علامہ شہباز احمد چشتی، مولانا غلام رسول، علامہ مقصود احمد قادری، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ تقی، خان فیاض، مولانا محمد صفدر علی قادری نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ شرکاء بالخصوص خواتین اور علماء کرام کے لئے جانثاران مصطفیٰ، چودھری افضل گلبہار، شیخ توقیر الحق اور آصف بیگ کی جانب سے ناشتے کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔

حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں: چاچا عبداللہ، ڈاکٹر عظیم و دیگر

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) محسن انسانیت حضورؐ کی آمد سے قبل پوری دنیا شرکت و بدعت گمراہی اور نافرمانی کے گڑھے میں گری ہوئی تھی اور تباہی و بربادی کے دہانے پر پہنچ چکی تھی ان خیالات کا اظہار جمعیت اہلحدیث فیصل آباد کے راہنماؤں چاچا عبدالرشید، محمد امین فارقی، ڈاکٹر محمد عظیم، عبدالمجید رحمانی، حافظ محمد احسان انصاری نے ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا انہوں نے کہا حضور نبی کریم دنیا میں رحمت للعلمین بن کر تشریف لائے اور دنیا میں ظلم و ستم اور جبر کے دور کا خاتمہ ہوا کفر کے گھٹاٹوپ اندھیرے ختم ہوئے اور ہر طرف اجالا ہو گیا انہوں نے کہا اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے حضور سرور کائناتؐ کی تعلیمات کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی اور رہنما اور تعلیمات کی ضرورت نہیں۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور (5) 12 مارچ 2009ء



جامعہ فریدیہ ساہیوال میں آستانہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر نصیر الدین نصیر کے ایصال ثواب کی تقریب میں جامعہ فریدیہ کے مہتمم پیر ابوالنصر منظور احمد شاہ دعا کررہے ہیں

آپ ﷺ نے زندگی کے ہر موڑ پر ہدایت کا چراغ روشن کیا

ہم اپنے گھروں میں اسلامی تعلیمات رائج کر کے سکون پا سکتے ہیں، تقریب سے مشترکہ خطاب

گگومنڈی (نامہ نگار) حضور ﷺ کی محبت و اطاعت ہے اللہ کریم نے حضور ﷺ کو قرآن مجید کا نور بخشا اور آپ ﷺ نے دراصل خدا کی محبت و اطاعت اس نور کے ذریعے گمراہی کے اندھیرے کو ختم کر دیا۔ آپ ﷺ نے دنیا کو ہدایت، مساوات، برابری، انصاف اور امن و سلامتی کا سبق دیا۔ آپ ﷺ کی آمد سے دنیا میں ہر طرف توحید کی روشنی پھیل گئی اور اس روشنی سے پوری دنیا چمک اٹھی۔ اللہ تعالیٰ نے جب اس کائنات کو پیدا کرنا چاہا تو سب سے پہلے سید دو عالم ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا۔ آپ ﷺ نے زندگی کے ہر موڑ پر ہدایت کا چراغ روشن کیا۔ ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز ایک افطار پارٹی میں مقررین ضلعی صدر جماعت اہل سنت سید محمد مراد علی شاہ، ضلعی نائب صدر جماعت اہل سنت سردار خالد سلیم بھٹی، لیاقت علی عاجز نے خطاب کرتے ہوئے کیا تقریب کا اہتمام ضلعی نائب صدر جماعت اہل سنت سردار خالد سلیم بھٹی نے کیا تھا۔ مقررین نے سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے یوم وصال کے سلسلہ میں کہا کہ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی زندگی ہمارے لئے مینارہ نور ہے ہمیں چاہئے کہ اپنے گھروں میں آپؓ کی تعلیمات کو عام کریں تاکہ ہماری خواتین بھی ان کی تعلیمات سے اپنی حیات کو منور کریں۔

انسانیت کی فلاح کیلئے حضورؐ کی حیات طیبہ بہترین مشعل راہ ہے

حضورؐ کی زندگی قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے، روٹری کلب کے زیراہتمام میلادالنبیؐ کے حوالے سے نشست

ساہیوال (نامہ نگار) انسانیت کی فلاح اور دنیا میں امن و امان کیلئے قیام کیلئے حضورؐ کی حیات طیبہ بہترین مشعل راہ ہے اور تمام مسلمان ان کی تعلیمات پر من و عن عمل پیرا ہو کر موجودہ مشکل حالات سے عہدہ براہ ہو سکتے ہیں حضرت محمدؐ کی تمام زندگی قرآن کی عملی تفسیر اور آنے والی نسلوں کیلئے ایک مثال ہے ان خیالات کا اظہار روٹری کلب ساہیوال کے زیر اہتمام میلادالنبیؐ کے حوالے سے منعقد ہونے والی ایک نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا تقریب کی صدارت کلب کے صدر کاشف لطیف نے کی جب کہ اسسٹنٹ گورنر روٹری چودھری سلطان محمود سابق اسسٹنٹ گورنر چودھری عبدالقیوم سابق صدر ضیاء الرحمان خان اور سیکرٹری احسن سردر کے علاوہ روٹری کلب کے دوسرے تمام ممبران بھی تقریب میں موجود تھے سپریم کورٹ کے وکیل اور معروف دانشور محمد صدیق کمیانہ نے حیات طیبہ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

"سیرت طیبہؐ پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے"

جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، کمالیہ، سمندری، چک جھمرہ، شور کوٹ، شاہ جیونہ، چناب نگر میں جلوس نکالے گئے

ربیع الاول کا مہینہ محبت و رواداری کا درس دیتا ہے، سیرت کانفرنسوں سے علمائے کرام کا بصیرت افروز خطاب

لاہور (نامہ نگاروں سے) جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، کمالیہ، چناب نگر، چنیوٹ، سمندری، چک جھمرہ، شور کوٹ، شاہ جیونہ، گوجرہ میں جشن میلادالنبیؐ انتہائی مذہبی جوش و خروش اور تزک و احتشام سے منایا گیا۔ نماز فجر کے بعد خصوصی تقریبات منعقد ہوئیں۔ گلیوں، بازاروں اور گھروں کو جھنڈیاں اور لائٹس لگا کر سجایا گیا تھا۔ متعدد مقامات پر ذکر و نعت کی محافل منعقد کی گئیں اور جلوس بھی نکالے گئے۔ جھنگ میں سواد اعظم اہلسنت کے زیراہتمام جشن عید میلاد النبیؐ کے درجنوں چھوٹے بڑے جلوس نکالے گئے جن میں ہزاروں کی تعداد میں عاشقان رسول نے شرکت کی۔ ٹوبہ کے نامہ نگار کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر اور گردونواح میں دیہاتوں اور شہر سے جلوس چوک شہداء میں اکٹھے ہوئے جہاں جلوس ایک بڑے جلسہ کی شکل اختیار کر گئے۔ چوک صدر بازار میں جمعیت اہلسنت کے رہنما صاحبزادہ حمید الدین رضوی، مولانا عبدالمعم حسین صدیقی، شمس الزمان قادری و دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ چناب نگر سے نامہ نگار کے مطابق سیرت کمیٹی جامعہ مسجد بخاری سرگودھا روڈ میں سیرت النبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا اسد یار ارشد، حافظ عبدالکریم نے رسول مقبولؐ کے اسوہ حسنہ پر بصیرت افروز خطاب کیا۔ دریں اثناء قریبی گاؤں کوٹ دسادا کی جامعہ مسجد اصرار میں دو روزہ تحفظ ختم کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت امیر مرکزیہ پیرجی سید عطاء المھیمن بخاری منعقد ہوئی۔ اس میں عبدالحفیظ مکی، قاضی محمد ارشد، صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عبداللہ لدھیانوی، محمد الیاس چنیوٹی، خالد شبیر احمد، عبداللطیف خالد، زاہد الراشدی، شبیر احمد عثمانی، خلیل احمد، مولانا محمد عنصر، حافظ حسین احمد ڈپٹی سیکرٹری جنرل جمعیت اسلام پاکستان شامل تھے۔ چنیوٹ میں جشن میلاد المصطفیٰؐ کے سلسلہ میں انجمن رضائے مصطفیٰ اور مرکزی انجمن میلادالنبی کے زیراہتمام جامع مسجد کھوکھراں والی سے ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جس کی قیادت پیر زادہ تاج محمود مولانا حاجی نعیم الدین گولڑوی، چودھری عبدالرحمن، مولانا امان اللہ ہاشمی، مولانا تصور عباس صدیقی، خواجہ معین الدین، مولانا امتیاز احمد حقانی، حافظ دوست محمد، حاجی عبدالغفور کے علاوہ دیگر تنظیموں کے رہنماؤں نے قیادت کی۔ سمندری میں مرکزی میلاد کمیٹی کے زیراہتمام جشن آمد جان کائنات کانفرنس ہوئی۔ جس سے مولانا اکرام الحق رضا القادری، علامہ علی اختر اعوان اور پیر خضر حسین چشتی نے خطاب کیا۔ چک جھمرہ سے نامہ نگار کے مطابق مرکزی جلوس چنیوٹ روڈ سے ہوتا ہوا ستارہ چوک، پرانا ڈاک خانہ روڈ، اندرون غلہ منڈی، ریل بازار، مین بازار سے ہوتا ہوا واپس جامع مسجد ایوب انصاری پہنچا جہاں علماء نے خطاب کیا۔ شور کوٹ سے نامہ نگار کے مطابق شور کوٹ اور گردونواح میں عید میلادالنبیؐ انتہائی مذہبی جوش و خروش سے منائی گئی۔ عید میلادالنبی کا مرکزی جلوس فیضان مدینہ سے نکالا گیا جو لاری اڈا، صابر چوک اور شاہد شہید روڈ سے ہوتا ہوا جامع مسجد نور پہنچا۔ شاہ جیونہ سے نامہ نگار کے مطابق مختلف مقامات پر جلوس نکالے گئے۔ بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علامہ محمد اشرف سیالوی، طاہر عباس خضر، فاروق احمد قادری، اڈا فیشمن میں بڑے اجتماع سے علامہ سید اسماعیل شاہ، علامہ زمان علی، قاری سعید احمد ضیاء، مسعود احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ربیع الاول کا مقدس مہینہ امن و سلامتی، محبت و رواداری کا درس دیتا ہے۔ گوجرہ میں بھی مختلف مقامات پر 30 جلوس نکالے گئے۔ جامعہ شاہ سواریہ کے جلوس کی قیادت سید اسرار البہار شاہ جبکہ دارالعلوم جامعہ چراغیہ کے جلوس کی قیادت سید ذیان المجتبیٰ نے کی۔ کمالیہ میں بھی مرکزی جلوس تحصیل کونسل چوک سے علامہ مولانا منظور اللطیف قمر قادری، مولانا محمد صادق سیالوی، مولانا ہیبت خان سیالوی اور محبوب احمد قادری کی قیادت میں نکالا گیا۔

غزوۂ ہند اور پاکستانی نعت



ایک بہت بڑی روایت کے طور پر غزوۂ ہند کی بات ہوتی ہے۔ غزوہ اس لڑائی کو کہتے ہیں جس میں رسول کریم پیغمبر عالم حضرت محمدؐ نے بنفس نفیس شرکت کی ہو۔ غزوہ کو جنگ کہہ سکتے ہیں مگر جنگ کو غزوہ نہیں کہہ سکتے۔ یہ تو طے ہے کہ ایک جنگ ہو گی جو پوری دنیا کا نقشہ تبدیل کر دے گی۔ برصغیر پر مسلم تسلط کا زمانہ آئے گا اور پھر اس زمانے کو زوال نہیں ہو گا۔ عشق رسول کا جو چراغ ہماری فضاؤں کی نگاہوں میں جلتا ہے۔ ایسی روشنی دلوں میں آتش گل کی طرح پھوٹتی ہے اس میں آتش فشاں بننے کی بے قراری بھی ہے جو ایک عجیب انداز کی سرشاری میں تڑپتی ہے۔ کئی محدثین اس روایت کو حدیث نہیں مانتے مگر ماننے والوں کی اکثریت ہے۔ حضورؐ کی شرکت کے حوالے سے بھی کئی روایتیں ہیں۔ روحانی و قدرتی طور پر کسی ان دیکھی طاقت اور برکت کی طرح ظہور کرے گی۔ نور ظہور بھی ہے اس کی بھی کئی شکلیں ہیں۔ حضورؐ نے ایک حدیث میں فرمایا اور اس پر سب متفق ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جس نے رمضان میں عمرہ کیا گویا اس نے میرے ساتھ حج کیا۔ اس "ساتھ" کے بارے میں بھی کئی اندازے لگائے جا سکتے ہیں۔ حضورؐ نے کئی باتیں علامتی انداز میں کیں۔ قیامت تک اس علامت کے معانی تلاش کئے جاتے رہیں گے۔ یہ بھی ایک بڑی پکی روایت ہے۔ اس کے لئے بھی کئی محدثین تصدیق نہیں کرتے مگر برصغیر کے مسلمان اس حوالے سے فخر کرتے ہیں اور سرشار ہوتے ہیں۔ سرشار ہونے سے پہلے بے قرار ہونے کا مرحلہ ضرور آتا ہے۔ میرے آقا و مولا رسول کریم حضرت محمدؐ نے میرے اس علاقے کی طرف اشارہ کیا اور اشارہ انگشت شہادت سے کیا جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اس طرف سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔ گرمیوں میں ٹھنڈی ہوا سے بڑی نعمت اور کوئی نہیں۔ عرب کے صحراؤں سے برصغیر کے گرم علاقوں تک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا جو کچھ کر دیتا ہے کسی شے سے ممکن نہیں۔ ٹھنڈے پانی کو بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک کہا گیا۔ عربی کہاوت کے مطابق دو اور نعمتوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ میٹھا بول سوہنا چہرہ۔ اسی محاورے میں ٹھنڈا پانی بھی ہے۔ کسی محبوب آدمی سے ملنے کے لئے کہتے ہیں کہ جیسے صحرا میں ٹھنڈے پانی کا چشمہ مل جائے۔ آب زم زم ایسے ہی چشمے سے نکل رہا ہے۔ ہزاروں سال ہو گئے ہیں اور ابھی کتنے ہزاروں سال انتظار میں ہیں۔ ہند کے لئے ہندوستان کا خیال آتا ہے۔ ہندوستان میں پاکستان ہے۔ اس سے مراد برصغیر ہے۔ ہندوستان اور بھارت مختلف علاقے ہیں۔ برصغیر میں بھارت، پاکستان بنگلہ دیش (مشرقی پاکستان) مالدیپ سارے ممالک جن کے لئے سارک بنائی گئی جس میں افغانستان ایران اور چین کو بھی شامل کیا جانا ضروری ہے۔ مگر امریکہ کی چالیں اس علاقے پر اپنا تسلط قائم کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ ان چالوں کے باوجود اس کی چولیں ڈھیلی ہوتی جا رہی ہیں۔

ہمارا علاقہ ایک سپر پاور سوویت یونین (روس) کے خاتمے کا سبب بنا۔ اب دوسری اور واحد اور آخری سپر پاور امریکہ کا قبرستان بھی یہیں بنے گا۔ سپر پاور تو صرف اللہ کی ذات ہے جو سب جہانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ چین کا زمانہ آنے والا ہے مگر وہ اپنے آپ کو سپر پاور نہیں کہلائے گا۔ اس حوالے سے یہ حدیث بھی سن لیں۔ اسے بھی کئی محدثین حدیث نہیں مانتے۔ یہ بھی ایک بڑی روایت ہے جو ایک زندہ حکایت کی طرح ہے۔ "علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑا" یہاں دوری کا استعارہ علم کی فضیلت کے لئے بیان کیا گیا ہے مگر اس سے بھی دور کئی علاقے ہیں۔ اس بات کے کئی معانی ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ چین سے علم حاصل کرنے کی ہدایت امریکہ اور یورپ کی محتاجی سے نجات حاصل کرنے کے لئے بھی ہے۔ برصغیر یعنی ہند کے حوالے سے چین کی طرف اشارہ ایک ایسے راز کے منکشف ہونے کی خوشبو ہے جو پوری دنیا کو امن اور سکھ کی نوید دے گی۔ چین بھی یہاں ہے اور اسی طرف حضورؐ نے اشارہ فرمایا تھا کہ مجھے اس طرف سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے اور یہ اشارہ کسی حقیقت کی طرف ہے کہ چین پاکستان کا ہمسایہ ہے۔

پاکستان عشق رسولؐ اور نعت رسولؐ میں سب سے آگے ہے۔ ناموس رسالتؐ کے لئے جان نثار کرنے کا جو جذبہ یہاں جسم و جاں میں تڑپتا ہے۔ اس تڑپ کی مثال تو کہیں ہو گی مگر یہ بے مثال ہے۔ علم کی باتیں اس سچے اور بڑے پیغمبر عالم اور مخبر حقیقی حضرت محمدؐ نے کیں اور فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔ علیؓ کی عظمتوں اور حقیقتوں کو وہی جانتے ہیں جو کسی شہر میں داخل ہونے کے لئے دروازے پر رکے ہوں جو لوگ یہاں سے گزرے ہوں گزرنے والوں کی قطار میں ہوں اور انتظار میں ہوں۔

یہ اس ہستی نے کہا جو خود امی لقب ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ علم کے علاقے ان دیکھی دنیاؤں اور غیب کے جہانوں میں ہیں حیران کر دینے والی ٹیکنالوجی کے سرچشمے بھی غیب کے اندر ہیں۔ ایک دانشور نے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے لئے جو لفظ قرآن میں ہے۔ وہ علم ہے۔ غزوۂ ہند کے ذکر میں مجھے پاکستانی نعت کے ارتقاء کا خیال آیا۔ میرے قبیلے کے سردار شاعری کے خان اعظم منیر نیازی کا

فروغ اسم محمدؐ ہو بستیوں میں منیر
قدیم یاد نئے مسکنوں سے پیدا ہو

پاکستانی نعت کے قبیلے کے سردار بلاشبہ حفیظ تائب ہیں۔ اسی طرح وہ بھی میرے قبیلے کے سردار ہیں۔ ان کے بھائی مجید منہاس ان کے لئے تقریبات کرتے ہیں اور یہ نعت رسولؐ اور عشق رسولؐ کی محفل بن جاتی ہے۔ انہیں مجدد نعت کہا جاتا ہے۔ وہ پاکستان کے سب سے بڑے نعت گو ہیں۔ عشق و مستی میں ڈوب کر نعت رسولؐ کے سمندروں میں ابھرنے والے حفیظ تائب عالم اسلام اور مسلمانوں کی حالت زار پر بڑے غمزدہ تھے۔ اس غم کو رسول کریمؐ کی جدائی سے جوڑتے رہتے تھے۔

اے نوید مسیحا تری قوم کا حال عیسیٰ کی بھیڑوں سے ابتر ہوا
اس کے کمزور اور بے ہنر ہاتھ سے چھین لی چرخ نے برتری یا نبیؐ
روح ویران ہے آنکھ حیران ہے ایک بحران تھا ایک بحران ہے
گلشنوں شہروں قریوں پہ ہے پرفشاں ایک گھمبیر افسردگی یا نبیؐ
زیست کے تپتے صحرا پہ شاہ عرب تیرے اکرام کا ابر برسے گا کب
کب ہری ہو گی شاخ تمنا مری کب مٹے گی مری تشنگی یا نبیؐ



ملتان: انجمن پیر حضوری شاہ دو جہانیاں کے زیر اہتمام جلوس کی قیادت جاوید ہاشمی، محمود الحسن، عامر گیلانی، عباس انصاری کر رہے ہیں۔



سیلسی: ٹی ایم اے کے زیر اہتمام جشن میلاد النبیؐ کے موقع پر قائم مقام تحصیل ناظم نعیم خان کھچی، مولانا غلام حیدر، ولی محمد، مولانا الطاف احمد، شبیر احمد، محمد انور، چودھری عبدالغفور اور مولانا نذر محمد خطاب کر رہے ہیں۔



ٹبہ سلطانپور: جشن میلاد النبیؐ کے موقع پر قاری شاہ محمد، قاری رفیق، قاری اللہ دین، حافظ جاوید اور قاری عبدالمجید خطاب کر رہے ہیں۔



جہانیاں: جشن میلاد النبیؐ کے سلسلے میں ریلی نکالی جا رہی ہے۔



وہاڑی: عید میلاد النبیؐ کے موقع پر تحصیل ناظم ثاقب خورشید، ارشاد حسین، غلام حسین کی قیادت میں جلوس نکالا جا رہا ہے۔



اتحاد اہلسنت ضلع وہاڑی کے زیر اہتمام جلوس حاجی غلام حسین سعیدی، یعقوب فریدی کی قیادت میں جناح روڈ سے گزر رہا ہے۔



تاجران سرکلر روڈ دہلی گیٹ کی جانب سے (ق) لیگ رہنماؤں کی دستار بندی کے موقع پر طاہر رشید، میاں جمیل و دیگر کا گروپ فوٹو۔



ملتان: جشن ولادت ریلی کے موقع پر قاری حبیب اللہ، رانا معراج خالد، شریف قریشی و دیگر دعا کر رہے ہیں۔



ملتان: جشن میلاد النبیؐ کے موقع پر ندیم قریشی، محبوب قریشی، مقبول حسین و دیگر 100 پاؤنڈ وزنی کیک کاٹ رہے ہیں۔



ملتان: دعوت خدام الاولیا چادر والی سرکار کے زیر اہتمام عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت ولی محمد شاہ ثانی کر رہے ہیں۔



ملتان: گلشن مصطفیٰ میلاد کمیٹی نیو ملتان کے زیر اہتمام جشن میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں پروفیسر حمید سیفی، مفتی پیر عابد سیفی، منظور سیفی، حکیم اہلسنت عمران سیفی، کلیم رضوان سیفی انعامات تقسیم کر رہے ہیں۔



جلالپور پیر والا: عید میلاد النبیؐ کے جلوس سے علامہ شعیب حسن اور علامہ محفوظ احمد ہاشمی خطاب کر رہے ہیں۔

T W T F S S M T W T F S S M T W T F
7 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30

آؤ باتیں کریں اُجالوں کی

حلقۂ زنجیر

عابد کمالوی
abidkamalvi@gmail.com

ربیع الاول کا مقدس و مبارک مہینہ پوری کائنات کے انسانوں کیلئے رحمۃ للعالمین اور فخر کون و مکاں کی روشن، منور، مطہر اور معطر حیات مبارکہ پر عمل پیرا ہو کر دنیا اور اخروی زندگی کو سرخرو بنانے کا ذریعہ ہے۔ وہ رسول عرب و عجم، کہ جن کی نسبت اُجالوں سے اور وہ کہ جن کی نسبت نبی رحمتؐ سے ہو جائے وہ دنیا کے شہنشاہوں سے کہیں زیادہ معتبر و محترم ہو جاتا ہے۔

محبوبِ رب ہیں ' پیکرِ خلقِ عظیم ہیں
یٰسین ہیں ' مدثر و طٰہٰ مرے رسولؐ

وہ پیغمبر آخر الزمانؐ جو اپنے اسوہ پر کاربند رہنے والوں کو مختلف حوالوں اور نیکیوں کی بدولت جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا "تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" صحابہ نے پوچھا "وہ کیا ہیں یارسول اللہ؟" آپؐ نے فرمایا "وہ ہیں نماز پڑھنا' زکوٰۃ دینا' امانت میں خیانت نہ کرنا' شرمگاہ' پیٹ اور زبان کی حفاظت کرنا۔" گویا یہ سب کیا ہے؟ فقط ایماں کی تفسیریں ہی تو ہیں۔

قارئین! ذکرِ حبیب خداؐ کے حوالے سے آج کی تحریر کو دو پہلوؤں میں تقسیم کرتا ہوں۔ اولاً: اُس حسنِ لازوال اور پیکرِ جمال کا حلیہ مبارک کہ مجھے والد گرامی فرماتے ہیں رات کو باوضو ہو کر نمازِ عشا کے بعد سونے سے پہلے حلیہ مبارک پڑھ کر درود شریف کثرت سے پڑھتے ہوئے سونے کو اپنا معمول بنالینا' انشاء اللہ حضور کی لذتیں بارگاہِ ایزدی سے نصیب ہو جائیں گی۔ تو عزیزانِ گرامی حضوری کے لمحات کو الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جاسکتا۔ یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔ یہ عاشقوں' صوفیوں' زاہدوں اور عابدوں کے معمولات ہیں۔ ہاں تو سیرت نگاروں نے اپنے اپنے انداز میں حلیہ شریف کو لفظوں کا جامہ پہنایا ہے' لیکن سید سلیمان ندویؒ کا حلیہ نجانے کیوں بار بار پڑھتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں "آپؐ میانہ قد اور موزوں اندام تھے' رنگ سفید و سرخ تھا' پیشانی چوڑی اور ابرو پیوستہ تھے' بینی مبارک درازی مائل تھی' چہرہ ہلکا یعنی پُرگوشت نہ تھا' دہانہ کشادہ تھا' دندان مبارک بہت پیوستہ نہ تھے' گردن اونچی' سر بڑا اور سینہ کشادہ اور فراخ' سر کے بال نہ بہت پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے تھے' ریش مبارک گھنی تھی' چہرہ گھڑا گھڑا تھا' آنکھیں سیاہ و سرگیں اور پلکیں بڑی بڑی تھیں' شانے پُرگوشت اور مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی تھیں' سینہ مبارک میں ناف تک بالوں کی ہلکی تحریر تھی' شانوں اور کلائیوں پر بال تھے' ہتھیلیاں پُرگوشت اور چوڑی کلائیاں لمبی اور پاؤں کی ایڑیاں نازک اور ہلکی تھیں' پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا خالی تھے نیچے سے پانی نکل جاتا تھا۔" صحابہؓ پر آپؐ کے حسن و خوبروئی کا بہت اثر پڑتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھے' پہلے پہل جب چہرۂ اقدس پر اُن کی نظر پڑی تو بولے "خدا کی قسم یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔" جابر بن سمرہؓ ایک صحابی ہیں' ان سے کسی نے پوچھا' آپ کا چہرہ تلوار سا چمکتا تھا؟ بولے نہیں "ماہِ خورشید کی طرح"۔ یہی صحابی روایت کرتے ہیں کہ "ایک شب جب مطلق ابر نہ تھا اور چاند نکلا ہوا تھا' میں کبھی آپ کو دیکھتا کبھی چاند کو دیکھتا تھا' تو آپؐ مجھے چاند سے زیادہ خوبرو معلوم ہوتے تھے۔ آپؐ کے پسینے میں ایک طرح کی خوشبو تھی' چہرہ مبارک پر پسینے کے قطرے موتی کی طرح ڈھلکتے تھے' جسم مبارک کی جلد نہایت نرم تھی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ کا رنگ نہایت کھلتا تھا' آپ کا پسینہ موتی معلوم ہوتا تھا' میں نے دیبا و حریر بھی آپ کی جلد سے زیادہ نرم نہیں دیکھے اور مشک و عنبر میں بھی آپؐ کے بدن سے زیادہ خوشبو نہ تھی۔ سبحان اللہ

حسنِ یوسفؑ ' دمِ عیسیٰؑ ' یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

معروف نعت گو شاعر اور عاشقِ رسولؐ حضرت حفیظ تائب مرحوم لکھتے ہیں

خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصافِ حمیدہ

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا کہ نطق زباں کے بوسے لے رہا ہے۔ بدرِ منیر، سراجِ منیر یہ ذکر صبح کے اُجالوں سے زیادہ چمکدار کہ خود خدا اور فرشتے اُن پر درود بھیجتے ہیں۔ آپؐ وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ اور آج کے خراج تحسین و عقیدت کا دوسرا حصہ میرے ہادی و پیشوا اور دو عالم کے رہنما سید کونین کی سیرتِ طیبہ کا ایک اور روشن پہلو جو نہ صرف عالم اسلام بلکہ دنیا بھر کے سیاستدانوں کیلئے نمونہ ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں "حضور کی سیاست اس اعتبار سے بھی دنیا کیلئے ایک اور نمونہ اور مثال ہے کہ آپؐ نے سیاست کو عبادت کی طرح ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک رکھا۔ آپ جانتے ہیں کہ سیاست میں وہ بہت سی چیزیں مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحسن سمجھی جاتی ہیں جو شخصی زندگی کے کردار میں مکروہ اور حرام قرار دی جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی کسی ذاتی غرض کیلئے جھوٹ بولے' چالبازیاں کرے' عہد شکنیاں کرے' لوگوں کو فریب دے یا ان کے حقوق غصب کرے' تو اگرچہ اس زمانے میں اقدار اور پیمانے بہت کچھ بدل چکے ہیں' تاہم اخلاق بھی ان چیزوں کو معیوب ٹھہراتے ہیں اور قانون بھی ان باتوں کو جرم قرار دیتا ہے' لیکن اگر ایک سیاستدان اور ایک مدبر بھی یہی سارے کام کرے تو یہ اس کے فضائل و کمالات میں شمار ہوتے ہیں۔ اس کی زندگی میں بھی اس کے اس طرح کے کارناموں پر اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور مرنے کے بعد بھی وہ اپنے انہی کمالات کی بنا پر اپنی قوم کا ہیرو سمجھا جاتا ہے۔ سیاست کے یہی اوصاف و کمالات عرب جاہلیت میں بھی ضروری سمجھے جاتے تھے اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ جو لوگ ان باتوں میں شاطر ہوتے' وہی لوگ ابھر کر قیادت کے مقامات پر آتے تھے لیکن حضور اکرمؐ نے اپنی سیاسی زندگی سے دنیا کو یہ درس دیا کہ ایمانداری اور سچائی جس طرح انفرادی زندگی کی بنیادی اخلاقیات میں سے ہے' اسی طرح اجتماعی اور سیاسی زندگی کے لوازم میں سے بھی ہے' بلکہ آپؐ نے ایک عام شخص کے جھوٹ کے مقابلہ میں ایک صاحبِ اقتدار اور بادشاہ کے جھوٹ کو' جیسا کہ حدیث میں وارد ہے' کہیں زیادہ سنگین قرار دیا ہے۔ آیئے سب مل کر ذکرِ سرکارِ مدینہ کریں

شہرِ طیبہ میں رہنے والوں کی آؤ باتیں کریں اُجالوں کی
نعت لفظوں کو باوضو کر دے' نعت معراج ہے خیالوں کی

[عابد کمالوی ادیب اور شاعر ہیں] ☆☆


ملتان: عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت قاری محمد میاں کر رہے ہیں' زاہد بلال بٹ اور مختار حامدی بھی شریک ہیں۔


تحفہ صادق آباد: جشن میلاد النبیؐ کے جلوس کے شرکا سے فیض عباس شاہ اور دیگر علما کرام خطاب بوسری جانب جلوس نکالا جا رہا ہے۔


ملتان: انجمن انوار غوثیہ کے زیر اہتمام عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت تنویر الحسن گیلانی' راجن بخش گیلانی کر رہے ہیں۔


دنیا پور: میلاد النبیؐ جلسہ سے قاسم علی اور علامہ منظور احمد خطاب جبکہ خورشید الحسن نعیمی ہدیہ نعت پیش کر رہے ہیں۔


ملتان: انجمن تاجران گلگشت کے زیر اہتمام عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت احمد مجتبیٰ گیلانی' عارف فصیح اللہ و دیگر کر رہے ہیں۔


ملتان: جمعیت علماء مشائخ پاکستان کے زیر اہتمام جلوس کی قیادت محمود الحسن نقشبندی اظہر سندیلہ' خادم سندیلہ کر رہے ہیں۔


بوریوالا: عید میلاد النبیؐ کے مرکزی جلوس کی قیادت مولانا محمد محفوظ الحق شاہ کر رہے ہیں۔


شجاع آباد: جشن میلاد النبیؐ کا مرکزی جلوس شاہراہوں سے گزر رہا ہے۔


کوٹ ادو: عید میلاد النبیؐ کے جلوس سے چودھری حبیب رشید قادری اور حبیب اللہ حسنی خطاب کر رہے ہیں۔


مین مارکیٹ نیو ملتان سے نکلنے والے جلوس کی قیادت غلام شبیر سواگی' پرویز کمبوہ اور امین انصاری کر رہے ہیں۔


ملتان: جشن میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت قاری عطاء اللہ مہردی کر رہے ہیں' مخدوم فیض الحسن گیلانی و دیگر ہمراہ ہیں۔


ملتان: عید میلاد النبیؐ کے موقع پر ریڑھیوں پر نکالا گیا جلوس قلعہ کہنہ قاسم باغ سے گزر رہا ہے۔

S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30



ملتان، دربار حضرت شاہ رکن عالم پر سالانہ جشن میلاد النبیؐ کے اجتماع سے صاحبزادہ حفیظ اللہ مہروی، علامہ عطاء اللہ مہروی، قاری اللہ داد سعیدی، مولانا اسلم حامدی، فیض الحسن گیلانی، انتظار قریشی، مولانا رمضان چشتی، راشد حفیظ، طیب حفیظ و دیگر خطاب کر رہے ہیں جبکہ زوہیب گیلانی، انور ڈوگر و دیگر سٹیج پر موجود ہیں۔



اسرانی اڈا آٹھویں سالانہ کل پاکستان محفل نعت بسلسلہ جشن عید میلاد النبیؐ میں شفیق رحمانی، ملک عبدالمصطفیٰ سعیدی، منیر ہاشمی، ضمیر حسین شاہ، فاروق مہروی، آصف رشید، تاثیر ہاشمی، قاری سعید نقشبندی، قاری غلام حسین فخروی، خدا بخش، یاسر جاوید ثقلین، اختر ملک، حاجی شریف، اختر بھٹی، راؤ مطاہر، راؤ ارسل اور زبیر بھٹی ہدیہ نعت جبکہ ملک محمد اجمل اور محمد اکمل وینس نقابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں

جشن میلاد النبیؐ ”خبریں“ کی خیرپور ٹامیوالی میں محفل نعت، ہزاروں قلوب عشق محمدؐ سے معطر

بزم ثنائے خیرالوری کے تعاون سے اسرانی اڈا پر کل پاکستان محفل نعت، 7 گھنٹے رحمتوں کا نزول، شفیق احمد رحمانی، ملک عبدالمصطفیٰ سعیدی، منیر ہاشمی نے سماں باندھ دیا

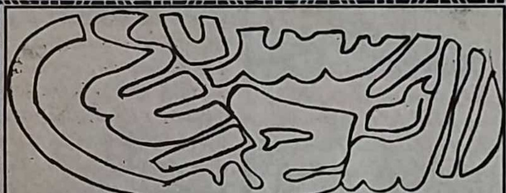
بذریعہ قرعہ اندازی عمرہ ٹکٹ دیا گیا، ”خبریں“ گروپ کی یادگاری شیلڈیں تقسیم، ملکی سلامتی کیلئے دعا، سرکارؐ کی غلامی اعزاز ہے: رئیس اعظم اسرانی، ملک احمد نواز نگانہ



اسرانی اڈا آٹھویں سالانہ کل پاکستان محفل نعت کے لئے سجائے گئے سٹیج کا روح پرور منظر

ملتان (اہتمام و رپورٹ: محمد اکمل وینس، فیاض اعوان، تصاویر: خالد اسماعیل) روزنامہ ”خبریں“ اور بزم ثنائے خیرالوری اسرانی کے زیر اہتمام اسرانی ڈا تحصیل خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاول پور میں جشن میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں منعقدہ کل پاکستان آٹھویں سالانہ محفل نعت میں شریک ہزاروں عشاق اپنے آقاؐ کی ولادت کا جشن بڑی شان و شوکت سے مناتے اور مسلسل 7 گھنٹے تک ایمان تازہ کرتے رہے۔ رات 10 بجے سے صبح 5 بجے تک نور و سرور کی برسات جاری رہی۔ پنڈال درود و سلام کی روح پرور صداؤں سے معطر رہا جبکہ تکبیر و تحسین کے نعرے بھی گونجتے رہے۔ بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خواں شفیق احمد رحمانی، ملک عبدالمصطفیٰ سعیدی اور منیر ہاشمی نے شمع رسالت کے پروانوں کے قلوب گرما دیئے جبکہ طلوع سحر تک فیوض و

باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 20



ایک جوتے کے تلوے کا عکس جس میں واضح طور پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا نظر آ رہا ہے

چپل کے نیچے کلمہ طیبہ کا نقش، عوام سڑکوں پر آ گئے، آج ہڑتال ہوگی

مختلف رنگوں میں یہ چپل کافی عرصہ سے بازار میں فروخت ہو رہے ہیں، حکام نے آنکھوں پر پٹی باندھ لی

میلسی کے قصبہ دوکوٹہ میں شہریوں کا احتجاجی جلوس، کمپنی کیخلاف نعرے، اعلیٰ حکام سے کارروائی کا مطالبہ

دوکوٹہ (نامہ نگار) دوکوٹہ میں چائینہ کی بنی ہوئی نائیلون کی چپل کی فروخت جس کے نیچے واضح طور پر کلمہ شریف لکھا ہوا ہے اس چپل کے بنانے اور فروخت کے

باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 58

بقیہ 58

خلاف دوکوٹہ چوک میں لوگوں کی ایک بھاری تعداد نے سخت احتجاج کیا۔ اس کفر کی ناپاک حرکت پر لوگوں میں شدید غصہ پایا جا رہا ہے۔ احتجاج کرنے والے اکثر لوگوں نے وہ چائینہ کے جوتے بھی اٹھا رکھے تھے جن کے نیچے واضح طور پر کلمہ شریف لکھا ہوا ہے۔ واضح رہے کہ یہی جوتے نیلے، پیلے، سرخ اور سبز رنگوں میں گزشتہ کئی ماہ سے تقریباً ہر جگہ ہی فروخت ہو رہے ہیں لیکن عدم توجہی کی وجہ سے کسی نے بھی اس طرف توجہ نہیں دی۔ احتجاج کرنے والے حکومت سے اس جوتے کو چائینہ سے پاکستان تک پہنچا کر مارکیٹ تک پہنچنے یا اس جوتے کی پاکستان میں تیاری کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ دوکوٹہ کی تمام تاجر برادری نے اس سلسلے میں آج 17 ستمبر کو ہڑتال کرنے کا بھی اعلان کیا ہے اور اس جوتے کی سپلائی کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی نہ ہونے تک احتجاج جاری رکھنے کا اعلان بھی کیا اور کل صبح 9 بجے دوکوٹہ چوک میں ایک پر امن احتجاجی ریلی نکالی جائے گی۔

ہفت روزہ غزوہ (2)25 صفر تا 2 ربیع الاول 1425ھ

بقیہ نمبر 20 — محفل نعت

برکات سمیٹنے کا سلسلہ جاری رہا۔ رحمتوں و برکتوں سے بھرپور تقریب کی صدارت معروف سیاسی و سماجی شخصیت، ضلعی چیئرمین زکوٰۃ و عشر کمیٹی بہاول پور ملک احمد نواز نگانہ نے کی جبکہ نقابت کے فرائض حسن کارکردگی ایوارڈ یافتہ کمپیئر، پروڈیوسر ریڈیو پاکستان بہاولپور ملک محمد اجمل نے بڑی خوبصورتی سے انجام دیئے۔ ان کے انداز نقابت اور پیش کردہ دلکش کلام نے حاضرین محفل کے دل موہ لئے۔ اس موقع پر شرکائے تقریب کے لئے لنگر کا بھی وسیع انتظام کیا گیا تھا جبکہ ایک خوش نصیب کو میزبان محفل کی جانب سے عمرہ ٹکٹ بذریعہ قرعہ اندازی دیا گیا۔ یہ قرعہ اسرانی اڈا کے رہائشی اللہ وسایا کے نام نکلا۔ محفل نعت بسلسلہ جشن میلاد النبیؐ کے لئے مین روڈ سے پنڈال تک برقی قمقموں اور سبز جھنڈیوں سے سجاوٹ کی گئی جبکہ بازاروں اور گلیوں کو بھی بقعہ نور بنا دیا گیا۔ اس موقع پر سکیورٹی کے سخت ترین انتظامات کئے گئے تھے۔ پنڈال میں داخلہ کیلئے میٹل ڈیٹیکٹرز اور واک تھرو گیٹ کے ذریعے چیکنگ کی گئی۔ شرکاء کی آمد سر شام ہی شروع ہوئی اور جب 10 بجے شب محفل کا باقاعدہ آغاز کیا گیا تو پنڈال کھچا کھچ بھر چکا تھا جبکہ پنڈال میں ہر طرف جھنڈے لہرائے جا رہے تھے۔ جشن کے سماں میں کمپیئر ملک محمد اجمل نے صدر محفل ملک احمد نواز نگانہ اور ان کے صاحبزادے ملک محمد علی احمد نگانہ کو عید میلاد النبیؐ کی مبارکباد دی جبکہ انتظامات کی نگرانی پر ملک سکندر حیات نگانہ، ملک احمد یار نگانہ، ملک خضر حیات نگانہ، ناظم یوسی اسرانی اور محمد اختر بھٹی کو بھی مبارکباد پیش کرتے ہوئے محفل کا باقاعدہ آغاز کیا۔ نامور قراء قاری غلام حسین فخروی، قاری محمد سعید نقشبندی اور قاری منظور احمد مہروی نے تلاوت کلام پاک کی شیرینی بکھیری جبکہ تاثیر حسین ہاشمی، منیر حسین ہاشمی سعیدی، زبیر اختر بھٹی، یاسر جاوید ثقلین، ملک خدا بخش دلشوق، ملک محمد اختر، حاجی محمد شریف، ننھے ثناء خوانوں راؤ مطاہر علی اور راؤ ارسل علی، محمد آصف رشید، محمد فاروق مہروی، سید بلال حسین شاہ، سید تنویر حسین شاہ، سید ضمیر حسین شاہ اور محمد اختر حسین بھٹی نے بھی بارگاہ رسالتؐ میں نذرانہ عقیدت پیش کر کے محفل کی کیف آفرینی کو عروج پر پہنچا دیا۔ خصوصاً ڈیرہ نواب صاحب سے تعلق رکھنے والے نعت خواں ملک عبدالمصطفیٰ سعیدی اور کراچی سے خصوصی طور پر شرکت کرنے والے نامور ثناء خواں شفیق احمد رحمانی نے پسندیدہ اور فرمائشی نعتیں سنا کر سماں باندھ دیا۔ اس موقع پر میزبان محفل ملک احمد نواز نگانہ اور چیف آرگنائزر ملک محمد اجمل کو ”خبریں“ گروپ کی جانب سے فروغ حمد و نعت میں شاندار کردار پر یادگاری شیلڈ بھی پیش کی گئی۔ تقریب کے اختتام پر ملکی سلامتی و استحکام اور بخشش و نجات کی خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ ان رقت انگیز لمحات میں ”خبریں“ گروپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے چیف ایگزیکٹو جناب ضیا شاہد کی درازی عمر اور مرحوم ایڈیٹر جناب عدنان شاہد کیلئے بلندی درجات کی دعا بھی کی گئی۔ آٹھویں سالانہ کل پاکستان محفل نعت کے میزبان رئیس اعظم اسرانی و ضلعی چیئرمین زکوٰۃ و عشر کمیٹی بہاول پور ملک احمد نواز نگانہ نے اپنے پیغام میں کہا کہ عشق مصطفیٰؐ کے فروغ میں محافل نعت سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں جبکہ عشق مصطفیٰؐ ہی زندگی کی اساس اور اصل حسن ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کے بغیر زندگی بے نور و بے نصرت ہونے کے ساتھ ساتھ بے مقصد بھی ہوتی ہے کیونکہ آپؐ باعث تخلیق کائنات اور محبوب رب کائنات ہیں۔ آپؐ کی غلامی کا اعزاز دنیا و آخرت میں سربلندی و کامیابی کی سند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں بھی جشن میلاد النبیؐ کے موقع پر محفل نعت سجانا باعث نجات اور توشہ آخرت سمجھتا ہوں۔ ملک احمد نواز نگانہ نے کہا کہ آخری سانس تک سرکارؐ کا میلاد مناتا رہوں گا اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کروں گا۔

روزنامہ ”خبریں“ ملتان (2) 12 مارچ 2009ء

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل، کتے کی تصویر چھاپ دی گئی

اردو برائے دہم میں لکھا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نعوذ باللہ موسیقی سنا کرتے تھے

لاہور (وقائع نگار) نقل کفر، کفر نباشد، جماعت سوئم کی اردو کی کتاب میں آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے اسم محمد ﷺ کے مقابل کتے کی تصویر چھاپ دی گئی، اسی طرح اردو برائے دہم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نعوذ باللہ موسیقی کا رسیا قرار دیا گیا ہے اور لکھا گیا کہ وہ موسیقی سنا کرتے تھے۔

T W T F S S M T W T F S S M T W T F

17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30

ماڈرن حکایاتِ سعدی

حضرت شیخ سعدیؒ بلخ، بخارا، سمرقند اور بغداد جیسے تاریخی اور افسانوی شہروں کے حالات دیکھ کر کرسی کشید کرتے تھے اور حکایات وجود پاتی تھیں۔ ان حکایات میں جنگلوں کا سفر اور وہ بھی کسی گدھے کی پچھلی سیٹ پر ہوتا تھا۔ سعدی شیرازیؒ کسی مرغزار میں Journey Break کرتے، کسی جھونپڑی کو گیسٹ ہاؤس کا درجہ دے کر رات وہیں قیام و طعام فرماتے اور کوئی نہ کوئی حکایت اسی جھونپڑی کے بطن سے تولد پذیر ہو جایا کرتی تھی۔ ہماری ایک غیر محتاط اور پرلے درجے کی شریفانہ تحقیق کے مطابق حضرت شیخ سعدیؒ بھی کسی حد تک مزاح نگار تھے۔ مثلاً اپنی ایک حکایت میں فرماتے ہیں کہ ان کا گزر ایک جنگل سے ہوا، رات ہونے کو تھی، آپ تھکے ہوئے تھے، بھوک لگی ہوئی تھی، ان کی سواری بھی Missing کر رہی تھی، یعنی گدھا لڑکھڑا رہا تھا۔ ان دنوں کوئی ورکشاپ تو تھی نہیں جہاں سے سواریاں ٹیوننگ کروا لیتیں۔ حضرت سعدیؒ کو یہ بھی پریشانی تھی بلکہ لاحق تھی جیسے آج کل ایک معروف غزل میں ہجر لاحق ہو جاتا ہے کہ وہ اپنا گدھا کہاں پارک کریں، پورا جنگل تو پارکنگ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ظاہر ہے رات کو جنگل میں سے کوئی شیر یا چیتا نکل کر گدھے کو ہی تناول فرما جاتا تو آنجہانی گدھے پر سواری جان جوکھوں کا کام تھا، اچانک حکایت میں ہی سہی، انہیں ایک جھونپڑی نظر آئی۔

سعدیؒ نے جھونپڑی کا دروازہ نہ ہونے کے باوجود دستک دے ہی ڈالی۔ اندر سے ایک مرد ناداں برآمد ہوا جو انہیں جھونپڑی کے ایک کونے میں لے گیا، جسے اس نے بذاتِ خود ڈرائنگ ڈائننگ کا درجہ دے ڈالا تھا یعنی بڑھا دیا تھا۔ فقط زیبِ داستان کے لئے کیونکہ حرام ہے جو وہاں کوئی صوفہ یا کرسیاں بچھی ہوتیں۔ اس مرد ناداں نے جس پر کلام نرم و نازک بے اثر تھا، حضرت سعدیؒ کو پہنچا ہوا بزرگ جانا اور اپنا عذر پیش کیا جو کافی حد تک عذر لنگ تھا، یعنی اپنی مسز کی طویل بیماری کے بارے میں کوئی تعویذ لینا چاہا۔ حضرت سعدیؒ نے اسے بہت سمجھایا کہ وہ جھاڑ پھونک کے خلاف ہیں اور دم درود کی بجائے اسے حکیم حاذق مستند سے رجوع فرما کر عنداللہ ماجور ہونا چاہئے۔ وما علینا الاالبلاغ مگر مرد ٹس سے مس نہ ہوا اور کہا کہ کسی چیز کو مس نہ کروں گا نہ آپ کو کھانا دوں گا، نہ آپ کے گدھے کو چارہ۔ اب چارہ گر نے سوچا کہ کوئی نوید ہی سنا دیں، اس لئے بزرگوں نے ایک بڑا ہی پیچیدہ اور گھمبیر قسم کا تعویذ لکھ کر مرد ناداں کی بیگم کے گلے میں آویزاں کر دیا۔ انہیں رات بھر مہمان بھی رکھا اور صبح بڑی محبت سے انہیں اہلِ جھونپڑی نے الوداع کیا، جو مرد ناداں اور اس کی مسز پر مشتمل تھے۔

کرنا خدا کا کیا ہوا کہ مریضہ روبصحت ہو گئی بلکہ اس علاقے میں جس کسی کو دائمی یا عارضی مریض کے علاوہ کسی بھی شوقیہ مریض یا ایمرجنسی مریض کو دوا کی ضرورت ہوتی، حضرت سعدیؒ والا ہی تعویذ اس کے گلے میں پنڈولم کی صورت لہرایا جاتا اور مریض فوراً سے پہلے ہی ٹھیک ہو جاتا۔ کافی عرصہ یونہی گزر گیا، وہاں ایک فارن کوالیفائیڈ ڈاکٹر آن پہنچا جس نے اس تعویذ کے بارے سنا، جسے میڈیسن اور سرجری کی دنیا کا شاہکار سمجھا جاتا تھا۔ بصد منت و سماجت جب اس ڈاکٹر نے تعویذ کی تحقیق کی اور تعویذ کھول کر پڑھا تو حیران و پریشان ہوا کہ تعویذ میں لکھا تھا "میں اور میرا گدھا خیریت سے ہیں، اللہ اس ضعیف الاعتقاد جوڑے کو شفا دے"۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر سر بھی پیٹ لیا اور جسم کے باقی حصے بھی پیٹ ڈالے۔ اس حکایت سے یوں تو کئی نتائج اور اسباق نکلتے ہیں مگر واضح نتیجہ اس لئے نہ نکلا کو ان دنوں کمپیوٹر، پرنٹر اور دانش ور ایجاد نہیں ہوئے تھے، اس لئے اس سے پہلے کہ ماہرین حضرت سعدیؒ کے "کھتے" پڑتے، انہوں نے خود ہی نتیجہ نکال لیا کہ اس حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ ضعیف الاعتقادی بُری بلا ہے۔

اچھا ہوا کہ حضرت سعدیؒ راہی ملک عدم ہوئے، ورنہ آج موجود ہوتے تو دوسرے مسلمانوں کی طرح امریکہ، ان کی اور ان کی حکایتوں کی بیخ کنی کرنے کے لئے بھی بغیر پائلٹ طیارے ایجاد کرتا پھرتا، کیونکہ امریکہ بہادر جو بھی چیزیں ایجاد کرتا ہے، دوسرے ملکوں کے لئے زیادہ اور اپنے لئے کم ایجاد کرتا ہے۔ مثلاً نیو ورلڈ آرڈر اور کمپیوٹر ہی کو دیکھ لیجئے۔ صدر جارج بش کے پچھلے الیکشن میں الگور کو ہرانے کے لئے اس نے کمپیوٹر کی گنتی ہی تسلیم نہ کی اور ہاتھ سے گنتی کروا کے ہاتھ دکھا گیا اور بش جیت گئے۔ الگور صاحب چاروں خانے چت یا شانے چت جا گرے۔ ہو سکتا ہے اس طرح گرنے سے ان کے شانے زخمی بھی ہو گئے ہوں۔

تاریخ یہ بتانے سے قاصر ہے کہ حضرت سعدیؒ کی اپنی زندگی میں جو صحرا نوردی تھی، وہ ابنِ بطوطہ کے تعاقب میں تھی یا ابنِ بطوطہ ان بزرگوں کے تعاقب میں مارا مارا پھرتا رہا، وہ بھی ظاہر ہے کہ مرسڈیز ہونڈا یا ٹیوٹا کرولا کاروں پر تو سفر نہیں کرتا ہو گا۔ کسی کے گدھے پر ہی لفٹ لیتا ہو گا۔ بس اس زمانے میں سفر ہی شرط ہوتا تھا۔ مسافر نواز بہتیرے ہوتے تھے، آج کل کا کوئی ٹورسٹ ابنِ بطوطہ یا سعدی شیرازیؒ کے تعاقب میں نکلتا ہے تو ریل یا ہوائی جہاز پر سفر کرتا ہے، بلکہ بعض اوقات ریل یا بس کے اوپر بھی سفر کرتا ہے، ہوا زیادہ لگتی ہے تو کہتا ہے بائی ایئر آیا ہوں، عمر دراز کو مختصر سمجھتا ہے:

عمر دراز مانگ کر لائی تھی چار دن
"دو ویگنوں میں کٹ گئے، دو ریل کار میں"

حکایاتِ سعدیؒ اور آج کل کی ماڈرن حکایاتِ سعدیؒ میں بعض قدریں مشترک ہیں۔ مثلاً وہ عموماً شہر ہزار داستاں بغداد کے قریب جنگلوں میں حکایاتِ سعدیؒ کی تلاش میں رہتے تھے۔ آج کل کی شہری آبادیاں بھی اس زمانے کے جنگل اور بن کی طرح ہیں۔ آج کے دور کا انسان انسان سے خائف ہے۔ پہلے زمانے میں درندے انسان کو چیر پھاڑ کر کھا جاتے تھے۔ اب انسان خود ہی اپنے بھائیوں کے لئے یہ فریضہ سرانجام دے کر سیدھا جنت سدھار رہا ہے۔ اب سانپ، بچھو انسان کو ڈستے ہوئے شرمندہ ہوتے ہیں، کیونکہ انسان اپنی برادری کو خود ہی ڈستا رہتا ہے، بلکہ ہمارے ایک دوست جو سیالکوٹ کے ساتھ ڈسکہ میں رہتے تھے، انہیں کئی لوگ یہ کہہ کر متعارف کرواتے تھے "ان سے ملیے یہ ڈس کے رہتے ہیں"۔

حق مغفرت کرے حضرت سعدیؒ عجب آزاد مرد تھے، ان کی رحلت سے ایک ایسا خلاء پیدا ہوا ہے، جو مدتوں پُر نہ ہو سکے گا، ہم اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ تعزیتی پیغامات کے مطابق آج تک کبھی کسی فضول شخص نے رحلت نہیں فرمائی۔ ایک دوست کہا کرتے تھے کہ حضرت قائداعظمؒ بہت جلد رخصت ہو گئے۔ حضرت علامہ اقبالؒ بھی پاکستان بننے سے پہلے چلے گئے۔ میری طبیعت بھی کچھ خراب سی رہتی ہے۔ سوچتا ہوں، اس قوم کا کیا بنے گا؟ پرانی حکایاتِ سعدیؒ میں کام کرنے پر ابھارا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ بیکار مباش کچھ کیا کرے کپڑے ہی پھاڑ کر سیا کر۔ اب اس دور میں بے کار لوگ ٹی ہاؤس اور لائبریریوں میں جا کر اور ہوٹلوں میں بے کار بیٹھ کر علم و حکمت کے وہ موتی بکھیرتے



سلیمانیات

ڈاکٹر سلیمان عبداللہ

ہیں جن کی قدر و قیمت جاننا عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔ مثلاً ایک بار گوجرانوالہ کے ٹی ہاؤس میں ہم علم و عرفان یا کسی ماڈرن حکایت سعدیؒ کی تلاش میں گئے اور یوں سمجھے کہ پہلی اور آخری بار گئے، کیونکہ وہاں دو ادیب لڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کو چلا کر کہہ رہا تھا "آج کے بعد میرا تمہارا اٹ کتے کا بیر ہے، مگر یاد رکھنا اٹ میں ہوں"۔

حکایتوں کے زمانے میں سانچ کو آنچ نہیں ہوتی تھی، اب بہت سخت آنچ ہوتی ہے۔ اس زمانے کے برعکس اب لالچ کوئی بری بلا نہیں۔ اب اتفاق میں برکت بھی ہمیں نظر آتی ہے، ہم اکیلے رہ کر زندگی کی راہوں پر بڑھنا پسند کرتے ہیں اور آج کا انسان تو ویسے ہی ہر وقت جلدی میں اور ایمرجنسی میں ہوتا ہے۔ اس لئے اب داستان گوئی اور حکایت بنی کی گنجائش ختم ہوتی جا رہی ہے۔ حکایات بھی کئی اقسام کی ہوتی ہیں ایک تو سادی ہوتی ہیں، خونچکاں ہوتی ہیں، جو حضرت غالب نے لکھیں، ہر چند اس کام میں ان کے ہاتھ "قلم" ہوئے۔ ☆

سو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

عراقی افواج آخری دم تک لڑنے کا عہد پورا کر رہی ہیں



عراق میں جاری جنگ کے دوسرے ہفتے کے خاص خاص واقعات آپ اس نقشے میں دیکھ رہے ہیں۔ اس معرکے میں ایک طرف پرانا اسلحہ اور دوسری طرف شیطانی دماغ والے سائنس دانوں کا ایجاد کردہ خوفناک اور جدید ہتھیار۔ ایک طرف آٹھ سال سے پابندی کا شکار ایسے عراقی مسلمان ہیں دوسری طرف دنیا کے سب سے زیادہ وسائل کے مالک لٹیر صفت اتحادیوں کا جمگھٹا۔ گویا کہ ظاہری اعتبار سے کوئی مقابلہ ہی نہیں مگر عراق کی افواج اور عوام نے اتحادیوں کے اندازے اور دعوے اب تک کس طرح غلط ثابت کر دکھائے ہیں اس پر بے اختیار ان کو سلام پیش کرنے کو جی چاہتا ہے۔

T F S S M T W T F S S M T W T F
19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30



وہاڑی: دعوت اسلامی کے زیراہتمام عید میلادالنبیﷺ کے جلوس کی قیادت ڈویژنل نگران محمد صدیق رضا‘ محمد شاہ نواز عطاری‘ محمد عدنان عطاری اور محمد بلال کر رہے ہیں

عید میلادالنبیؐ پر شہروں اور قصبوں میں روح پرور مناظر‘ ملک کی سلامتی کیلئے خصوصی دعائیں

بازاروں‘ سرکاری عمارتوں اور مساجد کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور آرائشی محرابوں سے سجایا گیا‘ دودھ کی سبیلیں اور مٹھائی تقسیم کی گئی

لاہور (نامہ نگاران) ملک بھر کی طرح اوکاڑہ‘ چیچہ وطنی‘ ساہیوال‘ بصیرپور‘ وہاڑی‘ حجرہ شاہ مقیم‘ رینالہ خورد‘ منڈی احمد آباد و دیگر شہروں اور قصبوں میں عید میلادالنبیؐ عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ بازاروں‘ سرکاری عمارتوں اور مساجد کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور آرائشی محرابوں سے سجایا گیا‘ دودھ کی سبیلیں‘ مٹھائی اور لنگر تقسیم کیا گیا۔ تفصیلات اسطرح ہیں۔ اوکاڑہ میں جشن میلادالنبیؐ کا مرکزی جلوس مرکز اہلسنت جامعہ غوثیہ لیڈی پارک سے نکالا گیا۔ دوران جلوس گول چوک اور چوک وینس سینما میں دو بڑے جلسے ہوئے‘ علماء اکرام نے حضور پُرنور کی ولادت باسعادت پر روشنی ڈالی۔ جلوس کے اختتام پر عوام اہلسنت قائدین اہلسنت کی دستار بندی بھی کی گئی۔ وہاڑی میں اہلسنت تنظیموں کا مشترکہ جلوس صبح 9 بجے جامع مسجد غلہ منڈی سے شروع ہوا جو شہر کے مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا داتا چوک پہنچا‘ جلوس میں جماعت اہلسنت‘ سنی تحریک‘ عالمی تنظیم اعلار فین و اصلاحی جماعت‘ دعوت اسلامی‘ مرکزی میلاد کمیٹی‘ تحریک منہاج القرآن‘ انجمن طلباء اسلام کے ہزاروں کارکن شریک ہے۔ جلوس کی قیادت تحصیل ناظم میاں محمد ثاقب خورشید‘ زونل خطیب قاضی محمد دہاج‘ صدر میلاد کمیٹی حاجی غلام حسین سعیدی‘ صدر انجمن غلامان داتا حضورؒ شیخ محمد سلیم و دیگر راہنماؤں نے کی۔ بازاروں اور سرکاری و غیر سرکاری عمارتوں کو خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا‘ صاحب حیثیت لوگوں نے غربا کو کھانا کھلایا اور رات کے وقت چراغاں کیا گیا۔ رینالہ خورد میں جلوس کی قیادت صاحبزادہ محمد سعید صابری اور خطیب جامع مسجد مولانا قاری محمد امین نے کی۔ شہر کی سرکاری عمارات پر چراغاں کیا گیا جبکہ تمام مساجد میں سیرت النبی پر علماء اکرام نے تفصیل سے اظہار خیال کیا۔ جمعیت طلبا اسلام اور دعوت اسلامی کے ہزاروں کارکن اس میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ منڈی احمد آباد کو دلہن کی طرح سجایا گیا‘ جگہ جگہ پانی کی سبیلیں لگائیں گئیں اور کھانا تقسیم ہوا۔ جلوس کی سکیورٹی کے لئے پولیس کی بھاری تعداد جلوس کے ساتھ تھی۔ علمائے کرام نے اپنی تقاریر میں کہاکہ حضورؐ کی آمد سے جہالت کے اندھیرے ختم ہوگئے۔ حجرہ شاہ مقیم میں جشن عید میلادالنبیؐ کا مرکزی جلوس قلندری گیٹ سے سجادہ نشین حجرہ شاہ مقیم سید اعجاز علی شاہ گیلانی کی خصوصی دعا سے شروع ہوا۔ جلوس کی قیادت ضلع ناظم اوکاڑہ سید اسد علی شاہ گیلانی اور سابق صوبائی وزیر و ایم پی اے سید رضا علی شاہ گیلانی نے کی۔ بوریوالہ میں مرکزی میلاد کمیٹی کے زیراہتمام جامع مسجد اکبر غلہ منڈی سے معروف عالم دین علامہ سید محفوظ الحق شاہ اور دیگر علماء اہلسنت کی زیرقیادت جشن میلاد کا جلوس برآمد ہوا۔ ہزاروں فرزندان اسلام نے درود و سلام کا ورد کرتے ہوئے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ بصیرپور میں بازاروں‘ گلیوں اور راستوں کو سجایا گیا تھا جبکہ اہم سرکاری و غیر سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا گیا۔ عید میلادالنبیؐ کی تقریبات کا آغاز نماز فجر کے بعد درود و سلام سے کیا گیا۔ چیچہ وطنی میں مذہبی رہنماؤں کے علاوہ ممبر قومی اسمبلی چودھری زاہد اقبال‘ ضلع ناظم ساہیوال رائے حسن نواز خان‘ تحصیل ناظم چودھری محمد طفیل‘ صوبائی پارلیمانی سیکرٹری شہزاد سعید چیمہ‘ انجمن تحفظ حقوق شہریاں کے صدر شیخ عبدالغنی اور شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جلوس مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا واپس نور المساجد میں اختتام پذیر ہوا۔ حویلی لکھا میں جشن میلاد مصطفیٰ جوش و خروش سے منانے کے لئے مرکزی انجمن تاجران‘ مرکزی جماعت اہلسنت‘ دیلی تنظیموں اور مذہبی حلقوں نے شہر کو خوبصورت دلہن کی طرح سجایا اور شہر کے مختلف چوکوں کو لیزر الیکٹرک لائٹس‘ جھنڈیوں‘ بینروں اور پھولوں سے شہر کو خوبصورت بنایا۔ فورٹ عباس میں جامع مسجد غلہ منڈی میں علی الصبح نماز فجر سے پہلے درود و سلام پیش کیا گیا جبکہ جامع غوثیہ مہریہ شمس المدارس میں گولوں کی سلامی دی گئی اور قرآن خوانی کی گئی۔ 9 بجے موٹر سائیکلوں‘ کاروں‘ ٹرالیوں‘ سائیکلوں اور پیدل سواروں پر مشتمل ایک بہت بڑا جلوس مولانا قاری محمد اسحاق‘ قاری محمد رفیق‘ مولانا طاہر اور مولانا احمد رضا کی قیادت میں غلہ منڈی مسجد سے نکالا گیا۔



اوکاڑہ: جشن عید میلادالنبیؐ کا مرکزی جلوس جامع مسجد غوثیہ سے گزر رہا ہے



لاہور: دعوت اسلامی کے کارکنان عید میلادالنبیؐ کے جلوس میں سبز جھنڈے اٹھائے شریک ہیں‘ دوسری طرف موٹر سائیکل ریلی میں بچے بھی شریک ہیں

عید میلادالنبیؐ ملک بھر میں مذہبی جوش و خروش سے منائی گئی

لاہور سمیت ملک کی فضائیں درود و سلام سے گونجتی رہیں‘ محافل میلاد منعقد ہوئیں اور جلوس نکالے گئے

لاہور (خصوصی رپورٹ) نبی آخرالزماں حضرت محمدﷺ کا یوم ولادت لاہور سمیت ملک بھر میں مذہبی جوش و خروش اور عقیدت کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر گلی محلوں اور بازاروں کو برقی قمقموں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ جلوس کے شرکا پر جگہ جگہ گل پاشی کی گئی۔ جلوس کے شرکاء کے درود و سلام پڑھنے سے فضا گونجتی رہی۔ لاہور میں عید میلادالنبیؐ کا آغاز صبح نماز فجر سے شروع ہوا۔ مرکزی جلوس میلاد چوک جامع مسجد نوری ریلوے سٹیشن کے علاوہ اسلام پورہ‘ ماڈل ٹاؤن سے نکالے گئے۔ جامع مسجد نوری ریلوے سٹیشن اور میلاد چوک دہلی دروازہ سے شروع ہونے والے جلوس داتا دربار پر اختتام پذیر ہوئے۔ محافل میلاد منعقد کی گئیں۔ جامعہ اشرفیہ میں عاشقان رسولؐ نے موئے مبارک کی درود شریف پڑھتے ہوئے زیارت کی۔

APPOINTMENTS

JUNE

S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30



ملتان: میلاد النبیؐ کے جلوس میں شریک بچیاں شہزادیوں کے روپ میں، بچے کرتب دکھاتے ہوئے اور دیہی ثقافت کا منظر۔

ملتان سمیت ملک بھر میں عید میلاد النبیؐ مذہبی جوش وجذبہ سے منائی گئی

مظفرگڑھ، میلسی، وہاڑی، خانیوال، لودھراں میں محافل میلاد، جلوس، ریلیاں نکالی گئیں، کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا

حضورؐ کی تعلیمات پر دل سے عمل کیا جائے تو کامیابی کی راہیں کھل جائینگی: وزیراعظم کا سیرت کانفرنس سے خطاب

+ملتان، مظفر گڑھ، شجاع آباد، میلسی، لودھراں، وہاڑی، خانیوال، اسلام آباد (خبر نگار، وقائع نگار، جنرل رپورٹر، خصوصی رپورٹر، نمائندگان) ملتان سمیت ملک بھر میں جشن میلاد النبیؐ مذہبی

باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 5

بقیہ نمبر 5 // عید میلاد النبیؐ

عقیدت واحترام اور دینی جوش وجذبے سے منایا گیا۔ اس سلسلے میں سکیورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ ملتان سے خبر نگار کے مطابق انجمن اسلامیہ ملتان کے زیر اہتمام جشن عید میلاد النبیؐ کا 75واں سالانہ تاریخی جلوس شوکت حسین اسلامیہ کنڈر گارٹن سکول دولت گیٹ سے شروع ہوا جس کی قیادت دربار حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کے سجادہ نشین مخدوم وجاہت حسین گیلانی، مسلم لیگ (ن) کے مرکزی رہنما مخدوم جاوید ہاشمی، وزیراعظم کیمپ آفس کے انچارج سید احمد مجتبیٰ گیلانی، صدر انجمن اسلامیہ مخدوم سید تنویر الحسن گیلانی، مسلم لیگ (ق) کے صوبائی نائب صدر مخدوم راجن بخش گیلانی، مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے عامر سعید انصاری نے کی جبکہ جلوس میں سابق ارکان اسمبلی نفیس احمد انصاری، سعید انصاری، حاجی شفقت بھٹہ، سید ابوالحسن گیلانی، سید سہیل حسن گیلانی، ناظم سید عامر گیلانی، ناظم عبدالغفار انصاری، سابق ناظمین حاجی مختار علی انصاری، شیخ محمد نعیم، سردار اعزاز محبوب حمزئی، خواجہ نور مصطفیٰ، محمد حاتم بیگ، حاجی انصاری سیال، ہمایوں کھوکھر، ملک جمال الابر، عاشق قادری، غلام رسول، الحاج اشرف قریشی، شفقت قادری، ملک سجاد، ملک نوید، وسیم ممتاز ایڈووکیٹ، میاں عبدالرزاق، منور خورشید صدیقی، خضر حیات قریشی، محمد اجمل سمیت بڑی تعداد میں معززین نے شرکت کی۔ مخدوم وجاہت حسین گیلانی اور مخدوم جاوید ہاشمی نے جلوس کے دوران دعا کرائی۔ جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام جلوس درگاہ حضرت مولانا حامد علی خانؒ قلعہ کہنہ قاسم باغ سے نکالا گیا جس کی قیادت سجادہ نشین صاحبزادہ قاری محمد میاں نے کی۔ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول دولت گیٹ، گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول عام خاص باغ اور دیگر سکولوں کے طلبہ نے بھی جلوس نکالے۔ دعوت اسلامی کا عظیم الشان مدنی جلوس جامع مسجد غوثیہ ڈیرہ اڈا چوک سے نکالا گیا۔ مدرسہ غوثیہ مراتب القرآن ممتاز آباد کے زیر اہتمام بھی ایک جلوس نکالا گیا جس کی قیادت مفتی ہدایت اللہ پسروری نے کی۔ جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام جامع نور الانوار شالیمار کالونی بوسن روڈ پر جشن عید میلاد النبیؐ جلوس نکالا گیا جس کی قیادت محمد صدیق سعیدی اور دیگر نے کی۔ اصلاحی کمیٹی کے زیر اہتمام نیو گلگشت کالونی میں مشعل بردار جلوس نکالا گیا۔ جامع انوار العلوم کے زیر اہتمام مدرسہ انوار العلوم نیو ملتان سے مرکزی جلوس نکالا گیا۔ دعوت خدام اولیاء چادر والی سرکار کے زیر اہتمام بوہڑ گیٹ چوک سے جلوس نکالا گیا۔ بستی شریف پورہ اور ماڈل ٹاؤن سے نکلنے والے جلوس بعد ازاں جامع مسجد غوثیہ شالیمار کالونی سے نکلنے والے جلوس میں شامل ہو گئے۔ علاوہ ازیں انجمن اسلامیہ کے زیر اہتمام شوکت حسین اسلامیہ کنڈر گارٹن سکول دولت گیٹ میں جلسہ میلاد النبیؐ و تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مخدوم وجاہت حسین گیلانی نے کی۔ سید تنویر الحسن گیلانی، الحاج اشرف قریشی، ملک غلام رسول نے خطاب کیا۔ مختار حسین ملک، محمد علی اصغر نے ہدیہ نعت پیش کیا جبکہ انجمن پیر حضوری شاہ، داؤد جہانیاں کے صدر ملک محمد آصف اعوان نے مخدوم شوکت حسین، مرکزی نعت خواں ایسوسی ایشن حمید نواز عاصم، احمد نواز عظیمی، انجمن انوار غوثیہ مخدوم غوث انور گیلانی اور انجمن خواجہ غریب نواز، انجمن بارگاہ غوث الاعظیم، انجمن امت محمدیہ اور دیگر تنظیموں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ دریں اثناء گلشن مارکیٹ نیو ملتان سے بھی جشن عید میلاد النبیؐ کا جلوس نکالا گیا جس کی قیادت خطیب جامع مسجد ابوبکر صدیق مولانا قاری غلام شبیر سواگی اور دیگر نے کی۔ یونین کونسل نمبر 18 سے انجمن پیر حضوری شاہ محلہ داؤد جہانیاں کے زیر اہتمام جلوس نکالا گیا جس کی قیادت مسلم لیگ (ن) کے مرکزی رہنما مخدوم جاوید ہاشمی، میاں محمود الحسن نقشبندی، مخدوم عامر گیلانی، عباس علی انصاری، ملک حاجی عباس اعوان، حاجی محمد یوسف، ملک محمد اقبال اعوان، عارف علی انصاری اور دیگر نے کی۔ جماعت اہلسنت پاکستان شالیمار کالونی کے زیر اہتمام جشن عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت میں محمد صدیق خان شیروانی، محمد اسماعیل سعیدی، محمد رمضان ناصر سعیدی، محمد بلال سعیدی، محمد صدیق سعیدی، محمد شریف سعیدی، محمد ذوالقرنین چشتی، غلام حیدر سعیدی، محمد عاصم چشتی فریدی، ملک محمد یاسر، محمد سہیل مہروی، ملک ریاض کھکھ، محمد اسحاق خان، محمد سجاد سعیدی، محمد عابد سعیدی، محمد فیض زماں، محمد اسلم جاوید، منیر حسین، قاری عبدالمجید سعیدی اور دیگر نے کی۔ علاوہ ازیں درسگاہ جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم کے زیر اہتمام علامہ سید ارشد سعید کاظمی کی زیر قیادت کاروان مصطفےٰ نکالا گیا۔ کارواں مصطفےٰ میں مخلص محمد اسلام شاہد قمری، چودھری محمد سلیم، عبدالعزیز خان قادری، خلیفہ حاجی محمد بخش قادری، مولانا خدا بخش، قاری محمد اسحاق سعیدی، ملک محمد اصغر، مولانا محمد امین سعیدی، علامہ قاری منظور احمد، قاری غلام جیلانی نقشبندی، الحاج حافظ عبدالحامد نقشبندی، حاجی عبدالصمد، حاجی عبدالسمیع سعیدی، شیخ محمد طاہر، چودھری شکیل احمد، علامہ قاری غلام شبیر سواگی، قاری فیاض احمد سعیدی، مولانا راشد محمود، میاں ضرار احمد، حاجی اللہ بخش قادری، الحاج محمد علی انصاری، ڈاکٹر اکبر علی انصاری، چودھری عبدالمجید ارائیں، پروفیسر محمد ہاشم سعیدی، علامہ محمد قاسم سعیدی، پیر سید عبدالحمید شاہ بخاری، قاری علی احمد معصومی، عبدالمجید اویسی، حاجی قیصر محمود، مولانا محمد سعید سعیدی، مولانا محمد اکرم سعیدی، مولانا محمد آصف اقبال رضوی، مفتی محمد حسن اور دیگر شریک ہوئے۔ انجمن خواتین اسلام گلگشت کالونی کے زیر اہتمام سالانہ محفل میلاد النبیؐ کا فاطمہ جناح لیڈیز پارک مین مارکیٹ گلگشت کالونی میں انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مسز کوکب جاوید ہاشمی نے کی جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر ڈی ڈی او آر ملتان سیدہ تحسین علی نے شرکت کی۔ ملتان سے وقائع نگار خصوصی کے مطابق جشن میلاد النبیؐ کے موقع پر ملتان میں دہشت گردی کے خطرے کے پیش نظر سکیورٹی ہائی الرٹ رہی۔ دریں اثناء جاوید ہاشمی چھ گھنٹے تک جلوس میں شریک رہے۔ ایم پی اے احسان الدین قریشی کے صاحبزادے منور احسان قریشی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ملتان سے جنرل رپورٹر کے مطابق ریلوے ملتان ڈویژن کی جانب سے محفل میلاد النبیؐ منعقد ہوئی جس کی صدارت ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان محمد امین خالد نے کی۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر شریف سیالوی اور مشتاق انجم تھے جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈاکٹر تسلیم قریشی نے ادا کیے۔ ملتان سے خصوصی رپورٹر کے مطابق لنگر کے زیر اہتمام محمد اسلم جاوید انصاری کی رہائش گاہ سے موٹر سائیکل میلاد ریلی نکالی گئی۔ ڈاکٹر علی اکبر انصاری، یونس جاوید انصاری، قاری توفیق حامدی، قاری نسیم اشرف، ڈاکٹر منظور احمد، حبیب انصاری و دیگر نے خطاب کیا۔ سی پی ای انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایم ایس ڈاکٹر اخلاق انصاری، ڈاکٹر مظہر عبدالخالق، ڈاکٹر شرافت و دیگر نے اس مبارک موقع پر کارڈیالوجی انسٹی ٹیوٹ میں داخل مریضوں اور ان کے لواحقین کو پھول پیش کیے اور ان کی خیریت دریافت کی۔ ملتان سے پ ر کے مطابق انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام جلوس و ریلیاں نکالی گئیں۔ ملتان سے پریس ریلیز کے مطابق مسلم لیگ فنکشنل کے رہنما اشرف قریشی کی قیادت میں باوا صفرا سے ریلی نکالی گئی۔ مہمان خصوصی مخدوم سید غلام یزدانی گیلانی تھے۔ مظفر گڑھ سے نامہ نگار، سٹی رپورٹر کے مطابق پیر یئر سائنس ہائر سیکنڈری سکول میں تقریب ہوئی۔ مہمان خصوصی سابق اسسٹنٹ کنٹرولر تعلیمی بورڈ ڈیرہ غازی خان سردار شملہ خان لغاری اور مقامی سکول کے بانی الحاج شیخ محمد جمیل قریشی تھے۔ تقریب سے عبدالرؤف چودھری، قربان حسین، عدیل مختار، مفتی محمد شفیع، محمد ناصر نے خطاب کیا۔ جماعت اہلسنت، دعوت اسلامی، میلاد کمیٹی، انجمن گدائے پنجتن پاک، انجمن غلامان مصطفیٰ، انجمن حلقہ اسلام اور انجمن دربار عالیہ حضرت غوث حمزہؒ کے تحت بھی ریلی نکالی گئی۔ علامہ لعل اللہ خان، پیر رانا فلک شیر علی، محمد طاہر شیروانی، سید غلام علی بخاری، کلیم اللہ خان، میاں شوکت علی قادری، علامہ میاں محمد افضل، رانا لیاقت علی قادری، غلام اصغر عمار، غلام اکبر نظامی اور

میاں مرید حسین قریشی نے خطاب کیا۔ جامع مسجد توکلیہ، جامع مسجد نوری غوثیہ، جامع مسجد باغولی کے زیر اہتمام جلوس نکالے گئے۔ ڈی پی او مظفر گڑھ صاحبزادہ شہزادہ سلطان بھی صدر بازار پہنچ گئے۔ علاوہ ازیں ایم این اے جمشید دستی، ایم پی اے مہر ارشاد سیال نے ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ میں اسیران کے ہمراہ جشن منایا۔ احمد نوید گوندل سپرنٹنڈنٹ جیل نے اسیران میں مٹھائی تقسیم کی۔ خان گڑھ سے سٹی رپورٹر، نامہ نگار کے مطابق شیخ سلیم باکسر، ظہور الصمد بھٹی، غلام شبیر چشتی، شیخ سلیم رضا، قاری سراج کی قیادت میں جلوس نکالے گئے۔ قاری افضل اعظم بلوچ، حاجی محمد شاہ، مولانا الطاف حسین، شیخ لیاقت آفتاب نے شرکت کی۔ دکانوں کی بہترین سجاوٹ کرنے پر چودھری محمد عامر گرامت، چودھری محمد شفیق اور شاہد حسین خان کی طرف سے محمد ارشد کو پہلی، خضر حیات کو دوسری، محمد عمران کو تیسری پوزیشن لینے پر انعامات اور ٹرافیاں دیں۔ کوٹ ادو سے تحصیل رپورٹر، چوک سرور شہید سے تحصیل رپورٹر، نمائندہ خبریں کے مطابق مدرسہ عربیہ محسن العلوم سے مرکزی جلوس نکالا گیا۔ چودھری حبیب الرحمان کی رہائش گاہ پر محفل میلاد ہوئی۔ ڈاکٹر اشرف، چودھری عاصم، شیخ صابر نے شرکت کی۔ ریلوے چوک سے علامہ مفتی محمد حسین اسلامی کی قیادت میں جلوس نکالا گیا۔ انجمن محبان رسولؐ کے زیر اہتمام مشعل بردار جلوس نکالا گیا۔ محمود کوٹ سے نمائندہ خبریں کے مطابق محمود کوٹ میں جلوس کی قیادت ناظم یو سی محمود کوٹ عبدالستار ترین، ایس ایچ او محب خان بلوچ، حاجی غلام مرتضیٰ، رانا ناصر عبداللہ، قاری نذیر احمد، میاں خالق داد الطاف، میاں فیض رسول نے کی۔ خالق داد الطاف، قاری نذیر احمد، رانا امجد محمود نے خطاب کیا۔ روہیلانوالی سے نامہ نگار کے مطابق نوری عید گاہ سے ریلی نکالی گئی۔ قیادت مولانا نذیر احمد قریشی، حاجی ملک محمد اکبر مندور نے کی۔ مولانا نذیر احمد قریشی، جمیل سعیدی، مولانا عبداللطیف ہارونی، حاجی غلام اکبر مندور نے بھی خطاب کیا۔ بہترین سجاوٹ کرنے پر پہلا انعام اعجاز رسول عطاری، دوسرا انعام محمد الطاف کو انعام دیا گیا۔ سناواں سے نمائندہ خبریں، نامہ نگار کے مطابق سب سے بڑا جلوس کاشف آباد میں نکالا گیا۔ چاہ منجو نے والا کھر شرقی میں حاجی محمد بخش گشکوری کی رہائش گاہ پر ایک محفل میلاد ہوئی جس میں مولانا غلام فرید، قاری نیاز احمد سلیمانی، غلام یٰسین اظہر سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ مختلف قصبات سے بھی جلوس نکالے گئے۔ ملک آفتاب کھر، عاشق حسین، سلطان خان اور نبی بخش گشکوری نے شرکت کی۔ خان پور بگا شیر سے نمائندہ خبریں کے مطابق غلام شبیر شاہ کی قیادت میں ریلی نکالی گئی۔ حاجی الطاف حسیم، مولانا محمد اکرم شاہ جمالی، چودھری خالد حسین، یٰسین خان ناتوری، غلام عباس نیئر، چودھری عبدالغنی، چودھری سعید اسلم نے بھی لوگوں سے خطاب کیا۔ شاہ جمال سے نامہ نگار، نمائندہ خبریں کے مطابق نوری جامع مسجد سے مولانا فیض بخش کی قیادت میں جلوس برآمد ہوا۔ نذر حسین، مولانا محمد بخش نے خطاب کیا۔ فاطمہ گرلز اکیڈمی میں محفل میلاد ہوئی۔ مہمان خصوصی جمشید احمد خان دستی ایم این اے تھے جبکہ صدارت صاحبزادہ پیر سعید احمد نے کی۔ تقریب سے مولانا نذیر احمد قریشی، رب نواز قریشی پرنسپل اور غلام مصطفیٰ سعیدی نے بھی خطاب کیا۔ دائرہ دین پناہ سے نمائندہ خصوصی کے مطابق ہنجرا ہاؤس میں محفل میلاد ہوئی۔ اس موقع پر سلطان محمود ہنجرا ایم این اے، میاں محسن قریشی کی صحت یابی کیلئے خصوصی دعا کرائی گئی۔ گرمداو قریشی سے نمائندہ خبریں کے مطابق بلال مسجد چوک سے دربار عبداللہ شاہ تک جلوس نکالا گیا جس کی قیادت ناظم قریشی نے کی جبکہ میاں عزیز احمد، ناظم سعد احمد شریک ہوئے۔ کچاکھوہ سے نمائندہ خبریں کے مطابق انجمن غلامان مصطفیٰ کے زیر اہتمام ریلی نکالی گئی۔ اکمل چشتی، ڈاکٹر محمد امین، محمود احمد، معجزہ، قاری اشرف، شیریں پاشا خان اور عارف نے شرکت کی۔ شجاع آباد سے تحصیل رپورٹر کے مطابق مرکزی جلوس نوری جامع مسجد سے مولانا محمد اقبال اظہری، مولانا مشتاق احمد اظہری، سید مجاہد علی شاہ، راؤ خالد سعید، ڈاکٹر رفیق احمد قریشی، ناظم راؤ سلیم شاہ، شیخ عبدالباری، رانا غلام حسین نون، رانا محمد اسلم نون، حاجی عاشق علی قادری کی قیادت میں نکالا گیا۔ میلسی سے نامہ نگار کے مطابق ٹی ایم اے کے سبزہ زار میں تقریب ہوئی۔ نائب تحصیل ناظم محمد نعیم احمد خان کھچی، مفتی الطاف احمد، مولانا غلام حیدر اویسی، مولانا حسن علی رضوی، سردار احمد رضا، رانا عبدالغفار قادری، قاری محمد رفیق، قاری محمد عمر رضوی، قاری محمد سلیمان، شبیر احمد سعیدی، قاری غلام شبیر جاوید، ٹی ایم او چودھری ولی محمد، ٹی او چودھری محمد انور محمود، ٹی او میاں عبدالغفور، تحصیل ممبر راؤ فاروق احمد، نائب سٹی ناظم ملک حاجی رفیق، شوکت حسین ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن کے ضلعی صدر میاں نعیم اقبال قاضی، مہر عبدالغفار، متین احمد خان شیروانی، شیخ محمد جاوید و دیگر موجود تھے۔ نعت خواں مقصود رضا قادری کی رہائش گاہ پر نعتیہ محفل مشاعرہ منعقد ہوئی جس کی صدارت خورشید بیگ میلسوی نے کی۔ اس موقع پر راشد تبسم، شاکر علوی، شہزاد جعفری، تحسین یزدانی، اعجاز راشد، زاہد تبسم، علی حسین جاوید، شہزاد راؤ، مظہر جاوید، ماسٹر شبیر احمد سعیدی، خورشید بیگ میلسوی اور اعجاز نذیری نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ دھنوٹ سے نمائندہ خصوصی کے مطابق اسلامی فورس کے زیر اہتمام مرکزی جلوس نکالا گیا جس کی قیادت سجادہ نشین سید باقر بخاری نے کی۔ مقامی تاجروں گل محمد بھٹی، خادم بھٹی، گلاب خان، مہر رمضان، گلزار حسین اور نذر فریدی شریک ہوئے۔ مولانا اکرم چشتی، علامہ نواب اویسی،

سید ممتاز بخاری نے خطاب کیا۔ دنیا پور سے نامہ نگار کے مطابق میلاد کمیٹی کے زیر اہتمام ایک جلوس نکالا گیا جس کی قیادت صدر میاں محمد رمضان سعیدی نے کی۔ قاری خورشید الحسن نعیمی، علامہ منظور احمد سعیدی، سید قاسم علی شاہ، سید غلام یٰسین شاہ بخاری، پیر وارث محمد شاہ قریشی، اقبال شاہ قریشی، چودھری نصیب گجر، رفیق شاہ، رفیق سیفی، ممتاز سکھیرا، اکرم جٹ نے شرکت کی۔ وہاڑی سے بیورو رپورٹ، نمائندہ خصوصی کے مطابق وہاڑی پریس کلب سمیت سرکاری، غیر سرکاری اور پرائیویٹ عمارتوں پر چراغاں کیا گیا۔ مرکزی میلاد کمیٹی اور انجمن خادمان داتا حضور اور اہلسنت والجماعت کے زیر اہتمام ریلیاں نکالی گئیں۔ قاضی محمد وہاج، حاجی غلام حسین سعیدی، محمد سلیم نیر، تحصیل ناظم وہاڑی میاں ثاقب خورشید، طاہر اقبال، شہباز سمیع اویس، رضا، چودھری سرور، ذوالفقار مغل، مقبول مرزا، زاہد اقبال، راؤ محمود الحسن، سجاد خان، عدنان دانی، ارشاد حسین بھٹی، حاجی خالد جاوید، حاجی جاوید اقبال نے بھی تقریبات میں شرکت کی۔ جامعہ غوثیہ فریدیہ مظہر العلوم میں محفل میلاد سے قاری یعقوب فریدی نے خطاب کیا۔ اس موقع پر قاری مختار، حبیب قادری، جاوید شاہ و دیگر نے بھی خطاب کیا۔ جامعہ غوثیہ نوشاہیہ سے جلوس کی قیادت سید ابرار شاہ نے کی۔ جلوس میں محمد رفیق رانا، محمد اقبال شہریار، محمد حسین، رانا محمد اکرام، ساجد عمران، قاری محمد اکرم سمیت عاشقان مصطفیٰ کی کثیر تعداد موجود تھی۔ علاوہ ازیں تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام مرتضیٰ آباد سے ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جس کی قیادت راؤ محمد مصطفیٰ، چودھری اقبال یوسف، راؤ منور طاہر نے کی۔ ساہوکا سے نمائندہ خبریں کے مطابق اہالیان ساہوکا اور انجمن تاجران، مذہبی رہنماؤں کی طرف سے جلوس نکالے گئے۔ بورے والا سے سٹی رپورٹر، تحصیل رپورٹر کے مطابق مرکزی جلوس غلہ منڈی بورے والا جامعہ مسجد اکبری سے ممتاز عالم دین جماعت اہلسنت کے بزرگ رہنما سید محمد محفوظ الحق شاہ کی قیادت میں برآمد ہوا جس میں چھوٹے بڑے جلوسوں نے شرکت کی۔ شرکاء کے لیے مقامی ایم پی اے سردار خالد سلیم بھٹی، مقامی ایم این اے چودھری نذیر احمد جٹ کی طرف سے جگہ جگہ کھانا تقسیم کیا گیا، سبیلیں لگائی گئیں۔ مرکزی جلوس میں ممتاز عالم دین روحانی بزرگ صوفی نثار احمد ڈوگر، ایم پی اے سردار خالد سلیم بھٹی، ایم این اے چودھری نذیر احمد جٹ کے نمائندے چودھری مختار احمد جٹ، تحصیل ناظم چودھری عثمان احمد وراچ، تحصیل نائب ناظم غلام مصطفیٰ بھٹی، سابق چیئرمین بلدیہ عبدالرشید بھٹی، محمد نعیم بھٹی، محمد رمضان بھولو بھٹی، محفوظ الحق شاہ، عبدالخالق شاہ، برکت علی، محمود الحق، مشتاق شاہ، اظہار شاہ، صدر انجمن تاجران محمد جمیل بھٹی، صدر تحریک منہاج القرآن چودھری محمد صغیر رائے، ناظمین ہمایوں شکیل چیمہ، شیخ محمد رفیق، پرویز احمد بھٹی، سٹی ناظم چودھری عاشق ارائیں اور دیگر نمائندہ افراد بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں میلاد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ سید سجاد سعید کاظمی، علامہ فاروق سعیدی، شیخ راشد ندیم، مفتی نصیر الدین نصیر، مفتی محمد صابر سعیدی، ڈاکٹر زبیر احمد نقشبندی، اسلم سعیدی، حافظ عبدالمجید سعیدی نے خطاب کیا۔ لندن سے نمائندہ خبریں کے مطابق لندن میں جشن میلاد النبیؐ میں سید غلام دستگیر نازکی، سید ذیشان رسول بخاری، قاری رب نواز اویسی، قاضی فیاض احمد، فیض رسول، عبدالغفار انجم، غلام مصطفیٰ کملانہ کی قیادت میں ریلیاں نکالی گئیں۔ جہانیاں سے نامہ نگار کے مطابق مرکزی جلوس جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام نکالا گیا۔ تمام ذیلی تنظیموں کے جلوس بھی شامل ہوتے رہے۔ مرکزی جلوس کی قیادت علامہ سجاد سعید کاظمی، مولانا محمد اشرف گولڑوی چشتی، راؤ صداقت علی، زوار احمد سیالوی، محمد شریف تونسوی، محمد طاہر یونس سیالوی، محمد یونس سیالوی، حاجی جان محمد نے کی۔ دریں اثناء جہانیاں پریس کلب جہانیاں اور ینگ بوائز گروپ کے زیر اہتمام علیحدہ علیحدہ جلوس نکالے گئے، قیادت خالد شریف گجر، خالد محمود بھٹی، شکیل ملک، چودھری اشفاق، رفیق بابر، سید اطہر حسین شاہ نے کی۔ میاں چنوں سے نمائندہ خبریں کے مطابق مرکزی جامع مسجد سے جلوس نکالا گیا جس کی قیادت مولانا محمد رفیق شاہ جمالی، رانا بابر حسین ایم پی اے، انصر علی ڈائمی، خان رحمت اللہ خان، صاحبزادہ عبداللہ سیالوی، مفتی محمد شفیع سعیدی نے کی۔ تخت صادق آباد سے نمائندہ خبریں کے مطابق ونگین اڈا سے مولانا سید فیض عباس شاہ قمر، مولانا محمد اسماعیل، مولانا ریاض سعیدی کی قیادت میں ریلی نکالی گئی۔ پروفیسر ڈاکٹر طفیل سالک، مولانا فیض عباس شاہ قمر، مولانا خالد صدیق نورانی، مولانا نیاز احمد شاہ بخاری اور دیگر نے خطاب کیا۔ ٹبہ سلطان پور سے نمائندہ خصوصی کے مطابق مرکزی جلوس جامع مسجد بازار والی سے نکالا گیا۔ قاری مولانا اللہ دین، قاری حافظ محمد جاوید، قاری رفیق احمد سعیدی، مولوی شاہ محمد، حافظ محمد سلیم، قاری عبدالوحید سعیدی نے شرکت کی۔ گڑھا موڑ سے نامہ نگار کے مطابق جامع مسجد نورانی سے مرکزی جلوس نکالا گیا۔ منظور احمد جٹ، حافظ نذیر احمد ملک، طفیل انجم، پرویز اختر، اشرف علی جٹ، امین گجر، ملک عابد، ڈاکٹر عبدالغفور، اصغر علی، عبدالستار رحمانی، مولانا قاری عبدالمجید، قاری محمد یونس، محمد ارشد تبسم ایڈووکیٹ، محمد سلیم، سہیل احمد، حلیم شاہ، محمد ارشد گوندل نے شرکت کی۔ ماچھیوال سے نمائندہ خبریں کے مطابق ماچھیوال میں سید مراد حسین شاہ کی قیادت میں بڑی ریلی نکالی گئی۔ مخدوم پور پہوڑاں سے نامہ نگار کے مطابق دربار راجن سلطان سے مرکزی میلاد کمیٹی و انجمن غلامان مصطفیٰ کے زیر اہتمام جلوس

AP

نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت مولانا خلیل احمد فیضی، مولانا شاہد ممتاز نے کی۔ مولانا محمد حسین سعیدی، مولانا محمد نواز، مولانا الٰہی بخش، مولانا غلام محمد، جمشید علی، اختر محمود ملک، قدیر احمد غوری، ملک طارق عطاری، راشد علی، حکیم الدین ہمدم، سلیم اکبر پہوڑ، ارشد رحمانی، قاضی رئیس احمد، عقیل خان پہوڑ، امیر خان پہوڑ، منیر احمد مغل نے شرکت کی۔ کرم پور سے نامہ نگار، نمائندہ خبریں کے مطابق جامع مسجد السعید، مسجد اویسیہ اور دیگر مقامات پر محافل میلاد النبیؐ منعقد ہوئیں۔ قاری محمد حنیف رہانی، قاری گوہر علی، سابق کونسلر راؤ رفیق، راؤ گلزار احمد، راؤ خالد یٰسین، راؤ جبار، فاروق علی رحمانی، سید کاشف، ندیم عباس، راؤ ذوالفقار، اللہ دتہ جاوید، عمر دراز، ندیم عباس نے خطاب کیا۔ جلہ جیم سے نمائندہ خبریں کے مطابق یعقوب خان سعیدی، نور محمد آسی کی زیر قیادت جلوس نکالے گئے۔ چودھری محمد انور، راؤ نوازش علی، غلام عباس، محمد عمران حافظ، جندوڈا نے خطاب کیا۔ لودھراں سے ڈسٹرکٹ رپورٹر، نامہ نگار کے مطابق مرکزی میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے زیر اہتمام جلوس مدرسہ غوثیہ مہریہ سے نکالا گیا جس کی صدارت پیر سید ظفر علی شاہ نے کی۔ علاوہ ازیں ضلع ناظم عبدالرحمن کانجو نے بھی اپنے بیان میں آنحضورؐ سے عقیدت کا اظہار کیا۔ کہروڑپکا سے نمائندہ خصوصی کے مطابق جامعہ اسلامیہ غوثیہ سے ایک جلوس برآمد ہوا۔ عید میلاد النبیؐ کے موقع پر سب سے بڑی تقریب وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں کنونشن سنٹر میں ہونے والی قومی سیرت کانفرنس تھی۔ وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ رہبر انسانیت حضرت محمدؐ کے دیئے ہوئے عملی نمونوں اور انسانی وقار پر مشتمل تعلیمات پر صدق دل سے عمل کیا جائے تو امت مسلمہ کیلئے دنیا و آخرت میں کامیابی کی راہیں کھل جائیں گی۔

روزنامہ ''خبریں'' ملتان (4) 12 مارچ 2009ء

26
SATURDAY

27
SUNDAY

نشتر ہسپتال میں دائیں طرف دل بائیں جانب جگر والے بچے کی پیدائش

+ ملتان (خصوصی رپورٹر) نشتر ہسپتال کے لیبر روم میں ایک ماں نے ایک ایسے بچے کو جنم دیا ہے جس کا دل اپنی جگہ پر نہیں ہے بلکہ اس کا دل دائیں طرف جبکہ جگر بائیں طرف ہے تاہم بچہ بالکل ٹھیک ہے۔ یہ بچہ معروف وکیل کنور انتظار کا پوتا کنور خالد کا بیٹا ہے جبکہ دادا کا دل بھی دائیں طرف ہے۔ بچے کا نام اویس خالد ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق بچہ بالکل ٹھیک ہے۔ دل دائیں طرف ہونا پہلا واقعہ نہیں ہے۔

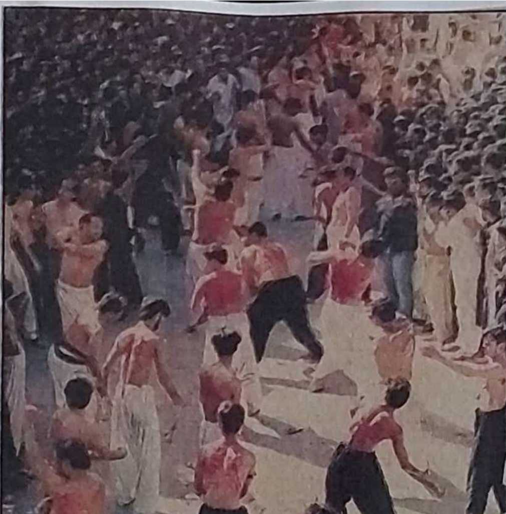


ملتان: نومولود اویس خالد جبکہ والد خالد تفصیل بتا رہے ہیں

28
MONDAY

APRIL

S	S	M	T	W	T	F
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30		



لاہور، کرشن نگر میں نویں محرم الحرام کے جلوس میں عزادار چھریوں سے ماتم کر رہے ہیں

امام حسینؓ کی معاملہ فہمی اور برداشت نوجوانوں کیلئے مشعل راہ ہے

72 ساتھیوں سمیت جان کا نذرانہ پیش کر کے ثابت کر دیا کہ ظالم کا دباؤ قبول نہ کیا جائے: ذوالفقار کھوکھر

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) مراقبہ ہال نواسہ رسول جگر گوشہ بتول امام حسین کی عظیم شہادت کے موقع پر خصوصی پروگرام منعقد ہوا صدارت نگران مراقبہ ہال ذوالفقار کھوکھر نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی سردار اور چوہدری لطیف طاہر تھے۔ صدر مجلس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام دشمن قوتوں نے امام حسین کو اپنے سامنے جھکانے کیلئے آپ پر ہر طرح کے ظلم و ستم کیے مگر آپ اور آپ کے 72 ساتھیوں نے کربلا میں حق کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ حق بات کیلئے کبھی بھی طاغوتی طاقتوں کا دباؤ ہرگز قبول نہ کیا جائے اور اگر الٰہی مشن کو پھیلانے اور اس کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنے میں اپنی جان یا مال کی قربانی دینی پڑے تو دریغ نہ کریں۔ آپ کی رواداری بردباری معاملہ فہمی اور برداشت کا عملی مظاہرہ نوجوانوں کیلئے مشعل راہ ہے آپ کا تشدد سے احتراز ضبط و تحمل اور صبر سے کام لینا اپنے نانا رسول کی طرز فکر کا عکس تھا آپ کا یہ فرمان بہت زیادہ غور طلب ہے "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ بعد ازاں ذکر اذکار کیا گیا اور حاضرین محفل میں لنگر تقسیم کیا گیا آرگنائزر قدیر احمد آصف الرحمٰن قاضی محمد نعیم اعجاز حسین اور ندیم احمد تھے۔

حضرت امام حسینؓ نے خاندان کی قربانی دے کر اسلام کو زندہ کیا

ہمیں شہداء کربلا کی قربانیوں سے سبق سیکھنا چاہئے: ملک ارشد جاوید کا اجلاس سے خطاب

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) محرم الحرام عاشورہ کے روز ضلع بھر میں دہشت گردی، قتل و غارت تخریب کاری اور فرقہ واریت کے خلاف بھرپور جہاد کریں اور امن و امان برقرار رکھنے میں ضلعی سطح پر انتظامیہ کا ساتھ دیں ان خیالات کا اظہار پاکستان سپاہ مصطفیٰ پنجاب کے صدر ملک ارشد جاوید اعوان نے گزشتہ روز اعوان چوک غلام محمد آباد میں کارکنوں کے ایک ہنگامی اجلاس سے خطاب کے دوران کرتے ہوئے کیا اجلاس سے نئی نائب صدر مسلم لیگ ملک آفتاب محمد افضل مرکزی جوائنٹ سیکرٹری راحت ریاض ملک ملک غلام حبیب گوگا علامہ ممتاز حسین ثاقب شوکت علی انصاری اور ملک ندیم نے بھی خطاب کیا انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا کے میدان میں اپنے خاندان کی قربانیاں دے کر اسلام زندہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ اگر جینے مرنے کا سبق سیکھنا ہے تو شہادت امام حسین سے سیکھو امام عالی مقام نے ایک آمر اور جابر حکمران کی بیعت کرنے سے انکار کیا حضرت امام عالی مقام نے یہ ثابت کر دیا کہ آل سادات گردنیں تو کٹوا سکتے ہیں مگر باطل کے آگے جھک نہیں سکتے انہوں نے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی شہداء کربلا کی شہادتوں سے سبق سیکھیں اور حضرت امام حسین کے نانا سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ کا بنایا ہوا نظام 'نظام مصطفیٰ' نافذ کریں۔

گارڈنرز کلب کا اجلاس، نئے عہدیداران کا چناؤ

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) گارڈنرز کلب فیصل آباد نے ممبران کے اجلاس میں نئے عہدیداران کا انتخاب کیا دریں اثناء مجلس عاملہ میں بھی نئے اور ماحولیات دوست ممبران کا چناؤ کیا گیا ہے تاکہ شہر میں ماحولیات کو بہتر بنانے کیلئے زیادہ مستعدی سے کام کیا جائے گارڈنرز کلب کے سیکرٹری اطلاعات میاں وحید راے کے مطابق سابق وفاقی وزیر الطاف ایم سلیم پیٹرن خواجہ محمد عبداللہ صدر چوہدری تنویر احمد ڈی آئی جی سینئر نائب صدر منتخب ہوئے ہیں



امام بارگاہ آستانہ حیدر کرار جھال خانوانہ میں رہبر بلوچ، غلام حبیب، رانا خالد محمود، سید کوثر

امام عالی مقامؓ نے انسانیت کو ملوکیت کے شکنجہ سے نجات دلائی

امت کا متحد اور اتحاد و یکجہتی سے جینا درس حسینیت میں مضمر ہے: مولانا ریاض کھرل کا خطاب

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) تحریک اتحاد ملت اسلامیہ پاکستان کے مرکزی امیر مولانا محمد ریاض کھرل نے کہا ہے کہ حضرت سیدنا امام حسین امت مسلمہ کے متفقہ رہبر و رہنما ہیں اور آپ کی شہادت کو تاریخ اسلام میں مینارہ نور کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ شہدائے کربلا نے اپنے خون سے دین اسلام کی حقانیت اور جبر و ظلم کے خاتمے میں وہ کردار ادا کیا جو کہ تاریخ اسلام کا روشن باب ہے اور امام عالی مقام نے مظلوموں اور انسانیت کو شکنجہ ملوکیت سے نجات اور مسلم امہ میں جذبہ بیداری اپنے خون سے پیدا کیا جو کہ عالم اسلام کیلئے باعث تقلید ہے انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ امت متحد اور بیدار ہو جائے اور تقلید اسلاف کرے وہ گزشتہ رات فضائل اہل بیت کانفرنس کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ امت کا متحد ہونا اور اتحاد و یکجہتی سے جینا اور مظلوم سے محبت اور ظالم سے نفرت کا درس حسینیت میں مضمر ہے اس موقعہ پر دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا اور شہدائے کربلا کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور اتحاد بین المسلمین کو وقت کا اہم ترین تقاضا قرار دیا اور متفقہ قرارداد کے ذریعے عوام میں جذبہ اتحاد امت اجاگر کرنے کا حکومت سے مطالبہ کیا اور عوام سے پرامن اور اتحاد و یکجہتی سے مل جل کر رہنے کی اپیل کی کیونکہ واقعہ کربلا میں یہی راز پنہاں ہے۔

حضرت امام حسینؓ اور جانثار ساتھیوں نے میدان کربلا میں عظیم قربانی پیش کی

ظالم، جابر حکمرانوں کے خلاف میدان جہاد میں مصروف رہنما کسی قربانی سے گریز نہ کریں: ڈاکٹر نذیر احمد مٹھوڈوگر

بورے والہ (نامہ نگار) پاکستان مسلم لیگ (ن) ضلع وہاڑی کے صدر ممبر پنجاب اسمبلی ڈاکٹر نذیر احمد مٹھوڈوگر نے کہا ہے کہ نواسہ رسول حضرت امام حسینؓ اور ان کے جانثار ساتھیوں نے میدان کربلا میں ظالم اور جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہہ کر عظیم قربانی پیش کی اور آنے والی نسلوں کیلئے درخشاں مثال قائم کر دی جو لوگ ظالم اور جابر حکمرانوں کے خلاف میدان جہاد میں مصروف ہیں وہ حضرت امام حسینؓ کی عظیم قربانی کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اور کسی لالچ اور دباؤ میں آئے بغیر ملک میں جمہوریت کی بحالی اور نفاذ اسلام کیلئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں وہ گزشتہ شب اپنی رہائش گاہ پر مسلم لیگی ورکروں کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے اس موقع پر ہر مسلم لیگ کے تحصیل صدر غلام رسول زیدی، سٹی مسلم لیگ یوتھ کے جنرل سیکرٹری ملک اشتیاق حسین اعوان، شیخ محمد ذکریا، رانا طارق محمود، مسلم لیگ (ن) لندن کے رہنما سردار طاہر نوید ڈوگر ایڈووکیٹ اور دیگر مقامی رہنما بھی موجود تھے ڈاکٹر نذیر احمد مٹھوڈوگر ایم پی اے نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب مسلم لیگ (ن) کے صدر سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف وطن واپس پہنچ کر ملک میں جاری بحالی جمہوریت کی تحریک میں اہم کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ عوام مسلم لیگ (ن) کے مقابلے میں بننے والی سرکاری مسلم لیگ کو قبول نہیں کریں گے کیونکہ ایسے مسلم لیگی اتحاد ماضی میں بھی بنتے رہے ہیں انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) واحد سیاسی جماعت ہے جس کی جڑیں عوام میں ہیں۔

شہادت حسینؓ نے دنیا کیلئے ہدایت و رہنمائی چھوڑی

یوم عاشور کے موقع پر اڈیالہ جیل سے علامہ ساجد نقوی کا پیغام

وہاڑی (ڈسٹرکٹ رپورٹر) شب عاشور امام حسینؓ کی طرف سے لوگوں کو اپنی بیعت سے آزاد کرنا شعور و نظریہ اور آزادی و استقلال کے ساتھ شہادت کے سفر پر گامزن ہونے کا درس دیتا ہے۔ امام حسینؓ نے جبر کے ساتھ لوگوں کو اپنے ساتھ وابستہ نہ رکھ کر رہتی دنیا کیلئے ہدایت و رہنمائی چھوڑی کہ کشتیاں جلا کر لوگوں کو جبری شہادت کی طرف مجبور کرنا اور ہے جبکہ چراغ بجھا کر لوگوں کو ابدی نجات عطا کرنا اور ہے۔ ان خیالات کا اظہار قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ ساجد علی نقوی نے اڈیالہ جیل راولپنڈی سے جنوبی پنجاب کے اپنے پریس سیکرٹری وارث جعفری کے نام یوم عاشور کے موقع پر ایک پیغام میں کیا۔

قرآن مجید اور صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کی عظمت کے گواہ ہیں، علامہ علی شیر حیدری

حضورﷺ نے حضرت عثمانؓ سے بغض رکھنے والے کا جنازہ پڑھانے سے انکار کیا اور صحابہؓ کی توہین کرنیوالے منافقوں کو نکال دیا

جام پور (نامہ نگار) قرآن مجید صحابہؓ کی تصدیق کرتا ہے اور صحابہؓ کی جماعت قرآن مجید کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار کالعدم ملت اسلامیہ پاکستان کے قائد علامہ علی شیر حیدری نے آج یہاں مدرسہ حسینیہ تعلیم القرآن جامپور میں ایک اجتماع سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح حضورﷺ تمام انبیاء کے امام ہیں۔ اسی طرح صحابہؓ کی جماعت میں ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہؓ کے امام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضورﷺ کو ان لوگوں سے شدید طور پر نفرت تھی جن کے دل میں حضورﷺ کی پاک جماعت کیلئے بغض تھا۔ آپﷺ نے مسجد نبوی کے صحن سے ان منافقین کو نکال دیا جو کہ صحابہ کرامؓ کی توہین کرتے تھے۔ آپﷺ نے عثمان غنیؓ سے بغض رکھنے والے کا نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جس کو حضورﷺ امام بنا دیں تو پھر کون ہوتا ہے کہ جو انہیں امام اول نہ مانے۔ انہوں نے کہا کہ ابوبکر صدیقؓ صحابہؓ کی پوری جماعت کے امام تھے اور صحابہ کرامؓ میں آپس میں بہت ہی پیار و محبت اور اخوت تھی۔ اس جمعہ کے اجتماع کی صدارت حضرت قاری عبدالمجید صابر مہتمم مدرسہ ہذا نے کی اور منتظمین میں احسان اشرف بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ عبداللہ صابر، قاری علی اصغر اور فیض الحق عثمانی نگران اعلیٰ میں شامل تھے۔

W T
16 17

جغرافیۂ قرآنی سے ایک ورق

مُفتی ابو لبابہ شاہ منصور

حکمت والے بادشاہ

...مت کیا ہے؟

"حکمت" کے معنی علم صحیح اور عمل صحیح کے ہیں۔ عرب قدیم ... ایک برگزیدہ ہستی حکمت اور دانائی میں ضرب المثل گذری ... جن کی فراست وبصیرت پر مشتمل اقوال مختلف مجموعوں میں ...ے ملتے ہیں۔ شعرائے جاہلیت مثلاً امراءالقیس، لبید، ...اور طرفہ وغیرہ کے کلام میں حضرت لقمان کا ذکر موجود ہے اور ...یوں کے ہاں ان کا صحیفہ بھی مشہور چلا آتا ہے لیکن حیرت ہے ...قدیم زمانے سے عربوں میں اس قدر شہرت اور صحیفۂ لقمان ...موجودگی کے باوجود حضرت لقمان کا حسب معروف نہیں۔ ...بات پر تو اتفاق ہے کہ آپ علم وحکمت میں انبیاء علیہم السلام ...بعد اولادِ بنی آدم کے ممتاز ترین افراد میں سے تھے لیکن آپ ...الاصل بادشاہ تھے یا حبشی النسل غلام؟ اس بارے میں عموماً ...ہور قول پائے جاتے ہیں۔ ہم ان دونوں کو ذکر کرتے ہیں ...شے میں ان دونوں اقوال کے مطابق آپ کی جائے رہائش ...یین کرتے ہیں پھر زیادہ صحیح بات کی تعیین ممکن ہو سکے گی۔

...نسانوں کے برابر:

ابن جریر، ابن کثیر اور سہیلی جیسے اکابر مؤرخین کی رائے یہ ...کہ لقمان حکیم افریقی النسل تھے اور عرب میں ایک غلام کی ...ت میں آئے تھے چنانچہ یہ حضرات ان کا نسب نامہ اس طرح ...کرتے ہیں: لقمان بن عنقا بن سندون۔ ابن کثیر نے لقمان ...ران کہا ہے اور حلیہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ سوڈان ...بی قبیلہ سے تھے (دیکھئے نقشہ میں دکھایا گیا مقام) اور پستہ ...ماری بدن، سیاہ رنگ تھا، ہونٹ موٹے اور ہاتھ پیر بھدے ...ر نہایت نیک، عابد وزاہد، صاحب حکمت اور دانا تھے، اللہ ...نے ان کو حکمت سے حصۂ وافر عطا فرمایا تھا اور بعض یہ بھی ...ہیں کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل ...مدۂ قضا پر مامور ہو گئے تھے۔

لیکن مشہور مؤرخ اور صاحب مغازی محمد بن اسحاق کہتے ہیں ...کہ لقمان حکیم عرب کے مشہور قبیلہ عاد سے یعنی عرب بائدہ کی ...نسل سے تھے اور غلام نہ تھے بلکہ بادشاہ تھے۔ اس قول کے ...مطابق آپ خالص عرب نژاد اور عادِ ثانیہ (قوم ہود علیہ السلام) ...میں سے عادل اور نیک بادشاہ ہو کر گذرے ہیں۔ محمد بن اسحاق ...نے وہب بن منبہؒ سے روایت کی ہے کہ جب شداد بن عاد کا ...انتقال ہو گیا تو حکومت اس کے بھائی لقمان بن عاد کو ملی اور اللہ ...تعالیٰ نے لقمان کو وہ چیز عطا فرمائی تھی جو اس زمانے کے انسانوں ...میں کسی کو نہیں عطا کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان کو سو انسانوں کے برابر ...ادراک وحاسہ عطا فرمایا تھا اور وہ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب ...سے زیادہ طویل قامت تھے۔

...شعر اور کتبے کی گواہی:

معاصر مؤرخین میں سے برصغیر کے مشہور محقق سید سلیمان ...ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ مصنف "ارض القرآن" نے بھی اسی کو راجح ...قرار دیا ہے کہ لقمان حکیم اور لقمان بادشاہ ایک ہی شخصیت ہے ...اور وہ بلاشبہ عادِ ثانیہ کے نیک بادشاہوں میں بہت بڑے حکیم و ...دانا تھے اور عرب میں لقمان کے نام سے جو "صحیفہ" منسوب تھا وہ ...اسی لقمان عاد کا ہے۔ اور وہ اپنے اس دعوے کے مختلف دلائل ...میں سے ایک دلیل یہ دیتے ہیں کہ جاہلی شاعر سلمیٰ بن ربیعہ کے ...اشعار اس حقیقت کو بخوبی واضح کرتے ہیں:

اهلكن طسماً و بعده
غذى بهم و ذا جلون
واهل جاش ومارب
و"حى لقمان" والتقون

"حوادثِ زمانہ نے قبیلۂ طسم کو اور اس کے بعد ذاجدون ...یمن کو، اہلِ جاش ومارب کو اور قبیلۂ لقمان کو مٹا دیا۔"

...اس کے بعد فرماتے ہیں: اس دوسرے شعر سے نہ صرف ...ان کا عرب ہونا ظاہر ہوتا ہے بلکہ ایک قبیلہ کا مالک، یمن کا ...باشندہ اور عظمت وشوکت میں سبا کا مقابل ہونا سمجھ میں آتا ہے ...تمام باتیں لقمانِ عاد پر صادق آتی ہیں۔ یمن میں جہاں

ترجمہ عربی میں ہوا جو لفظ بہ لفظ اس کے موجودہ ترجمے سے ملتا ہے۔ سید صاحب فرماتے ہیں کہ کیا اچھے فیصلوں والی کتاب سے ہم صحیفہ لقمان مراد نہیں لے سکتے؟

محاکمہ قرآنی:

یہ دونوں اقوال آپ نے پڑھ لیے۔ اگر کوئی اس بارے میں محاکمہ کرنا چاہے تو خود قرآن حکیم سے اچھا حکم اور ثالث اور کون ہوگا؟ لہٰذا ہمیں اس بارے میں قرآن کریم سے مدد لینی چاہیے۔ قرآن کریم میں جو آیات نصائح لقمانیہ پر مشتمل ہیں ان میں حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو خود پسندی، شیخی خوری، غرور و نخوت، سخت مزاجی اور درشتگی کے خلاف جو نصائح کی ہیں اور حکمت ودانائی کی باتیں بتائی ہیں وہ ایک شہزادے کے لئے تو موزوں ہیں غلام زادے کے لئے نہیں۔ حکیم لقمان اگر غلام ہوتے تو اپنے بیٹے غلام زادہ کو یہ نصائح نہ کرتے اس لئے کہ یہ اوصاف عموماً بادشاہوں، شاہزادوں اور صاحب اقتدار انسانوں کے اندر ہی پائے جاتے ہیں۔ غلام اور غلام زادہ کے لئے نہ ان کا موقع ہے اور نہ فرصت۔ اس تائیدی قرینے کے بعد جو کہ قرآنِ عزیز سے ماخوذ ہے راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلاشبہ لقمان حکیم اور لقمانِ عاد ایک ہی شخصیت ہیں اور وہ عادِ ثانیہ کے نیک نفس بادشاہ اور حضرت ہود علیہ السلام کے پیرو تھے اور حبشی الاصل غلام نہیں بلکہ عربی الاصل بادشاہ اور عادل و حکیم حکمران تھے۔

ایک اور بحث:

تواضع اختیار کرنے اور گلا پھاڑ کر بولنے سے باز رہنے کی تلقین پر مشتمل ہیں۔ اس سورۃ کے دیگر مضامین یہ ہیں: اطاعتِ والدین، اخروی کامیابی کے حصول کے لئے رجوع الی اللہ، اللہ تعالیٰ کی غیر محدود اور ان گنت نعمتوں کا ذکر، عجائباتِ فطرت کے مشاہدے کی تلقین، کفار کے مضحکہ خیز رویے کا ذکر کہ مصیبت کے وقت اللہ کو پکارتے ہیں اور مصیبت ٹلنے پر شرک شروع کر دیتے ہیں، فلاح وکامرانی کے حصول کے لئے خوفِ خدا اور خوفِ قیامت رکھنے کی تاکید، سورۃ کے آخر میں ان پانچ امور غیبیہ خمسہ

ہو وہ توحید کو مانتے تھے اور شرک کو ظلم عظیم قرار دیتے تھے۔ پھر تم کیوں ان کے طریق پر نہیں چلتے؟ موعظت لقمانی میں توحید، عزم الامور اور مکارم اخلاق کی تعلیم شامل ہے اور بتایا گیا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی اور حد درجہ کی مخفی باتیں بھی علم الٰہی سے مخفی نہیں۔ اس لئے کوئی بھی شخص مؤاخذے سے نہیں بچ سکتا۔ اختصار کے باوجود سورۂ لقمان میں دی ہوئی لقمان حکیم کی یہ چند نصائح اس قدر وقیع اور جامع ہیں کہ قرآن کریم کے معجزانہ



کا ذکر ہے جنہیں سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اور صرف پانچ امور غیبیہ کا ذکر مثال کے طور پر ہے اور ان کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں پانچ مسئلوں کی بابت سوال کیا گیا تھا ورنہ امور غیبیہ کی کوئی حد نہیں۔

معجزانہ اسلوب کا شاہکار:

اس سورت میں عرب قوم کو قرآن مجید نے بتایا ہے کہ تم صدیوں سے جس شخصیت کی عقل وفراست کے قائل چلے آتے

اسلوب کا شاہکار ہیں۔ قرآن کریم نے جس طرح عقائد، عبادات، اخلاق اور سیاست سے متعلق ان کی نصائح کا نچوڑ نقل کیا ہے یہ اس کتابِ مبین کے برحق ہونے کی بجائے خود ایک دلیل ہے۔ بلاشبہ جس ذات نے لقمان حکیم کو حکمت ودانائی عطا کی اسی نے ان کے چیدہ چیدہ مقولوں کا جامع خلاصہ مسلمانوں کی ہدایت ونصیحت کے لئے نقل کیا ہے کیونکہ ان پر عمل کرنا انسانی صلاح وفلاح کے لئے کافی ہے۔

قوم عاد بستی تھی (اس مقام کی تعیین چند قسطیں قبل گذری ہے اور منسلکہ نقشے میں بھی کی گئی ہے) اس جگہ کیا آثار قدیمہ کی کھدائی کے وقت ایک کتبہ عدن کے قریب حصن غراب کے کھنڈروں میں سے ۱۸۳۴ء میں دریافت ہوا تھا، اس میں حضرت ہود علیہ السلام کی شریعت کو ماننے والے نیک طینت بادشاہوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن کے اچھے فیصلے ایک کتاب میں لکھے جاتے تھے۔ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ کتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی دریافت ہوا تھا اور اس کا

اس ضمن میں ایک ذیلی بحث یہ بھی ہے کہ آپ نبی تھے یا نہ؟ اگرچہ بعض اہل علم نے فرمایا ہے کہ حضرت لقمان نبی تھے لیکن قرآنِ عزیز کا اسلوبِ بیان اس کا ساتھ نہیں دیتا۔ اس لئے کہ سورۂ لقمان میں باوجود اس بات کے کہ ان کی بعض حکیمانہ نصائح اور بلیغانہ وصایا کا ذکر صراحت کے ساتھ ہے لیکن کسی ایک جملہ میں بھی ایسا اشارہ نہیں پایا جاتا جو کہ ان کی "نبوت" پر دلالت کرتا ہو اسی لئے جمہور کی رائے اس کے خلاف ہے۔ جمہور کا قول یہ

ملک بھر میں

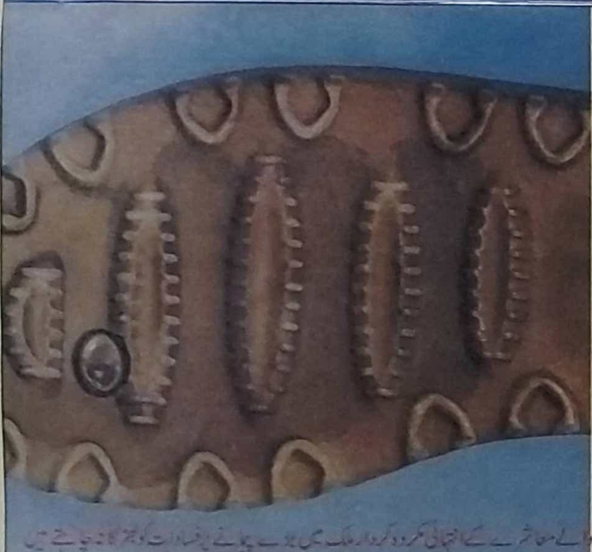
مسلمانوں کو مشتعل کرنے کا منصوبہ

جوتوں کے تلووں پر اللہ عزوجل کا اسم اور پٹاخوں کے اندر قرآنی آیات بھر کر اڑائی جارہی ہیں

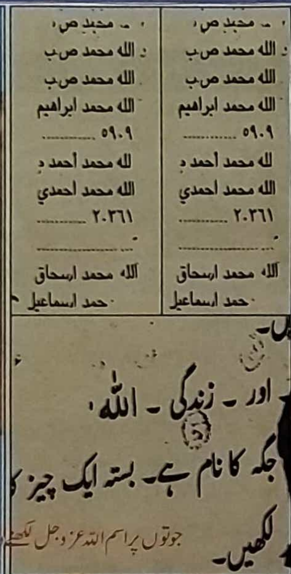
لاہور کی نامعلوم کمپنی نے مذموم اقدام کر کے امت مسلمہ کے جذبات بھڑکا دیئے، قرآنی آیات والے چائنا بم کھلے عام فروخت ہورہے ہیں، بے حرمتی پر عوام اہلسنت کا زبردست احتجاج

کراچی (ضرب اسلام نیوز ڈیسک) مسلمانوں کو مشتعل کرنے کا خوفناک منصوبہ تیار کرلیا گیا صدر کراچی کے علاقے میں کھلے عام بکنے والے جوتوں پر اسم اللہ چھاپ دیا گیا جب کہ پٹاخوں میں قرآنی آیات پائی گئی ہیں تفصیلات کے مطابق کراچی کے علاقے صدر میں ان دنوں ایسے جوتے فروخت ہورہے ہیں جس کے تلوؤں پر واضح طور پر اسم اللہ موجود ہے۔ تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ جوتے لاہور کی ایک کمپنی کے تیار کردہ ہیں تاہم کمپنی کی نشان دہی نہیں ہوسکی۔ کافی عرصے سے امت مسلمہ کے جذبات بھڑکانے کے لیے اس قسم کی سازشیں ہورہی ہیں۔ جن کو وقتاً فوقتاً ضرب اسلام بے نقاب کرتا رہتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ امت مسلمہ کو انھی مسائل میں الجھا کر ان کو اپنے کام سے دور کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں۔ تاکہ ان کی

بقیہ نمبر 57 صفحہ نمبر 3



جوتوں پر اسم اللہ عزوجل لکھنے والے معاشرے کے انتہائی مکروہ کردار ملک میں بڑے پیمانے پر فسادات کو ہوا دینا چاہتے ہیں



جوتوں پر اسم اللہ عزوجل

APRIL '9

15 TUESDAY

16 WEDNESDAY

17 THURSDAY

18 FRIDAY

APRIL

S S M T W T F 1 2 3 4 | S S M T W T F 5 6 7 8 9 10 11 | S S 12 13 ... | 19 20 21 22 23 24 25 | 26 27 28 29 30



نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد بعثت میں سے ایک عظیم مقصد دین اسلام کو تمام ادیان عالم پر غالب کرنا بھی تھا۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہاد وقتال فی سبیل اللہ کا فریضہ عطا فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس فریضہ کی بجا آوری کا حق ادا کر دیا۔ سن دو ہجری میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کی عبادت کو شروع فرمایا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے (۲ھ تا ۹ھ) کے ستائیس (۲۷) غزوات میں بنفس نفیس شرکت فرمائی اور چون (۵۴) سرایا بھیجے۔ غزوات کا اجمالی خاکہ قارئین کی نذر کیا جاتا ہے۔

اجمالی فہرست غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر شمار	نام غزوہ	سن وقوع	تعداد مجاہدین	مد مقابل
۱	غزوہ ابواہ	۲ھ صفر	۶۰ مہاجرین	قافلہ قریش اور بنو حمزہ
۲	غزوہ بواط	۲ھ ربیع الاول	۲۰۰ مہاجرین	قافلہ قریش سو آدمی اور ڈھائی ہزار اونٹ
۳	غزوہ عشیرہ	۲ھ جمادی الاولیٰ	۲۰۰ مہاجرین	قافلہ قریش
۴	غزوہ بدر اولیٰ	۲ھ جماد الثانی	۲۰۰	کرز بن جابر فہری
۵	غزوہ بدر کبریٰ	۲ھ رمضان	تین سو تیرہ ۳۱۳	قافلہ قریش اور قبائل عرب
۶	غزوہ قرقرۃ الکدر	غزوہ بدر کے بعد		قبائل سلیم اور غطفان
۷	غزوہ بنو قینقاع	۲ھ ۱۵ شوال		بنی قینقاع
۸	غزوہ سویق	۲ھ ۵/ ذی الحج	۲۰۰	ابوسفیان
۹	غزوہ غطفان	۳ھ محرم الحرام	۴۵۰	قبیلہ غطفان
۱۰	غزوہ نجران	۳ھ ربیع الثانی	۳۰۰	قبیلہ بنی سلیم
۱۱	غزوہ اُحد	۳ھ شوال	۷۰۰	مشرکین مکہ
۱۲	غزوہ حمرآء الاسد	۳ھ ۱۶ ر شوال		مشرکین مکہ
۱۳	غزوہ بنی نضیر	۳ھ ربیع الاول		یہودی بنی نضیر
۱۴	غزوہ ذات الرقاع	صفر ۲ھ	۴۰۰	بنی محارب، بنی ثعلبہ
۱۵	غزوہ بدر موعد	ربیع الاول ۲ھ	۱۵۰۰	مشرکین مکہ
۱۶	غزوہ دومۃ الجندل	۲ھ جمادی الاولیٰ	۱۰۰۰	کفار دومۃ الجندل
۱۷	غزوہ مریسع	۲ ر شعبان ۵ھ		قبیلہ بن مصطلق
۱۸	غزوہ خندق	شوال ۵ھ		ابوسفیان مع دس (۱۰) ہزار
۱۹	غزوہ بنی قریظہ	ذی قعدہ ۵ھ		بنی قریظہ
۲۰	غزوہ بنی لحیان	ربیع الاول ۶ھ	۲۰۰	بنی لحیان
۲۱	غزوہ ذی قرد	ربیع الاول ۶ھ	۵۰۰ یا ۷۰۰	عیینہ بن فزازی کی سرکوبی
۲۲	حدیبیہ	یکم ذی قعدہ ۶ھ	۱۵۰۰	مشرکین مکہ
۲۳	غزوہ خیبر	محرم الحرام ۷ھ	۱۴۰۰ پیادہ ۲۰۰ سوار	قبائل یہود
۲۴	غزوہ موتہ	۷ھ جمادی الاولیٰ	۳۰۰۰ ہزار	نصاریٰ شام قیصر
۲۵	فتح مکہ	رمضان ۸ھ	۱۰،۰۰۰	مشرکین مکہ
۲۶	غزوہ حنین	۶ شوال ۸ھ	۱۲،۰۰۰	ھوازن
۲۷	غزوہ تبوک	رجب ۹ھ	۳۰،۰۰۰	کفار روم

لمحہ فکریہ:

ہمارے لئے درس عبرت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام بنفس نفیس ۲۷ معرکوں میں شرکت فرمائیں، میدان جنگ میں زخمی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو جائیں، آپ کے جسد اطہر سے خون مبارک بہہ پڑے اور ہم زندگی بھر نہ تو کسی جہاد میں شریک ہوں، نہ ہی ہمارے جسم پر جہاد کا کوئی اثر و نشان ہو، نہ تربیت جہاد سے آراستہ ہوں۔ اور نہ ہی ہمارے سینوں

گدھے کی قربانی؟

زیرلب



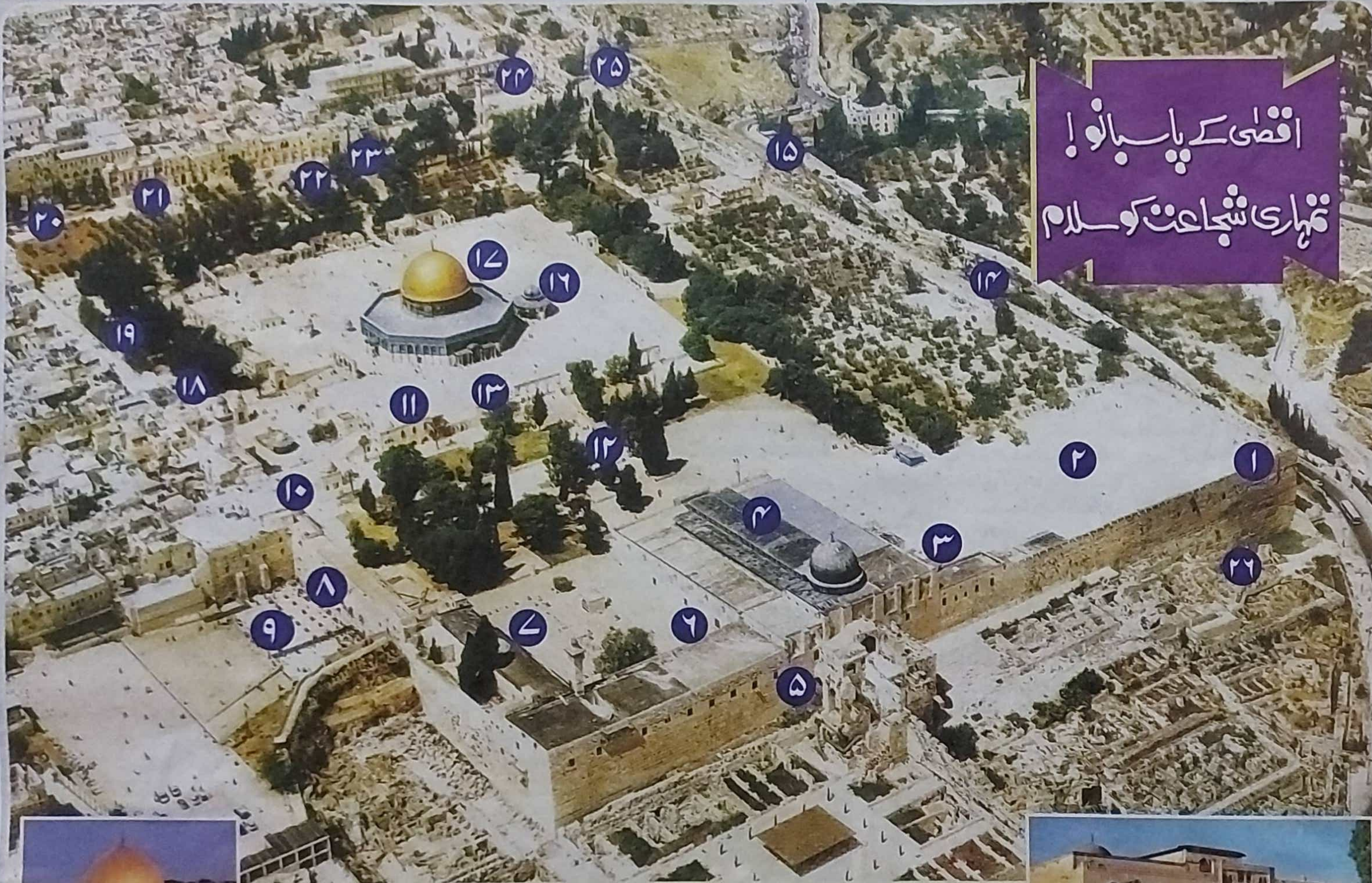
محمد اسلم ڈوگر

aslamdogar@yahoo.com

عوام اکثر لوڈشیڈنگ کے خلاف شکایتیں کرتے ہیں بلکہ اس پر احتجاجی جلوس بھی نکالے جاتے ہیں، لیکن ڈسکہ کے نواحی گاؤں چھانگا کا رہائشی محمد رفیق لوڈشیڈنگ کو دعائیں دیتا ہوگا، جس کے قربانی کے بکرے لوڈشیڈنگ کی وجہ سے چوری ہونے سے بچ گئے اور چور بکرے کی بجائے گدھے کے ایک بچے کو لے گئے، مگر دو فرلانگ کے بعد جب گدھے نے اپنی مخصوص آواز نکالی تو چوروں کو اسے بھی چھوڑ کر جانا پڑ گیا، یوں لوڈشیڈنگ کا ایک مثبت پہلو بھی سامنے آیا ہے، بکرے کی بجائے گدھے کی چوری سے ہمیں وہ چور یاد آتا ہے جو چوری کرنے کے ارادے سے میراثی کے گھر میں داخل ہوگیا تھا مگر اسے پورے گھر میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آ رہی تھی جسے چوری کیا جاسکے، چور کی آمد کے بعد میراثی بستر سمیت اپنی چارپائی کے نیچے پناہ لے چکا تھا اور لوڈشیڈنگ کی وجہ تاریکی کا حصہ بن چکا تھا، آسمان پر چاند چمک رہا تھا مگر کمرے میں تقریباً اندھیرا تھا، اس اندھیرے میں چور گندم کے ڈھیر کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوگیا جو اسی چارپائی کے قریب تھا جس کے نیچے مراثی موجود تھا، چور نے گندم لے جانے کا فیصلہ کیا مگر مسئلہ یہ تھا کہ اسے کس چیز میں باندھ کر چوری کیا جائے کیونکہ گھر میں ایسی کوئی چیز نہیں مل رہی تھی چور کی یہ پہلی چوری تھی اور وہ ہر صورت میں کامیابی حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ پہلی چوری میں ناکامی خاصا برا شگون ہوتا ہے، اس نے اپنی ذہانت کو استعمال کرتے ہوئے اپنی قمیض میں گندم باندھ کر لے جانے کا فیصلہ کیا، قمیض اتار کر اس نے زمین پر رکھی اور اس میں گندم ڈالنا شروع کردی، میراثی نے آہستگی سے قمیض کو کھینچ لیا، چور نے گندم ڈالنے کے بعد اسے قمیض میں باندھنے کی کوشش کی تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا، وہ حیران ہوا مگر پھر اس نے سوچا کہ اس نے اتنے اندھیرے میں شاید قمیض کسی دوسری جگہ رکھ دی ہے، چوری کی اس واردات کو ہر قیمت پر کامیاب کرنے کے "عظیم" مقصد کے پیش نظر اس نے اپنی دھوتی میں گندم چوری کرنے کا فیصلہ کیا اس نے زیادہ دور نہیں جانا تھا اور وہ اپنے انڈرویئر میں کئی کشتیاں بھی لڑ چکا تھا، اس لئے اس نے انڈرویئر کے ساتھ رات کے اندھیرے میں نکلنے کی کوئی قباحت محسوس نہ کی دھوتی میں گندم کی زیادہ مقدار چوری کی جاسکتی تھی اس لئے اس نے دھوتی اتار دی اور اس میں گندم ڈالنی شروع کردی، میراثی نے آہستگی سے دھوتی کھینچ کر اپنے قبضے میں کرلی، اچھی خاصی گندم ڈالنے کے بعد اس نے دھوتی کو تلاش کیا تو وہ گندم کے نیچے سے غائب تھی تلاش کے باوجود جب اسے دھوتی نہ ملی تو اس پر خوف غالب آگیا، اس نے سمجھا کہ اس گھر میں کوئی بھوت رہتا ہے اور اس کے کپڑے غائب ہوگئے ہیں، چور خوفزدہ ہو کر گھر سے باہر نکلا، ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ پیچھے سے میراثی نے باہر نکل کر چور چور کی آوازیں لگانا شروع کردیں، چور واپس آگیا اور میراثی سے بولا" میں اپنے کپڑے بھی تمہیں دے کر جا رہا ہوں اور اس کے باوجود چور میں ہوں تم کچھ تو شرم کرو" کچھ عرصہ قبل ڈاکوؤں نے اس اعلیٰ سرکاری افسر کو بھی خاصی شرم دلائی تھی جسے انہوں نے پستول کی نوک پر اغواء کیا تھا مگر بعد میں اس سے چند سو روپے بھی برآمد نہیں ہوئے تھے، اس پر انہوں نے اس سرکاری افسر کو مشورہ دیا کہ اگر وہ اپنی ملازمت چھوڑ کر ان کے ساتھ شامل ہوجائے تو اس کی جیب میں کم از کم دس بیس ہزار روپے کے نوٹ تو ہر وقت ہونگے، ایسے ہی ایک سرکاری ملازم سے کسی نے دریافت کیا تھا کہ ملزم کی جمع کیا ہوتی ہے، تو اس نے برجستہ جواب دیا، ملازم، اس جواب پر حیرت کا اظہار کیا گیا تو اس نے کہا کہ اگر کسی کو شبہ ہو تو چند سال سرکاری ملازمت کرنے کا تجربہ کرلے، بعض سرکاری ملازم افسر ہونے کے باوجود بھی ملزم نما ملازم رہتے ہیں، جبکہ بعض چھوٹے چھوٹے سرکاری ملازم تو جہاں جاتے ہیں اپنی امارت کے قصے چھوڑ آتے ہیں، ان کی تنخواہ میں اتنی "برکت" ہوتی ہے، کہ اس میں ان کے بچے بیرون ملک تعلیم حاصل کرتے ہیں، اسی تنخواہ میں انہیں ہر سال نئے ماڈل کی گاڑی خریدنا پڑتی ہے اور شہر کے کسی پوش علاقے میں تین چار کنال کے گھر میں گزارا کرنا پڑتا ہے، انہیں پاکستان میں کپڑے اور جوتے پسند نہیں آتے، اس لئے انہیں "مجبوراً" ہر سال بیرون ملک کے متعدد دورے کرنا پڑتے ہیں یہ سرکاری ملازموں کی وہ قسم ہے جنہیں ایسے اختیارات حاصل ہوتے ہیں کہ لوگ خود بخود ان کے سامنے اپنی جیبیں ہی خالی نہیں کرتے بلکہ چپکے سے نوٹوں سے بھرے ہوئے بریف کیس بھی رکھ جاتے ہیں، ان کی مسکراہٹ یا خفگی میں بڑے سے بڑے خطرناک ڈاکو کو دھمکی سے زیادہ اثر ہوتا ہے، تاہم کبھی کبھار انہیں اپنی زندگی کا تھوڑا بہت حصہ ڈاکو بھائیوں کے ساتھ جیل میں گزارنا پڑتا ہے، ڈسکہ کے رفیق کو محض لوڈشیڈنگ کا ہی شکر گزار نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس گدھے کے بچے کے احسان کو بھی ماننا چاہیے جس نے دو فرلانگ تک ڈاکوؤں کے ساتھ چپ چاپ سفر کیا، اگر وہ گھر میں ہی شور مچا دیتا تو چور اصلی بکرے کو لے جانے میں کامیاب ہوجاتے، ڈسکہ کے چور غالباً زیادہ تجربہ کار نہیں تھے اگر ان کے قسائیوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہوتے تو اس گدھے کو بکرے سے نصف قیمت پر فروخت کیا جاسکتا تھا، کیونکہ تجربہ کار قسائیوں نے قوم کو کتے کھلانے کی "سعادت" حاصل کر رکھی ہے، اگر کتے کے گوشت کے ساتھ بکرے کی دم لگا کر اسے فروخت کیا جاسکتا ہے تو گدھے کے بچے کے ساتھ بھی سرجری کا یہ کمال کیا جاسکتا تھا، ہمارے اس خیال پر بہت سے احباب کو خاصا اعتراض ہوسکتا ہے کہ ہم حرام جانور کھلانے کی سازش کر رہے ہیں مگر ہم ان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ دنیا کے بہت سے ممالک میں کتے، گدھے، گھوڑے حتیٰ کہ خنزیر جیسے حرام جانور بھی کھائے جاتے ہیں، موٹروے کی تعمیر کے دوران تو پاکستانی کتوں سے کوریا کے باشندے بھی لطف اندوز ہوتے رہے ہیں، مسلمان ان جانوروں کو اس لئے نہیں کھاتے کہ ان کا مذہب اسلام انہیں حرام قرار دیتا ہے مگر یہی مذہب رشوت، فراڈ اور ناجائز ذرائع سے حاصل کی جانے والی دولت کو بھی حرام قرار دیتا ہے، مگر ہم حرام کی دولت سے حلال جانور کی قربانی کر کے ثواب کے ساتھ ساتھ عزت کمانے کے وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں جبکہ اسلام کے اصول کے مطابق تو حرام کمائی سے دی گئی قربانی اسی طرح حرام ہوگی جس طرح کتے گدھے یا گھوڑے جیسے حرام جانور کی قربانی حرام ہوتی ہے۔

MAY

S S M T W T F   S S M T W T F   S S M T W
31   1 2   3 4 5 6 7 8 9   10 11 12 13 14







(۱) حرم قدسی کی چاردیواری (۲) مصلّٰی مروانی (۳) جامع عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۴) مسجد کا ہال (۵) دار الخطابہ (۶) جامع النساء (۷) موزۂ اسلامی (۸) دیوار براق (۹) مسجد براق اور مسلمانوں کے گھر گرا کر یہودی عبادت کیلئے بنایا گیا میدان (۱۰) باب السلسلہ (۱۱) القبۃ النحویہ (۱۲) وضو کیلئے گول فوارہ (۱۳) منبر برہان الدین (۱۴) باب التوبۃ (۱۵) مقبرۂ رحمت (۱۶) قبۃ السلسلۃ (۱۷) چٹان والا گنبد (۱۸) باب التوضاء (۱۹) باب الحدید (۲۰) مختلف محافل کیلئے چبوترہ (۲۱) قبۃ سلیمان (۲۲) سبیل سلیمان (۲۳) باب حطہ (۲۴) گلدستہ باب الاسباط (۲۵) باب الاسباط (۲۶) اموی خلفاء کے آثار قدیمہ

پروانہ شمع رسالت ﷺ غازی علم الدین شہیدؒ

نذیر کنڈان

مسلمان کی سب سے گراں مایہ متاع حیات محبت رسول ﷺ ہے اور جس شخص کا دامن اس متاع سے خالی ہے اس کا دعویٰ اسلام و ایمان ادعائے بے دلیل ہے۔ مومن وہی ہے جو محمد ﷺ کو اپنی جان سے اپنے مال سے اپنی اولاد سے اور اپنے والدین سے عزیز سمجھتا ہو۔

علم الدین ابھی ماں کی گود میں ہی تھے کہ ایک روز ان کے دروازے پر کسی نے دستک دی اور صدا لگائی...... ان کی والدہ انہیں اٹھائے اس سوالی کو حسب استطاعت کچھ دینے کے لئے گئیں اور جب اس فقیر نے معصوم علم الدین کو دیکھا تو اس کی والدہ سے کہا کہ تیرا بیٹا بڑے نصیب والا ہے۔ اللہ نے تم پر بڑا احسان کیا ہے۔

غازی علم الدین شہید نے صرف اپنی قوم کو ہی بیدار نہیں کیا بلکہ دوسری قوموں کو یہ سبق دیا کہ وہ بھی ہمارے رسول اکرم ﷺ کا نام گرامی کبھی بد تہذیبی کے ساتھ اپنے لبوں پر لانے کی جسارت نہ کریں۔ علم الدین نے اپنی جان دے کر ہندوؤں، سکھوں اور انگریزوں پر یہ واضح کر دیا کہ مسلمان رسول ﷺ کی حرمت پر کٹ مرنے کو اپنے لئے بڑی سعادت سمجھتا ہے۔ 06 اپریل 1929ء سے پہلے غازی علم دین کو اس کے عزیزوں کے سوا کوئی نہ جانتا تھا۔ لیکن اس تاریخ نے اسے زندہ جاوید کر دیا اور دنیا کے ساتھ اس کی عاقبت بھی سنور گئی۔

یہ دور ہندوستان کی تاریخ میں بڑا ہنگامہ پرور دور تھا۔ ہندو مسلمانوں کو نیچا دکھانے اور ان کے دین کو رسوا کرنے کے لئے ذلیل ترین ہتھکنڈے استعمال کر رہے تھے۔ اس زمانے میں ایک ہندو پروفیسر جتنامنی ایم اے نے رسول مقبول ﷺ کے متعلق ایک کتاب "رنگیلا محمد" (نعوذ باللہ) شائع کی جس میں سرکار دو عالم ﷺ کی ذات پر رکیک حملے کئے گئے تھے۔

اس کتاب کا ناشر راج پال ناچاریا تھا۔ مسلمانان پنجاب میں اس کتاب کی اشاعت پر شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے یک زبان مطالبہ کیا کہ یہ کتاب فوراً ضبط کی جائے اور اس کے مصنف اور ناشر کو سخت سزا دی جائے۔

علم الدین ان حالات سے بے خبر تھے۔ ایک روز وہ حسب معمول کام پر گئے ہوئے تھے۔ غروب آفتاب کے بعد جب وہ واپس گھر جا رہے تھے تو دلی دروازہ میں لوگوں کا ایک ہجوم دیکھا۔ ایک جوان کو تقریر کرتے ہوئے دیکھا وہ رکے۔ کچھ دیر کھڑے سنتے رہے۔ لیکن ان کے پلے کوئی بات نہ پڑی۔

قریب کھڑے صاحب سے انہوں نے دریافت کیا تو انہوں نے علم الدین کو بتایا کہ راج پال نے نبی کریم ﷺ کے خلاف کتاب چھاپی ہے۔ اس کے خلاف تقریریں ہو رہی ہیں۔

کچھ دن گزرنے کے بعد علم الدین حسب معمول کام سے گھر واپس آئے۔ اس دن وہ بہت تھکے ہوئے تھے۔ رات کو جلدی سو گئے۔ اس روز خواب میں ایک بزرگ انہیں ملے اور انہیں کہا کہ علم الدین تم ابھی تک سو رہے ہو۔ تمہارے نبی ﷺ کی شان کے خلاف اسلام دشمن کھلم کھلا کارروائیوں میں لگے ہیں۔ اٹھو جلدی کرو۔

علم الدین ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے۔ رات آدھی سے زیادہ بیت چکی تھی۔ ان کا تمام جسم پسینے میں شرابور تھا۔

6 اپریل کو تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آپ انارکلی میں داخل ہو گئے۔ اس وقت دن کے ایک بج کر پچاس منٹ ہوئے تھے۔

انارکلی میں ہسپتال روڈ پر عشرت پبلشنگ ہاؤس کے سامنے ہی راج پال کا دفتر تھا۔ جہاں وہ بیٹھا کرتا تھا۔

اس وقت راج پال کے دو ملازم بھی وہاں موجود تھے۔ کدار ناتھ پچھلے کمرے میں کتابیں رکھ رہا تھا۔ جبکہ بھگت رام راج پال کے پاس ہی کھڑا تھا۔ راج پال نے درمیانے قد کے گندمی رنگ والے جوان کو دفتر کے اندر داخل ہوتے دیکھ لیا۔ وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ موت اس کے اتنے قریب آ چکی ہے۔ علم الدین سیدھے اسی کی طرف آ رہے تھے۔ راج پال کے سامنے پڑے میز کے قریب آ کر رکے۔ راج پال اور موت کے درمیان اب صرف چند بالشت کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ اس لئے بھگت رام الماری میں رکھی کتابوں کی جھاڑ پونچھ کے لئے بڑھا۔ علم الدین راج پال کو پہچان گئے تھے۔ پلک جھپکنے میں انہوں نے "ڈب" سے چھری نکالی۔ ہاتھ فضا میں بلند ہوا اور پھر راج پال کے جگر پر جا لگا۔ چھری کا پھل...... لاج پال کے سینے میں اتر چکا تھا۔ ایک ہی وار اتنا کارگر ثابت ہوا کہ لاج پال کے منہ سے صرف "ہائے" کی آواز نکلی اور وہ اوندھے منہ زمین پر جا پڑا۔

شاتم رسول کو قتل کرنے کے بعد علم الدین وہاں سے بھاگ نکلے۔ چار ہندوؤں نے جو یہ منظر دیکھ رہے تھے فوراً ان کا تعاقب کیا۔ غازی علم الدین بھاگتے ہوئے ساتھ ہی ایک ٹال میں گھس گئے۔ بدقسمتی سے اس ٹال کا مالک ایک ہندو تھا۔ اتنے میں تعاقب کرنے والے ہندو بھی وہاں پہنچ گئے اور غازی علم الدین کو گرفتار کر کے لوہاری دروازہ کی پولیس چوکی میں لایا گیا۔ جہاں انہیں پولیس ویگن میں بٹھا کر سینٹرل جیل میں بھیج دیا گیا۔

علم الدین بلند قامت کے خوبرو نوجوان تھے۔

راج پال کے قتل کی خبر سارے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ مسلمانوں نے اس عظیم مجاہد کو پر جوش خراج عقیدت پیش کیا اور اس کے مقدمہ کی پیروی کے لئے مسلمان وکلاء کی ایک کمیٹی قائم کی۔ کیس سیشن میں زیر سماعت تھا۔ جج نے ان دلائل کو تسلیم نہ کیا اور یوں سیشن جج نے علم الدین کو راج پال کے 22 مئی کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ مسلمان وکلاء نے اس فیصلے کے خلاف پنجاب ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے غازی علم الدین کی وکالت کے فرائض انجام دیئے۔ لیکن ہائی کورٹ نے سزائے موت بحال رکھی اور انہیں لاہور سینٹرل جیل سے میانوالی جیل میں منتقل کر دیا گیا۔

30 اکتوبر 1929ء کو جب علم الدین سے عزیز و احباب آخری ملاقات کے لئے گئے تو انہیں جیل والوں سے معلوم ہوا کہ علم الدین آج بہت خوش ہیں۔ انہوں نے ملاقات کے دوران پوچھا تو علم الدین نے کہا کہ میں نے دعا مانگی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ اسلام کا دیدار نصیب ہو اور آج وہ مجھے خواب میں ملے اور پوچھا کہ علم الدین کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی حضرت آپ کلیم اللہ ہیں۔

خدا سے دعا کریں کہ میں نے اپنے والد کے حکم سے جو عدالت میں جبراً جھوٹ بولا ہے کہ میں نے راج پال کا قتل نہیں کیا وہ گناہ معاف کر دے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے مجھے خوش خبری دی ہے کہ تیرا گناہ معاف کر دیا ہے اور آج میں اسی وجہ سے بہت خوش ہوں۔

31 اکتوبر 1929ء کا دن میانوالی کی تاریخ میں یادگار دن ہے کیونکہ اس دن ہی میانوالی کی جیل میں رسول اللہ ﷺ کی حرمت پر قربان ہونے والے عاشق رسول ﷺ شیر دل علم الدین کو تختہ دار پر کھینچ دیا گیا۔ نعش کو فوراً پوسٹمارٹم کے لئے بھیج دیا۔ اس کے بعد نعش کو قیدیوں کے قبرستان میں گڑھا کھود کر دفن کر دیا۔ اس پر لاہور دلی گیٹ کے باہر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا اور بازاروں میں جلوس نکالا گیا۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ غازی علم الدین شہید کو لاہور میں دفن کیا جائے۔

13 نومبر 1929ء کو لاہور کے دو میونسپل کمشنر اور ایک مسلمان مجسٹریٹ نے غازی علم الدین شہید کی میت میانوالی جیل کے قبرستان میں کھودے گئے گڑھے سے نکلوائی۔

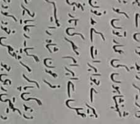
14 نومبر مسلمانان پنجاب کی تاریخ میں ایک نہایت غیر معمولی دن تھا۔ اس دن صبح 5 بج کر 35 منٹ پر میت لاہور چھاؤنی کے اسٹیشن پر پہنچ گئی۔

غازی علم الدین شہید کی نماز جنازہ اول مرتبہ قاری محمد شمس الدین نے پڑھائی جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی اور انہیں چوبرجی کے پاس ہی میانی صاحب کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

غازی علم الدین شہید کا بظاہر خاموش جسم مگر حقیقتاً ہمہ تن گویا وجود گواہی دے رہا تھا کہ جب تک فرزندان اسلام میں جان کے نذرانے پیش کرنے والے باقی ہیں۔ ان کے آقا و مولیٰ ﷺ کی عزت و حرمت پر کوئی آنچ نہیں آ سکتی۔

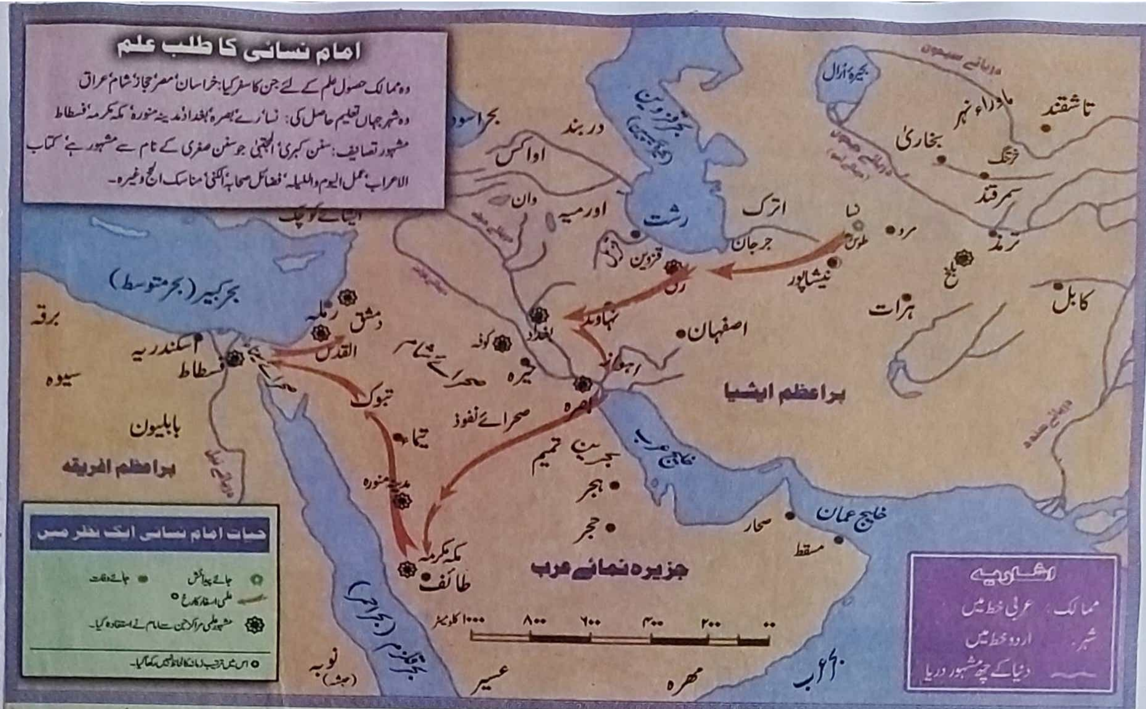
☆......☆......☆



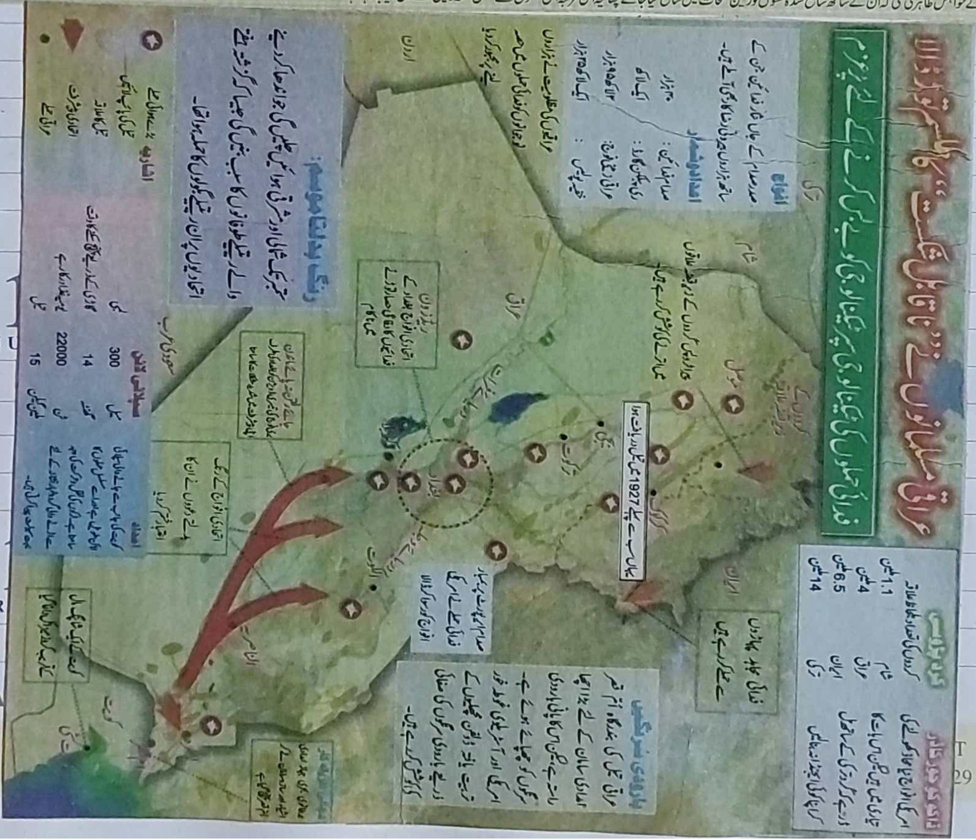


MAY

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
31					1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30



شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی کتاب ''محدثین عظام اور ان کی کتابوں کا تعارف'' کی روشنی میں کتب حدیث کے مصنفین کے تعارف کا جو سلسلہ نقشوں کے ساتھ اندرونی صفحات میں شروع کیا گیا تھا، قارئین کے ایک حلقے نے خواہش ظاہر کی تھی کہ ان کے ساتھ شائع شدہ نقشوں کو رنگین صفحات میں شائع کیا جائے چنانچہ اس مرتبہ اس مضمون سے متعلق نقشہ رنگین صفحے میں دیا جا رہا ہے۔



قرآن کریم غیر مسلموں کی نظر میں (پہلی قسط)

محمد ریحان خالد

جب انسانیت کی کشتی خودغرضی اور مفاد پرستی کے بھنور میں پھنس چکی تھی، اقتدار کی تلوار بے نیام اور شباب کے ولولے بے لگام ہو گئے تھے، عقل کی روشنی فنا اور تمیز کا اجالا عنقاء ہو چکا تھا، روحانیت کا جمال اور فطرت کا حسن مٹ رہا تھا، شرم و حیا کا تصور شراب کے چھلکتے جاموں میں ڈوب رہا تھا، بے زبان پتھر مسجود اور بے اختیار شجر معبود بنا دیے گئے تھے، ہر طرف شرک و فسق کی دھول اُڑ رہی تھی۔ تب محبت الٰہیہ کو جوش آیا، دریائے رحمت ٹھاٹھیں مارنے لگا اور رب کریم نے غار حرا کی سنسان خاموشیوں اور پر اسرار تاریکیوں میں اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لاریب کتاب کے نزول کا آغاز کیا جس کی ضیاء پاشیوں سے کفر و باطل کی شب دیجور کافور ہو گئی، قتل و غارت کے ہولناک بادل چھٹ گئے، گمراہیوں کی خون آشام آندھیاں تھم گئیں۔ قرآن کیا نازل ہوا، روح کے بیماروں کو شفائے عاجل مل گیا، بھٹکے مسافروں کو رہنمائے کامل مل گیا، مشرق سے مغرب تک ایک انقلاب آفریں صدا اٹھی، اس کتاب نے ظلم و ضلالت کے ایوانوں میں تہلکہ مچا دیا، جور و جہالت کے سمندروں میں تلاطم برپا کر دیا، عصیاں اور بت پرستی کی زنجیریں توڑ دیں، چڑھتے سورج کے پجاریوں کے نقاب الٹ دیے، ایمان سے عاری سینوں کو شاداب کر دیا، روحانیت کے پیاسے دلوں کو سیراب کر دیا۔

اس کتاب کی ایک امتیازی خصوصیت اور درخشاں صفت یہ بھی ہے کہ اس کی فصاحت و بلاغت کو مسلمانوں نے ہی نہیں کافروں نے بھی تسلیم کیا ہے، اس کی سحر انگیز تاثیر نے ماننے والوں کو ہی نہیں نہ ماننے والوں کو بھی اپنا گرویدہ بنا لیا ہے، اس کلام پر اپنوں نے ہی نہیں بیگانوں نے بھی عقیدت کے پھول برسائے ہیں۔

عتبہ بن ربیعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کافروں کا ایک معزز سردار تھا۔ ایک بار کافروں نے عتبہ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، عتبہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چند امور پیش کیے اور کہا کہ ان میں سے جو مرضی ہو قبول کر لیں مگر دعوتِ اسلام سے باز آ جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ سے اس کی بات سنی اور جواب میں سورہ حم السجدہ کی چند آیات تلاوت کیں جن میں اسلام قبول نہ کرنے والوں کو عاد و ثمود جیسے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ آیات سن کر عتبہ لرز اٹھا اور واپس کافروں کے پاس جا کر اس نے کافر ہونے کے باوجود قرآن مجید کی سچائی کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ "اللہ کی قسم میں نے ایسا کلام سنا کہ اس کی مثل کبھی نہ سنی۔ اللہ کی قسم وہ شعر نہیں۔ نہ جادو ہے نہ کہانت۔ اس کلام کی بڑی عظمت و شان ہوگی۔ اے گروہ قریش! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم پر وہ عذاب نازل نہ ہو جائے جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے۔"

ایک بار حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی انیس تجارت کی غرض سے مکہ گئے، جب واپس لوٹے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا۔ انیس اگرچہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے لیکن قرآن کریم کی صداقت اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی انہوں نے ان الفاظ میں دی۔ "اللہ کی قسم! میں نے کاہنوں کا کلام سن رکھا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کاہنوں کا کلام نہیں، میں نے اس کلام کا شعر کی تمام اقسام سے مقابلہ کیا لیکن وہ کلام شعر بھی نہیں ہے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور قریش جھوٹے ہیں۔"

اسی طرح مکہ کے مشرک قرآن کریم کی حیرت انگیز تاثیر کے بھی قائل تھے اور یہ بھی مانتے تھے کہ جو بھی اس کلام کو سن لے گا وہ اس دلنشیں پیغام کا اسیر بن جائے گا، چنانچہ کہیں قرآن پڑھا جاتا تو وہ ایک دوسرے سے کہتے کہ تم سب شور مچاؤ اور اس کی آواز ہرگز نہ سنو۔ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خوبصورت آواز میں قرآن کی تلاوت فرماتے تو قریش کے کافر سردار ڈر جاتے اور پوری کوشش کرتے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بآواز بلند قرأت کرنے سے روکا جائے، تاکہ ہماری عورتوں اور بچوں پر اس کا اثر نہ پڑ جائے۔

ماضی قریب کے عظیم خطیب اور مجاہد سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ جب کسی جلسے میں خوش الحانی سے قرآن پاک پڑھتے تو غیر مسلم بھی سن کر رو پڑتے تھے اور بعض ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ بعض ہندو اور سکھ دور دراز کا سفر کر کے صرف اس لئے شاہ جی کی تقریر سننے آتے کہ انہیں شاہ جی کا قرآن پڑھنا اچھا لگتا تھا۔

ابن مقنع ایک فصیح اللسان ادیب اور غیر مسلم شاعر تھا، ایک بار اس نے قرآن شریف کے مقابلے میں کچھ لکھنا شروع کیا۔ ایک روز ایک مکتب پر سے اس کا گزر ہوا جہاں ایک لڑکا سورۂ ہود کی یہ آیت پڑھ رہا تھا: "اور حکم آیا، اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا اور خشک کیا گیا پانی اور تمام کیا گیا کام اور کشتی ٹھہری جودی پہاڑ پر اور حکم ہوا کہ ظالم قوم دور رہو۔" (سورۂ ہود: ع ۴)

ابن مقنع نے آیت سنی، واپس گیا اور قرآن کے مقابلے میں جو لکھا تھا یہ کہتے ہوئے پھاڑ ڈالا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا، یہ بشری کلام نہیں ہے۔"

ایک بار ایک غیر مسلم بادیہ نشین نے کسی کو یہ آیت پڑھتے سنا۔ "سو سنا دے کھول کر جو تجھے حکم ہوا۔" (سورۂ حجر: ع ۶) آیت کا سننا تھا کہ وہ غیر مسلم سجدہ کرنے لگا اور پھر کہا: "میں نے اس کلام کی فصاحت کو سجدہ کیا ہے۔"

ہندوؤں کے معروف سیاسی رہنما "مہاتما گاندھی" نے اپنے اخبار "ینگ انڈیا" میں "خدا ایک ہے" کے موضوع پر مضمون لکھا تھا اس مضمون میں وہ لکھتے ہیں۔ "میں نے تعلیماتِ قرآنی کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں مجھے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ نظر آئی کہ یہ فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے۔"

آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مہاتما گاندھی کو قرآن پاک سے محبت تھی، اکثر وہ اپنی عبادت میں دعاؤں کے ساتھ سورۂ اخلاص اور فاتحہ بھی پڑھا کرتے تھے۔ ترجمۂ قرآن کے سلسلے میں ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ اور شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ کا ترجمہ شوق و رغبت سے پڑھتے تھے۔

سکھ مذہب کے بانی "بابا گرونانک" بھی قرآن کی سچائی کا اقرار کرتے تھے، وہ کہتے تھے: "توریت، زبور، انجیل اور وید تمام پڑھ کر دیکھ لیا ہے۔ قرآن شریف ہی قابلِ قبول اور اطمینان کی کتاب نظر آئی۔ اگر سچ پوچھو تو بھی اور ایمان کی کتاب جس کی تلاوت سے دل باغ باغ ہو جائے، قرآن شریف ہی ہے۔"

یہ بھی یاد رہے کہ بابا نانک کی ساری زندگی جس نظریہ توحید اور مساوات کے پرچار میں گذری ہے وہ انہوں نے مطالعہ قرآن ہی سے حاصل کیا تھا۔

یورپ کے عظیم فاتح اور سپہ سالار "نپولین بونا پارٹ" کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات کا بڑا حامی تھا۔ چنانچہ "شیر فلس" اپنی کتاب "بونا پارٹ اور اسلام" میں لکھتا ہے کہ ایک بار نپولین نے اپنی تقریر میں کہا تھا "مجھے امید ہے کہ میں دنیا کے تمام دانا اور باشعور لوگوں کو یکجا کر کے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک لاثانی نظام قائم کروں گا۔ کیونکہ یہی تعلیمات انسان کو مسرتوں سے روشناس کر سکتی ہیں۔"

مغرب کا نامور محقق "جان فاش" قرآن پر لکھی گئی کتاب "دی وزڈم آف دی ہولی قرآن" کے دیباچہ میں اس عالمگیر حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ "قدیم عربی میں نازل شدہ قرآن خوبصورتی اور دلکشی کا حسین مرقع ہے۔ اس میں غضب کا استدلال اور مسحور کرنے والی طاقت ہے اس کے مفہوم کو کسی زبان کے سانچے میں ڈھالنا کٹھن کام ہے۔"

برطانیہ کا بلند پایہ مؤرخ و مصنف "پروفیسر تھامس کارلائل" اپنی شاہکار کتاب "ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ" میں قرآن کے مقام کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "قرآن کے احکام اس قدر عقل و حکمت کے مطابق واقع ہے ہیں کہ اگر انسان انہیں چشم بصیرت سے دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں قرآن کے تمام معانی میں سچائی کا جوہر موجود ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر نازل ہونے والے قرآن کے مقابلے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ ہوا سے بھی ہلکا ہے۔ جی ہاں! ہوا سے ہلکا ہے۔ اس لئے کہ اس پیغام کا خالق وہ ہے جس نے کائنات کو بنایا ہے۔ قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے۔" (جاری ہے)

قرآن غیر مسلموں کی نظر میں (دوسری قسط)

محمد ریحان خالد

برطانیہ کا بلند پایہ مؤرخ و مصنف "پروفیسر تھامس کارلائل" اپنی شاہکار کتاب "ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ" میں قرآن کے مقام کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے کہتا ہے: "قرآن کے احکام اس قدر عقل و حکمت کے مطابق واقع ہوئے ہیں کہ اگر انسان انہیں چشمِ بصیرت سے دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں قرآن کے تمام معانی میں سچائی کا جوہر موجود ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر نازل ہونے والے قرآن کے مقابلے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ ہوا سے بھی ہلکا ہے۔ جی ہاں! ہوا سے ہلکا ہے۔ اس لئے کہ اس پیغام کا خالق وہ ہے جس نے کائنات کو بنایا ہے۔ قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے۔"

جرمنی کا معروف فلسفی اور شاعر "گوئٹے" کہتا ہے۔ "یہ کتاب انسان کو بتدریج فریفتہ کرتی ہے۔ پھر متعجب کرتی ہے، پھر فرحت آمیز حیرت میں ڈال دیتی ہے اور آخر کار اپنا احترام کروا کر چھوڑتی ہے۔"

انگریز مفکر "مسٹر ایم روڈویل اپنی کتاب "دی قرآن" میں رقمطراز ہے: "قرآن شریف کے مضامین قابلِ احترام اور گہری اخلاقی سنجیدگی کے حامل ہیں۔ ان میں کثیر المعانی اور پرمغز الہامی دانائی پائی جاتی ہے۔ خدا، جنت اور زمین کے متعلق جس تلقین کا بار بار قرآن میں اظہار کیا گیا ہے اس وجہ سے ہم اس کتاب کی جتنی تعریف کریں کم ہے۔ اس میں ایسے مضامین موجود ہیں جن کے بل بوتے پر بڑے سے بڑے طاقتور ملک اور جلیل القدر سلطنتیں قائم کی جا سکتی ہیں۔"

آج سے قریباً ۸۰ سال قبل مسز سروجنی نائیڈو نے دسمبر ۱۹۱۹ء میں لندن میں قرآن پاک کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے درج ذیل خیالات کا اظہار کیا تھا: "قرآن کریم غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ سکھاتا ہے۔ اگرچہ دنیا کے تمام مذاہب ایثار علی النفس سکھاتے ہیں مگر اسلام اس باب میں سب سے آگے ہے۔"

چارلس فرانسس پوٹر" اس حقیقت کا اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ "دنیا کی کوئی کتاب اتنی نہیں پڑھی جاتی جتنا قرآن پڑھا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بائبل کی جلدیں زیادہ فروخت ہوتی ہوں لیکن پیغمبر اسلام کے کروڑوں پیرو قرآن کی لمبی لمبی آیات اس وقت سے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں جب وہ باتیں کرنا سیکھتے ہیں۔"

مشہور جرمن فلاسفر جان جاک ولیک جس نے مقامات حریری، تاریخ ابوالفداء اور سبعہ معلقہ جیسی عربی کتب کا لاطینی ترجمہ کیا ہے، کہتا ہے: "تھوڑی سی عربی جاننے والے قرآن کا تمسخر اڑاتے ہیں اگر وہ خوش نصیبی سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معجز نما قوت بیان سے تشریح سنتے تو یہ لوگ سجدہ میں گر پڑتے اور کہتے: "پیارے رسولِ خدا ہمارا ہاتھ پکڑیے، ہمیں اپنے پیروؤں میں شامل کیجیے اور عزت و شرف عطا فرمائیے۔"

"کونٹ ہنری دی کاسٹری" قرآن پاک کی لافانی عظمت کو سلام کرتے ہوئے کہتا ہے: "عقل بالکل جبروت زدہ ہے کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکر ادا ہوا جو بالکل امی ہے۔ تمام مشرق نے اقرار کیا کہ وہ ایسا کلام ہے جس کی لفظاً و معناً نظیر پیش کرنے سے لوحِ انسانی بالکل قاصر ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو اپنی رسالت کی دلیل کے طور پر سامنے لائے۔ اس عظیم الشان کلام کے طلسم کو توڑنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔"

"پروفیسر ولیم موز" سیرت النبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی گئی اپنی کتاب "لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم" میں قرآن مجید کے بارے میں تحریر کرتا ہے: "جہاں تک ہماری معلومات ہیں دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں جو قرآن کی طرح ۱۲ صدیوں تک ہر قسم کی تحریف سے پاک ہو۔ قرآن نے فطرت اور کائنات کی دلیلوں سے خدا کو سب سے اعلیٰ ہستی ثابت کیا اور انسانوں کو خدا کی اطاعت اور شکرگزاری پر جھکایا۔"

حقیقت نگار فرانسیسی مفکر اور دانشور "ڈاکٹر موریس" کہتے ہیں: "قرآن کی سب سے بڑی تعریف اس کی فصاحت و بلاغت ہے۔ مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے یہ کتاب تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے۔ روم کے عیسائیوں کو جو کہ ضلالت کی خندق میں گرے پڑے تھے کوئی چیز نہیں نکال سکتی تھی بجز اس آواز کے جو "غارِ حرا" سے نکلی۔"

یورپ کا معروف فلسفی "ایچ۔ جی۔ ویلز" کہتا ہے: "قرآن نے مسلمانوں کو ایسی مواخات کے بندھن میں باندھ رکھا ہے جو نسل و زبان کے فرق کے پابند نہیں۔"

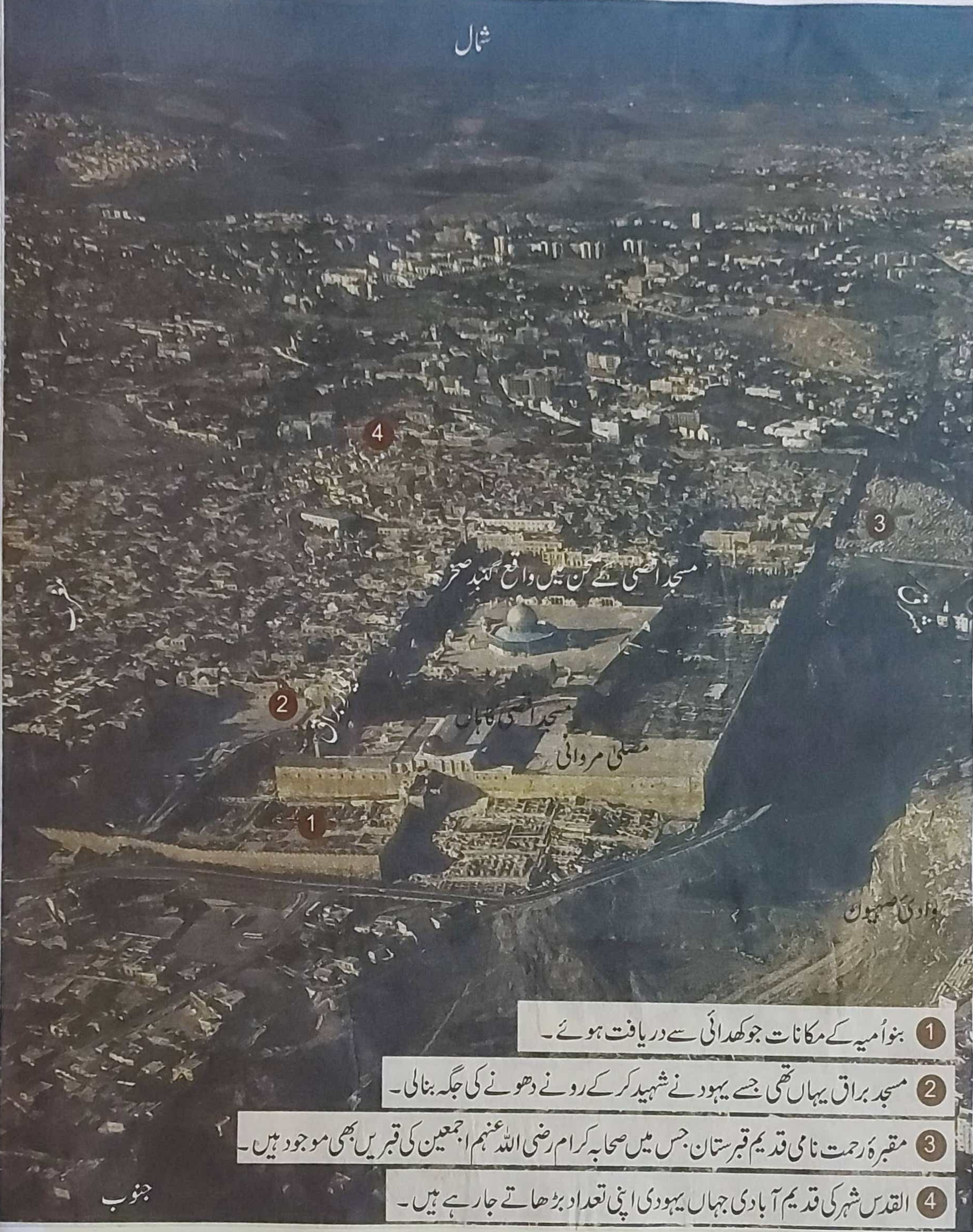
غیر مسلم تجزیہ نگار اور مضمون نویس "بھوپندر ناتھ باسو" اس عالمگیر حقیقت کو بیان کرتا ہے: "۱۳۰۰ برس کے بعد بھی قرآن کی تعلیم کا یہ اثر موجود ہے کہ ایک خاکروب بھی مسلمان ہونے کے بعد کسی بڑے خاندانی مسلمان کی برابری کا دعویٰ کر سکتا ہے۔"

مشہور مؤرخ "ڈاکٹر اسٹینلے لین پول" اپنی کتاب "گائیڈنس آف دی قرآن" میں لکھتا ہے۔ "قرآن مجید میں وہ سب کچھ موجود ہے جو ایک بڑے مذہب میں ہونا چاہیے، قرآن نے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی اور اصولِ جہانبانی سکھائے۔"

"مسٹر آرنلڈ وہائٹ" قرآن کریم کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے کہتا ہے: "قرآن نے مسلمانوں کو جنگ آرائی بھی سکھائی اور ہمدردی و فیاضی بھی، قرآن نے ایسے اصولِ فطرت پیش کیے جنہیں سائنس کی بڑھتی ترقیاں نہیں چھین سکتیں۔" (جاری ہے)

MAY

S	S	M	T	W	T	F
31					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30



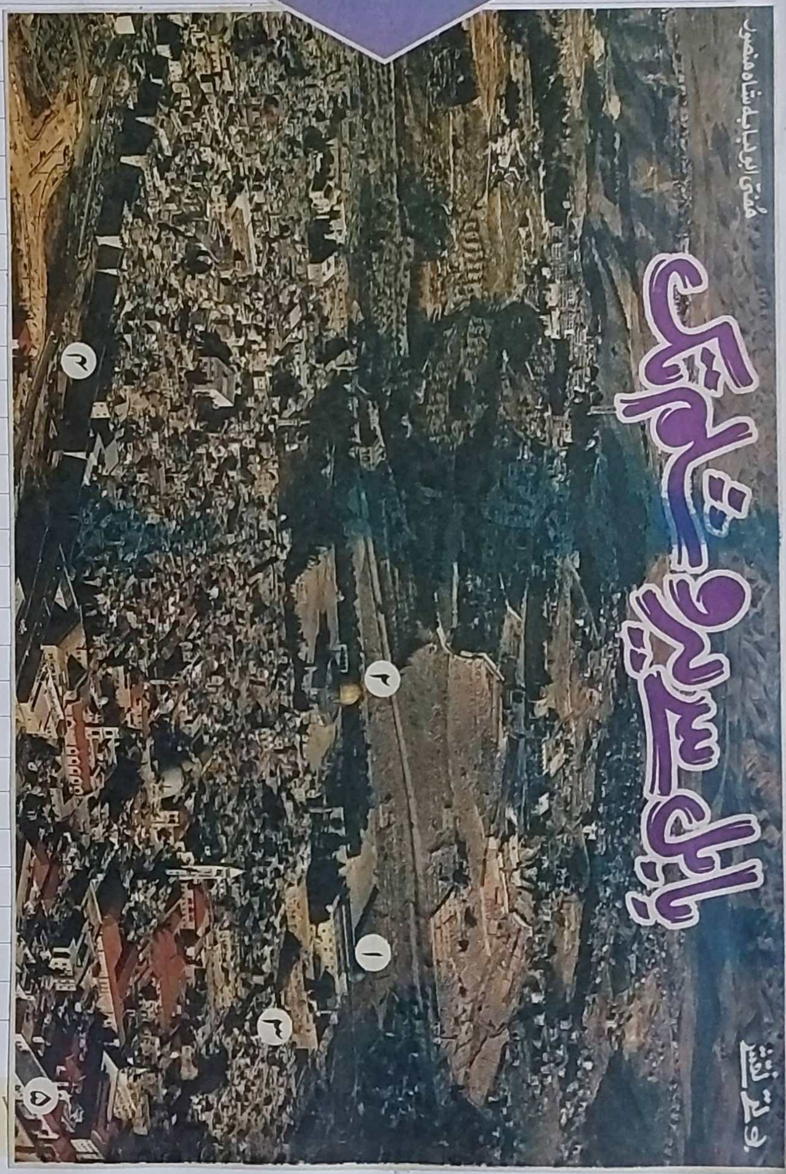
S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
31					1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

APPOINTMENTS

3
SATURDAY

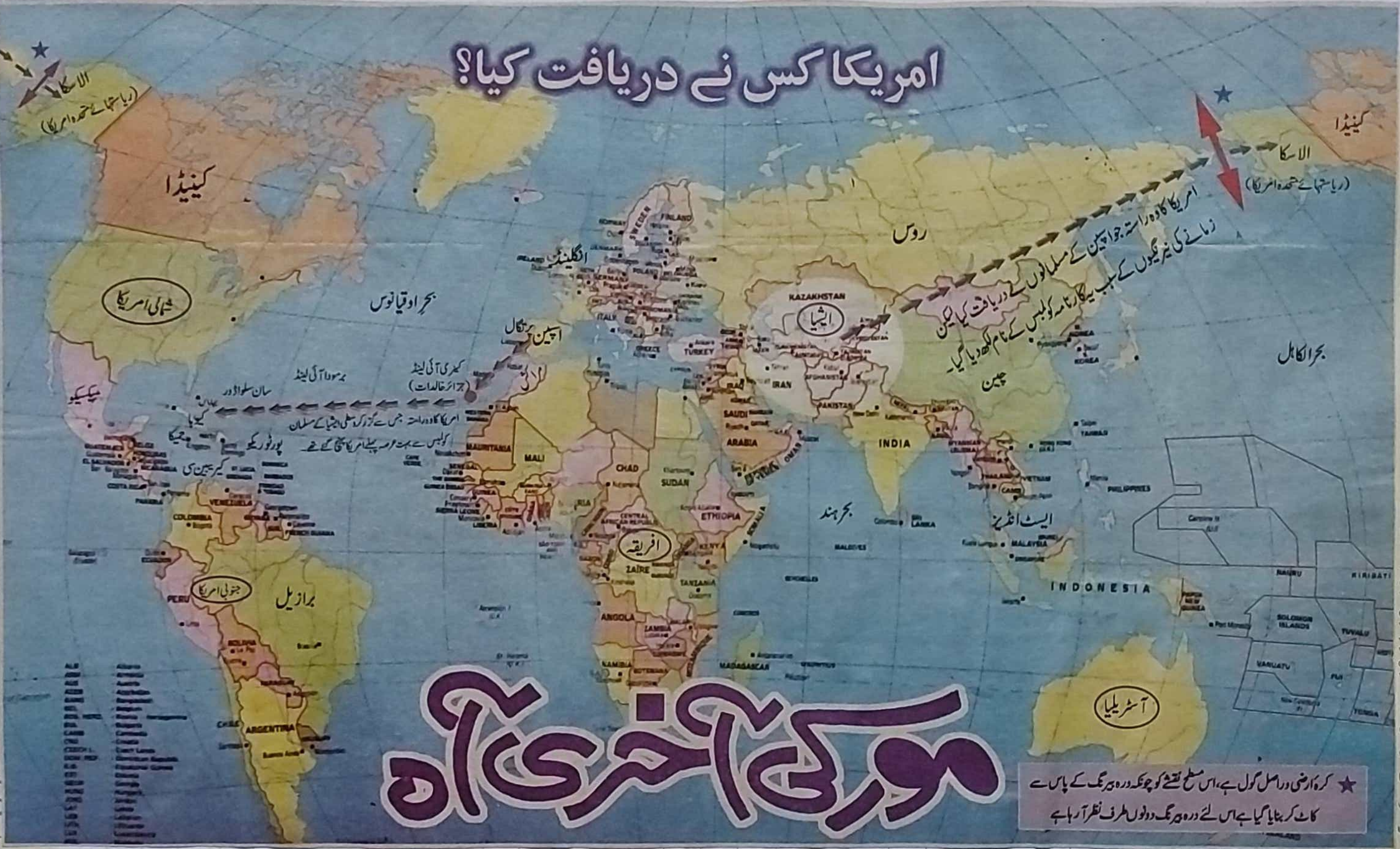
4
SUNDAY

5
MONDAY



MAY

S S M T W T F   S S M T W
31   1 2   3 4 5 6



29 TUESDAY

30 WEDNESDAY

1 THURSDAY

2 FRIDAY

MAY

S S M T W T F S S

31 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30

"اے اللہ! اسے ہدایت عام کرنے والا بنا، ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ ہدایت عام فرما۔ ملکوں در ملکوں اسے فتح نصیب فرما۔"
(الحدیث)

مصاحبِ خاص

کاتبِ وحی امیر المؤمنین سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ اقرار احمد عباسی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ مبارک دعائیہ الفاظ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں۔ یہ دعا قبول ہوئی اور تاریخ گواہ ہے کہ حضرت معاویہ ہادی و مہدی ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کے سب سے بڑے فاتح و حکمران کی حیثیت سے عرصہ ۲۰ سال تک تختِ خلافت پر متمکن رہے۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو کچل کر اسلام کے پرچم کو بلند کرنے والے یہ عظیم فاتح اور لیڈر ان چند افراد میں شامل ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قرب حاصل تھا، کتابتِ وحی کی خدمت ہو یا وفود کی خاطر مدارت، مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظام کا مسئلہ ہو یا اہم امور میں مشاورت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خصوصی طور پر ان خدمات کے لئے یاد فرماتے تھے پھر ایک نڈر سپاہی، فنونِ سپہ گری کے ماہر کی اعلیٰ صلاحیتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء نے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں فتوحاتِ شام میں حضرت معاویہ ہمیشہ مقدمۃ الجیش کی حیثیت سے شامل رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں شام کے گورنر مقرر ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی شام آپ کے تصرف میں رہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبرداری کے بعد آپ رضی اللہ عنہ عالم اسلام کے خلیفہ بنے تو آپ نے چہار دانگ عالم اسلام کا ڈنکا بجا دیا، وہ کفریہ طاقتیں جن کا جادو سر چڑھ کر بولتا تھا۔ نیست و نابود ہو گئیں۔ مشرق و مغرب شمال و جنوب ہر طرف امن و سلامتی، عدل و انصاف اور مساوات کا دور دورہ ہوا اور ہدایت کی پیاسی انسانیت نے چشمۂ اسلام سے خوب سیر ہو کر اپنی پیاس بجھائی۔ اپنی خلافت کے دوران آپ رضی اللہ عنہ نے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ قیامت تک ان کا دہرانا مشکل ہے۔ معاشی، معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی نظام کو جدید خطوط پر اس انداز سے استوار کیا کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ اپنی ذاتی زندگی میں نہایت زاہد و عابد، متبع سنت اور خدا ترس انسان تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کسی شاگرد نے آپ کو ایک حدیث سنائی جس کا خلاصہ یہ ہے: "ریا کار شہید، ریا کار سخی، ریا کار عالم۔ یہ تینوں اشخاص سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے۔" یہ حدیث سُنی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا رو رو کر یہ حال ہو گیا کہ وہاں پر موجود لوگوں کو یہ خطرہ ہونے لگا کہ کہیں ان کی موت واقع نہ ہو جائے۔ (معارف الحدیث) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار کے ساتھ ساتھ کچھ حاسدین نے بغض و حسد کی آگ میں جل کر کچھ ایسی خامیوں اور کمزوریوں کی نسبت بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف کی ہے جن کی نسبت کسی عام صحابی کی طرف بھی نہیں کی جا سکتی۔ درحقیقت اصحاب رسول کا بُغض اپنے دلوں میں رکھنے والے اسلام دشمنوں نے بعض بے بنیاد باتوں کی بنا پر اس قدر پروپیگنڈہ کیا کہ خود مسلمان بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ایک ایسا صحابیٔ رسول جس کی عظمت قرآن و سنت میں مسلم ہے، جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر اعتبار و اعتماد ہے کہ اپنا مصاحبِ خاص بنا کر کتابتِ وحی جیسا عظیم فریضہ اس کے سپرد کر دیتے ہیں، ان کی دیانت داری، اخلاص، للّٰہیت کے پیش نظر خود ارشاد فرماتے ہیں: "لا تذکروا معاویۃ الا بخیر." کہ معاویہ کا تذکرہ بھلائی کے سوا نہ کرو۔ ان واضح براہین کے بعد اگر تاریخ کی چند غلط ملط بے بنیاد اور جھوٹی روایات سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کوئی الزام ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ حد درجہ کی ہرزہ سرائی ہے اصول کی سو فیصد خلاف ورزی ہے کہ قرآن و سنت کے تاریخ کی روایات سے مسترد نہیں کیا جا سکتا ہے۔

پھر ہر ذی علم اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ تاریخ تدوین کا کام عباسی دورِ خلافت میں شروع ہوا۔ عباسی خلا اقتدار کے لئے اُمویوں پر جو مظالم ڈھائے وہ بھی اُمویوں کی بوسیدہ ہڈیوں کو قبروں سے نکال کر ان سے روایات بھی کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ملک کے کوئی اُموی یا اُموی خاندان کا کوئی خیر خواہ ملتا تو اسے میں جلا دیا جاتا۔ ایسے حالات میں تاریخ کی ترتیب کرنے والے سرکاری و غیر سرکاری مؤرخین نے اگر خوشنودی حاصل کرنے، دربار شاہی میں اپنا مقام بنانے کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے اپنے قلم سے بنواُمیہ کے کام لیا تو اس میں بنواُمیہ خاندان کا کیا قصور ہے؟

چند بے بنیاد روایات کے باعث حضرت امیر معاویہ کی ۴۰ سالہ خدمات کو جس طرح نظر انداز کیا گیا، شاید تا سے بڑا ظلم ہے۔ بُغض و عناد کے سارے تیروں کا رُخ معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف کرنے والوں کو سوچنا چاہیے اس عظیم خادم کے لئے متعدد مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ پر اعتماد کیا، حضور صلی اللہ علیہ نے آپ پر اعتماد کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے بیس سالہ دور دنیا کے تمام مسلمانوں نے آپ کو خلیفہ حاکم اور امیر المؤمنین امام شعبی کا قول ہے کہ عاقلانِ عرب چار ہیں: عمرو بن عاص شعبہ، زیاد اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما۔ حضرت جابر رضی آپ کو عرب کے سب سے بڑے سخی کے طور پر شمار کیا۔ سیاست میں امام تسلیم کیا اور ان کی جاری کردہ اصلاحات عالم کو امن کا گہوارہ بنایا۔

ان پر زبان درازی کرنے والے خدا کا خوف کریں، اپنے منہ پر آتا ہے، اپنی عاقبت کی فکر کریں اور حضور صلی کے اس مبارک ارشاد کو یاد رکھیں:

"لا تذکروا معاویۃ الا بخیر." کہ معاویہ کا تذکرہ بھلائی کے سوا نہ کرو۔

۲۲ رجب اس عظیم فاتح بیباک لیڈر، نڈر سپہ سالار اور کے چھٹے خلیفہ کا یومِ وفات ہے جو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ مسلمان دن جب گھوڑوں کی پشتوں پر گزرتے تھے اور کافروں کی گردنوں کے ساتھ کھیلنا ان کا محبوب مشغلہ ہوتا تھا تب تک مسلمان باعزت اور باوقار ہوا کرتے تھے۔



5

جغرافیۂ قرآنی کے چار ابواب

جغرافیۂ قرآن کا ایک ورق

مُفتی ابولبابہ شاہ منصور

جنات نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرآن سُن کر ایمان لایا تھا اور وہ جگہ جہاں اُنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے سنا تھا وغیرہ وغیرہ ان متفرق جگہوں کی تعیین سے (دیکھیے منسلکہ نقشہ جس میں چند مقامات کی نشان دہی کی گئی ہے) قرآن کے فہم میں کسی قدر آسانی ہوجاتی ہے نیز قرآن فہمی کا عمل ایسا دلچسپ اور کیف آفریں ہوجاتا ہے کہ تذکیر بالقرآن جیسے عظیم مقصد کے حصول کی کافی حد تک اُمید باندھی جاسکتی ہے۔

بطور خلاصہ کے اگر جغرافیۂ قرآنی کی تمام ابحاث کو سمیٹا جائے تو درج ذیل چار بڑے بڑے عنوانات میں اسے تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱-انبیاء سابقین کا تذکرہ

۲-سیرت نبوی، غزوات، تاریخ اسلام کے چند اہم واقعات

۳-مختلف شخصیات کے سبق آموز واقعات

۴-وہ متفرق مقامات جن کا تذکرہ کسی حیثیت سے قرآن شریف میں آیا ہے۔

اس سے قبل جب یہ سلسلہ شروع کیا گیا تھا تو اس میں ترتیب کا لحاظ نہ رکھا گیا تھا۔اب ان شاء اللہ باترتیب یہ چاروں ابواب ذکر کیے جائیں گے۔البتہ جن انبیاء کرام یا دیگر واقعات کا تذکرہ پہلے آچکا ہے ان کو دہرایا نہ جائے گا اور بغیر ناگزیر ضرورت کے درمیان میں دوسرا مضمون بھی شروع نہ ہوگا۔ان شاءاللہ!

ان پانچ بنیادی اور چالیس ضمنی امراض کے بعد اچھے اخلاق اور بری عادات سے متعلق کچھ باتیں ایسی ہیں جن کو الگ سے بیان کرنے کی ضرورت تھی،ان کے لیے قصص قرآنیہ کی قسم دوم یعنی ''قصص متفرق'' قرآن کریم کا حصہ بنائے گئے ہیں جن کی سبق آموز اور عبرت انگیزی اپنی مثال آپ ہے۔یہ قصص تعداد میں چودہ ہیں۔ان میں سے نصف کو قرآن شریف نے ''اصحاب السبت'' وغیرہ کے نام سے پکارا ہے یعنی ان کے نام کے شروع میں ''اصحاب'' کا لفظ آتا ہے۔ذرا ایک نظر ان کی فہرست پر ڈالیے:

۱-اصحاب السبت (ہفتہ والے)
۲-اصحاب الکہف (غاروالے)
۳-اصحاب القریہ (بستی والے)
۴-اصحاب الرس (کنویں والے)
۵-اصحاب الجنۃ (باغ والے)
۶-اصحاب الاخدود (خندق والے)
۷-اصحاب الفیل (ہاتھی والے)
۸-ہابیل وقابیل
۹-حضرت لقمان حکیم
۱۰-ذوالقرنین
۱۱-یاجوج وماجوج
۱۲-ہاروت وماروت
۱۳-قوم سبا
۱۴-قوم تبع

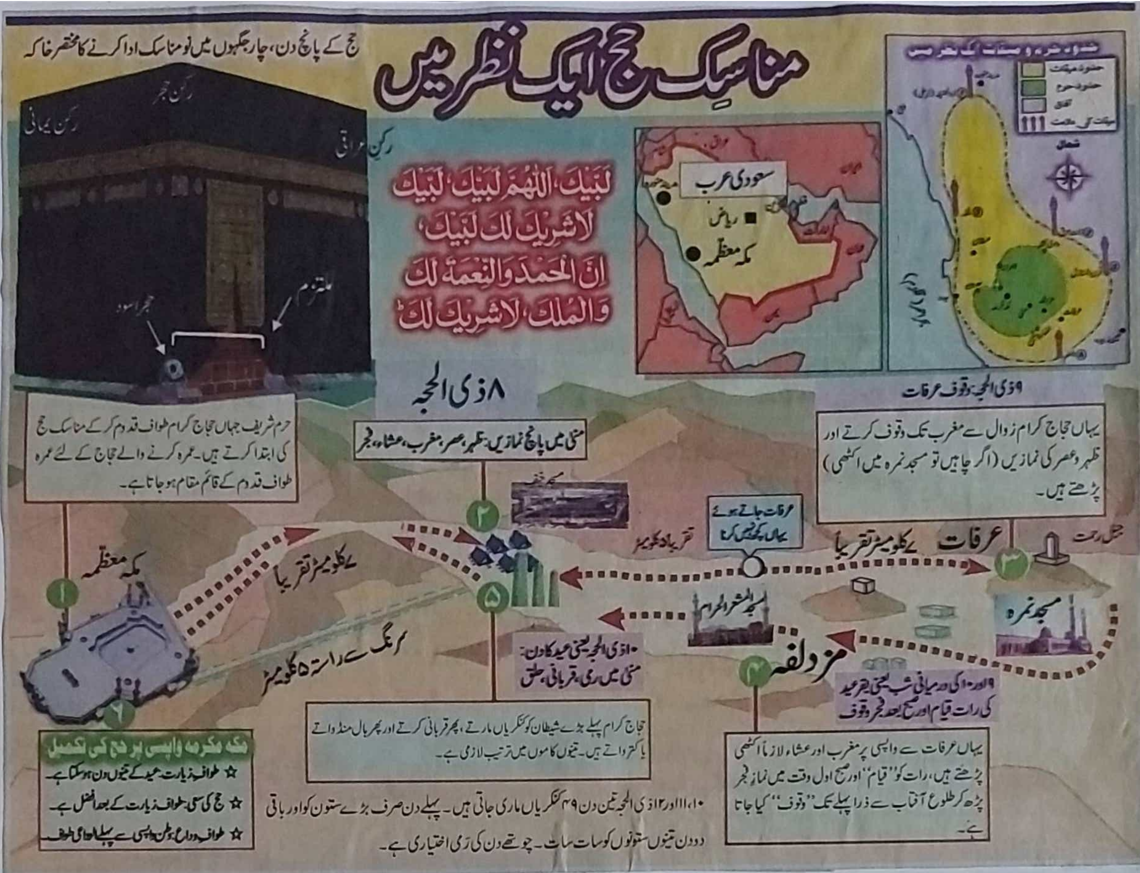
ان میں سے اصحاب الرس، یاجوج ماجوج اور قوم تبع کا ذکر دو دو مرتبہ باقی سب کا ایک ایک مرتبہ ہے۔ان متفرق قصص کے علاوہ بعض ایسے مقامات کا ذکر قرآن شریف میں آتا ہے جن کے محل وقوع کی تعیین کے بغیر جغرافیہ قرآنی کی بحث مکمل نہ ہوگی۔مثلاً القریتین، ادنی الارض، (زمین کا پست ترین حصہ جس سے زیادہ سطح سمندر سے پست اور کوئی مقام نہیں) مجمع البحرین (دو سمندروں کا سنگم جہاں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تھی۔کوہِ طور جہاں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ لینے گئے تو پیغمبری سے سرفراز کیے گئے۔وادی تیہ جہاں بنی اسرائیل جہاد سے انکار پر چالیس سال تک بھٹکتے رہے۔دریائے اُردن جس کے کنارے ہزاروں سال پہلے طالوت وجالوت کے لشکروں کا مقابلہ ہوا تھا اور قیامت کے قریب حضرت مہدی اور دجال کے لشکر کا مقابلہ ہوگا۔رحلۃ الشتاء والصیف یعنی قریش کے دوسالانہ تجارتی سفروں کے رُخ کا ذکر اوران کی خصوصیت۔وہ مقام جہاں کے



11
FRIDAY

APRIL

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
			1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30		



= تجارت کریں۔ اور بعض حصص سودی مال سے نہ ہوں۔ اور کوئی دھوکہ بھی نہ ہو تو جائز ہے۔ جڑانوالہ سے محمد
زکریا کو جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عدالتی خلع کے بعد میاں بیوی کا آپس میں دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ سارا
کام دوبارہ ہوگا۔ یعنی مہر عقد وغیرہ۔ لاہور سے سلطان محمود کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ
غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔ صحیح بخاری میں نجاشی کا جنازہ ثابت ہے۔ تحفۃ الاحوذی میں کسی اور صحابی کا
سیالکوٹ سے محمد عبداللہ کے سوال پر انہوں نے کہا کہ مکلاوہ رسم ہے۔ اگر دلہن کنواری ہے۔ تو اس کے پاس
سات دن رہنا ورنہ تین دن رہنا چاہیے۔ یہ جگہ لڑکی والوں کا گھر بھی ہو سکتی ہے۔ لڑکے والوں کی بھی کوئی اور
جگہ بھی۔ ہارون آباد سے خالد جاوید کے سوال پر

7
MONDAY

19

...ی سے نہ ہوں اور کوئی
...سے محمد زکریا کو جواب
...ی کے بعد میاں بیوی کا
...را کام دوبارہ ہوگا یعنی
...کے سوال کا جواب دیتے
...نازہ جائز ہے صحیح بخاری
...حوذی، میں کسی اور صحابی
...انہوں نے کہا کہ مکلاوا
...کے پاس سات دن رہنا
...وں کا گھر بھی ہوسکتی ہے
...ون آباد سے خالد جاوید

ایک مٹھی داڑھی کا کوئی ثبوت نہیں، الشیخ یوسف طیبی

گوبر کے اوپلوں کی خرید وفروخت اور استعمال جائز ہے کیونکہ وہ حلال جانور کا گوبر ہے

حرام کمائی کے ہدیے سے بچنا چاہیے' روزانہ کنگھی نہیں کرنی چاہیے' قارئین غزدہ کو جوابات

لاہور (نمائندہ غزدہ) الشیخ محمد یوسف طیبی نے حسب معمول ہفت روزہ غزدہ کے پروگرام آن لائن فتویٰ میں قارئین غزدہ کے سوالات کے جواب دیے۔ انہوں نے کہا کہ عورت کا بیٹھ کر غسل کرنا ضروری نہیں اگر پردہ کم ہو، دیواریں چھوٹی ہوں اور بے پردگی ہو تو بیٹھ کر نہا لینا چاہیے ورنہ مرد وعورت کا غسل برابر ہی ہے۔ وہاڑی سے اسداللہ کے جواب پر انہوں نے کہا کہ اسٹاک ایکسچینج کا کاروبار کرنے والے اگر حلال مال سے

بقیہ نمبر 19 صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ غزدہ (4) 13 تا 19 محرم الحرام 1425ھ

APRIL

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
			1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30		

نقوشِ سیرت

تذکرہ خلیل واسرائیل علیہما السلام

ضرب مومن کے شروع کردہ اس نئے سلسلہ میں قارئین ہر ہفتے سیرت نبوی کا ایک واقعہ نقشے کی مدد سے مطالعہ کرسکیں گے۔ اس سلسلے کو مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب کے شاگرد رشید مولوی آصف محمود نے تیار کیا ہے۔

مولوی آصف محمود

طوفان نوح کے بعد اب زمین خشک ہوکر قابل رہائش اور قابل کاشت ہوچکی تھی۔ سام بن نوح اور ان کی اولاد، جنہوں نے جنوب کی جانب جزیرہ نمائے عرب کا رخ کیا تھا، میں سے اکثر نے تو اپنا سفر جاری رکھا لیکن بعض سیدنا نوح علیہ السلام کے وطن اول عراق کے علاوہ میں سھل شعار نامی جگہ پر رک گئے اور تھوڑے تھوڑے فاصلے پر آبادیاں قائم کرکے رہنے لگے۔ مرکز (سھل شعار) میں رہنے والے سومریین، ان کے قریب میں آباد ہونے والے اکادیین اور ان سے مشرق کی جانب ذراہٹ کر آباد ہونے والے عیلامیین کہلائے۔ ان میں سے سومریین نے بڑی ترقی کی۔ حکومت و سیادت انہیں کے پاس تھی، زمین کے زیادہ زرخیز ہونے کی وجہ سے زراعت شروع کی اور اس میں بہت زیادہ مہارت حاصل کی۔ ڈیم، کنویں اور نہریں بنائیں، مسماری خط ایجاد کرکے لکھنے کی ابتداء بھی انہوں نے ہی کی، ان کا مرکزی شہر اُور تھا۔

دولت وثروت، قوت وطاقت اور جاہ وحشمت سے اکثر وبیشتر انسانوں کے دماغ خراب ہوجایا کرتے ہیں ان کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ بت پرستی وستارہ پرستی میں مبتلا ہوگئے۔ ہدایت کے لیے ابراہیم بن آزر خلیل اللہ علیہ السلام جوکہ ان کے مرکزی شہر اُور کی ملحقہ بستی فدان ارام میں پیدا ہوئے۔ تقریباً ۱۹۰۰ق م میں نبوت کی خلعت سے سرفراز ہوئے۔ بعثت کے بعد قوم کو عذاب الٰہی سے ڈرایا اور قبول ہدایت کی دعوت دی۔ صنم وستارہ پرستی میں غلطاں اور اپنی ترقی وخوشحالی پر نازاں قوم نے ظلمت کو نور پر ترجیح دی، بلکہ دلائل ومناظرہ کے میدان میں لاچار وبے بس ہوکر نمرودی حکومت اور اس کی رعایا نے نہتے خلیل کو آگ کے الاؤ میں ڈال کر قصہ تمام کرنا چاہا، لیکن مٹانے والوں سے بچانے والا زیادہ طاقتور تھا، آگ گلزار بن گئی۔ ساری قوم میں سوائے بھتیجے لوط بن حاران علیہ السلام اور زوجہ سارہ رضی اللہ عنہا کے کوئی بھی ایمان نہ لایا تھا۔ لہٰذا خلیل علیہ السلام دل برداشتہ ہوکر ان دونوں اور ایک تاریخی روایت کے مطابق والد آزر، بھائی ہاران اور لوط علیہ السلام کی بیوی کو بھی لے کر دریائے فرات کے کنارے کلدانیہ نامی بستی میں ہجرت کرگئے اور کچھ دن وہاں قیام اور دعوت واصلاح کے بعد آگے بڑھتے ہوئے حران (جوکہ آج کل ترکی میں ہے) میں پہنچ گئے۔

ادھر اُور میں خلیل پر عرصہ حیات تنگ کرنے والوں کی آزادی و خوشحالی بھی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کے کچھ ہی عرصہ بعد عموریین کی قوم کے لوگوں نے سومریین پر چڑھائی کی۔ ان کی آبادیوں کو اجاڑ کر اور ان عالیشان گھروں والوں کو بے گھر کرکے خود ان کی جگہ لے کر "وکذلک نولی بعض الظالمین بعضا بما کانوا یکسبون" کے فرمان الٰہی کو پورا کردیا، اس قوم نے اپنا دارالخلافہ بابل کو بنایا اس لئے انہیں بابلیون اور ان کی حکومت کو الدولۃ البابلیہ کہا جاتا ہے۔ دیئے گئے نقشے میں دریائے دجلہ کے ساحل پر واقع شہر نینوی نظر آرہا ہے۔

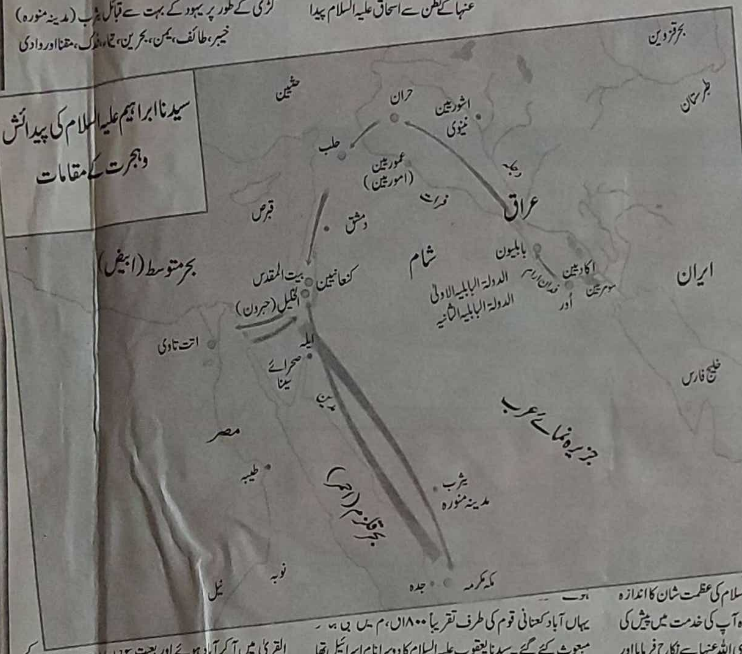
یہ شہر زمانہ متذکرہ بالا کے بہت بعد آشوری قوم کے لوگوں نے آباد کیا اور اسے دارالخلافہ بنایا، ان کو حِتانیین اور حشیین اقوام پر حکومت حاصل تھی۔ آشوریوں کی طرف سیدنا یونس علیہ السلام تقریباً ۷۸۰ ق م میں نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ یہی آشوری قوم کے لوگ تھے جن سے توبہ واستغفار کے بعد عذاب الٰہی ٹال دیا گیا تھا اور سیدنا یونس علیہ السلام کا کشتی میں پیدا ہونے اور پھر مچھلی کے پیٹ میں جانے کا واقعہ دریائے دجلہ ہی میں پیش آیا تھا۔ سیدنا یونس علیہ السلام کی قوم پر بھی بعد میں کلدانی قوم نے چڑھائی کرکے نینوا کو فتح کرلیا اور بابل ہی کو اپنا دارالخلافہ بنایا اور بابلیوں کی حکومت کے تقریباً گیارہ سو سال بعد ان کی حکومت بھی الدولۃ البابلیۃ الثانیہ کے نام سے مشہور ہوئی۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حران میں بھی ستارہ پرست قوم سے واسطہ پڑا جنہوں نے کواکب پرستی کو ترک کرنے اور دعوت ابراہیمی کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ لہٰذا ابراہیم علیہ السلام یہاں سے بھی ہجرت کرکے بیت المقدس پہنچے اور یہاں کچھ دن قیام کے بعد قریب ہی الخلیل نامی شہر میں قیام پذیر ہوئے۔ لیکن اس شہر میں قحط پڑجانے کے باعث یہاں سے مصر کی طرف ہجرت کی۔ مصر میں اس وقت کا حکمران فرعون مصر سامی النسل تھا۔ سفر مصر میں پیش آنے واقعے میں جب اس کو ابراہیم علیہ السلام کی عظمت شان کا اندازہ ہوا تو واپسی پر اس نے اپنی بیٹی ہاجرہ آپ کی خدمت میں پیش کی اور آپ علیہ السلام نے سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور واپس الخلیل میں آکر رہنے لگے۔ یہیں پر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور حکم الٰہی پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے آپ نے شیر خوار بچے اور ان کی والدہ سیدہ ہاجرہ کو لے کر مکہ مکرمہ کا رخ کیا اور اس بے آب وگیاہ وادی میں انہیں چھوڑ کر واپس ارض مقدسہ میں آگئے اور یہیں پر تقریباً ۱۸۲۲ق م میں وفات پائی۔

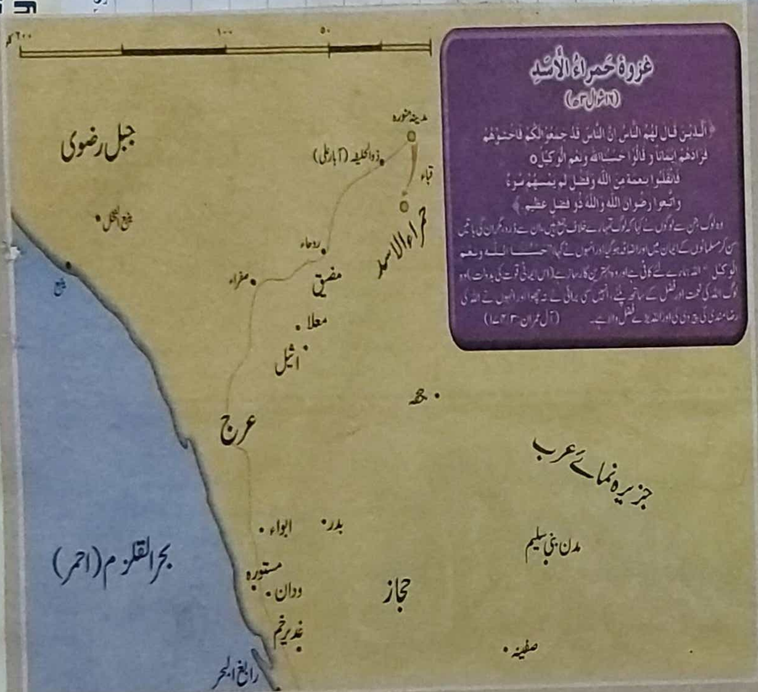
سیدنا ابراہیم کے بھتیجے سیدنا لوط علیہ السلام سدوم نامی بستی کے مکینوں کی طرف نبی بنا کر مبعوث کیے گئے جوکہ شرک وبت پرستی اور فواحش ومنکرات سے باز نہ آنے پر بستی کو الٹ کر ہلاک کردیے گئے۔ مورخین کے نزدیک سدوم کی بستی کی جگہ پر ہی آج کل بحر میت/بحیرہ لوط ہے جوکہ سطح زمین سے کافی نیچے ہے چونکہ ان کی پوری بستی ہی الٹ کر نیچے کو دھنسا دی گئی تھی۔ قوم لوط کو ہلاک کرنے کے لیے آنے والے فرشتے ہی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو غلام حلیم اسحاق علیہ السلام کی بشارت دے گئے تھے لہٰذا سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے [illegible] یہاں آباد کنعانی قوم کی طرف تقریباً ۱۸۰۰ق،م میں نبی بنا کر مبعوث کیے گئے۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کا دوسرا نام اسرائیل تھا اس لئے آپ کی اولاد آگے چل کر بنی اسرائیل کہلائی۔

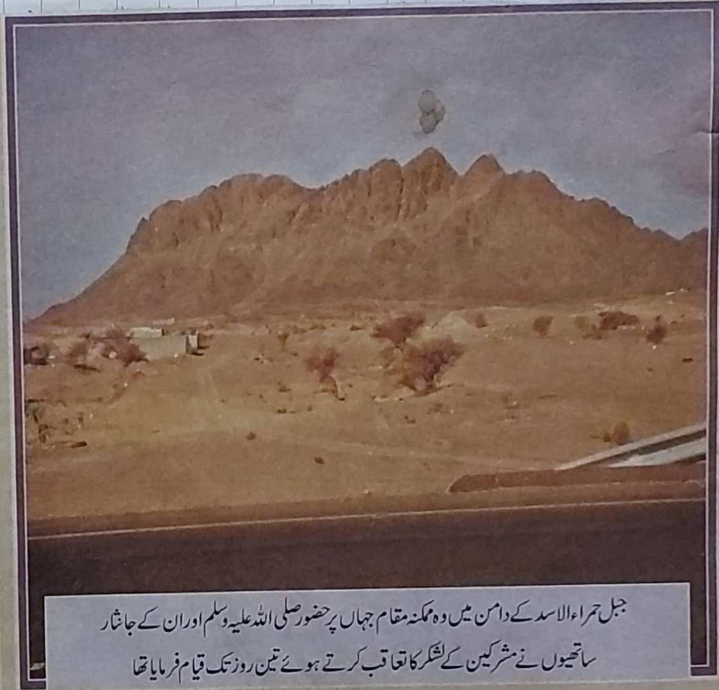
یعقوب علیہ السلام الخلیل سے کچھ مدت تک کے لیے حران گئے۔ ان کے بڑے دس بیٹے یہیں پیدا ہوئے۔ پھر آپ علیہ السلام دوبارہ ارض مقدسہ تشریف لے گئے۔ آپ کے دو چھوٹے بیٹے سیدنا یوسف علیہ السلام اور بنیامین یہیں پیدا ہوئے۔ پھر یوسف علیہ السلام کے ساتھ بھائیوں کی جفاکاری اور انہیں کنویں میں ڈالنے کا واقعہ بھی یہیں پر پیش آیا۔

شام سے مصر کی طرف جانے والے تجارتی قافلے کے کچھ افراد یہاں پڑاؤ کے دوران پانی کی تلاش میں اس کنویں پر جا پہنچے جہاں بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو ڈالا تھا۔ یوں حضرت یوسف علیہ السلام اسی قافلے کے ہاتھوں مصر کے بازار میں فروخت ہوکر عزیز مصر کے گھر جا پہنچے۔ اس کے بعد کے مشہور تفصیلی واقعات کے بعد جب یوسف علیہ السلام وزیر خزانہ بنائے گئے یعقوب علیہ السلام پیرانہ سالی میں اپنی سو (۱۰۰) کے لگ بھگ اولاد کے ساتھ مصر میں داخل ہوئے۔ یوں بنی اسرائیل فلسطین سے مصر میں داخل ہوئے، اس وقت کا فرعون مصر ہیکسوس قوم کا تھا۔ سیدنا یوسف علیہ السلام یہیں پر بنی اسرائیل اور ہیکسوس کے لیے تقریباً ۱۷۱۵ق م میں خلعت نبوت سے سرفراز فرمائے گئے۔ یہ دور بنی اسرائیل کے انتہائی عروج اور عزت وعظمت کا دور تھا۔ لیکن سیدنا یوسف علیہ السلام کی وفات کے بعد بنی اسرائیل میں بداعمالیاں بڑھنے لگیں، سیادت کی جگہ غلامی نے لے لی اور فراعنہ نے ان پر ظلم وستم شروع کردیا۔ یہاں سے بنی اسرائیل کی وہ عبرت انگیز تاریخ شروع ہوتی ہے جس کی اس زمانے کی آخری کڑی کے طور پر یہود کے بہت سے قبائل یثرب (مدینہ منورہ) خیبر، طائف، یمن، بحرین، تماء، تبوک، مقنا اور وادی القریٰ میں آکر آباد ہوئے اور بعثت نبو[illegible] کے وقت وہ کافی تعداد میں ان علاقوں میں موجود تھے۔ آئندہ ہم ان کی اس تاریخ کو اختصار کے ساتھ ذکر کرکے ان علاقوں میں ان کی آمد کی وجوہ اور ان کی حیثیت کا تذکرہ کرکے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا ذکر خیر شروع کریں گے۔



MARCH '9





جبل حمراء الاسد کے دامن میں وہ ممکنہ مقام جہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جانثار ساتھیوں نے مشرکین کے لشکر کا تعاقب کرتے ہوئے تین روز تک قیام فرمایا تھا

ایک سوال کا جواب:

میدان جنگ کا اب پونے چودہ سو سال بعد معاینہ کریں تو درمیان اس زمانے میں وہاں کوئی آڑ تھی، وہاں دو چشمے دیکھنے کے بعد خیال ہوتا ہے کہ یہاں شاید کوئی باغ ہوگا۔ اس کی تائید حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کے ایک شعر سے بھی ہوتی کہا تھا۔ ''انا الذی عاھدنی خلیلی ☆ ونحن بالسفح لدی النخیل'' (میں وہ ہوں جس سے میرے دوست (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عہد لیا جب کہ ہم نخلستان کے پاس پہاڑ کے دامن میں

گنج ہائے گراں مایہ:

چند اہل مدینہ اولاً اپنے مقتولوں کو میدان جنگ سے شہر لے

کی زک تو پہنچائی تھی لیکن ایسا خسارہ تو بعض دفعہ خود فاتحین کو برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس معاملے کو کسی طرح ان کی فتح سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔ درحقیقت دونوں فریق اس حالت میں میدان

1 SATURDAY

2 SUNDAY

3 MONDAY

MARCH

S S M T W T F
1 2 3 4 5 6 7 8

MENTS

2
TU



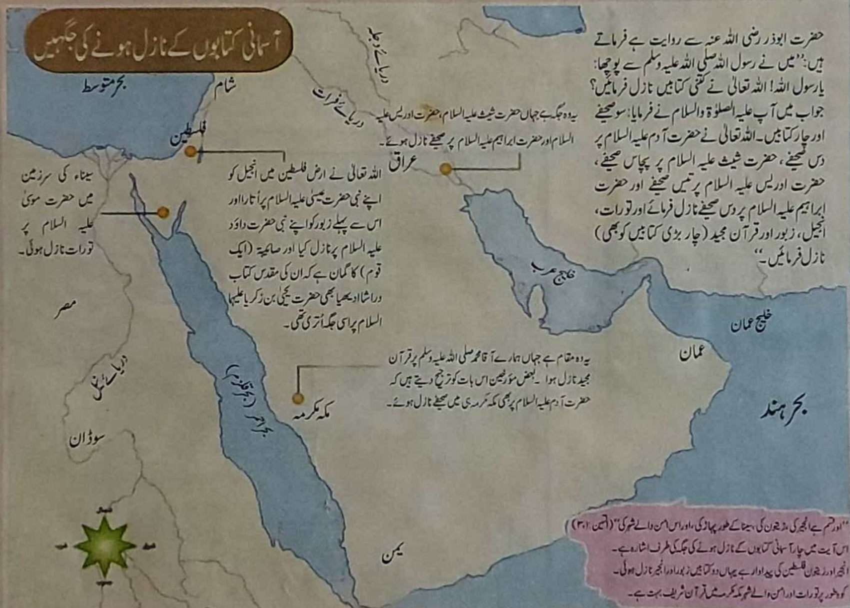
ابوالانبیا حضرت ابراہیم علیہ السلام، دنیا کے دو بڑے مذہبوں کے پیغمبر حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام اور جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام صفات حسنہ کے جامع تھے۔ انباء الرسل کے بیان میں قرآن کریم کا اسلوب یہ رہا ہے کہ انبیاء کرام کی نافرمان اقوام میں جو قدر مشترک تھی یعنی روحانی امراض، ان کے دو حصے ہیں: اصولی اور فروعی یعنی بنیادی اور ثانوی۔ اصولی امراض پانچ ہیں اور ضمنی تقریباً چالیس۔ قرآن کریم نے پانچ ایسے انبیاء کرام

حضرت صالح علیہ السلام بھیجے گئے۔ قوم عاد وثمود کی ان دو غلطیوں کو "حُبِّ جاہ" کا مشترکہ نام بھی دیا جاسکتا ہے۔
۴۔ حُبِّ مال، مال کمانے میں حلال وحرام کی تمیز بھلا دینا اور جائز ونا جائز کا فرق کیے بغیر مال ودولت کا حصول۔ یہ مرض حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں بہت زیادہ سرایت کر گیا تھا۔
۵۔ اخلاقی وجنسی بے راہ روی، اس میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم بہت بری طرح مبتلا ہو گئی تھی۔

بیان کے لیے قرآن کریم نے بنی اسرائیل کا انتخاب کیا ہے کہ وہ اہلِ کتاب ہونے کے باوجود ان میں مبتلا تھے اور چونکہ مسلمانوں کے متعلق بھی یہی اندیشہ تھا اس لیے بنی اسرائیل اور ان کے امراض کا بکثرت اور بار بار تذکرہ کیا گیا ہے تاکہ ان سے بچنے کی فکر پیدا ہو سکے اور ان امراض کی تعریف، علامات، اسباب اور علاج جان کر ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے "يبني اسرائيل اذكروا نعمتي التي

2
WED

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل فرمائیں؟ جواب میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: سو صحیفے اور چار کتابیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر دس صحیفے، حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے، حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل فرمائے اور تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید (چار بڑی کتابیں کو بھی) نازل فرمائیں۔"



2
THU

2
FR

کا انتخاب کیا ہے اور ان کا بار بار تذکرہ کیا ہے جن کی اقوام ان پانچ مشہور بنیادی امراض میں مبتلا تھیں جن میں اجتماعی طور پر من

قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والا دیکھے گا کہ ان پانچ اقوام کا اسی ترتیب سے تذکرہ جا بجا ملتا ہے اور مختلف اسالیب اور

انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین" کی آیت دو جگہ لائی ہے۔ پہلی مرتبہ چھٹے رکوع اور دوسری مرتبہ پندرہویں

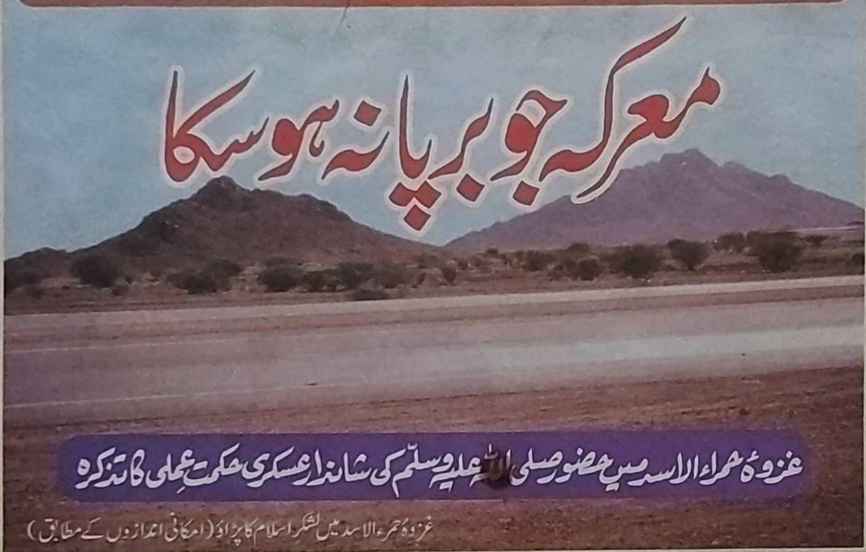
FEBRUARY

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28

جغرافیۂ قرآنی سے ایک ورق — مُفتی ابو لبابہ شاہ منصور

معرکہ جو برپا نہ ہو سکا

غزوۂ حمراء الاسد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شاندار عسکری حکمتِ عملی کا تذکرہ



غزوۂ حمراء الاسد میں لشکرِ اسلام کا پڑاؤ (امکانی اندازوں کے مطابق)

دلیری اور بیدار مغزی:

غزوۂ احد کے اختتام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ ہوا کہ کہیں دشمن مدینے کا رخ نہ کرے، آپ نے فوراً ایک صحابی کو ٹوہ میں بھیجا۔ اس نے آ کر خبر دی کہ دشمن اونٹوں پر سوار ہو کر گھوڑوں کو اڑائے چلا جا رہا ہے۔ آپ نے نتیجہ نکالا کہ لمبے کوچ کا ارادہ ہے، مدینے پر دھاوے کا نہیں، پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احتیاطاً دشمن کے پیچھے پیچھے کئی میل آگے جا کر جبل حمراء الاسد کے دامن میں ایک مناسب جگہ (دیکھیے: مضمون کے ساتھ دی گئی دو تصویریں) مقیم ہو گئے کہ تاکہ اگر وہ تیسرے مرحلے کیلئے واپس پلٹے تو اس کا فیصلہ کن استقبال کیا جا سکے۔ یہ واقعہ غزوۂ احد سے متصل اگلے دن (١٦/ شوال ٣ ہجری) کا ہے اور اسے غزوۂ حمراء الاسد کہا جاتا ہے۔ اس پڑاؤ کے درمیان مسلمان جنگی حکمت عملی کے تحت پڑاؤ کے گرد اگرد دور تک آگ جلاتے تھے تاکہ دور سے لشکر کی تعداد کئی گنا محسوس ہو۔ آگے بڑھ کر دشمن سے دو دو ہاتھ کرنے کا یہ فیصلہ جبکہ اس کے حوصلے بڑھے ہوئے تھے انتہائی جرأت، دلیری اور بیدار مغزی پر مشتمل اقدام تھا۔ تھکن، صدمے اور زخموں سے چور ہونے کے باوجود حوصلہ و ہمت کے اس مظاہرے کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بہت شاباش اور تعریف و اعزاز والے الفاظ میں کی ہے۔ اس تعاقب کی خبر دشمن تک پہنچ گئی اور اگر اس کا ارادہ تھا بھی کہ پھر پلٹ کر مدینے کا رخ کرے تو یہ سن کر اس نے اپنی پچھلی شکست سے سنبھل جانے اور اب مصیبت سے بچنے ہی کو غنیمت جانا اور چپکے سے مکے واپس ہو گیا، البتہ یہ کہلا بھیجا کہ آئندہ سال بدر میں مقابلہ کرنے آ جانا۔

ایک دشوار سوال پیدا ہوتا ہے۔ جبل رماۃ اور جبل احد کے درمیان اب چار سو گز کی مسافت ہے جسے یقیناً تیروں کی مدد سے محفوظ نہیں کیا جا سکتا۔ گمان ہوتا ہے کہ احد اور تیر اندازوں کے

ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خاص تلوار اس بہادر مجاہد کو دینا چاہی جو اس کا حق ادا کرے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ کو محروم رکھ کر ابو دجانہ کو دی تو انہوں نے فی البدیہ

تھے۔) اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ درمیان کا کھلا راستہ صرف اتنا رہ گیا تھا جو تیر کی زد میں تھا۔

آئے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ شہداء کو ان کے مقام شہادت ہی پر دفن کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک پر فرداً فرداً نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت حمزۃ رضی اللہ عنہ کے مقبرے میں مصعب بن عمیر، عبداللہ بن جحش اور شماس بن عثمان رضی اللہ عنہم کی قبریں بتائی جاتی ہیں یہ کچھ بعید نہیں کیونکہ مہاجرین میں سے صرف یہ چار شہید ہوئے تھے باقی انصار تھے جن کی قبور الگ ہیں۔ روایت ہے کہ حضرت حمزۃ رضی اللہ عنہ کی قبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود وقتاً فوقتاً آیا کرتے تھے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

آخر میں ایک مشہور عام غلط فہمی کا ازالہ ضروری محسوس ہوتا ہے۔ عام طور پر مؤرخین اس جنگ کے انجام کو مسلمانوں کی شکست سے تعبیر کرتے ہیں اور عام اصطلاح میں غزوۂ بدر کو فتح جبکہ احد کو شکست کا استعارہ بتایا جاتا ہے لیکن حقائق کو دیکھا جائے تو اسے مشرکین کی فتح سے تعبیر کرنا مشکل ہے۔ اس واسطے کہ یہ درحقیقت غیر فیصلہ کن جنگ تھی جس کا پہلا راؤنڈ مسلمانوں کے اور دوسرا مشرکین کے ہاتھ رہا، تیسرا اور فیصلہ کن مرحلہ برپا نہ ہو سکا۔ مشرکین کو ہمت نہ ہوئی کہ وہ اس میں قدم رکھیں جبکہ مسلمان آٹھ میل تک اس کی تیاری کر کے نکل چلے تھے۔ اس زمانے میں فتح کے جو پیمانے تھے ان میں سے مشرکین کے ہاتھ ایک بھی نہ آیا مثلاً دشمن کے کیمپ پر قبضہ، اس کے شکست خوردہ افراد کا تعاقب، مردوں، عورتوں اور بچوں کو قید کرنا، مال غنیمت کا حصول، میدان جنگ میں جشن فتح کیلئے ایک دو دن تک قیام وغیرہ (بلکہ مسلمانوں نے جنگ کے لئے پہلے مرحلے کو اس حد تک پہنچا دیا تھا کہ دشمن کے مفروروں کے تعاقب، قیدی بنانے اور مال غنیمت حاصل کرنے کی نوبت بھی آ گئی تھی) لہٰذا مشرکین نے مسلمانوں کو ذرا سخت قسم

FEBRUARY '97

22 SATURDAY

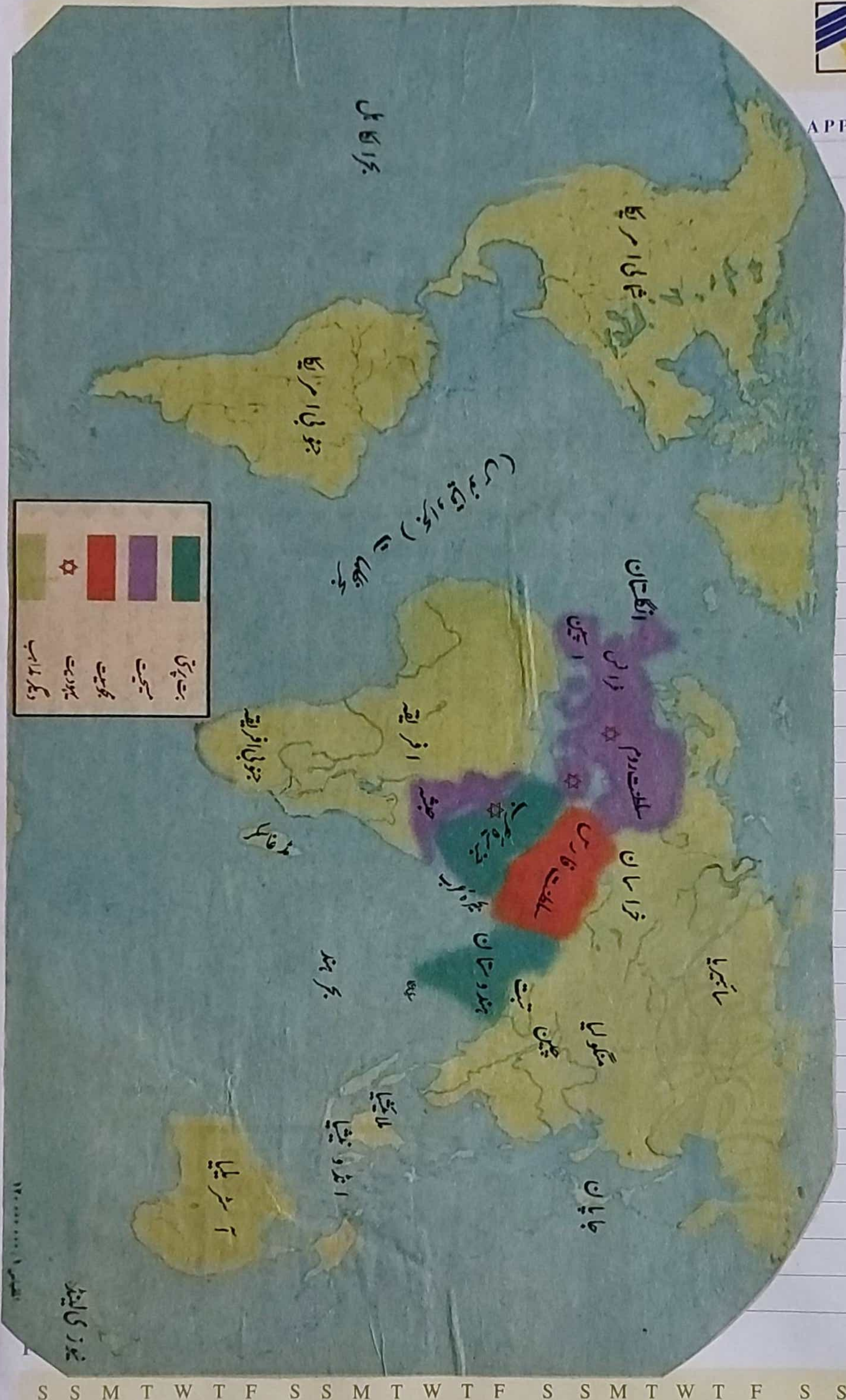
23 SUNDAY

24 MONDAY

FEBRUARY

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10

APPOINTMENTS



S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28

APPOINTMENTS

29 SATURDAY

30 SUNDAY

31 MONDAY

عظمتوں کی کہانی نقشوں کی زبانی

اِسلام سے قبل دُنیا کی حالت

قاری شاہ منصور

اس نقشے میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت مبارکہ سے قبل دنیا میں پائے جانے والے مذاہب کی منظر کشی کی گئی ہے۔ آپ علیہ الصلوۃ السلام کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل عقائد کی خرابی اور اعمال کی تباہی اپنی آخری حدوں کو چھو چکی تھی۔ دنیا والے اپنے خالق و مالک کو بھلا کر کفر و شرک کی گندگی اور فسق و فجور کے اندھیروں میں گرفتار تھے۔ اس وقت جتنی دنیا عالم انسانیت کے سامنے دریافت ہوئی تھی۔ اس کا عالم یہ تھا کہ دنیا کے وسط یعنی جزیرۃ العرب میں ...... جہاں پے در پے بے شمار انبیاء آئے ...... شرک زوروں پر تھا۔ بتوں، درختوں اور پتھروں کی پوجا کی جاتی تھی۔ ایشیا میں سلطنت فارس تھی۔ یہاں آگ جیسی حقیر چیز کو انسان جیسا ذی عقل اپنا کارساز سمجھتا تھا۔ فارس کے آگے ہندوستان تھا جہاں بت پرستی اپنی بدترین شکل میں رائج تھی۔ ایسے مندر بھی پائے جاتے تھے جہاں چوہے جیسی مخلوق کی پرستش ہوتی تھی۔ اس سے آگے چین تھا۔ یہاں بھی فرضی دیوتاؤں کی خدائی کا عقیدہ تھا۔ براعظم یورپ میں رومی سلطنت اور دیگر ممالک تھے جن میں مسیحیت کی مسخ شدہ شکل لوگوں کا دین بن چکی تھی۔ اس کے کئی فرقے تھے جو سخت متعصب، تنگ نظر اور جنونیت کی حد تک متشدد تھے۔ کہیں یہودیت بھی پناہ گزین تھی۔ افریقہ کے کچھ حصے بھی تحریف شدہ مسیحیت کو مانتے تھے۔ بقیہ میں انسانوں تک ابھی باہر کی دنیا کی روشنی نہ پہنچی تھی۔ وہ جنگلوں میں درندوں کے ساتھ رہنے کے طریقے ایجاد کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ آج کے مہذب کہلوانے والے شمالی و جنوبی امریکا کا بھی یہی حال تھا۔ وہاں کوئی قابل ذکر سلطنت کیا ہوتی؟ اس وقت کی انسانی دنیا میں انہیں دریافت بھی نہیں کیا تھا اور وہاں بسنے والے جنگلی قبائل جانوروں سے بھی زیادہ حیوانیت میں مبتلا تھے۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ ان سے بھی زیادہ دور واقع تھے۔ وہاں انسان ابھی غاروں میں رہتا اور جانوروں کے ساتھ زندگی گزارتا تھا۔ نہ وہ علم و آگہی سے آشنا تھے نہ روحانیت اور اخلاق سے ان کا کوئی واسطہ تھا۔ آدم زاد دوسرے آدم زاد کا دشمن تھا، دنیا پر چاروں طرف جہالت کے اندھیروں کا راج تھا اور انسانیت وحی کے نور کو ترس رہی تھی، ان حالات میں اللہ ارحم الراحمین کو منظور ہوا کہ بنی آدم پر رحم کرے اور ان کی طرف وہ تعلیمات نازل کرے جن سے انسانیت پستیوں سے نکل کر اعلیٰ اخلاق سے آراستہ ہو اور نور باطن سے منور ہو کر اپنی معراج کو پالے۔ چنانچہ رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، دانائے سبل، خیر الرسل، مجسم برکات، سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ آپ اس اندھیروں سے بھری دنیا میں اکیلے تھے۔ چاروں طرف کفر و جہالت کا راج تھا۔ غیر تو غیر اپنے بھی آپ کا ساتھ دینے کی بجائے جان کے دشمن ہو گئے تھے۔ اس مشکل صورتحال میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کس طرح ممکن ہوا کہ پہلے تو جزیرۃ العرب کو توحید کی جانفزا خوشبو سے مہکائیں اور پھر اپنے ساتھیوں کی اس طرح کی تربیت کر جائیں کہ وہ اطراف عالم میں آپ کی لائی ہوئی دعوت لے کر پھیل جائیں؟ یہ سب کچھ ان شاء اللہ اگلے نقشوں میں بیان کیا جائے گا۔

MARCH

S	S	M	T	W	T	F
1	2	3	4	5	6	7

APPOINTMENTS

25 TUESDAY

26 WEDNESDAY

27 THURSDAY

28 FRIDAY

MARCH

S	S	M	T	W	T	F
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30	31				

Bankers Equity

Planning Chart 1997

JANUARY	FEBRUARY	MARCH
1 W	1 S	1 S
2 T	2 S	2 S
3 F	3 M	3 M
4 S	4 T	4 T
5 S	5 W	5 W
6 M	6 T	6 T
7 T	7 F	7 F
8 W	8 S	8 S
9 T	9 S	9 S
10 F	10 M	10 M
11 S	11 T	11 T
12 S	12 W	12 W
13 M	13 T	13 T
14 T	14 F	14 F
15 W	15 S	15 S
16 T	16 S	16 S
17 F	17 M	17 M
18 S	18 T	18 T
19 S	19 W	19 W
20 M	20 T	20 T
21 T	21 F	21 F
22 W	22 S	22 S
23 T	23 S	23 S
24 F	24 M	24 M
25 S	25 T	25 T
26 S	26 W	26 W
27 M	27 T	27 T
28 T	28 F	28 F
29 W		29 S
30 T		30 S
31 F		31 M

Bankers Equity

Two Year Calender

1997

JANUARY

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	31

FEBRUARY

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28

MARCH

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30	31				

APRIL

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30		

MAY

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
31					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30

JUNE

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30				

JULY

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

AUGUST

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
30	31					1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

SEPTEMBER

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30			

OCTOBER

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	31

NOVEMBER

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30					

DECEMBER

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30	31		

1998

JANUARY

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
31					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30

FEBRUARY

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28						

MARCH

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30	31			

APRIL

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	

MAY

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
30	31					1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

JUNE

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30			

JULY

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	31

AUGUST

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30	31				

SEPTEMBER

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30		

OCTOBER

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
31					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30

NOVEMBER

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30				

DECEMBER

SA	SU	MO	TU	WE	TH	FR
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

MUNAFA CERTIFICATE (MC)

Funds can be placed in MC for periods ranging from one month to five years.

Minimum investment of Rs. 5,000.

Profit can be sent to the investor at the given address or deposited in his/her bank account on his/her written instruction.

TERM	EXPECTED RATE	FEATURES
1 MONTH	12.50%	No profit on early encashment. Profit payable on maturity.
6 MONTHS	15.10%	One month rate will apply on early encashment after 3 months. Profit payable on maturity.
1 YEAR	15.60%	I month or 6 months rate, as applicable, will apply on early encashment after 3 months. Profit payable semi- annually.
5 YEARS	17.10%	I month, 6 months or I year rate, as applicable, will apply on early encashment after 3 months. Profit payable semi - annually.

FOREIGN CURRENCY COI'S

Starting Jaunuary 1997, Bankers Equity also offers to clients Foreign Currency Certificates of Investment (FC COI) denominated in US Dollars, British Pound Sterling, German Deutsche marks and Japanese yen.

For full details of our FC COI's please contact our conveniently located offices all over Pakistan and hedge your savings against devaluation.

Bankers Equity

DEPOSIT SCHEMES

KAFALAT MONTHLY INCOME CERTIFICATE (KMIC)

- Expected profit rate of 16.5% p.a., with profit payable on a monthly basis.
- KMIC is of 5 years matuity.
- Minimum investment of Rs. 25,000/=.
- Encashment before six months - no profit payable. Encashment after six months but before maturity, profit payable is 15% p.a.
- One percent (1%) bonus on completion of 5 years, if the amount is reinvested in the scheme.
- The monthly return on different amounts of investment of 5 years according to the expected profit rates are :

INVESTMENT (Rs.)	GROSS MONTHLY EXPECTED RETURN (Rs.)
1,000,000	13,750.00
100,000	1375.00
25,000	343.75

- The monthly profit is paid through any of the following modes at the option of the depositor :

  a. Crossed cheque collected by the depositor from the branches during business hours.
  b. Crossed cheque sent by BEL to the depositor through registered post or courier service at the given address or to any bank in Pakistan, free of cost.
  c. Cash collected by the depositor from the concerned branch during business hours.

MURAKAB MUNAFA CERTIFICATE (MMC)

- This is a 5-year scheme of flexible maturity.
- Minimum amount of investment is Rs. 5,000/-
- Certificates issued under this scheme qualify for profit after completion of three months.
- Return under this scheme varies with maturity as per the schedule noted below. For every Rs. 100 deposited, the amount will grow to:

PERIOD DEPOSITED	RUPEES AMOUNT
3 months	103.40
6 months	107.55
1 year	116.20
2 years	134.55
3 years	158.10
4 years	185.80
5 years	220.00

CENTRAL REGION BRANCHES

DAVIS ROAD BRANCH
State Life Building
Sir Aga Khan Road, Lahore.
Tele: 6303894, 6302268
Telex: 44024 BELHR PK
Fax: 6302268

GULBERG BRANCH
A- 131 - E/1, Gulberg- III
Main Boulevard Road, Lahore.
Tele : 5760597, 5760598
Telex : 47645 BELGB PK
Fax : 5760598

MULTAN BRANCH
Commercial Plaza Opp: Civil
Hospital, Abdali Road, Multan.
Tele: 30785, 41107, 31330
Telex: 42344 BELMN PK
Fax : 511520

FAISALABAD BRANCH
944 - Regency Hotel, Mall Road,
Faisalabad.
Tele: 617884
Telex: 43318 BELFD PK
Fax: 617582

GUJRANWALA BRANCH
Building No. 290 - A
Model Town, Main Market,
Gujranwala.
Tele: 258201
Fax : 258203

NORTHERN REGION BRANCHES

ISLAMABAD BRANCH
F-6 Super Market
6-A Aga Khan Road, Islamabad.
Tele : 824271, 813643
Telex: 54294 BELID PK, Fax : 212407

RAWALPINDI BRANCH
Service Plaza, The Mall
Tele : 563219, 566459
Telex: 54533 BELRI PK, Fax : 518748

MIRPUR (A.K.) BRANCH
Building No. 5, B/3
Main Allama Iqbal Road, Mirpur (A.K.)
Tele: 2511 Fax : 2511

PESHAWAR BRANCH
State Life Building
Mall Road, Peshawar.
Tele : 273106, 279149
Telex: 52465 BELPE PK, Fax : 276317

ABBOTTABAD BRANCH
Shop No. 1-5, Yousuf Plaza
Main Commercial Area,
Mansehra Road,
Abbottabad.
Tele: 5662335, 5642336
Fax : 4633

MARDAN BRANCH
401, Bank Road,
Mardan.
Tele: 63958
Fax : 63958

D.I. KHAN BRANCH
Plot No. 4280 /1400
Main Circular Road,
D.I. Khan.
Tele: 810614

CENTRAL REGION OFFICE

State Life Building, 1st Floor, Sir Agha Khan Road, Lahore.
Telephone: PABX 6368445-6, 6306641, 6306613
Fax: 6364569, Telex: 44024 BEL HR PK.

LEGAL AFFAIRS DEPARTMENT
Mr. Mohammed Abdullah Mehar
Assistant Vice President
Tele: 6368445

PROJECTS DIVISION
Mr. Akhtar Nawaz Malik
Vice President
Tele: 6363985

OPERATIONS DEPARTMENT
Mr. Nayyar A. Ilyas
Senior Vice President
Tele: 6368319

Mr. Raza Saeed
Vice President
tele: 6368320

NORTHERN REGION OFFICE

Plaza No. 107, G/6-7 Blue Area, Islamabad.
Telephone: 275590-94 Fax: 275085
Telex: 54674 BENOR PK

REGIONAL HEAD
Mr. Niaz A. Khan
Senior Vice President
Tele: 276337

PROJECT DIVISION
Mr. Pervez M. Chughtai
Vice President
Tele: 275590

SOUTHERN REGION BRANCHES

ABDULLAH HAROON ROAD, KARACHI
State Life Building No. 11
Abdullah Haroon Road
Karachi.
Tele: 5662335, 5662336
Fax: 5662336

GULSHAN-E-IQBAL BRANCH
Building No. FL - 6/4, Block 6
Rashid Minhas Road,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi.
Tele: 463190, 4976746
Fax: 4976746

SINDHI MUSLIM COOPERATIVE HOUSING SOCIETY BRANCH, KARACHI
Azayam Plaza , 5 - SMCHS
Shahrah-e-Faisal, Karachi.
Tele: 4554053, 4555086, Fax: 4554053

HYDERABAD BRANCH
Civic Centre, Fatima Jinah Road,
(Thandi Sarak) Hyderabad.

QUETTA BRANCH
Jinnah Road
Adjacent to NBP Branch, Quetta.
Tele:842835, 844415
Telex: 78246 BELQT PK, Fax: 842835

Bankers Equity

ADMINISTRATION DIVISION
Mr. Zaheerul Haq
Senior Vice President
Tele: 5673209

Mr. A. J. Lodhi
Company Secretary
Vice President
Tele: 5675376

FUND MOBILIZATION & BRANCHES
Mr. Rehmatullah Sheikh
Senior Vice President
Controller of Branches
Tele: 5673163

Mrs. Naila Nazar
Vice President
Tele: 518238

LEGAL AFFAIRS DIVISION
Mr. Shamsuddin Khan
Senior Vice President
Tele: 5675334

Mr. Sajid Ali
Assistant Vice President
Tele: 518226

OPERATIONS AND CORPORATE BANKING DIVISION
Mr. M. Yaseen
Senior Vice President
Operations Incharge
Tele: 5675375

Mr. Faiz-ur-Rehman
Incharge
Management Information Dept.
Tele: 518297

Ms. Samya Peracha
Incharge
Capital Market Department
Tele: 5675312

Mr. Arif Querashi
Vice President
Management Information Dept.
Tele: 514529

Mr. Masroor Jamali
Assistant Vice President
Treasury
Tele: 518227

Mr Naziruddin
Assistant Vice President
Leasing Department
Tele: 518277

Mr. Zakiuddin
Assistant Vice President
Guarantees Department
Tele: 516202

Mr. Hamid Rabbani Okarvi
Assistant Vice President
L.C. Department
Tele: 518618

PROJECT DIVISION
Mr. Tanzeem Haqqi
Senior Vice President
Projects
Tele: 5678575

Mr. Tahir Hasan
Vice President
Project Division
Tele: 518544

Mr. Shahid Mahboob
Vice President,
Projects Division
Tele: 518250

Mr. Mazhar Abbas
Vice President
Project Division
Teleo: 518262

Bankers Equity

Bankers Equity Limited

Head Office
Finance & Trade Centre, Shahrah-e-Faisal, Karachi
Telephone: PABX 5670186-9 (4 Lines) & 5675381 - 5 (5 Lines)
Fax: 5660267 Telex: 21646 BELKR PK Cable: BANQUITY Karachi

BOARD OF DIRECTORS

Mian Mumtaz Abdullah

Mr. Shahid Ghaffar
Nominee, National Investment Trust

Mr. Khurshid Hadi

Mr. Inamul Haq

Mr. Rauf Baksh Kadri

Mian Muhammed Mansha
Nominee, Muslim Commercial Bank

Mr.Najeeb Samie

PRESIDENT'S SECRETARIAT

Ms. Roshni T. Mody
Vice President
Tele: 5675332

Mr. Joseph Sharief
PS to President
Tele: 5676614 / 5677988

SENIOR EXECUTIVE AND EXECUTIVE VICE PRESIDENTS

Mr. Z.I. Saifi
Senior Executive Vice President
Projects Division-Head Office
Tele:5675322

Mr. Asif Jamil
Senior Executive Vice President
Regional Head, CRO-Lahore
Tele: 6369818 / 6364486

Mr. Abdul Rashid
Senior Executive Vice President
Operations & Corporate Banking
Tele: 5675377

Mr. M. Amjad
Executive Vice President
Administration
Head Office
Tele: 5675335

HEAD OFFICE DIVISIONS

CENTRAL ACCOUNTS DIVISION

Mr. Mehboob Habibi
Senior Vice President
Tele: 5675315

Syed M. Abbas
Vice President
Tele: 518236

National Holidays

Eid-ul-Fitr ☆	10th, 11th, February
Pakistan Day	23rd March
Eid-Ul-Azha ☆	18th, 19th April
May Day	1st May
Ashura (Moharam) ☆	17th,18th May
Eid-Milad-un-Nabi ☆	18th, July
Independence Day	14th, August
Defence Day	6th, September
Death Anniversary of Quaid-e-Azam	11th, September
Iqbal Day	9th, November
Birthday of Quaid-e-Azam and Christmas	25th, December
Bank Holiday	31st, December

☆ Subject to the appearance of the Moon.

دنیا کا نقشہ بدلنے والا ہے

فکر انگیز کالم نگار پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد پی ایچ ڈی

دنیا میں ہر ابتداء کی انتہاء ہے......اور ہر انتہاء کی ابتداء ہے...... ہر آغاز کا انجام ہے......اور انجام کا آغاز......اے انسانو! اے آسمانِ دنیا کے ستارو!...... اے بہارِ تخلیق کے دل کش بیل بوٹو!......اے محبت و عشق کے رازدارو......اے جذبات کی اُمڈتی موجو!......اے خیالات کے برستے بادلو!......اے احساسات کی تڑپتی لہرو!......اے افکار کے اُبلتے چشمو!......اے جہانِ نو کے معمارو!......اے کائنات ارضی کے غوطہ خورو!...... اے کائنات سماوی کے شاہینو!...... اے شہروں اور بازاروں کی رونقو!......اے شہروں اور ملکوں کی بہارو! ذرا آنکھیں کھولو!......دیکھو دیکھو دنیا کا رنگ بدلنے والا ہے...... وہ ہونے والا ہے جو آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا......جو عقل نے کبھی نہ سوچا......جو دل نے کبھی محسوس نہ کیا......دنیا کا نقشہ بدل جائے گا......براعظم مٹ جائیں گے......دنیا کے سارے ممالک خواب و خیال بن جائیں گے......شہروں کا نام و نشان نہ رہے گا......گلی کوچے دربدر ہو جائیں گے......بستیاں اجڑ جائیں گی......محلات ویران ہو جائیں گے......شجر و حجر، وحوش و طیور غت ربود ہو جائیں گے......ایک آسمان ہوگا، ایک زمین، ایک مخلوق......وطنیت و صوبائیت کا تصور وہم و خیال بن جائے گا......سب زبانیں ایک زبان میں گم ہو کر لسانیت کے عفریت کو پامال کر دیں گی......سب خیال، ایک خیال میں سمٹ جائیں گے......حاکم و محکوم ایک ہو جائیں گے......آواز آئے گی......"آج کس کی بادشاہت ہے؟"......کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا......پوچھنے والا خود ہی کہے گا "آج اس غالب اللہ کی بادشاہت ہے"......بساطِ زمین پر سب بادشاہوں نے کھیل کھیلا مگر آج سب کھیل چوپٹ ہو گئے...... ساری بساطیں الٹ گئیں......ایک ہنگامہ دار و گیر ہے جہاں نہ بادشاہ، بادشاہ معلوم ہوتا ہے......نہ رعایا، رعایا نظر آتی ہے......سب کو اپنی اپنی پڑی ہے......کیسی بادشاہت، کس کی بادشاہت؟......کیسی حکمرانی، کس کی حکمرانی؟......آج وہ رعب و دبدبہ کیا ہوا؟ آج وہ ہمہمہ اور طنطنہ کہاں گیا؟......حیف شرمساری سی شرمساری ہے!...... گھٹنے ٹکے ہوئے ہیں......سر جھکے ہوئے ہیں......اشک رواں ہیں......دم گھٹ رہا ہے...... سینہ پھٹ رہا ہے......کہاں جائیں، کس کو بلائیں؟ رفیق دو مساز کہاں گئے؟...... دوست و ہوا خواہ کیا ہوئے؟...... اللہ اللہ! اتنے اژدہام میں...... اتنی بھیڑ بھاڑ میں بھی تنہائی کا احساس کھائے جاتا ہے...... کوئی کسی کا نہیں، سب کو اپنی اپنی پڑی ہے......مگر ہاں ایک ایسا ہے جس کو دنیا میں بھی اپنی فکر نہ تھی، دوسروں کی فکر تھی......آخرت میں بھی اپنی فکر نہیں، دوسروں کی فکر ہے......اللہ رے اس کی دردمندی و غمخواری!......اللہ رے اس کے ہوش و حواس!......سب کی نگاہیں اس کی طرف......اس کی نگاہ اللہ عزوجل کی طرف......مقدمہ پیش ہے......مجرم کھڑے ہیں......ایک ایک کر کے بخشے جا رہے ہیں......کوئی بھی نہ چھوڑا......آخری جانے والا بھی نظروں میں ہے......کوئی محروم نہیں...... اللہ اکبر! امت کی حفاظت و پاسداری!......اے حریم عشق کے مسند نشین! تجھ پر کروڑوں درود......تجھ پر لاکھوں سلام!

کائنات کی وسعتوں میں ہم کیا ہیں؟......کچھ بھی تو نہیں......باتیں ایسی کرتے ہیں، دعوے ایسے کرتے ہیں جیسے سب کچھ ہم ہی ہیں......ایک ذرا سے طوفان سے، ایک ذرا سے زلزلے سے، ایک ذرا سے سیلاب سے ہماری بنیادیں ہلنے لگتی ہیں......گھبرا جاتے ہیں......خود کو بے دست و پا محسوس کرتے ہیں......افسوس کیسے کمزور اور بودے ہیں ہم!......طوفانوں، زلزلوں، سیلابوں کو چھوڑئے...... ہر رات ہم پر ایک قیامت گزرتی ہے......ہم سو جاتے ہیں...... مطلق العنان بادشاہ، فرعونِ وقت بھی اپنے بستر پر اس طرح پڑا ہوتا ہے کہ شیر خوار بچہ بھی کیا ہوگا!......جب صبح ہو جاتی ہے، یہ قیامت گزر جاتی ہے پھر وہی بلند بانگ دعوے!......پھر وہی لن ترانیاں......یہ تماشا روز ہوتا ہے......یہ قیامت روز گزرتی ہے مگر ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں......نہ معلوم کب کھلیں گی!......کسی کو دیکھیں نہ دیکھیں، اپنے وجود ہی کو دیکھ لیں تو آنکھیں کھل جائیں......ہمارے خالق و

کہ اتنا عظیم نظام بغیر ناظم کے ممکن نہیں......پھر سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ وہ الٰہی اور کائناتی حقائق جن کا علم انسان کو صدیوں پہلے ہو گیا تھا اور جن کو وہ داستانِ پارینہ سمجھتا تھا، وہ انسان کی عقل نے اب معلوم کئے ہیں...... وہ انسان جو کتاب اللہ سے الرجک معلوم ہوتا تھا اور اس کے حقائق کو قصے کہانیاں سمجھتا تھا، وہ انسان اب نادم و شرمسار نظر آ رہا ہے......جو قیامت کو ماننے ہی کے لئے تیار نہ تھا، اب وہ مانتا جا رہا ہے......وہ قرآنی صداقتوں کو دیکھ دیکھ کر اپنے دل سے پوچھتا ہے......کیا قیامت واقعی ایک حقیقت ہے؟......کیا واقعی ہم کو ایک نہ ایک دن اپنے کئے کا حساب کتاب دینا ہے؟......

وہ انسانِ کامل جس نے حیات ظاہری کے 63 سال اس دنیا میں گزارے جو تقریباً 570ء سے 632ء تک ہمارے درمیان رہا......جب اس نے قیامت کی خبر دی تو سب حیران رہ گئے......اس نے خبر ہی نہیں دی، یہ بھی بتا دیا کہ قیامت آتے آتے دنیا کے احوال اس اس طرح بدلتے رہیں گے......ایسے ایسے انقلابات و حادثات رونما ہوتے رہیں گے......ہاں وہ عقل کہاں ہے جو یقین نہ کرتی تھی......ضد اور بحث میں الجھی رہتی تھی......کتابِ زندگی کھولو......صفحہ کائنات کو پڑھو......ہر بات حرف بحرف سچ نظر آئے گی......عقل حیرت میں گم ہے کہ بتانے والا کہاں سے خبریں لا رہا ہے؟......صدیوں بعد کی خبریں......دلوں کی خبریں......دماغوں کی خبریں......جذبات و احساسات کی خبریں......جسموں کی خبریں......جانوں کی خبریں......گھروں کی خبریں......شہروں کی خبریں......ملکوں کی خبریں......حکومتوں اور سلطنتوں کی خبریں......جن و انس کی خبریں......وحوش و طیور کی خبریں......بلندیوں کی خبریں......پستیوں کی خبریں......پرنور فضاؤں کی خبریں......پرہول اندھیروں کی خبریں......خبریں ہی خبریں......جیسے صفحہ کائنات کھلا ہو......جیسے کتاب زندگی روشن ہو...... ایک ایک حرف، معنی کی منہ بولتی تصویر......سب دیکھتے ہیں مگر آنکھیں نہیں، کر کریں تو کیا کریں......دیکھیں تو کس طرح دیکھیں......دانایانِ مشرق و مغرب حیران و پریشان ہیں......اقرار کرتے بن نہیں پڑتی کہ سنانے والے نے جو سنایا تھا، دیکھنے والی آنکھیں، دن کی روشنی میں اس کو دیکھ رہی ہیں

ہائے کیا ہو گیا زمانے کو

اللہ اللہ کیسا فرمایا!......ہم بے خبروں کو خبردار کیا...... صرف مسلمانوں ہی پر احسان نہیں فرمایا، پوری انسانیت پر احسان فرمایا کہ جو کچھ بتایا گیا سب کو معلوم ہوا......کوئی محروم نہ رہا، نہ کسی کو محروم رکھا گیا......وہ محروم کرنے کے لئے نہیں، وہ تو نوازنے کے لئے آئے تھے......خود فرمایا: "اللہ دیتا ہے اور بے شک میں بانٹتا ہوں"...... غیب کی خبریں بھی وہی دینے والا دیتا ہے مگر بتاتے آپ ہیں......رب کریم کا بھی احسان ہے اور حبیب کریم ﷺ کا بھی احسان......مگر ہم تو احسان فراموش ہیں......چاندنی میں چاند سے انکار کرتے ہیں...... دھوپ میں آفتاب سے انکار کرتے ہیں......بارش میں پانی سے انکار کرتے ہیں......سایہ میں بیٹھ کر درخت سے انکار کرتے ہیں......آہ! ہم کتنے احسان فراموش ہیں!......ہماری عقل کون لے گیا؟......ہمارے جذبات و احساسات کیا ہوئے؟......قیامت قریب آ رہی ہے......ایک ایک نشانی ظاہر ہو رہی ہے......وہ بتانے والا بڑی دردمندی اور دل سوزی سے بتا رہا ہے......سنو سنو! وہ کیا کہہ رہا ہے:

دیکھو دیکھو! صحابی رسول ﷺ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں:

"ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور قیامت تک ہونے والے واقعات بیان فرما دیئے......ان میں سے جب کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو میں اس کو ایسے پہچانتا ہوں جیسے کوئی شخص کچھ عرصہ غائب رہنے کے بعد سامنے آئے تو اسے پہچانتے ہیں۔ (احمد بن محمد الصدیق الغماری الحسنی: مطابقۃ الاختراعات العصریہ (اردو ترجمہ) مفتی احمد برکاتی: اسلام اور عصری ایجادات)

Bankers Equity

مالک نے ہمارے وجود کی تاریخ کو چند آیتوں میں سمو کر رکھ دیا......

پانی کی بوند سے اسے پیدا کیا
پھر اسے طرح طرح کے اندازے میں رکھا
پھر اس کے لئے راستہ آسان کیا
پھر اسے موت دی
پھر قبر میں رکھوایا
پھر جب چاہا اسے باہر نکالا
(عبس ـ 38)

بے شک جو کچھ کہا سچ کہا...... ہم کو بنایا، زندگی دی...... دولت بے بہا دی...... یہ بھی بتا دیا کہ زندگی کھیل تماشا نہیں...... ماہ وسال کا حساب دینا ہوگا...... اب جس طرح چاہے، زندگی بسر کرو...... ہم نے صراطِ مستقیم دکھادی، اس پر چلو یا من مانی کرو...... قیامت تک کے لئے تم کو چھوٹ ہے...... پھر جب پکڑیں گے تو تم کو کوئی نہ چھڑا سکے گا...... الا ماشاءاللہ!......

ہم دیکھتے ہیں کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے، مغرب میں غروب ہوتا ہے...... ہم دیکھتے ہیں گرمی اور سردی اپنے اپنے وقت پر آتی ہیں...... ہم دیکھتے ہیں کہ بہار وخزاں اپنے اپنے وقت پر آتی ہیں...... ہم دیکھتے ہیں کہ پھل پھول اپنے اپنے وقت پر نکلتے ہیں...... سب کاموں کا اپنا اپنا وقت ہے...... ایک پروگرام ہے...... ایک میزان ہے...... ذرہ ذرہ میں عدل کی جلوہ گری ہے...... مگر پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ایک ملک دوسرے ملک پر زیادتی کرتا ہے اور چین سے زندگی بسر کرتا ہے...... ایک قوم دوسری قوم پر ظلم کرتی ہے اور خوشی خوشی زندگی گزارتی ہے...... ایک خاندان دوسرے خاندان پر ظلم کرتا ہے اور ظالم عیش و آرام کی زندگی بسر کرتا ہے...... ایک فرد دوسرے فرد پر ظلم کرتا ہے اور ظالم دندناتا پھرتا ہے...... کوئی اس سے بازپرس کرنے والا نہیں...... اگر کائنات میں عدل ہے تو پھر یہ کیا ہے؟...... بات یہ ہے کہ زندگی اتنی مختصر ومحدود نہیں جتنی ہم سمجھتے ہیں...... زندگی کا دائرہ بڑا وسیع ہے...... زندگی کی منزلیں ہیں...... عدم سے وجود...... وجود سے برزخ...... برزخ سے جنت و دوزخ...... اگر زندگی کو اسی دنیا میں محدود سمجھیں تو پھر اس سوال کا کوئی جواب نہیں...... جب بات ادھوری ہوتی ہے تو سمجھ میں نہیں آتی لیکن جب بات پوری ہو جاتی ہے تو سمجھ میں آجاتی ہے...... ہم ادھوری بات کو سمجھنا چاہتے ہیں اور سمجھ نہیں پاتے...... زندگی جب پوری ہوگی، انجام سامنے ہوگا تو بہت سی باتیں سمجھ میں آجائیں گی...... سب معمے حل ہو جائیں گے...... سب گتھیاں سلجھ جائیں گی...... ہاں قیامت اس سوال کا جواب ہے جب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کردیا جائے گا......

کوئی دشمن اپنے دشمن کو نہیں بتاتا کہ اس کے سر پر کیا مصیبت آنے والی ہے ہاں دوست ہی دوست کو بتاتا ہے کہ اس کے سر پر کیا مصیبتیں آنے والی ہیں...... اللہ اللہ وہ کتنا رحیم و کریم ہے!...... اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان ہے...... اس سے بڑی مہربانی اور کیا ہوگی کہ آنے والے انقلابِ عظیم کی صدیوں پہلے خبر دے دی گئی اور اس راز کو الم نشرح کردیا جو کسی طرح کھل نہ سکتا تھا...... مگر نہیں نہیں وہ رحمٰن و رحیم ہے...... وہ کریم اور مہربان ہے...... آنے والے انقلاب کی ایک بات بتا دی...... اور جو کچھ نہ بتایا گیا وہ اس کے حبیب کریم رؤف رحیم ﷺ نے بتا دیا...... ہاں، ایک ایک کرکے بتادیا......

نظام کائنات کا بھید کھول دیا گیا اور یہ بتادیا گیا کہ جس نے تم کو بنایا ہے اسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے...... پھر ایک وقتِ مقرر پر اٹھنا ہے اور اپنے کئے کا بدلہ پانا ہے...... بات بہت عجیب تھی، جس نے سنی حیران رہ گیا...... کیا واقعی ایسا ہوگا؟...... کیا جب ہم مرجائیں گے، ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، غبارِ راہ بن کر اڑ جائیں گے...... کیا پھر زندہ کئے جائیں گے؟ بہت سوں نے تعجب کیا، بہت سوں نے شک کیا، بہت سوں نے انکار ہی کردیا...... یہ باتیں ہماری عقل میں نہیں آتیں...... مگر ہماری عقل میں کیا آتا ہے؟...... عقل تو لکیر کی فقیر ہے...... جو ہوتا رہتا ہے وہ عقل میں آجاتا ہے، جو نہیں ہوتا، نہیں آتا...... سبحان اللہ! اس میں عقل کی کون سی خوبی ہے؟...... اتنی بات تو جانور بھی جانتے ہیں......

پھر انسان نے کیا کمال دکھایا؟...... بے شک انسان تو وہی تھے جنہوں نے بات کو مانا اور یقین کیا...... عقل وخرد کو رسوا نہ کیا...... انہوں نے یوں سمجھا کہ ایک انسان کامل جو جھوٹ بولتا ہی نہیں وہ اتنا بڑا جھوٹ کیسے بول سکتا ہے؟...... وہ تو ایسی بات کہتا ہے اور ایسے حادثے کی خبر دیتا ہے جو ہمیں ہشیار کرکے باخبر زندگی گزارنے کا سلیقہ بتا دے...... ہم نے زندگی کو کھیل تماشا سمجھا...... اس نے بتایا کہ زندگی عظیم ہے، بہت عظیم...... کھیل تماشا نہیں، اس کو دیکھ بھال کر بسر کرو۔

کائنات کا ایک نظام ہے، نہایت پیچیدہ اور عظیم نظام...... ریاضیاتی نظام...... سارا نظام ایک میزان پر قائم ہے...... ذرہ برابر نہ ادھر نہ ادھر...... ہاں انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ اس نظام کو سمجھ سکے...... اس کی کوششوں کی جھلک دیکھنی ہے تو یہ خبر پڑھیں...... امریکہ کا خلائی جہاز وائزر 2 ساٹھ ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرکے 12 سال کی طویل مدت میں ستارہ نیپچون تک پہنچا...... یعنی اربوں کلومیٹر طے کرکے صرف ایک ستارہ تک رسائی حاصل کرسکا...... ہزاروں ستارے اس سے بھی دور، بہت دور ہیں...... انسان کائنات کی ان وسعتوں کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے...... کھو سا جاتا ہے...... پھر کمر ہمت باندھتا ہے...... پھر آگے بڑھتا ہے...... شک سے یقین کی طرف بڑھتا جاتا ہے...... پہلے ناظم کائنات کو نہیں مانتا تھا، اب ماننے لگا ہے......

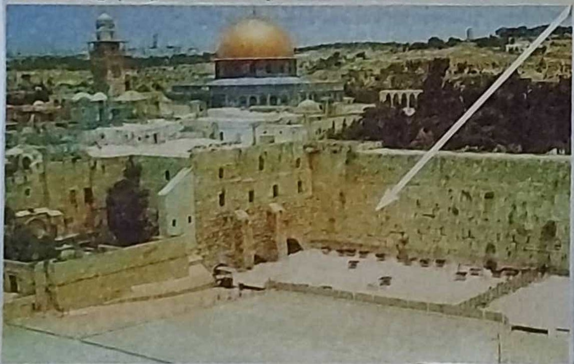
JULY

1	T	
2	W	
3	T	
4	F	
5	S	
6	S	
7	M	
8	T	
9	W	
10	T	
11	F	
12	S	
13	S	
14	M	
15	T	
16	W	
17	T	
18	F	
19	S	
20	S	
21	M	
22	T	
23	W	
24	T	
25	F	
26	S	
27	S	
28	M	
29	T	
30	W	
31	T	

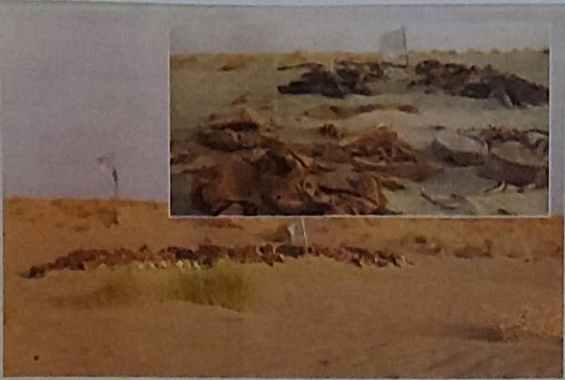
AU



یہ نادر و نایاب تصویر 1857ء کی ہے۔ اس وقت مسجدِ اقصیٰ کی مغربی دیوار (دیوارِ براق) کے پاس مسلمانوں کی آبادی تھی۔ یہودی دہشت گردوں نے اسے منہدم کر کے اپنے لئے رونے دھونے کی جگہ بنالی ہے جسے وہ ''دیوارِ گریہ'' کہتے ہیں۔



8 T
9 W
10 T
11 F
12 S
13 S
14 M
15 T
16 W
17 T
18 F
19 S
20 S
21 M
22 T
23 W
24 T
25 F
26 S
27 S
28 M
29 T
30 W





دائیں طرف موجودہ کربلا شہر کی فضائی تصویر ہے اور بائیں طرف دشتِ لیلیٰ کا ایک منظر ہے جہاں طالبان مجاہدین نے غلبۂ حق کی خاطر قربانی دے کر ثابت کیا کہ وہ قافلۂ حسینی کا تسلسل ہیں۔

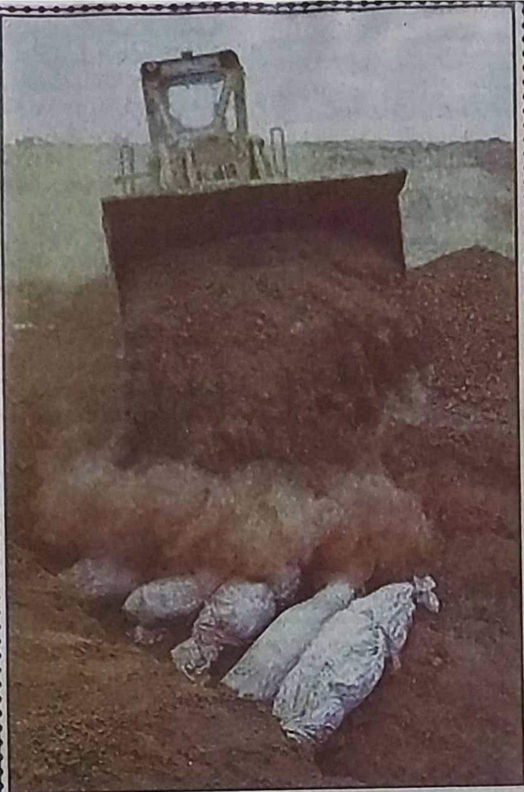
development in the private sector.

On June 17th, 1996 the Government sold 26% of its shareholding to a well known group of financial companies (the LTV Consortium) and transferred managemet to the Consortium. This sale is an integral step in the privatization of publicly held banks and financial institutions in Pakistan, a policy now consistently followed by several governments over the past ten years. Subsequently, in December 1996, the LTV Consortum further acquired 25% shareholding of Bankers Equity giving the Consortum majority control at 51%.

Bankers Equity is a public limited company and listed on the Stock Exchanges of Pakistan. It has a paid up capital of Rs. 656 million and equity of over Rs. 1.3 billion. The total assets of Bankers Equity is about Rs. 15 billion and in 1995-96 the gross income was close to Rs. 2 billion. Bankers Equity has its head office at Karachi and regional offices at Lahore & Islamabad.

With 17 branches all over Pakistan, Bankers Equity offers a wide range of financial services including:

- Project financing
- Equity investment and underwriting
- Management and underwriting of debt issues
- Leasing
- Islamic financing (short & long term)
- Fund Management for individuals and corporate clients
- Corporate financial advisory.

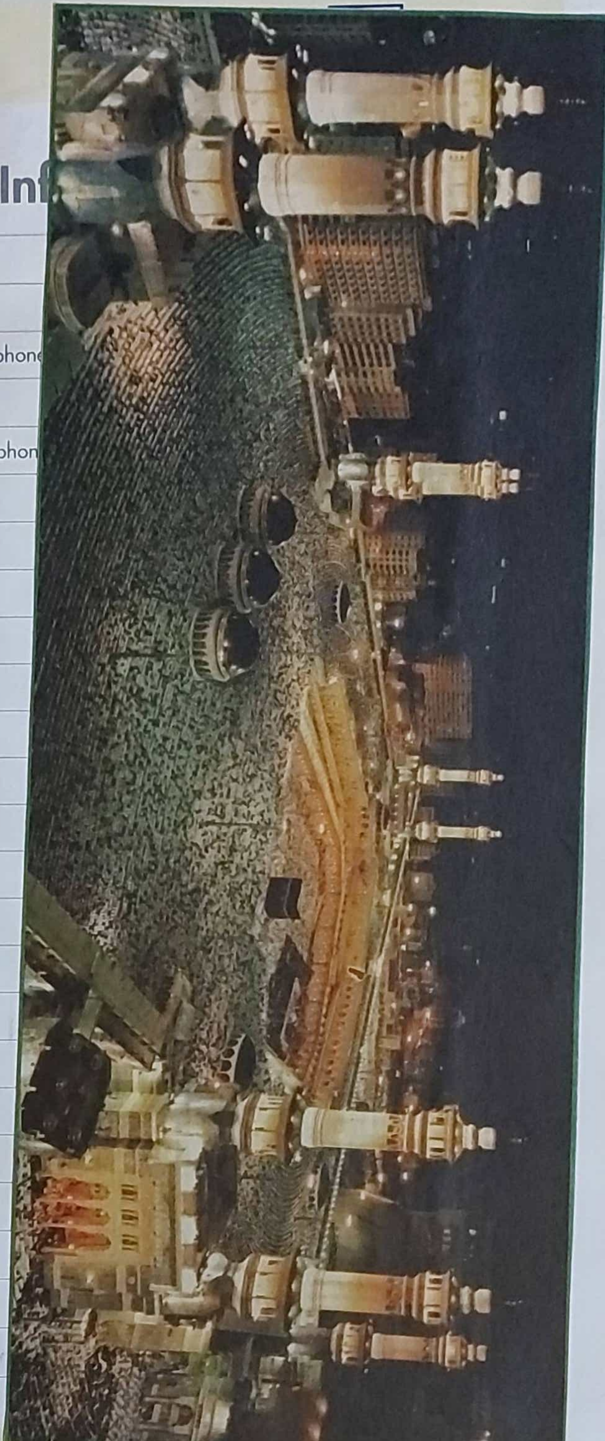


ایران کے شہر بم میں زلزلے سے لقمہ اجل بننے والے ہزاروں افراد کی اجتماعی تدفین کا سلسلہ جاری ہے' لاکھوں افراد تاحال کھلے آسمان تلے پڑے جن کی امداد کا سلسلہ جاری ہے' جماعۃ الدعوۃ بھی حتی المقدور امدادی کاموں میں مصروف ہے' ہر مسلمان کو ایرانی بھائیوں کی مدد کے لیے اپنا حصہ ڈالنا چاہیے

Inf

ephone

ephon



Bank

Bank

Incase of Emergency

Next of Kin

Address

Important Telephone Numbers

Insurance

Doctor

Police

Ambulance

Fire Brigade

JANUARY '97

Bankers Equity

APPOINTMENTS

11 SATURDAY

یہ کاپی نعیم اکرم نے

12 SUNDAY

ہدیہ کی تھی ۱۹۹۸

13 MONDAY

Aabbas

جمعۃ المبارک ۰۱-۰۱-۲۰۲۱

۲۳-۰۲-۱۴۴۳

AM برو ز ۱۱-۱۹-۴۳

JANUARY

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
				1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

APPOINTMENTS

7
TUESDAY

8
WEDNESDAY

9
THURSDAY

10
FRIDAY

JANUARY

S	S	M	T	W	T	F
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	31